ہو توکل پر ہو روزی کی تلاش ✣ چاہیے کسب و توکل ساتھ ہو ✣ سوے حق دل سوے
دست کار ہاتھہ ہو ✣ بیٹے نے کہا کہ اے والد بزرگوار اگر کسب کریں اور خداوند تعالی خزانہ کرم سے
بہت سا مال و منال عنایت فرمائے تو وہ کس طرح پر صرف کرے اور اگر جمع کرے
تو کیونکر رکھے باپ نے کہا کہ اے فرزند مال جمع کرنا آسان ہے مگر فوائد حاصل کرنا اوس سے
البتہ مشکل ہے جبکہ مال ہاتھہ آئے تو دو صورت کو اختیار کرے ایک یہ کہ محافظت اسکی
اس طرح پر کرے کہ تلف و تاراج سے امین رہے بموجب ... ✣ احفظ ذہبک و ذہابک
تا دست برد دزد اور راہزن اور کیسہ بر کا اوس سے کوتاہ رہے کہ زر کے دوست اور زردار کے
دشمن بہت ہوتے ہین **بیت** چرخ نہ بر بید رسان میزند ✣ قافلہ محتشمان میزند ✣ دوسری
یہ کہ اپنے مال کے فائدے سے گذران کرے اور اصل مال کو ہرگز تلف اور صرف نہ کرے
والا اندک زمانے مین نکبت افلاس مین مبتلا ہو جائیگا جسکا مداخل نہو اور مخارج بدستور
کرے یا مداخل سے مخارج زیادہ ہوں تو غالب ہے کہ ورطہ احتیاج مین پڑے اور
کام اوسکا انجام کار ہلاکت کو پہنچے جیسا کہ اوس موش تلف کار نے ہجوم غم سے
جان اپنی دی بیٹے نے پوچھا کہ قصہ موش کا کس طرح تھا تاجر نے کہا **حکایت**
کہتے ہین کہ ایک دہقان نے ذخیرہ غلے کا کرکے دروازہ صرف کا بند کیا تھا اس نیت سے
کہ جب احتیاج بغایت اور ضرورت نہایت درپیش آئیگی اوسوقت صرف کرونگا قضارا
ایک موش نے کہ تیز دستی مین لاثانی تھا قریب اوس انبار کے چار طرف سے نقب
دیکے اور غلہ فراوان لیجاکے اپنے غار مین فراہم کیا اسکے بعد ایک نخوت اوسکو پیدا
ہوئی اور دعوت فرعونی شروع کی اندک عرصے مین سب موش اوس محلے کے اوسکی
خدمت مین حاضر ہوئے **نظم** عہد دولت مین جو تیرا دوست ہے ✣ گھات کرتا ہے
نہ تیرا دوست ہے ✣ کچھ بھی تجھسے دوستی اوسکو نہین ✣ فی الحقیقت تیرے زر کا دوست ہے ✣
اور دوستان ہم نوالہ اور حریفان ہم پیالہ واسطے خورد و برد غلے کے جمع ہوکے فرقہ نوالہ
دوست کی عادت کے موافق خوش ... ہوے اوسکی مدح و ثنا کے سوا
زبان کو اور سخن سے آشنا نکرتے تھے ... ہے **بیت** بشکست قدر

خود را انخوت فزود مارا + برما و خود ستم کرد هرکس ستود ما را + اور وہ بھی دیوانہ وار زبان کو
لاف و گزاف پر اور ہاتھ کو اسراف پر دراز کیا تھا اس تصور پر کہ یہ غلۂ فراوان کبھی کم نہین
ہونے کا ہر روز مقدار کثیر مصاحبون پر تقسیم کرتا تھا اور مطلق عاقبت اندیشی دھیان مین
نہ لاتا تھا اور یہ شعر نا سنج کا تکرار کرتا تھا بیت کیا خوب قول ہے یہ کسی بادہ خوار کا +
ہون آج مست غم نہین کل کے خمار کا + اوس سال قحط سالی نے آتش گرسنگی کو
سینون مین مفلسون کے یہان تک بھڑکایا تھا کہ بدلے نان کے جان دیتے تھے تو
بھی کوئی التفات نکرتا تھا اور متاع خانہ کو بدلے جو کے بیچتے تھے تو بھی کوئی خریدار
نکرتا تھا موش بے خرد نے سفرۂ نان و نعمت کو بیہودہ بکھار کہا تھا جبکہ چند روز اسیطرح
گذرے دہقان کو کارد باستخوان و کار بجان پہنچا نقصان غلے کا دیکھتا تھا اور آہ سرد
کھینچتا تھا اور دل مین کہتا تھا کہ خرج اور فرع اوس چیز پر کہ تدارک جسکا حیز امکان
سے باہر ہو طریق خردمندی سے دور ہے اب مصلحت یہ ہے کہ باقی ماندہ غلے کو لیکر دوسرے
قریے مین جا رہون جبکہ دہقان نے غلہ اٹھانا شروع کیا یہ موش آپکو صاحب خانہ
اور مالک کاشانہ سمجھا تھا اور پردۂ خواب ناز مین غافل تھا جبکہ موش صدای آمد و شد
دہقان سے مطلع ہوئے تحقیق حقیقت حال کے واسطے باہر آئے اور راہ سوراخ سے
معائنہ حال دہقان کا کیا اور سب کو اطلاع دی ان سب نے کہ دم موافقت بھرتے تھے
ولی نعمت کو چھوڑکر راہ فرار لی نظم ہمہ یار تو از بہر معاش اند + پے لقمہ ہوا دار تو باشند +
چو بالت کاہد از مہرت بکاہند + ریاضت بہر سود خویش خواہند + ایسے رفیقان
ریائی سے انقطاع بہتر ہے + آشنائی جبکہ موش نے سر بالین استراحت سے اوٹھایا
ہرچند چپ و راست نگاہ کی او تفحص کیا اثر ایک مصاحب کا نپایا گیا دل مین کہا موافقہ
بیت جو ہمارے تھے فدائی دفعۃً کیا ہوگئے + کیا سبب ہے چھوڑکر ہمکو روانہ ہوگئے +
جبکہ باوجود تلاش کسی رفیق کا نشان نہ ملا خود ... طرف روانہ ہوا اثر غلے کا بھی نپایا
حتی کہ اسقدر بھی نہ تھا ... اس حال کے مشاہدے کے سانحہ
طاقت طاق ہوگئی اور ضبط ... اسقدر سر زمین پر مارا کہ ہلاک ہوگیا

فائدہ اس مثل کا یہ ہے کہ آدمی کو خرچ کرنا فراخور مداخل چاہیے اور اسطرح
منافع مال سے گذران اپنی کرے کہ نقصان راس المال کو نہ پہنچے بیت مدخل خرچ
خود ہر دم نظر کن ٭ چو دخلت نیست خرچ آہستہ تر کن ٭ بعد اسکے چھوٹا
بیٹا اٹھا اور بعد ثنا و دعا باپ سے عرض کیا کہ اے پدر بزرگوار جو کوئی کہ
اس قاعدے پر مال کی محافظت کرے کہ انتفاع کی اس سے حاصل ہو پھر
اوس منافع کو کس طرح صرف کرے باپ نے کہا کہ طریق اعتدال کا خرچ
مین پسندیدہ ہے بموجب حدیث شریف سرور عالم صلعم خَيْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا
خصوصاً معاش کے باب مین نہایت ضرور ہے خداوند مال کو لازم ہی کہ
اسراف سے اجتناب کرے والا طعن و تشنیع خلق اور ناخوشنودی خالق
مین مبتلا ہوگا اور فی الحقیقت یہی ہے کہ اتلاف و اسراف مال وسوسہ
شیطان سے ہے بموجب آیہ کریمہ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيَاطِيْنِ
وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ لازم دانش یہ ہی کہ اسراف سے اجتناب کلی
کرے بلکہ مردم عالی گہر کے نزدیک بخل اگرچہ بد ہے لیکن اسراف سے بہتر
ہی دوسرے یہ کہ بخل اور امساک کی بدنامی سے بھی احتراز کرے کہ مردم
بخیل ہر وقت مین مطعون اور دشمن خلائق اور ناکام ہوتا ہے اور مال
اوسکا آخر کار از بخل سے آماج تیر تاراج ہو جاتا ہے غرض کہ سوای خَيْرُ الْاُمُوْرِ
اَوْسَطُهَا زنہار رستگاری متصور نہین ہی نظم دیتے نہین زکوۃ ہین جو صاحب
زر ٭ اوڑ جاتا ہے وہ مال لگا کر شہپر ٭ با کے ہین جو وارث اتفاقا میراث
کہتے ہین دیا بخیل نے زہر کر ٭ آخر کار نصیحت نے سوداگر کی دونون بیٹون
کے دل مین اثر کیا ایک نے حرفت اختیار کی اور برادر بزرگ نے پیشہ تجارت
بہتر سمجھکر سفر دور دست اختیار کیا اور پاس اسکے دو گاو بارکش تھے کہ
ثور فلک قوت مین اونسے برابری نکر سکتا تہا اور شیر گردون انکی مہابت
سے مانند روبہ کے زبون نظر آتا تہا بیت نا سخن ما زخون شیر دل بار ڈھو

گاؤزمین خستہ ہو بارے جو سُم ٭ ایک کا شتربہ اور دوسرے کا مندبہ نام تہا
خواجہ تاجر اونہین از بس عزیز رکھتا تہا اور ہر وقت تیمارداری اون دونون
کی کرتا تہا دانہ و علف سے بذات خود غفلت نکرتا تہا جبکہ مدت سفر کی
دراز ہوئی اور منزلین بہت طی کرنے پڑین فتور[1] دونون بار کشون کے حال
مین پیدا ہوا اور ضعف اونکے اعضا پر مستولی ہوا قضارا ایک وادی مین دلدل
اور کیچڑ بہت سی مین راہ مین آپڑی شتربہ[2] اسمین پہنس گیا بہزار خرابی خواجہ
تاجر نے اوسے نکالا لیکن طاقت رفتار مطلق نہین رہی تہی لہذا اوسی
قریے سے ایک شخص کو باجرت مقرر کیا کہ اوسکے پاس دو چار روز رہے
اور تیمارداری کرے جبکہ طاقت کچہ بہی عود کرے تو تا کاروان سرا کہ خواجہ
نے جہان مقام اپنے ٹہرلئے تہے پہونچادے مزدور نے ایک دو دن
بیابان مین نگہبانی کی آخر تنہائی سے گہبرایا اور شتربہ کو چہوڑ کر نزدیک خواجہ
کے آکر کہا کہ قضا سے چارہ نہین ہی شتربہ مرگیا خواجہ ملول ہوا اور بمجبوری
کوچ کیا اور شتربہ کو چند بہر مین اسقدر قوت پیدا ہوئی کہ ہر طرف حرکت
کرنے لگا ناگاہ ایک مرغزار کو پہنچا کہ انواع ریاحین سے آراستہ اور گونہ
گونہ روئیدگی سے پیراستہ تہا لمولفہ نظم گل جو تہا اوس دشت مین بنجار تہا ٭ سبزہ
رشک سبزۂ رخسار تہا ٭ نام کو بہی رنج جز راحت نہ تہا ٭ تہا نہ صحرا خلد کا گلزار تہا ٭ شتربہ کو
وہ مقام نہایت بہایا اور رخت اقامت اوسی جگہہ ڈالا جبکہ یک چند
بے قید و بند اوس مرغزار مین حسب دلخواہ چرا اور ہوائے روح افزا اور
فضائے دلکشا سے مرادِ دل حاصل کی کمال فربہی اور طاقت لاحق حال اسکے
ہوئی نہایت سرور و نشاط سے کبہی کبہی خوار[3] عدا اسا کہینچتا تہا اور اوسی بن
مین ایک شیر فرمان روا تہا کہ کمال شوکت و غرور سے ہیل مست کو خیال
مین نہ لاتا تہا اور اپنی جنس کو بہی ہرگز اپنے مقابل اور برابر نجانتا تہا
سباع اور درندے اوس بیشے کے سب مطیع اور فرمانبردار اوسکے

جبکہ آواز خوار شتربہ کان مین شیر کے پہنچے کبہی اس آواز کو شگاف سمع
کان اوسکے آشنا نہ تہے سنتے ہی عجب طرحکا ہراس شیر کے اوپر طاری ہوا سمجہا
کہ یہ کوئی ہیر ہزان ہے کہ مین اوسکے آگے پشتے کے برابر ہون کہ اوسکی نہایت
آواز سے خون رگون مین خشک ہوتا ہے اس ہیبت سے ایسا خوفناک
تہا کہ اپنی جگہہ سے نہ نکلتا تہا اور چاہتا تہا کہ یہ خوف میرا کسی پر ظاہر نہو تو بہتر
ہے اور ملازمان بادشاہی مین دو شغال تہے ایک کلیلہ اور دوسرے کا دمنہ
نام تہا دونون آپس مین چچازاد اور ذہن وذکا مین شہرۂ آفاق تہے کلیلہ
عاقل اور سلیم الطبع اور قانع مزاج تہا اور دمنہ بزرگ منش اور طلب جاہ وحشمت
مین حریص تر اور فساد دوست تہا بفراست دمنہ نے پہچانا کہ شیر کے دل مین
خوف گاؤ کی آواز کا اثر کر گیا ہے کلیلہ سے کہا کہ بادشاہ کے حال مین کیا کہتے
ہو کہ سیر وشکار کو ترک کرکے ایک جگہہ گوشے مین قرار پکڑا ہے اور جگہہ سے جنبش
نہین کرتا ہے سبب کیا ہی کلیلہ نے جواب دیا کہ حاصل اس سوال کا کیا ہی اور
ہمین بادشاہ کی فکر وحال سے کیا علاقہ کیا شعر نا سخ تو نے نہین شاہی بیت
چاہیے شاہون کو فکر سلطنت ❊ کب ہمین شایان ہے ذکر سلطنت ❊ ہم اس
درگاہ سے طعمہ پاتے ہین اور اوسکے سایہ دولت مین باسائش بسر کرتے
ہین سوا اسکے شکر ودعا کے ہمین اور تفحص سنجا ہیئے ای دمنہ تفتیش اسرار ملوک
اور اونکی تحقیق احوال سے درگذر کہ ہم اوس جنس کے لوگون مین سے نہین
ہین کہ بادشاہ کی مصاحبت سے مشرف ہون اور ہم اس لائق نہین ہین کہ اہل
سلاطین مین قیل وقال کرین اسطرح کا کلام مصاحبان دمساز کے واسطے
زیبا ہے بلکہ اونکو بہی احتیاط لازم ہے اور اگر کوئی تیرے مانند غیر کے منصب
کا حوصلہ کرتا ہے تو اوسے وہ پہنچتا ہے جو اوس بوزنے کو پہنچا دمنہ نے
کہا کہ حکایت اوسکی کسطرح پر ہے حکایت کلیلہ نے کہا کہ ایک بندر نے
دیکہا کہ درودگر ایک چوب پر بیٹہا آرہ کہینچتا ہی اور دو میخین ہین کہ ایک کو نکالتا

چوب تراشیدہ مین ٹھونک دیتا ہے جبکہ آرہ دور اوس سے ہوپنچتا ہے دوسری
کو بڑہا کر اوسی طرح سے ٹھونکتا ہے تا آرہ کشی کے واسطے آسانی ہو یہ بوزینہ شاخ
درخت پر بیٹھا تماشا درودگر کی صناعی کا دیکھتا تہا اتفاقاً درودگر کسی کام سے
لیے گیا بندر نادان نے اوس چوب پر بجاے درودگر بیٹھ کر میخ کو ہلانا شروع
کیا آخر میخ شگاف چوب سے نکلی اور انثیین بندر کے لٹکے ہوئے تھے شگاف
چوب مین در آئے اور شکنجے کے مانند دونون شق مین دب گئے بوزینہ درد مہلک
سے چلاتا تہا اور کہتا تہا ہے ہین جو عاقل رکھتے ہین وہ کام اپنے کام سے
ہر وہ جاہل کام ہو جسکا پرائے کام سے ؛ میرا کام میوہ کھانا تہا نہ آرہ
کھینچنا اور تماشاے بیشہ تہا نہ کار تبر و تیشہ بوزینہ اس رنج مین اندیشہ
کرتا تہا کہ درودگر آپہنچا اور چوب دستی مارنا شروع کیا حتی کہ کام بوزینے
کا تمام ہوا آخر اپنی فضولی سے ہلاکت کو پہنچا کسی نے سچ کہا ہے مصرع کار
بوزینہ نیست نجاری ع ؛ یہ مثل اے دمنہ اسلیے کہی گئی ہے مصرع کار خود
کن کار بیگانہ مکن ؛ جسنے کہ قدم انداز سے باہر رکہا معرض ہلاکت مین پڑا
لکل عمل رجال یعنے ع ہر کسے را بہر کارے ساختند ؛ مرد ہر کام کا جدا اور
کام ہر مرد کا جدا ہی اور یہ کام تیرے سزاوار نہین ہے اس سے درگذر اور یہ
تھوڑا طعمہ اور قوت کہ پہنچتا ہے غنیمت جان دمنہ نے جواب دیا کہ جو کوئی
جویاے تقرب سلاطین ہوتا ہے وہ فقط طعمے پر کب قناعت کرتا ہی
کہ یہ کام شغل دنی الطبع کا ہے کہ سگ استخوان پر اور گربہ پارہ نان پر خوش
ہوتی ہے ملوک کی ملازمت کا فائدہ یہ ہے کہ منصب عالی کو حاصل کرکے
دوستون کو لطف سرفرازی بخشی اور دشمنون کو سزاے واقعی دے اور
فقط طعمے کی طرف گردن جہکانا کار بہائم خسیس طبع کا ہے مین نے دیکھا ہی
شیر نے خرگوش کو شکار کیا ہنوز کہایا نہین کہ گور نظر آیا اوسے چہوڑ کر متوجہ
صید کلان کا ہوا ہے بیت گر بلند اپنی تو ہمت چاہتا ہے کر بلا ؛ تیری

ہمت کے موافق مرتبہ دیگا خدا جسنے کہ درجہ بلند پایا اگرچہ گل کے مانند
زندگانی ایک ہفتے کی ہو مگر خردمندون کے نزدیک عمر دراز شمار کی جاتی
ہر سبب اسکا یہ ہی کہ اسکا ذکر جمیل مدت دراز تک باقی رہتا ہے اور جسنے کہ دون
ہمتی کو کام اپنا سپرد کیا چوب کے مانند اگرچہ عمر دراز رکھتا ہو پر اہل فضل کے نزدیک
گفتگو سے خارج اور حساب سے باہر ہے بیت جسکا رہے نیک نام باقی ؛
ہے مثل خضر مدام باقی ؛ کلیلہ نے کہا کہ ہر کسیکو ہر کام کے واسطے پیدا
کیا ہے طلب مراتب عالی کی اونکے واسطے سزاوار ہے کہ شرف نسب اور فضیلت
حسب اور بزرگ زادگی اور استعداد اور استحقاق اوسکا رکھتے ہون اور ہم
تم اوس طبقے اور خاندان سے نہین ہین کہ مرتبۂ عالی کا حوصلہ کرین اور
اوسکی طلب مین قدم رکھین بیت خیال حوصلۂ بحر مے پزد ہیہات ؛
چہاست در سر این قطرۂ محال اندیش ؛ دمنہ نے کہا کہ یہ بزرگی عقل اور
ادب سے ہے حسب نسب جو کہ خرد صافی اور عقل کامل رکھتا ہو
پایۂ خسیس سے مرتبۂ شرف کو مقرر پہنچیگا اور جو کہ عقل ضعیف اور راے
نحیف رکھتا ہے آخر کار درجۂ اعلی سے نکبت کے حضیض مین پڑیگا بیت ؛
بپایمردی عقل شریف راے درست ؛ توان کمند تصرف بہ آسمان فگند
اور بزرگون نے کہا ہے کہ ترقی درجات عالی زحمت بسیار سے ہاتھ آتی
ہے اور تنزل تہوڑی سی تکلیف سے بھی میسر ہوتا ہے جیسا کہ سنگ گران
کو بہت مشقت سے زمین سے دوش پر لاتے ہین اور تہوڑے سے اشارہ
مین دوش سے زمین پر پھینک سکتے ہین جب بلند ہمت نے کہ تحمل محنت
شاقہ کا پیرایۂ عقل سلیم کے ساتھ اختیار کیا کوئی جنس اور کسی قبیلے سے ہو
مرتبۂ عالی کو پہنچ سکتا ہے مصرع متاع نیک ہر دکان کہ باشد ؛ اور
حصہ مرتبہ منیف کا موقوف حسب شریف اور نسب عالی پر نہین ہے بلکہ
فہم سلیم اور یاوری بخت سے تعلق رکھتا ہے بقول مؤلف کے بیت باغ

عالم مین اگر پیوند ہمت ہو درست ؛ تو تو شل خیدسے جی مین ثمر پیدا
کرون ؛ لیکن اکثر یون دیکھا ہے کہ جسنے آسائش طلب کی آبرو سے ہاتھ
دہویا اور دائم زاویۂ خمول تنگ و ناکامی مین رہا اور جسنے کہ خارستان بلا سے
اندیشہ کیا اندک عرصے مین چمن مطلوب سے گل مراد چنا اور باغ عشرت
مین مسند عزت پر بیٹھا تو نے اے کلیلہ نگر داستان اون دونون ہمراہیون
کی نہین سنی ہے کہ ایک رنج و عنا اختیار کرنے کے سبب سے ذروۂ بادشاہی
کو پہنچا اور دوسرا کاہلی کے باعث سے حضیض احتیاج اور پریشانی مین رہا کلیلہ
نے کہا کہ یہ ماجرا کیونکر تہا **حکایت** دمنہ نے کہا کہ دو رفیق تھے دمساز ایک
کو سالم کہتے تھے اور دوسرے کو غانم باہم راہ و منازل طی کرتے جاتے
تھے کہ گذر اونکا ایک کوہ کے نزدیک ہوا کہ قلہ اسکا بہ رنگ فلک سے عنان
بعنان رہتا تہا اور کمر اوس کوہ کی منطقۃ البروج کے ساتھہ رکاب در رکاب
تھی دامن مین اوس کوہ کے چشمۂ آب تہا کہ صفا مین مانند رخسارۂ تازہ رویان
گلعذار اور حلاوت مین مانند سخن شکرین لبان شیرین کار کے تہا متصل اوس
چشمے کے ایک حوض کلان بنایا تہا اور اوسکے گرد درخت سایہ دار شاخ در
شاخ دست در بغل ہو رہے تھے **مثنوی** گلون پر اس روش سے پیچ سنبل ؛
کہ جیسے عارض جانان پہ کاکل ؛ ہر اک سو جلوہ گر تھے سرو شمشاد ؛ کہ جیسے
جمع ہون خوش قد پری زاد ؛ تر و تازہ بنفشہ اور ریحان ؛ برنگ خط مشکین
عنبر افشان ؛ برنگ چشم فتان چشم نرگس ؛ بہ از چشم غزالان چشم نرگس
القصہ وہ دونون رفیق بادیۂ ہولناک سے نکل کے اوس منزل پاک کو
پہنچے جاے خوش اور منزل دلکش پائی چند ساعت قرار پکڑا جبکہ حواس
درست ہوئے گرد اوس حوض کے پہرنے لگے ناگاہ دیکھا کہ کنارہ حوض
کے سنگ سفید نصب کیا ہے اور چند سطرین خط سبز سے اوسپر ایسی خوشخط
لکھے ہین کہ سواے قلم قدرت صفحۂ حکمت پر اور کوئی ایسا نقش نہین کھینچ سکتا

اور مضمون اوسکا یہ ہے کہ اے وارد صادر اس حوض کے اگر تونے اس
منزل کو مشرف کیا ہی تو آگاہ ہو کہ ہمنے مہمان عزیز کی مہمانداری کی تدبیر جیسا کہ
چاہیے کر رکھی ہے مگر شرط اوسکی یہ ہے کہ سربازی کر کے پانون اس چشمے مین
ڈالے اور گرداب اور غرقاب سے ہول نکرے اور جسطرح سے کہ ہو سکے
پار اس چشمے کے پہنچے اور پایان کوہ مین کہ شیر سنگ کا بنا ہوا رکھا ہے اوسی
دوش پر رکھکر بلا تامل ایک حملے مین بالاے کوہ پہنچے اور نہیب سباع جان شکار
سے کہ پیش آئے اور خلش خارہاے جگردوز سے کہ دامنگیر ہو ہرگز نہ ڈرے
اور اپنے کام سے باز نرہے پھر دیکھے کہ کیا لطیفۂ غیبی پیش آتا ہے اور جلوہ
اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا کا کیا ظہور پکڑتا ہے **بیت** تازہ نرود کسی بمنزل نرسد ؛
تا جان نکند بعالم دل نرسد ؛ جبکہ اس مضمون پر مطلع ہوئے غانم نے سالم سے
کہا کہ ای برادر دل چاہتا ہے کہ اس راہ خطرناک مین مجاہدۂ مردانہ عمل مین
لاؤن اور اس طلسم کی حقیقت حال کو کوشش تمام سے وانشگاف کرون جیسا کہ
شاعر نے کہا ہی **بیت** یا تو سر دیتے ہین یا لیتے ہین دلبر اپنا ؛ آج قصہ ہی
چکا لیتے ہین چلکر اپنا ؛ سالم نے کہا کہ اے یار عزیز بمجرد مطالعہ ایسے خط کے کہ حقیقت
جسکی رقم اور راقم کی مطلق معلوم نہو مرتکب خطر عظیم کا ہونا اور بہ تصور فائدۂ
وہمی اور منفعت خیالی کے مہلکۂ بزرگ مین پڑنا دلیل ہے جہل مرکب کی کسی
عاقل نے بامید تقویت تریاق زہر کو نہین کھایا ہے سو کونسا تریاق ہے کہ
بجز گمان حقیقت اوسکی ہی موجود نہین ہے اور کسی خردمند نے نقد کو نسیہ
سے بدلا نہین ہے غانم نے کہا کہ اے رفیق مشفق سستی اور کاہلی کام پست ہمتون کا
کا ہی اور اختیار کرنا محنت کا نشان دولت کا ہی **بیت** ہر کہ آسودگی و راحت جست ؛
دل خود را ز بخت شاد نکرد ؛ وانکہ ترسید از جفای خمار ؛ قدح بادۂ مراد نخورد ؛ جو بلند ہمت
کو گوشے اور توشے پر قناعت نہین کرتا ہی بلکہ تا پایۂ معالی کو نہ پہنچے دست سعی باز نہین رکھتا
ہی اور ز رنج گنج ہاتھ آتا ہی کہ مصداق اسکی گلگون عنان ہمت آمیزی ہمت کا رونق ہی جیسے ہرگز

اور اس گرداب بلا سے بلا اندیشہ عبور کریگا سالم نے کہا کہ اے برادر
فرمانا تیرا مسلم مگر ایسی راہ مین قدم مارنا کہ پایان جسکا نہو اور ایسے
دریا مین تیرنا کہ کنارہ جسکا دیکھا کیسا بلکہ سنا بھی نہو طریق خرد سے دور
ہے اور عاقل وہ ہے کہ جب ابتدا کسی کام کی کرے مدخل اور مخرج اوسکا
قدم اخر خروج قبل الولوج یعنی دخول سے پہلے خروج کو سمجھ لے اور آغاز و انجام
ہر کام کا بواقعی دریافت کرلے اور اوسکے نفع اور ضرر کو میزان عقل مین خوب
سا تول لے اوسکے بعد عمل مین لائے تا رنج بیہودہ نہ کھینچے اور عمر عزیز کو برباد
خانہ کرے اے برادر حکمائے نصیحت شعار نے کہا ہے پہلے جائے استوار دیکھ لے
بعد اوسکے قدم رکھے اور جب کسی مکان حصین مین در آئے پہلے راہ باہر
نکلنے کی مقرر کرلے اور یہ خط سبز زنہار عمل کے قابل نہین ہے کیا عجب ہے
کہ یہ خط بطور تمسخر اور واسطے استہزا احمقا کے کھینچا گیا ہو اور کیا بعید ہے کہ اس چشمے
مین ایسا گرداب ہو کہ اوسمین پڑکے نکل سکتا ہو اور بالفرض اوس سے نجات
بھی ملے تو شیر سنگین ایسا بھاری ہو کہ اوٹھانا اوسکا قوت بشری سے
باہر ہو اور اگر بتقدیر فیض یاب ہو نتیجہ ان مہلکون اور مشقتون کے اختیار
کرنے کا معلوم نہین کہ کیا ہے کاش وہ فائدہ بھی لکھا ہوتا کہ ہوس خام نتیجہ بھی اوسکا
مدنظر رکھتی صاف یہ ہے کہ اس معاملے مین ہرگز مین تیرا شریک نہین ہون بلکہ تجھے
بھی منع کرتا ہون غانم نے کہا استغفر اللہ مین تجھے کب شریک اپنا بناتا ہون
اور تیرے منع سے کب اپنی ہمت اس عزیمت سے پست کرتا ہون اب مینے
عہد خدا سے کیا ہے کہ وسوسہ شیطان سے ہرگز باز نہ ہونگا اور تجھے بھی معذور
جانتا ہون کہ تو قوت اور ہمت میری ہمراہی کی نہین رکھتا ہے لاکن دور سے
تماشا تو دیکھ اور دعا سے مدد میرے کرتا رہ دیکھ تو پردہ غیب سے کیا ظاہر
ہوتا ہے سالم نے کہا کہ ای برادر عزیز سمجھا مین کہ تو اپنے ارادے سے باز نہ رہیگا
اور اس [illegible] کی مقرر کی [illegible] ہمراہی کی قوت نہین رکھتا ہون

ایسے ہی اس کارنامۂ عالم کے تماشے کی بھی اپنے مین طاقت نہین پاتا ہون کہ تو
دیدہ و دانستہ مہلکے مین پڑے اور مین تماشا دیکھون استغفر اللہ مجھسے
نہو سکیگا یہ کہا اور با دیدۂ گریان روانہ ہوا اور غانم نے جان سے ہاتھ دھوکر
اور لب چشمہ آکر یہ شعر پڑھا رباعی دریاے خطرناک مین مین جاؤنگا؛ یا جان گئی یا گہر
پاؤنگا؛ یا کشتی امید لگی ساحل پر؛ یا لقمۂ طوفان بلا کھاؤنگا؛ اور دامن
ہمت کو استوار باندھکے بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا کہکر یہ شعر پڑھا بیت درین
دریاے بے پایان درین طوفان شور افزا؛ دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا
اور جست کی دیکھا کہ دریاے ہولناک ہی کہ ساحل جسکا مد نظر سے دور ہی لیکن
کریم کارساز کے کرم سے نزدیک ہی ہمت مردانہ کو مطلق قاصر نکیا آخر یقین کامل
کی برکت سے کنارے چشمے کے جا پہونچا دیکھا کہ وہ شیر گران سنگ رکھا ہی بسم اللہ
کرکے دوش پر اوٹھایا اور بیک حملہ قلۂ کوہ پر لیجاکے دوش سے اوتارا دیکھا کہ شہر
بزرگ خوش ہوا اور خوش فضا دور سے نظر آتا ہی بیت شہرے چو بہشت از
نکوئی؛ چون باغ ارم بتازہ روئی؛ غانم نے بالاے کوہ قرار پکڑا اور اوس شہر
کی طرف نگاہ کرتا تہا کہ ناگاہ اوس شیر نے آواز ہولناک با ہزار مہابت بلند کی
کہ زلزلہ کوہ پر ہو گیا اور وہ آواز اہل شہر کو پہنچی شہری تمام جوق جوق غانم
کی طرف روانہ ہوئے غانم یہ ہجوم دیکہکر متحیر تہا جبکہ وہ ہجوم قریب آیا اشراف
اوس گروہ کے غانم کی طرف متوجہ ہوکے نزدیک آکر دعا اور سلام بجا لائے
اور مرکب راہوار پر سوار کرکے اور شہر مین لاکے حمام مین غسل کرایا اور انواع عطریات
سے معطر کرکے پوشاک بادشاہانہ پہنا کر تخت سلطنت پر بٹھایا اور عنان سلطنت
غانم کے قبضۂ اختیار مین سپرد کرکے سب اطاعت اور فرمانبرداری مین اپنے
اپنے عہدے پر مستعد اور بدل و جان مطیع اور فرمانبردار ہوئے غانم عجائب قدرت
الہی دیکھکے متحیر تہا وزرا سے پوچھا کہ یہ کیا طلسم ہے بتفصیل اسے بیان کرو
عرض کیا کہ حکماے زمانۂ سابق نے یہ چشمہ اور شیر کہ دیکھا تمنے طلسم ہے ایسا

کیا ہی اور شہر سنگین کو بانواع فکر و تامل بملاحظہ طلوع درجات اور بنظر ثوابت و سیارات
بنایا ہی جبکہ بحکم رب غیب دان کوئی شخص اس چشمے پر آنکلتا ہی اور امداد غیبی سے اتفاق اس بات کا
اوسکے دل پر ہوتا ہی کہ چشمے کو طی کرکے شہر کو بموجب اوس تحریر کہ سنگ سر چشمہ پر لکھا ہی دوش پر لیکر بالاے
کوہ پہنچتا ہی اور وہ شخص ایسا ہی عمل کرتا ہی جیساکہ تونے اسی کا سکار عمل فرمایا اور وہ کونسا زمانہ ہوتا ہی
کہ اول بادشاہ اس شہر کا مرچکا ہے اس حال کے بعد ستارہ حشمت جس نو دولت
کا اوس کوہ کی بلندی سے طلوع کرتا ہے بعد اوسکے جب آواز شیر اہالی سلطنت
کے اور ارکان شہر کے کان مین پہنچتی ہے باکرام اوسے بادشاہ بناتے ہین جیساکہ
مشاہدے مین شہر یار کے آیا اسی طرح سے نوبت بنوبت ایک کی موت کے
بعد نوبت دوسرے کی چلی آئی ہے بموجب رباعی ناسخ جاتا ہے جو ایک
دوسرا آتا ہے ؛؛ یہ کہنہ مکان بنا کمین پاتا ہے ؛؛ ہوتا ہے غروب چاند جب مغرب
مین ؛؛ سورج مشرق سے جلوہ دکھلاتا ہے ؛؛ ... متمادی اسی طرح بسر
بسر ہوئی ہے کہ اس قاعدے نے اسی دستور پر کہ مذکور ہو چکا استمرار پایا ہے
اب یہ بادشاہی تجھے مبارک ہو تم نے جانا کہ تقاضا اس محنت اوٹھانیکا کہ دل
میرے دل پر غالب آیا باعث یہی تہا کہ تقدیر الہی میرے فروغ کی باعث ہوئی
تھی ؛؛ للمولفہ بیت ؛؛ بخت مسعود مددگار اگر ہوتا ہے ؛؛ سنگریزے کو اوٹھالے تو
گہر ہوتا ہے ؛؛ یہ مثل اسلیے بیان مین آئی ہے تا معلوم کرتو کہ نوش نعمت
بے نیش محنت میسر نہین آتا ہے جسکے دماغ مین کہ سوداے سرفرازی جگہہ
پکڑتا ہے ہر سفلے کا پامال ہونا کب گوارا کرتا ہے اور پایہ ادنی اور مرتبہ دون پر
قانع نہین ہوتا ہے اے کلیلہ مین جبتک تقرب شیر حاصل نکرونگا اور زمرۂ
مقربان حضرت مین داخل نہونگا سر کو بالین فراغت پر نرکھونگا اور پائون بستر
استراحت پر دراز نکرونگا کلیلہ نے کہا کہ اے بوالہوس اس در مقفل کی کلید کہان
پائیگا اور اندیشہ اس عقدۂ لاینحل کا عبث اپنے اوپر لازم پکڑتا ہے اور کیون
بیہودہ آتش سوزان مین ہاتہ ڈالتا ہے دمنہ نے کہا کہ اے برادر مصرع

ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مکانے دارد ۔ واقعی تیرا ارشاد بجا ہے لاکن اوس وقت
کہ شیر کو تحیر اور تردد لاحق ہے اور مجھے راہ اوسکے رفع تردد کی بہت آسان
ہاتھ آئی ہے اگر اسوقت مین تدبیر میری شیر کے سرور خاطر کا باعث ہووے
تو یقین ہے کہ مطلب میرا کہ مصاحبت ہے جلد حاصل ہو کلیلہ نے کہا کہ اول مصاحبت
شیر کی تیرے واسطے ایک امر خیالی ہے اور بفرض محال اگر یہ بھی ہوا مگر تو نے
کہ ساری عمر بادشاہ کا تقرب نہین پایا ہے اور طریقہ آداب بادشاہی سے
نابلد محض ہے پس یہ سبب شدہ ایک آن مین ناشدہ ہو کے تیری جان کی ہلاکت
کا باعث ہو جائیگا اور پھر تدارک بھی نہو سکیگا دمنہ نے کہا کہ جو شخص عاقل اور
صاحب فضل ہوتا ہے اندک زمانے مین ماہر ہر فن کا ہنجاتا ہے جبکہ مین آداب
شاہی مین نظر کرتا رہونگا اور جو راہ و روش مقربان قدیم کی دیکھونگا اونکی پیروی
سے قدم باہر نرکھونگا پھر وجہ کیا ہے کہ عتاب شیر کا مجہپر ہو اور دوسرے یہ ہے
کہ ایسی باتین بے امداد غیبی میسر نہین ہوتی ہین جبکہ بخت مساعدت کرتا ہے
اور پایۂ بلند پر پہنچاتا ہے تو خود بخود وہ آپ اتالیق ہو جاتا ہے چنانچہ اخبار
مین دیکھا ہے کہ آفتاب دولت ایک محترقہ بازاری کا بلند ہوا آخرکار یہ جہانداری
کو پہنچا اور شہرہ اوسکے نظم ونسق کا عالم مین منتشر ہوا ایک بادشاہ قدیم نے اوسے
لکھا کہ تو پیشہ بخاری خوب جانتا تھا طریقہ ملک داری کا کس سے سیکھا اوسنے
جواب لکھا کہ جسنے مجھے دولت و کامگاری عطا فرمائی اول دقائق جہانداری
کے میرے لوح سینہ پر لکھدیے تھے لمولفہ **بیت** مورد لطف الہی جو کوئی ہوتا ہے
جو سزاوار ہے کام اوس سے وہی ہوتا ہے ۔ کلیلہ نے کہا کہ بادشاہ تمام ارباب فضل
کو مخصوص اپنا نہین بناتے ہین بلکہ اپنے نزدیکون کو رشتہ اس بات کی رکھتے
ہین اور پشتہا پشت سے اعتماد اونکا چلا آتا ہے اونہین کو اپنی خدمت میں اختصاص
دیتے ہین اور تو شیر کے ساتھ نہ سابقہ موروثی رکھتا ہے نہ وسیلۂ ذاتی کوئی پایا
جاتا ہے کہ اوس سے سرفرازی خلاف دستور تو پائے بلکہ غالب یہ نظر آتا ہے

کہ قباحت کا کوئی ایسا پہلو نکل آئے کہ مضرت عظیم کا باعث ہو اور یہ بھی تسلیم کیا
کہ تو نے شتربہ کا تردد خاطر رفع کیا اور وہ مسرور بھی ہوا عوض اوسکا یہی ہے
کہ تیری حقیقت سے زیادہ تجھسے سلوک کر دے یہ مشکل نہین ہے بلکہ بیشتر ہوا
ہے کہ ہرکارے یا خبردار نے ایسی خبر بادشاہون کو دی ہے کہ نہایت مسرور ہوئے
ہین اور عوض اوسکا انعام و خلعت اونکی مقدار سے زیادہ عطا فرمایا ہے یہ نہین
کبھی سنا ہے کہ اس جنس کو کبھی وزیر یا مصاحب یا منصب دار کیا ہو پس بالفعل
تیرا حال بھی ایسا ہی ہے بشرطیکہ گمان تیرا درست پڑے اور اگر خطا تیری راے
مین واقع ہوئی تو وہی ہوتا ہے کہ جو مینے پہلے کہا ہے دمنہ نے کہا جو کہ
بادشاہ کی صحبت مین سرفراز ہو اور اوسکے بعد امداد راے سلیم سے جد و جہد
اختیار کرے اور رنجہاے بسیار اور شربت ہاے ناگوار سے مضائقہ نہ کرے ممکن
نہین ہے کہ مرتبہ اوسکا روز افزون نہو مگر یہ ضرور ہے کہ جب بادشاہ کی نزدیکی حاصل
ہو تو پانچ کام کو اختیار کرے پہلے یہ کہ شعلۂ آتش خشم کو آب حلم سے بجھا ڈالے
دوسرے وسوسۂ شیطان اور شہوات سے حذر کرتا رہے تیسرے حرص فریبندہ
اور طمع فتنہ انگیز کو عقل پر غالب نہونے دے چوتھے بناے کار راستی اور
درستی پر رکھے اور دروغ و فریب سے اجتناب کلی کرے پانچوین جو حادثہ کہ
پیش آئے اوسمین ثابت قدم رہے کہ مراد اوسکی حسب دلخواہ بر آئے کلیلہ نے
کہا راے تیری صواب ہے اور مینے جو کہا قصور کیا مگر یہ فرمایا چاہیے کہ تم بادشاہ
کے نزدیک بھی پہنچے ہر کس ہنر سے منظور نظر ہو کر رتبۂ عالی کو حاصل کروگے
دمنہ نے کہا اگر تقرب بادشاہ کا حاصل ہوا تو پانچ خصلتین اختیار کرونگا پہلے
اخلاص تمام سے خدمت اوسکی کرونگا دوسرے ہمت اپنی کلی متابعت سلطان
مین صرف کرونگا تیسرے افعال و اقوال کو ہر وقت اور ہر جگہ نیکی سے یاد
کرونگا چوتھے بادشاہ جو کام کہ شروع کریگا اگر نیک ہوگا تو فواید اور منافع
اوسکے کہ باریک اور بعید الفہم ہونگے اونہین فکر راے درست سے ذہن مین

پادشاہ کے کمال توجہات سے راسخ کردیگا کہ خوشی اوسکے دل کی ہزار چند ہو جائیگی
پانچوین اگر کوئی کام ایسا کہ حضرت جسکی ملک وسلطنت کی طرف راجع ہوتی ہو
اور بادشاہ اوس امر مین غفلت کریگا تو عبارت شیرین اور لطائف دلکش سے اوسے
باز رکھونگا جبکہ یہ ہنر میرے اوسپر ثابت ہوئے اوسیدم مقر بنوازش وعنایت
مجھے مخصوص اپنا کریگا اور ہمیشہ میری صحبت ونصیحت کا مائل رہیگا کیا نہین سنا ہے
تونے کہ ہنر چھپا نہین رہتا ہے اور ہنرمند بے بہرہ نہین رہتا ہے نظم ہنر نہ چھپتا
ہنر چھپانے سے ✽ کب چھپا مشک تر چھپانے سے ✽ مشک کی پھیلتی ہے بو ہر سو
کہ ہنر کی ہے گفتگو ہر سو ✽ کلیلہ نے کہا کہ تیری رائے نے اس کلام پر خوب قرار
پکڑا ہے اور ارادہ مضبوط ہو چکا ہے مگر بہ نظر سابقۂ محبت کہتا ہون کہ بہت خوفناک
اور پر حذر رہنا کہ صحبت سلاطین کی امر دشوار اور باعث خطرہائے بسیار ہے
حکمائے نصیحت شعار نے کہا ہے کہ عاقل تین چیز کو بغیر مجبوری اور ضرورت شدید کے
اختیار نہین کرتا ہے مگر وہ نادان کہ بوئے خرد جسکے دماغ تک نہین پہنچی وہ ان تین
کامون کو اختیار کرتا ہے پہلے آرزو بادشاہ کی خدمت کی اور دوسرے کھانا زہر کا
تریاق کے اعتماد پر تیسرے افشائے راز عورتون اور لڑکون سے کرنا اور اپنا
سمجھ لے کہ تشبیہ بادشاہ کی کوہ بلند کے ساتھ ہے اگرچہ اوسپر معدن زر
اور جواہر قیمتی ہین لاکن مسکن اژدہا و پلنگ و موذیات کا بھی ہے اسلیے جانا
بھی اوسپر مشکل ہے اور مقام کرنا اوس سے مشکل تر ہے اور دوسری تشبیہ
بادشاہ کی دریائے عمیق کے ساتھ ہے کہ جو تاجر سفر دریا کا اختیار کرتا ہے
یا در اور جواہر حاصل کرتا ہے یا گرداب غرقاب ہلاکت مین پڑتا ہے
بیت بدریا در منافع بیشمار است ✽ اگر خواہی سلامت بر کنار است ✽
دمنہ نے کہا کہ اے بھائی جو کچھ کہ تونے کہا جانتا ہون کہ یہ محض دوستی
اور خیرخواہی ہے کہ صحبت بادشاہ کی آتش سوزان کے مانند ہے جو نزدیک
تر پہنچیگا خطرہ اوسے بیشتر ہوگا بیت صحبت بادشہ ست کہ بہر ہنر ✽ ہنرم

۴
[illegible]

خشک تو وہ آتش تیز پر لاگئی جو کہ مخاطرات سے ڈرا اور جو بزرگی سے بے نصیب رہا
تین کام نکرنا چاہیے مگر بلند ہمتی کے ساتھ پہلے طلب صحبت سلطان دوسرے
سفر دریا تیسرے مقابلہ کرنا دشمن سے اور مین کم ہمت نہین ہون بہر کیف واسطے
بادشاہ کی صحبت سے خوف کرون بلکہ میرا عمل تو گویا کے اس مطلع پہ ہی
مطلع ہاتھ سے رخش جنون کے باگ چھوڑا چاہیے ؛ جسطرف لیجائے اسکا
منہ نہ موڑا چاہیے ؛ کلیلہ نے کہا اگرچہ مین منکر اس تدبیر کا اور مخالف اس
عزیمت کا ہون مگر تیری راے اس کام مین وثوق اور طبیعت تیری اس
اندیشے مین ثبات رکھتی ہے مبارک ہو مصرعہ اینک بسر راہ برد خوش
لب آئے ؛ القصہ دمنہ کلیلہ سے رخصت ہوا اور جاکے شیر کو سلام کیا شیر
نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے ملازمان شاہی نے عرض کیا کہ یہ فلانے شخص کا
بیٹا ہے کہ مدت دراز سے عتبۂ عالی کا ملازم ہے اور اوسکے عزیز و اقارب
سب نمکخوار اس آستان دولت نشان کے ہین شیر نے کہا اسکے ماں باپ
کو مین پہچانتا ہون اسکے بعد نزدیک بلا کر پوچھا کہ تو کہان رہا کرتا ہے اور
کیا کام کرتا ہے دمنہ نے عرض کیا کہ اپنے باپ کے پاس عہدے پر ملازم
درگاہ بادشاہی ہون اور رات دن اسکا منتظر رہتا ہون کہ اگر کوئی مہم
پیش آئے اور حکم اقدس اس ذرۂ بیمقدار پر صادر ہو تو انشاء اللہ تعالی باقبال
شاہی اوسے بقوت تدبیر صائب نہایت خوبی سے سرانجام دون چنانچہ
بارہا دیکھا ہے کہ ارکان دولت سلطانی کو مہم حادثہ ہوئی ہے کہ زیر دستون
کی امداد سے انسے سرانجام پایا ہے اور زبر دستان عالی مرتبہ سے
اوسمین کچھ نہین ہوسکا ہے مصرع اندرین باغ چو طاؤس لگارست مگس ؛
چنانچہ جو کام کہ سوزن سے نکلتا ہے نیزہ باوجود سرفرازی تمام اوس کام
مین عاجز اور ہیچ کارہ ہے اور جو کام کہ کارد قلم تراش سے ہوتا ہے شمشیر آبدار
اوس جگہ بیکار ہے اور جو کار کہ خدمتگار سے بن آتا ہے وہ امیر سے عالی وقار سے

زنہار نہین ہوسکتا ہے غرض کہ کوئی شخص یا کوئی شئے ہرچند بیقدر اور فرومایہ ہو دفع مضرت اور جلب منفعت سے خالی نہین ہے فعل الحکیم لایخلو عن الحکمۃ غرض کہ قادر ذوالجلال نے جو چیز کہ خلق کی ہے بیکار اور عبث نہین ہے شیر نے جو کلمات معنی خیز زبان دمنہ سے سنے متحیر ہوا اور مصاحبون سے کہا کہ مرد ہنرمند اگرچہ گمنام ہو مگر روشنی دانش کی آخر کار اوسے بروے کار لاتی ہے جیسا کہ آتش ہرچند نرم نرم سلگا کرے پر ایک وقت ہوا کی امداد سے زبانہ کھینچتی ہے دمنہ بادشاہ کے ارشاد سے شاد ہوا اور سمجھا کہ افسون میرا شیر پر اثر کر گیا اسکے بعد زبان نصیحت کھولی اور عرض کیا کہ کافۂ انام خصوصا خدام ذوی الاحترام کو لازم ہے جو وسوسہ کہ بادشاہ کو پیش آئے پے اسکے کہ بادشاہ کچھ فرمائے بمقتضائے ملکخودی فہم و دانش تام اور غور و فکر تمام سے نیک تامل کرین اور جو صورت کہ خیرخواہی اور فوائد ملازمان شاہی کی باعث ہوا وسے ضرور عرض کرین اور طریق خیراندیشی مین اصلا قصور نکرین بعد استماع حال بادشاہ اختیار ہے کہ جو مناسب شان شاہی ہو اوسپر عمل فرمائے اور ہر ایک کی عرض و معروض کو میزان خرد مین تولے اور موافق خیرخواہی و اخلاص اوس شخص کے اوسے سرفراز فرمائے تا حوصلہ ہر ایک کا روز بروز افزونی پائے کیونکہ جبتک دانہ بویا ہوا خاک مین پوشیدہ رہتا ہے اور رویدہ ہو کر سر نہین نکالتا ہے کوئی اوسکی آبیاری اور پرورش مین کوشش نہین کرتا ہے اور کوئی روئیدگی جبتک کہ نقاب خاک سے چہرہ نہین دکھاتی ہے اور خلعت زمردین پہن کے گریبان زمین سے سر نہین نکالتی ہے معلوم نہین ہوتا ہے کہ یہ نہال باردار ہے یا درخت خاردار اگر نہال میوہ ہے تو پرورش اوسکی ذمے صاحب کشت زار کے لازم ہے کیونکہ پرورش کے بموجب ہر حد مراد کو پہنچیگا تو میوۂ شیرین بر وقت مقرر دیگا اور درخت خاردار بھی لائق قطع اور دفع کے ہوتا ہے اسطرح سے بادشاہ کے ذمے پر اللہ تعالی نے

لازم فرمایا ہے کہ ہنرمند کے فراخور استحقاق قدر اور عزت اوسکی زیادہ کرے
کہ ایک دن خدمت عمدہ اوس سے ظہور مین آئیگی اور بے ہنر کو اپنی محفل مین
بار نہ دے کہ درخت خاردار سے خلش اور ریش رسانی کے سوا دوسرا کام نہ نکلیگا
نظم از ہنر خویش کشا سینہ را ٭ ما بکن نسبت دیرینہ را ٭ زندہ بمردہ مشو ای نا تمام ٭ زندہ بکن
مردہ کہ خود را بنام ٭ از پدر مردہ ملاف ای جوان ٭ گرنہ سگے چون خوشی از استخوان ٭ موش
باوجودیکہ مردم خانہ کے ساتھہ قدامت رکھتا ہے لیکن اوس سے جو رنج پہنچتا ہے اسلیے
اوسکی ہلاکت مین سعی واجبی جانتے ہین اور باز باوجود غربت و بیگانگی کے کہ اوس سے
فائدہ متصور ہے باعزاز تمام ہاتھون ہاتھہ لیے رہتے ہین بادشاہ کو لازم ہے کہ نظر آشنا
اور بیگانہ نکرے بلکہ مردم عاقل و فرزانہ کا خواہان رہے اور جو لوگ کہ عقل و ہنر کے بیگانہ
ہون انہین مردان فاضل اور ہنرمندان کامل پر ترجیح نہ دے اور اگر منصب
خردمند و لکا بے خردون پر زیادہ کیا جائیگا تو خلل کلی امور سلطنت مین
راہ پائیگا اور شامت اس فعل کی بادشاہ کے حال پر آخر رجوع کریگی **بیت**
ہو نہ اس شہر مین زنہار ہما سایہ فگن ٭ عندلیبون سے زیادہ ہو جہان
قدر زغن ٭ کلام دمنہ جبکہ تمام ہوا شیر نے اسپر تلطف کیا اور حکم دیا کہ بلا قید
یہ حاضر ہوا کرے بعد اسکے ہر روز انس زیادہ کرنے لگا اور بیشتر صلاح اور
مشورہ اسکا مقبول کرتا تھا اور دمنہ بھی حکایات عجیب اور نکات لطیف
سے خوش بیانی کرتا رہتا تھا تھوڑے ہی عرصے مین محرم حریم سلطنت ہو گیا
اور صلاح و اصلاح امور سلطنت مین مشار الیہ ہوا ایکدن وقت مساعد
پاکے عرض کیا کہ مدت ہوئی ہے کہ حضرت نے ایک جگہہ پر قرار پکڑا ہے
اور سیر و شکار اور تماشا ے باغ و بہار سے دل اوٹھا لیا ہے سبب اسکا
کیا ہے چاہتا ہون کہ موجب اسکا معلوم کرون اور اس بات مین جو صلاح
ہے کہہ سکے تدبیر صائب کرون اور جو چیز کہ باعث ملال خاطر اقدس ہوئی
ہو اوسے تدبیر صائب سے رفع کرون شیر نے چاہا کہ دمنہ سے حال اپنا

مخفی کرے اور کوئی سخن ساختہ کہکے بہلا وادے کہ اوسی حال مین شنزبہ نے
آواز رعد آسا سے خوار کھینچا شیر آواز شنزبہ سُننے کے ساتھہ ہی رنذ د اور سراسیمہ
ہوگیا اور عنان اختیار ہاتھہ سے چھُٹ گئی مشیر سمجھا کہ یہ حرکت میری دمنہ پر منکشف
ہوگئی ناچاری حال اپنا مشروحاً بیان کیا کہ سبب میری دہشت کا یہی
آواز ہولناک ہی کہ سنتا ہون اور نہین جانتا ہون کہ یہ آواز کسکی ہے مگر
معلوم ہوتا ہے کہ قوت و شوکت اوسکی موافق آواز کے مقرر ہوگی اگر
ایسا ہی ہے کہ جیسا مین سمجھا ہون تو رہنا اس مقام کا صواب سے دور
ہی دمنہ نے کہا کہ بادشاہ کو سوائے اس آواز کے اور تو اندیشہ کچھہ نہین ہی
شیر نے کہا کہ ہرگز نہین ہین مدت دراز سے اس آواز کی فکر مین مبتلا ہون دمنہ
نے کہا کہ اس آواز پر جلاوطن کرنا اور ملک موروثی کو چھوڑنا اور پاس
ننگ و ناموس سے درگذرنا خلاف جوانمردی کے ہی کہ سننے سے کسی کی
آواز کے سراسیمہ ہوجائے بادشاہ کی شان کے لائق یہ ہے کہ کوہ کے مانند
ثابت قدم رہے اور مانند کاہ کے ہر ہوا سے متزلزل نہو جائے نظم کیا ہی
آندھی کی حقیقت پیش کوہ کا اوڑنہ تنکے کی طرح اسے با شکوہ چاہیے
ہر حال مین ہو مستقل ✤ عیب ہے ہر امر مین ہو ہول دل ✤ بزرگون نے
کہا ہے ہر آواز بلند اور جثہ قوی پر التفات نہ کیا چاہیے کہ ہر صورت دلالت
معنی پر نہین کرتی ہے اور ہر ظاہر رونق باطن کی نہین ہوتا ہے نرکل ہر چند
فربہ تر ہو چوب لاغر سے ٹوٹ جاتا ہے اور کلنگ ہر چند بزرگ جثہ ہوتا ہے
چنگال باز کوچک قامت کا شکار ہوتا ہے اور جو کوئی کہ اعتبار جثہ قوی کا رکھتا
ہے اوسے وہ پہنچتا ہے جو اوس روباہ کو پہنچا شیر نے کہا کہ قصہ روباہ کا کیونکر تھا

حکایت دمنہ نے کہا کہ ایک روباہ واسطے طعمے کے ایک بیشے مین پھرتی
تھی ایک درخت کے تلے پہنچی کہ ایک طبل پہلوانی اوسپر لٹکتا تھا جیسے دستور ہی
کہ کشتی کے وقت پہلوان ڈھول بجاتے ہین اور جبکہ ہوا چلتی تھی شاخ

اوس درخت کے نیچے ایک مرغ خانگی کو دیکھا کہ تلاش دانہ دکرم مین زمین
پر منقار مارتا ہے روباہ نے چاہا کہ اس غفلت مین اوسے شکار کرے ناگاہ
آواز ڈھول کی روباہ کے کان مین پہنچی نگاہ کر کے دیکھا کہ جثہ کلان نہایت
فربہ ہے طمع اسکی دوبالا ہوئی دل مین کہا کہ مرغ کو چک سے کیا حاصل
ہوگا اور جثہ کلان کئی دن کے واسطے کفایت کریگا مرغ کی ترک چھوڑ کر
ڈھول کی طرف متوجہ ہوئی مرغ اس عرصے مین ہوشیار ہو کر بھاگا اور روباہ
بالاے درخت آکر کوشش کرتی تھی آخر مرجھے کو اوس ڈھول کے چیرا پوست اور
لکڑی کے سوا کچھ نپایا حسرت سے افسوس کرتی تھی اور اشک ندامت سے
روتی تھی کہ واے گرسنگی طمع مین جثہ قوی کی صید ضعیف بھی ہاتھ سے
گیا یہ مثل اسواسطے غلام نے عرض کی تا شہریار آواز مہیب اور خیال ہیکل عظیم
سے ذوق شکار اور حرکت سیر و تفرج سے دست کش ہوا گر غور و تامل سے
ملاحظہ فرمایئے گا تو آواز مہیب اور جثہ قوی کی کچھ مقدار نظر مبارک مین نہ ٹھہریگی
اور اگر ارشاد عالی ہو تو غلام جاکر حقیقت حال اوسکی معلوم کر کے خدمت عالی
مین مشروحا عرض کرے شیر نے اجازت دی دمنہ حسب الارشاد روانہ ہوا
جبکہ نظر سے غائب ہوا شیر نے تامل کیا اور دل مین نادم ہوا کہ مجھسے خطاے عظیم
صادر ہوئی اور خلاف مصلحت دانشمندون کے عمل کیا سنئے کہ ایک شخص
عالی خاندان اور بزرگ نژاد بھی ہوا در افعال اور اقوال اوسکے اور اسکے بزرگون
کے بھی معلوم ہون اور اس رتبے کے لائق عقلا اور نقلا کبھی نہوا وسکو
دفعۃً واحدۃً راز عمدہ سے خبر کر دینا مصلحت سے بہت دور تھا افسوس کہ مجھسے
کیا حرکت بیجا صادر ہوئی بادشاہ کو لازم ہے کہ اس فرقے پر اعتماد نہ کرے
اور مہمات خاصہ مین کہ خفا اونکا واجب ہے ان لوگون کو اوس سے آگاہ
نہ کرے پہلے جنکو بغیر صدور قصور کے ایذا پائی ہو اور رنج بے سبب کھینچا
ہو اور جس سے اندیشہ رکھے کہ اسکا دل کبھی صاف نہوگا وسے جسکی حرمت

وحشمت بادشاہ کی ملازمت مین برباد گئی ہو اور اوسکی معاشش اب تنگی سے بسر ہوتی ہو تیسرے وہ شخص کہ اپنے عہدے سے معزول ہوا ہو اور آیندہ امید بھی کچہہ باقی نرہی ہو چوتھے جو شریر اور مفسد اور فتنہ پرداز بالطبع ہو اور آرام طلب اور کاہل مزاج بھی ہو پانچوین گنہگار کہ تلخی عقوبت کی چکھی ہو اور ہمیشہ اسکے کسی سبب سے بچ گئے ہون چھٹے وہ مجرم کہ شریک اوسکے فقط گوشمال پاکے بچ رہے ہون اور اوسنے عوض اوسی گناہ کے نقصان حرمت پامال پایا ہو ساتوین کہ جسنے خدمت پسندیدہ کی ہو اور اوسکا صلہ کچہہ نپایا ہو اور غیر نے تھوڑی خدمت سے بہت سا فایدہ حاصل کیا ہو آٹھوین کہ دشمنون نے نامعلی اور چرب زبانی سے بادشاہ کی نظرون سے گراکے منصب اوسکا آپ حاصل کیا ہو اور بادشاہ اس سے کشیدہ خاطر اور اوسکے رفیقون کے حال پر متوجہ ہو اور یہ ذلیل اور زبون سبکی آنکھون مین ہو نوین وہ شخص کہ واسطے اپنی منفعت کے اونکو برطرف کرکے ولی نعمت کے ساتھہ ہر بات مین دلیری کرے دسوین جسنے کہ بادشاہ کے نزدیک مقبولیت واقعی نپائی ہو یعنے عزت اور اکرام اوسکا اورون سے کمتر ہو اور دشمن اوسکے مرفہ الحال اور خرسند ہون بادشاہ کو واجب ہے کہ ان دس فرقون سے راز اپنا کبھی ظاہر نکرے بلکہ دیانت وامانت اور مروت واہلیت جسکی کہ بارہا آزمائی نہو اوسے اپنا محرم اسرار نکرے بیت خوب دیکھا تو کوئی قابل اسرار نہین ہمشور ہر کس وناکس سے سزاوار نہین ٭ پس بنظر ان باتون کے کہ کبھی امتحان اس شخص کا نہین کیا ہے تعجیل کرنا ہرگز مناسب نہتا اور بھیجنا ایسے شخص کا دشمن کے پاس روش خردی اور دور اندیشی سے بہت دور تہا منہ شخص متقن اور زیرک نظر آتا ہے اور میری درگاہ سے نصیبہ فلاح کا بھی چندان حاصل نہین کیا ہے اگر عیاذاً باللہ اوسکے دل مین خار اس آزار کا چبھا ہو اور قابو وقت کا پاکر ایسے محل مین خیانت کرکے فتنہ انگیزی کرے تو تعجب

نہین ہے کہ دشمن کو بجبر غالب سمجھکے بامید رسوخ و فلاح عہد و پیمان عہدہ
عہدہ کا لیکے اس راز سے آگاہ کردے تو دلیری اوسکی زیادہ ہو جائے اور
تدارک مجھے دشوار ہیت ہو بنفس لیکن بدگمان ہو کہ آفات زمانہ سے
امان ہو یہ سمجھکر با خود کہتا تہا کہ بڑی خطا کی ہے دیکھیے نتیجہ اسکا کیا ہو مضطرب
تہا اور چشم انتظار اس راہ مین رکہتا تہا کہ دمنہ پیدا ہو شیر نے اضطراب سے
اندکے قرار پکڑا کہ دمنہ نے زمین ادب کو چوم کر دعا دی کہ شاہا حکم تیرا قاف
سے تا قاف ہو اور کہا کہ غلام نے نہ نخوت اوسکی دیکھی اور نہ شکوہ ایسی پائی کہ
جسے قوت اور شوکت پر استدلال کرتا ہین اور نہ دل ہین کچھہ مہابت اور احترام
اوسکا سمایا کہ جس سے اوسکی بزرگی دل پر ثابت ہوتی شیر نے کہا کہ اس بات
کو ضعف و ناتوانی پر حمل نہ کیا چاہیے اور اس دہوکے پر فریفتہ ہوا چاہیے
کہ باد سخت گیاہ ضعیف کو کبھی توڑ نہین سکتی ہے لیکن اور درختہاے قوی ہیکل
کو بیخ و بن سے اوکھاڑ ڈالتی ہے اسطرحسے مہتر اور بزرگ منش جبتک
دشمنون کو ہمسر اپنا نہین پاتے ہین اظہار قوت و شوکت نہین کرتے ہین باز
کنجشک ضعیف کا قصد نہین کرتا ہے اور شاہین اپشّے پر بال نہین کھولتا ہے
وقعت تیری جو اوسکی آنکہہ مین نہین سمائی ہے اسلیے اوسنے اظہار قوت تجہپر
ضرور نہین جانا ہے دمنہ نے عرض کیا کہ شہریار کو لازم ہے کہ یہ عظمت اوسکی
اس درجہ اپنے ذہن مین نرکھے اور اس مہم کو اتنا مشکل نسمجھے مین نے اوسکے
کلام سے حقیقت باطن کو کما حقہ دریافت کیا ہے اگر ارشاد ہو تو دست بستہ
آستانہ عالی پر حاضر کرون کہ حلقۂ غلامی گوش جان مین ڈالکے غاشیۂ
ہواداری کا کبھی دوش سے نہ اوتارے شیر نے خوش ہوکر اجازت دی دمنہ
نے شنزبہ کے پاس آکر گفتگوے دلیرانہ آغاز کی کہ تو کون ہے اور کہان سے
آیا ہے اور کس نژاد سے ہے اور سبب آنیکا بے اجازت شہریار عالیجاہ کے اس
دیار مین کیا ہے شنزبہ نے حال اپنا راست راست بے کم و کاست بیان کیا

دمنہ نے کہا کہ اے نادان والی اس ولایت کا وہ شیر غران ہے کہ کوئی متنفس اسکا مقابلہ نہین کرسکتا ہے بلکہ پیل مست کوہ پیکر اوسکی ہیبت سے بید کے مانند کانپتا ہے اور اوسکی بے اجازت اس بیشے کی حوالی مین کوئی بیر نہین رکھہ سکتا ہے تو کیا سمجھا ہے کہ بیباکانہ اس وادی مین قرار پکڑا ہے تجھسے ہزارون بیل شیر کے لشکر مین شکار ہوتے ہین شاید کہ موت تجھے لائی ہے اگر یہان سے جاکر حال تیرا بیان کرون تو آگے ان مین تیری جان فنا ہوتی ہے مگر مجھے تیری غریب الوطنی اور تنہائی پر رحم آتا ہے اسواسطے اپنی عادت کے موافق چاہتا ہون کہ مہمان نواز اور غریب دوست رہون اور شیر کی خدمت مین لیجا کے تقصیر تیری معاف کرادون بلکہ شیر کی مصاحبت مین تجھے سرفرازی دلواؤن شتربہ نے جبکہ یہ حکایت سُنی بید کے مانند کانپا اور دمنہ سے کہا کہ ای برادر اگر مین جانتا کہ یہ ولایت اوس شاہنشاہ کی ہے تو زنہار قصد اسطرف کا نکرتا مگر مین غریب الوطن اور ناواقف ہون اگر غریب نوازی کی راہ سے مجپر رحم کرے تو کیا عجب ہے کہ اللہ تعالی تجھپر بھی رحم فرماویگا دمنہ نے قسم کھائی اور کہا کہ ساتھہ میرے چل حسب لخواہ تیری ملازمت شیر سے کرادونگا شتربہ اسپر راضی ہوا اور دمنہ کے ساتھہ چلا جبکہ نزدیک پہونچے دمنہ نے پیشتر جاکر یہ ماجرا شیر سے بیان کیا اور شتربہ کے حاضر ہونیکا مژدہ دیا کہ اسی عرصے مین وہ بھی آپہنچا لموز مین ادب کو بوسہ دیا شیر نے بالطاف خسروانہ حال شتربہ کو پوچھا شتربہ نے از ابتدا تا انتہا اپنا حال بیان کیا شیر نے کہا کہ حاضر رہا کر کہ ہمنے در الطاف خادمان بارگاہ اور مسافران غریب الوطن کے لیے کھلا رکھا ہے اور مائدۂ فائدہ پر انعام کو واسطے خاص وعام کے حکم دے رکھا ہے لمؤلفہ بیت وہ شاہ ہون سب خلق ہے راضی مجھسے ؛ سب خوش ہین نہین ہے کوئی شاکی مجھسے ؛ گاؤ نے بعد دعا وثنا کی کمر خدمت چست باندھی اور ہمیشہ حاضر باشی کرنے لگا شیر بھی ہر روز وہ زیادہ تر الطاف فرماتا تھا اور تقرب اوسکا روز بروز بڑھتا جاتا تھا اور اعزاز واکرام اوسکا بہ نسبت سب

ارکان دولت کی دمبدم ترقی پاتا تھا اور جس خوبی اور جوہر ذاتی اوسکی ہر دم ذہن مین شیر
کے راسخ ہوتی جاتی تھی حتی کہ مقربان حالی مقدار مین شمار ہونے لگا غرض کہ اس خوبی سے حسن
خدمت بجالایا کہ تھوڑی سے عرصے مین شیر کا محرم اسرار ہوا اور ہر ساعت منزلت اوسکی زیادہ اور
مرتبہ عزت بلند ہوتا گیا کہ ایک ہی سال مین جمیع ارکان دولت و اعیان حضرت سے مرتبہ شتربہ کا زیادہ
ہوگیا جبکہ دمنہ نے دیکھا کہ شیر نے عزت بیل کی سرحد افراط کو پہنچائی اور انعام و
اکرام مین یہانتک افراط کی کہ مرتبۂ اعتدال سے درگذرا اور دمنہ کی بات کو اوسکے
آگے کچھ وقعت باقی نرہی اور کسی مہم مین مشورہ اسکا درکار نرہا دست حسد سر پہ
مارنے لگا اور سرمۂ تاسف دیدۂ دل مین دینے لگا اور آتش خشم و شعلۂ غیرت
سے زاویۂ دماغ جلنے لگا بیت دل مین حاسد کے بھڑکتی ہے اکثر نار حسد
حاسد کو جلاتی ہے یہ ہے کار حسد ۔ القصہ خواب و قرار دمنہ کا مفارقت کر گیا
اور آرام و سکون نے ساحت سینہ سے رخت اقامت اوٹھالیا شکایت اسکی
کلیلہ کے پاس لیگیا اور کہا کہ اے برادر ضعف رائے اور سستی تدبیر میری دیکھ کہ
تمامی ہمت مین نے شیر کے آرام کے لیے صرف کی اور گاؤ کو کہ شیر کی بیقراری او
اضطرار کا باعث تھا اوسکی خدمت مین بآسانی تمام حاضر کیا آخرکار وہ جمیع مقربان
سلطانی سے پیشی لیگیا اور مین اوسکی مصاحبت کے سبب سے اپنے مرتبہ سے
بھی گر گیا کلیلہ نے جواب دیا کہ جان من کار خود کردہ را علاجے نیست تیشہ
آپ تو نے اپنے پاؤن پہ چلایا اور غبار فتنہ اپنی ہاتھ سے اپنی راہ مین پھیلایا
تجھے وہ پیش آیا کہ جو زاہد کو پیش آیا تھا دمنہ نے کہا کہ ماجرا زاہد کا کیونکر تھا
حکایت کلیلہ نے کہا کہتے ہین کہ ایک زاہد کو بادشاہ نے خلعت فاخرہ عطا
کیا ایک چور اس حال کی اطلاع پاکے خدمت مین زاہد کی بارادت حاضر ہوکے
مرید ہوا اور خدمت قرار واقعی کرنے لگا اور آداب طریقت کے سیکھنے مین
یہانتک جہد بلیغ کی کہ محرم اسرار اوسکا ہوگیا جبکہ زاہد کو بسبب اعتماد کے غفلت
[illegible] خلعت [illegible] اور مرید کو غائب دیکھا

سمجھا کہ وہ چور تھا اسی حیلے سے خلعت چرالیگیا اسکی تلاش مین شہ کیطرف
روانہ ہوا راہ مین دیکھا کہ دو نخچیر لڑتے ہین اور ایک نے دوسرے کو مجروح
کیا ہے اور خون دونون کا زمین پر گرتا ہے روباہ گرسنہ اس حال مین خون
اونکا چاٹنے لگی کہ اتفاقا دونون کی ٹکر کے بیچ مین آپڑی استخوان اوسکے مانند غربال
کے پس گئے زاہد اس حال کے مشاہدہ سے متنبہ ہوکر روانہ ہوا شب کو شہر مین
پہنچا دروازے اہل شہر کے بند پائے جگہہ اقامت کی ہرچند تلاش کی پناہ نہ پائی قضارا
ایک عورت کوٹھے پر کھڑی تماشا دیکھتی تھی زاہد کی سرگردانی سے سمجھی کہ یہ مرد
غریب الوطن ہے مکان مین اپنے بلا کر جگہہ دی زاہد غنیمت سمجھکر اوس مکان
مین فروکش ہوا اور گوشۂ کاشانہ مین بیٹھہ کے یاد الہی مین مشغول تھا اور
وہ عورت بدکاری و زناہ بنجاری مین شہرۂ آفاق تھی اور کنیزین اوسکی سامان
بدکاری کے سب میسر رکھتی تھین ایک ان کنیزون مین سے کنیز تھی کہ کرشمۂ
جمال سے عروسان بہشت کو شرمندہ کرتی تھی اور آفتاب عالمتاب کو آتش غیرت
سے جلاتی تھی اور چشم مست کے تیر غمزے سے سینۂ عالم مین مانند ہدف کے رخنہ
کرتی تھی اور لب جان بخش سے تنگ شکر کے مانند حلاوت روح افزا عطا کرتی
تھی وہ سمانہ ایک جوان زیبا و مشکین موسرو بالا ماہ سیما شیرین زبان باریک میان
کے کہ ترکان ختا اوسکی چین زلف سے پیچ و تاب مین تھے اور نوش لبان سمرقندی
اوسکے شکر شور تبسم کے شوق سے اضطراب مین تھے دلبستگی اس درجہ رکھتی تھی
کہ جدائی ایکدم کی تلخی مرگ سے بدتر سمجھتی تھی ہمیشہ باہم رنگ و بوے گل کے مانند
مفارقت نکرتی تھی وہ عورت بھی فریفتہ اوس جوان کی تھی اور وہ جوان مطلق اوسکے
التفات نکرتا تھا فقط اوس کنیز کا شیدا تھا یہ عورت وصل کنیزک و جوان سے
ہو تنگ آئی چاہا کہ اوس جوان کو ہلاک کرے اوسی شب کہ زاہد اس بیچارہ کے
گھر مین مہمان تھا تدبیر اوسنے جوان کی ہلاکت کی اسطرح پر کی تھی کہ شراب مین
دارو بیہوشی کو ملا رکھا تھا جبکہ دونون سرشار بادۂ بیہوشی ہوگئے زن بدکار نے

سودۂ زہر ہلاہل کو ایک نے مین رکھکے اور ایک سوراخ اوسکا پرہ بینی مین جوان
کے رکھا اور ایک اپنے منہ مین رکھکے چاہتی تھی کہ پھونکے تا دماغ مین پہنچنے کے ساتھہ
ہی مغز اسکا زرداب ہوکر بہ جائے کہ بحکم رب غیب وان چھینک اوس جوان کو آئی
سودۂ زہر کہ نے مین بھرا ہوا تھا چھینک کے زور سے رجعت قہقری[1] کر کے گلو اور
دماغ مین اوس قحبہ کے سرایت کر گیا فوراً وہ ہلاک ہوئی بموجب مصرعہ ہم بدان
روے کہ در سرداری ؛ بیت جو چاہا کسی نے کسیکا برا ؛ خدا نے کیا بس اوسیکا برا ؛
زاہد کو مشاہدے سے اس مکروہات کے وہ رات مانند روز قیامت کے دراز ہوگئی
تھی جبوقت کہ زاہد صبح نے زاویۂ شب ظلمانی سے مخلصی پا کے سجادۂ اطاعت کو
محراب افق پر بچھایا عالم روشن ہوا زاہد نے اوس گروہ ابلیس خصلت کی ظلمت سے
رہائی پائی اور نکلکر مکان دوسرا تلاش کرنے لگا ایک کفشگر سے کہ معتقد خاص
زاہد کا اور باشندہ اس شہر کا دیکھکر قدم پکڑے اور اپنے گھر مین لیگیا اور اپنے
قبیلے کو زاہد کی خدمتگذاری مین مشغول کیا تمام روز اسی طرح گذرا شب کو آپ
بضرورت ضیافت کہ مدعو تھا باجازت زاہد ایک آشنا کے گھر مین گیا اور زوجہ اوس
کفشگر کی ایک آشنا رکھتی تھی زیبا و خوش خو عشوہ ساز عشق باز اور ایک دلالہ
انکے درمیان آفت روزگار تھی کہ افسون و افسانے سے آب و آتش کو بہم
جمع کرتی تھی اور چرب زبانی سے سنگ خارا کو موم بناتی تھی زن کفشگر نے
گھر خالی اور شوہر کو غائب پا کر اوس دلالہ کو بلوا کر کہا کہ اوس شیرین لب کو خبر کر کہ آج کی شب شہد
بی غوغای مگس اور صحبت بی اندیشہ عسس ہے مصرعہ برخیز و بیا خانۂ
من دانم و تو ؛ حسب المطلب شبانگاہ وہ جوان در پر حاضر ہوا منتظر در وازہ
کھلنے کا تھا یک ناگاہ کفشگر اوس شب ظلمانی مین مانند بلائے ناگہانی کے
آپہنچا اور اس مرد کو دروازے پر دیکھا پیش ازین بھی کفشگر کو بدگمانی
بعض نشانون کے سبب سے تھی اسوقت کہ اس ہیئت سے بیکھٹکے دیکھا
یقین ہوا کہ وہ گمان میرا گمان نتھا بلکہ یقین تھا گھر مین آکے دیکھا کہ عورت

[1] الٹے پاؤن پھرنا ۱۲

[2] [illegible] مجلس [illegible] ۱۲

بہی آراستہ و پیراستہ منتظرانہ بیٹہی ہے وضع اور سنگہار اسکا اور بہی کفشگر کے یقین کا
شاہد ہوا کفشگر نے نہایت غصے سے موے سر اوس بدکارہ کے ہاتہہ مین لیکر کفش کاری
کرنا شروع کی جبکہ خوب زد و کوب کر چکا آخر کار ستون خانہ سے محکم باندہکر آپ بستر
آرام پر دراز ہوا زاہد اوس شب کہ کفشگر کا مہمان تہا دل مین کہتا تہا کہ بے تحقیق
اسقدر زد و کوب کرنا انصاف سے دور ہے بلکہ اگر مین شناعت اس عورت کی
کرتا تو بجا تہا کہ اس عرصے مین زن حجام کہ دلالہ تہی آئی اور کہا کہ اے بہن یار تیرا منتظر ہے
جلد باہر آ اور فرصت وقت کو غنیمت جان کہ یار تیرا دروازے پر کہڑا یہ شعر مولف کا
پڑہ رہا ہے بیت ہجر کی شب مجکو نیند آئی بہن ۔ زلف شبگون کی قسم کہاتے
مین ہم ۔ زن کفشگر نے آواز حزین سے اوسکو نزدیک بلاکر کہا کہ اس شوہر بے رحم
نے شاید اوسے در خانہ پر دیکہا تہا کہ دیوانہ وار گہر مین اگر زیادہ از حد مجہے مارا اور
دیکہو اس ستون سے باندہا ہے اگر مجہپر شفقت رکہتی ہے تو مجہے کہول اور مین
عوض اپنے اس ستون سے تجہے نرم باندہون اور مین جاکر اوس یار وفادار سے
عذر خواہی کراؤن اور اوسکے بعد تجہے کہول دون اور آپ بدستور بندہ کر کہڑی
رہون اگر یہ کرے تو مجہے لونڈی اور میرے محبوب کو غلام اپنے احسان کا کری
زن حجام نے بکمال خوشی بندہنا اپنا اور کہلنا اوسکا قبول کیا اور وہ باہر گئی اس
عرصے مین کفشگر جاگا اور اوس عورت کو آواز دی زن حجام اس خوف سے کہ آواز
میری پہچانیگا نہ بولی کفشگر زیادہ تر خفا ہوتا تہا اور بلاتا تہا تو بہی جواب نہ دیتی
تہی کفشگر از بس خفا ہوکر نزدیک آیا اور ناک اوسکی کاٹ کے ہاتہہ مین رکہی اور کہا
کہ لے یہ تحفہ اپنے یار کو بہیجدے زن حجام خوف جان سے تسپر بہی نہ بولی اور دل
مین کہتی تہی کہ تماشا ہے کہ عیش کسنے کیا او مصیبت کسکے سر پڑی جبکہ زن کفشگر
پہر آئی خواہر خواندہ کی ناک کٹی پائی نہایت غمناک ہوئی اور بہت عذر خواہی کرکے
کہول دیا اور ستون سے آپ بندہ کر کہڑی ہوئی زن حجام ناک ہاتہہ مین لیکر گہر کو
بہاگی مصرع ع حیران کبہی ہنستی تہی کبہی روتی تہی قحبہ ۔ زاہد نے یہ سب صورتین

دیکھین اور سنین اور اس عجائب روزگار سے جو ان دوراتون مین گذرا از بس
کو حیرت بے صیرت ہوئی مگر زن کفشگر نے بعد ساعت کے غوغا برپا کیا اور ہاتھ اٹھا کر
دعا شروع کی کہ الہٰا بادشاہا تو سمیع و بصیر ہی کہ میرے شوہر نے مجھپر ستم کیا ہے اور
تہمت اور افترا سے ناحق مجھپر باندہکے یہ حالت میری کی ہے تو مجھپر رحم کر اور اگر مین
پاک ہون تو ناک میری کہ باعث زینت جمال صفحہ چمن عذار سے جیسے کہ تھی ویسی
ہی درست کردے کہ مہر و نیشان بھی باقی نرہے غوغلے مناجات سے کفشگر
بیدار ہوا اور نالہ مکر آمیز او ردعاے شور انگیز اوسکی سنکے چلایا کہ اے قحبہ یہ کیا
دعا ہے کہ کرتی ہے کہ دعا فاجرہ کی درگاہ الٰہی مین مقبول نہین ہوتی ہی بہت
جو چاہے یہ دعا ہو قبول خداے پاک ہ اپنی زبان و دل کو وہ اول بنالے پاک
اس گفتگو مین فاحشہ نے شور کیا کہ اے ستمگار ناخدا ترس محروم آزار اوٹھہ اور
تماشا قدرت الٰہی کا بچشم عبرت مشاہدہ کر کہ جو دامن میرا لوث فسق و فجور سے
پاک تھا تو ایزد سبحان نے ناک مجھ شکستہ دل کی درست کردی اور تجھے خلق مین
روسیاہی سے اور مجھے فضیحت و تباہی سے نجات بخشی مرد سادہ دل نے از فریب
شیطان اور مکر زنان سے غافل تھا چراغ روشن کر کے دیکھا تو واقعی ناک
اوسکی درست ہے اور کہین نشان زخم کا باقی نہین ہے فی الحال معترف
اپنے قصور کا ہوا اور بہزار عذر خواہی و سماجت پیش آیا اور یہ یقین سمجھا کہ یہ
عورت پاکدامن بلکہ اولیاء اللہ سے ہے اوسکے بند دست کھولے اور بہزار
منت قصور اپنا معاف کروایا اور توبہ کی کہ اسکے بعد اگر کوئی شبہہ بھی واقع
ہوگا وہ وسوسہ شیطان کا سمجھونگا اور کوئی تمام اگر سو دلیل سے فسق اسکا
ثابت کریگا تو مین محض افترا اور سخن سازی جانونگا اور مدت العمر اس مستورہ چیلا
ہمیشہ کے فرمانسے کہ مستجاب الدعوات ہے باہر ہونگا ادہر تو یہ گذرا اودہر
زن حجام از فرجام اپنی ناک مانند جام کے ہاتھ مین رکھکے لہو مین ڈوبی ہوئی متحیر
تھی کہ کیا چارہ کیجئے اور یہ صورت کس شکل سے شوہر کو دکھلاے او رہما

اور اقارب سے کیا عذر درپیش لاوے اور اپنے اور بیگانے کے سوال کا کیا
جواب دے اس حال مین صبح کاذب دمیدہ ہوئی حجام جاگا اور آواز دی کہ کسوت
میری دے کہ ملا نے خواجہ کا روز اصلاح ہے تا علی الصباح وہان جا پہنچون
عورت نے جواب نہ دیا جبکہ حجام چلایا زن بینی بریدہ نے ایک استرہ ہاتھ مین
حجام کے دیا حجام غصے مین آیا اور اوس تاریکی مین استرہ اوسکی طرف پھینکدیا
اور کہا کہ مین کسوت تمام اے نافرجام مانگتا ہون اور تو ایک استرہ دیتی
ہے عورت نے غوغا کیا کہ ہاے ناک ہاے ناک حجام متحیر تھا اقربا اور ہمسایہ
اوس غوغا سے جمع ہوگئے اور عورت کو خون آلودہ اور بینی بریدہ دیکھا زبان
ملامت حجام پر سب نے کھولی وہ بیچارہ حیران پریشان نہ روے اقرار رکھتا
نہ پاے انکار جبکہ صبح جہان افروز نے پردۂ ظلمت کا آگے سے اوٹھایا اور
آئینہ گیتی نما یعنے آفتاب جام جہان آرا درخشان ہوا بیت شب کٹی آخر
نمایان ہوگئے آثار صبح ✽ آتش خورشید نے کی گرمی بازار صبح ✽ اقربا عورت
کے حجام بیگناہ کو گرفتار کرکے نزدیک قاضی شہر کے لیگئے اتفاقاً زاہد دم صبح
قاضی کی ملاقات کے واسطے کہ سابقہ سابق رکھتا تھا حاضر ہوا تھا محکمے مین بھی
موجود تھا اور یہ سب تماشا من اولہ الی آخرہ مشاہدہ کیا تھا جبکہ اقرباے
زن حجام نے مرافعہ اوسکا روبرو قاضی کے کیا قاضی نے پوچھا کہ اوستاد
اس عورت کی ناک کاٹنے کا سبب کیا تھا حجام عقل و ہوش باختہ سے جواب
معقول سرانجام نہوا قاضی نے بحکم الجروح قصاص کے حکم دیا تھا زاہد اوٹھا اور
کہا یا ایہا القاضی اس کام مین تامل کر اور دیدۂ فراست کھول کہ چور خلعت میرا
نہین لیگیا اور روباہ ہلاک نہین ہوئی اور زن بدکارہ کو اوسکے زہر ہلاہل نے
ہلاک نہین کیا اور زن کفشگر نے بینی حجام کی جورو کی نہین کٹوائی بلکہ یہ سب
بلائین مینے بچشم خود دیکھی ہین قاضی نے حجام کے قصاص سے تامل کیا
اور زاہد کی طرف متوجہ ہوا کہ اس اجمال کا [illegible]

بیان واضح فرمانا ہے جو معائنہ کیا اور سنا تہا از ابتدا تا انتہا ہشتر وحا بیان
کیا کہ اگر مجہے مرید کرنے کی آرزو ہوتی تو ترہات[له] درزد مین گرفتار ہوتا اور
روباہ اگر گرفتار طمع طعمہ ہوتی تو دو نخچیرون کے صدمے سے ہلاک ہوتی اور
وہ زن فاحشہ جوان غافل کا اگر قصد نکرتی تو جان شیرین تلخی سے نکہوتی اور
زن حجام اگر مددگاری حرامکاری کی نکرتی تو ناک نہ کٹواتی اور فضیحت عالم
ہوتی اور جو کوئی کہ بدی کرے تو نیکی کی طمع نرکہے اور جو کہ اندرائن بوئے امید
فوائد انار شیرین کی نکرے بیت چنین گفت دانائے اموزگار ٭ مکن بد کہ بد
بینی از روزگار ٭ اور مثل اسلیے کہی ہیئے تا تو جانے کہ راہ اس محنت کی خود اپنے
واسطے تونے نکالی ہے اور دروازہ اس رنج و مشقت کا آپ اپنے منہ پر
تونے کہولا ہے مصرع گفتا بکہ نالیم کہ از ماست کہ بر ماست ٭ دمنہ نے
کہا کہ اے برادر مین ہر طرح سے حیلہ اوٹہا کونکا اور بضامین فساد کو بپا کرکے
ترقی دونگا کہ گاؤ کو مرتبہ عزت سے گرا کر اخراج بلد یا قتل کرا دونگا اوسوقت
آتش دل البتہ منطفی ہوگی والا مذہب حمیت سے بہت دور ہے کہ اب
اس امر مین کوتاہی کرون اور بزرگون نے بہی کہا ہے کہ پانچ کام سوچ مین
جتنی سعی کرے معذوری سمجہا ہے اول شرط اسکے کہ تارک دنیا ہو تو طلب
حشمت و جاہ مین جتنی کوشش کرے مناسب ہے دوسرے پرہیز کرنا
اوس چیز سے کہ حال و استقبال مین جس سے گمان مضرت ہو تیسرے
محافظت منفعت مین کبہی غفلت نہ کرے چوتہے بچانا آپکو اوس ضرر سے
کہ جسمین مبتلا ہو گیا ہو ٭ پانچوین تدبیر مصائب سے جلب نفع اور دفع ضرر کی
سعی ہر دم خیال مین رکہے اور مین یہان تک اس بات مین کوشش
کرونگا کہ رقیب کو دفع کرکے اپنے منصب کو پہنچونگا اور اس گاؤ اسکا
گوشت یا طعمہ سباع کرونگا و یا اس بلا کا اخراج کلی کردونگا کہ یہ دغدغہ
کسی نوع سے باقی نرہے کور مین اوس ضعیف جثہ سے کم ہمت نہین ہون

له زیان رنج [illegible] برائے [illegible] عوض [illegible] رنج [illegible] [illegible]

کہ عوض اوسنے اپنا بات سُننے سے لیا کلیلہ نے کہا کہ حکایت چڑیا اور باشے
کی کیا ہے حکایت دمنہ نے کہا سنا ہی مین نے کہ گنجشک کے جوڑے
نے ایک درخت کی شاخ پر آشیانہ لگایا تہا فقط دانے پانی پر قناعت کر کے
یاد الہی مین بسر کرتے تھے ایک باشے کا بہی نزدیک اوسکے آشیانہ تہا
جبکہ بہوکا ہوتا تہا برق کے مانند جانورون پر گر پڑتا تہا جبکہ یہ گنجشک بچے
نکالتی تہی اور پرورش پاکے قریب اوڑنے کے ہوتے تھے باشہ کبہی آ
حملہ کرکے اوسکے بچے نعمت کے لقمہ اپنا کرتا تہا اور ان چڑیون کو بحکم حب
الوطن من الایمان کے اوس آشیانے کا چھوڑنا دشوار تہا اور باشے جفا پیشہ
کے ظلم سے کوئی تدبیر بچنے کی بہی نکر سکتے تھے نہ راے سفر رکھتے تھے نہ روے
اقامت ایکبار انکے بچے قریب اوڑنے کے ہوئے تھے اور ماں اور باپ انکی
بالیدگی اور رشد دیکھ کر نہایت مسرور و خرم تھے کہ ناگاہ خیال باشہ جفاکار
کا خاطر مین گذرا کہ ہنوز انہین طاقت اُڑنے کی کماحقہ حاصل نہین ہی مبادا
وہ ظالم انہین شکار کرے تو کسطرح کا رنج حاصل ہو اس اندیشے مین وہ
سب خوشی سبدل بغم ہوئی اور آثار اندوہ ان دونون کے چہرے پر نمایان
ہوے ایک بچہ انمین کہ قریب رشد کے پہنچا تہا بفراست اوسنے اون خوشی
کا ہونا بعد فوراً ملال کا چہرے پر آجانا دریافت کرکے ماں باپ سے انکی تو
حالون کا سبب پوچھا اونہون نے جواب دیا کہ اے پسر لمولفہ بیت نہ پوچھ
احوال اے فرزند دل کے زخم کاری کا نہ او بلنا دیکھ لے بس چشم تر سے
خون جاری کا ؛ اسکے بعد قصہ باشے کا اور فرزندان گذشتہ کا اور وہ اندیشہ
کہ فی الحال لاحق ہوا تہا مفصل بیان کیا بچے نے کہا کہ اے والدین حکم
قضا سے سرتابی طریق بندگی سے دور ہے لیکن مسبب الاسباب نے
ہر درد کی دوا پیدا کی ہے اور ہر مرض کے واسطے شفا رکھی ہی اگر اس عقدے
کے حل ہونے مین سعی کرو اور اعانت اوسکی درگاہ سے مانگتے رہو تو دور نہین

کہ قاضی الحاجات سے مدعا تمہارا حاصل ہو اور اس بلا سے تمہیں نجات دے
کہ وہ ہمیشہ شکستہ پائون کی دستگیری کرتا ہے یہ بات بچے کی اونہیں پسند آئی
ایک نے تو تلاش طعمے مین پرواز کی اور دوسرے نے باشنے کے دفع جور
کی چارہ جوئی کے واسطے راہ صحرا کی لی مگر یہ تردد تھا کہ کہان جاؤن اور کس سے
درد دل اظہار کرون بیت رات دن رہتے ہین مجبر صدمہ ہائے درد دل
پر کرون کیا سخت مشکل ہے دوا ہی درد دل ؛ کہ اس حال مین ایک سمندر
آتشکدے سے باہر آیا تھا فضائے صحرا مین پھرتا تھا گنجشک کی نگاہ اوسپر
پڑی اوسنے ہیئت عجیب اور شکل غریب دیکھکر دل مین کہا کہ حکایت اپنے درد
دل کی اس جانور غریب صورت سے کہون شاید کہ عقدہ میری خاطر کا کھولے
اور کچھ علاج درد دل کا بتائے آداب تمام سے سمندر کے نزدیک جا کے لوازم
بندگی اور شرط نیاز مندی بجا لا کے زبان توصیف اوسکی غریب نوازی اور
مسافر پروری کے بیان مین کھولی سمندر نے کہا کہ آثار ملال تیرے بشرے
سے ملاحظہ کرتا ہون اگر رنج راہ ہے تو چندے اس جگہ توقف کر کر آسودگی
سے رنج تیرا مبدل براحت ہو اور اگر دوسری وجہ ہے تو اظہار فرما تا اپنی طاقت
کے موافق سعی کیجائے گنجشک نے اپنا حال زار اسطرح مشروحاً بیان کیا کہ
اگر سنگ خارا کے سامنے کہتا تو اوسکا بھی دل مانند موم آتش رسیدہ
کے نرم ہو جاتا سمندر کو اس حال کے سننے کے بعد رقت لاحق ہوئی اور
کہا کہ صبر کر انشاءاللہ تعالے عنقریب اس بلا کو تجھسے دفع کرتا ہون
یعنے وہ تدبیر سوچتا ہون کہ خانہ اور آشیانہ اوسکا اور جو کچھ کہ اوسمین
ہو سوختہ ہو کر برباد فنا ہو جائے مگر نشان اپنے آشیانے کا بتا گنجشک
نے پتا اپنے مکان کا اسطرح دیا کہ زیادہ تر مشاہدے سے اوسکے خیال
مین آگیا اسکے بعد گنجشک کو رخصت کیا اسنے اپنے آشیانے کی طرف
رجوع کی اور سمندر نے شب کو اپنے ہمجنسون کی جماعت کے

ساتھ لفت اور گندھک لیکے متوجہ اوس مقام کا ہوا اور نزدیک پہنچ کے آہستہ
آہستہ باشے کے قریب آکے لفت اور گندھک تمام آشیانے پر چھڑک گیا اور وہ
اپنے جوڑے اور بچون کے ساتھ خواب ناز مین غافل تھا اوسیوقت حکم خدا
قہار سے تندباد وزان ہوئی اور لفت نے دفعتہ آگ لی اور شعلہ ٹہر کا کہ نر و
بچے باشے کے سب جلگئے اور یہ مثل اسلیے بیان کی ہے کہ جو کوئی دفع دشمن
مین کوشش کرے اگرچہ خود ضعیف اور دشمن قوی ہو مگر ظفر اور فتحیابی کی
امید ہے کلیلہ نے کہا کہ یہ بات اولٹی تیرے خیال مین سمائی ہے یعنے جو
کوئی کسی ضعیف کو بے جہت ستاتا ہے اور حسد کو کہ مردود خدا ہے دل مین
جگہ دیتا ہے عوض اوسکا بہت جلد پاتا ہے چہ جا کہ دشمن قوی اور خود ضعیف
ہو اور آپ ہی بے سبب حسد سے ارادہ بدی کا کرے تو یقین ہے
کہ خود خراب ہو جائے آگے غیب دان جانے ظاہر اشیر نے اوسے خصائص
بخشا ہے اور عہد سرفرازی اوس سے بارہا کیا ہے اور صحبت اوس سے
برابر ہے پس مزاج شیر کا اس سے متغیر کرنا بہت مشکل نظر آتا ہے اور
بادشاہ جسے کہ سرفرازی دیتے ہین بے سبب قوی اوسے خوار و ذلیل
نہین کرتے ہین اور جسکو کہ اوٹھاتے ہین بغیر وقوع خطاے عظیم نہین
گراتے ہین سو وہ چند مقام ہین اور حاصل اوسکا یہ ہے کہ جب تک اوس سے
عداوت اور دولت سلطنت اور افشاے راز سرزد نہین ہوتا ہے اور حد
تحقیق کو نہین پہنچتا ہے تب تک زنہار ذلیل نہین کرتے ہین اور بادشاہی
کے لائق بھی یہی ہے والاعتبار سلطنت و جہانداری جہان سے اوٹھ جاے
بیت چوب را آب فرو مے نبرد باعث چیست ؛ شرمش آید ز فرو بردن
پروردۂ خویش ؛ اور مانند اسکے یہ دوہہ بھی ہے دوہہ جل کا ٹھے
بورے نہین کہو کمان کی ریت ؛ اپنا سینچا جان کے یہی جڑون کی ریت ؛
دمنہ نے کہا کہ کوئی سبب اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ بادشاہ زادگی

پرورستش مین مبالغہ کیا ہے اور کل ارکان دولت پر مرتبہ اوسکا
یہانتک بڑہایا ہے کہ بادشاہ کی ملازمت سے سب متنفر ہین
اور منافع خدمت اور صلاح وہی اون لوگون کی بالکل موقوف
ہے اور ایسی صورتون مین آفت بزرگ سلطنت پہ وارد ہوتی ہے
اور حکما نے کہا ہے کہ آفت ملک کی چہ چیزون مین متصور ہی
اول ارکان دولت کونا امید کرنا دوسری ایسے فتنے کہ جنسے لڑائیان
بے سبب درپیش آئین اور تلوار دشمنون کی اگر نیام سے باہر آئے
تیسرے ہواخواہ یہانتک رنجیدہ ہون کہ بادشاہ کی عیب گوئی پر
زبان کہولین اور بادشاہ عیش وعشرت اور لہو ولعب مین مشغول
رہے اور اوسکی احتیاط سلطنت سے بے پروائی کرے چوتہے گناہون
کی کثرت سے مانند قحط اور وبا اور زلزلہ اور غرق وحرق کے اور اوسکے
مانند بلائین پیش آئین پانچوین جنگ کی جگہہ صلح اور مقام صلح مین جنگ
کرے اور بادشاہ کو چاہیئے کہ باب قہر کو بند کرے اور دروازہ لطف
کا کہولے کلیلہ نے کہا کہ یہ حال جو تونے بادشاہ کا بیان کیا اسمین قصور
شنتزبہ کا کیا ہے کہ بادشاہ نے اوسپر الطاف کیے کوئی ایسا ہے کہ
بادشاہ اوسے سرفراز کرے اور وہ انکار کرے لیکن تونے خواہی
نخواہی انتقام ناحق پر کمر باندہی ہے اور کینہ شتربہ مین بیٹہا چاہتا ہے
کہ کسطرح اوسے ضرر پہنچے اور مین یہ جانتا ہون کہ اندیشہ ضرر کا کسیکے حق
مین بطریق مکافات کے بہی اپنا ہی ضرر کرتا ہے اور اس بارے مین مولف
نے سچ کہا ہے بیت اوسی کا برا جلد ہوتا ہے گویا ۞ جو کوئی کسیکا
برا چاہتا ہے ۞ اور جو کوئی دیدہ عبرت کہولیگا اور مکافات نیک
اور بد کا ملاحظہ کریگا تو غالب طرف نیکی کے آئیگا اور ہاتہہ اور زبان
کو اپنے مخلوق سے محفوظ رکہیگا جیسا کہ بادشاہ دادگر کا حال گذرا
دمنہ نے پوچہا کہ بادشاہ دادگر کا حال کیونکر تہا حکایت کلیلہ نے کہا

زمانہ ماضی مین ایک بادشاہ تہا ظالم خونخوار ستم پیشہ غریب آزار دست
تعدی دراز کیا تہا اور پاے طغیان جادۂ اعتدال سے باہر رکہا تہا ایک عالم
نے اوسکے لیے دست بدعا اوٹہائے تہے اور زبان نفرین کہولی تہی ایک دن
یہ بادشاہ سیر و شکار سے پہر آیا اور منادی کی کہ مین نے اپنی عمر شکستہ پایون کی
آزار رسانی اور ضعیفون کی ایذا دہندی مین بسر کی اور خرابی آخرت مین کوشش
کرتا رہا اب توبہ صادق کرتا ہون اور عہد مضبوط باندہتا ہون کہ بعد الیوم دست
ظلم دامن رعایا تک نہ پہونچیگا اور پانون کسی ستمگر کا کوچہ برایا مین نہ پڑنے پائیگا
بیت رعیت کو دل تنگ رکہے جو شاہ ٭ نہ کیونکر رعیت ہو اوسکی تباہ ٭ رعایا
کو اس خوشخبری سے جان تازہ حاصل ہوئی اور فقیران ستم رسیدہ کا اس
بشارت سے گل مراد باغ امید مین شگفتہ ہوا آخر نوبت عدالت اوسکی
یہان تک پہونچی کہ بچہ آہو شیر مادہ سے شیر بے خوف و خطر پیتا تہا اور موش گربہ
کے ساتہہ بازی کرتا تہا القصہ حال اوسکے عدل کا یہان تک پہنچا کہ بادشاہ
دادگر اوسکا لقب ہوگیا بیت یہ رغبت اوسے معدلت مین ہوئی ٭ دہوین کی
نگہبان صرصر ہوئی ٭ ایک ندیم بادشاہ نے وقت فرصت پاکے عرض کیا کہ
بادشاہ عدالت پناہ کی عمر دراز ہو سبب اسکا کیا ہے کہ مزاج اقدس دفعۃً ظلم
و جفا سے احسان و وفا کی طرف مائل ہوا ہے بادشاہ نے فرمایا کہ مین ایکدن
شکار مین کوشش کرکے ایک درخت کے سایے مین کہڑا ہو کر ہر چہار طرف نگاہ
کرتا تہا دیکہتا کیا ہون کہ سگ شکاری ایک روباہ کے پیچہے دوڑا اور اوسکا
پانون پکڑکے اتنا چبایا کہ استخوان ریزہ ریزہ ہوگئی روباہ واویلا کرتی ہوئی ایک
غار مین درآئی وہ کتا تہوڑی دور گیا تہا کہ ایک پیادے نے پتہر مارا پانون اوسکا
بہی ٹوٹ گیا پیادہ چند قدم چلا تہا کہ گہوڑے نے لات ماری پیادہ بہی لنگڑا
ہوگیا گہوڑا تہوڑی دور گیا تہا کہ پانون ایک سوراخ مین پڑ گیا ہڈی اوسکے پانون
کی بہی چور چور ہوگئے جبکہ یہ تماشا دیکہا اپنے دل مین سمجہا مین کہ مکافات بدی

بری ہے کہ کیا ان سب نے کیا اور کیا پایا جو کہ اختیار کریگا اس کام کو سچا آخر
آخر دیکھیگا وہ چیز کہ جس سے راضی ہوگا اور یہ مثل اسلیے بیان کی ہے کہ اسکا فائدہ
بدی سے تو ڈرے اور مقام بداندیشی سے کنارہ کرے مبادا کہ وبال اوسکا تیرا
بلاے جان ہو جاے اور حاصل اس حدیث کا لینے من حفر بیراً لاخیہ فقد
وقع فیہ تجھے بھی پیش آئے اور ایک بزرگ نے فرمایا ہی کہ جو بدی نکو بدی پائیگا اور گڑھا
کسیکی راہ مین کھود کر آپ گر پڑیگا دمنہ نے کہا کہ مین واقعی مظلوم ہون ظالم
اور ستم کش ہون نہ جفاکیش ہین جو کوئی ظالم سے عوض لے اوسے کیون ضرر
ہونے لگا کلیلہ نے کہا کہ اوسنے تجھپر کیا ظلم کیا ہے کہ بادشاہ نے اوسپر کرم
کیا اور تجھے اپنا حد آپ آزار ہو گیا شتربہ کا اسمین کیا گناہ بالغرض اس عمل
مین اگر تجھے ضرر نہ پہنچے لاکن ہلاکت شتربہ مین سعی تیری کیا کام آئیگی تجھسے قوت
اوسکی زیادہ ہے اور معین بیشمار رکھتا ہے اور خود بادشاہ اوسکا حامی و مددگار
ہے دمنہ نے کہا کہ بناے کار قوت بسیار اور مددگاران بیشمار پر نہین ہے اے
درست اور تدبیر چست اس مقام مین مقدم جاننا چاہیے کسواسطے کہ جو
تدبیر و تزویر سے ایسے مواقع مین کام نکلتا ہے زور اور قوت سے ہرگز نہین
بن آتا ہے کیا نہین سنا ہی تو نے ایک زاغ ناتوان نے تدبیر عقل سے مار
خونخوار کو ہلاک کیا کلیلہ نے کہا یہ کیونکر تھا حکایت دمنہ نے کہا کہ ایک زاغ
نے کوہ مین آشیانہ کیا تھا اور اوس آشیانے کے نزدیک سوراخ تھا اوسمین
ایک سانپ رہتا تھا کہ اوسکا آب دہان زہر ہلاکت اور لعاب بیخ دندان
مبطل حیات تھا جبکہ یہ زاغ بچے نکالتا تھا سانپ کھا لیتا تھا زاغ کے جگر مین
صدہا داغ فرزندون کی ہلاکت سے پڑ گئے تھے جبکہ نوبت سانپ کی ستمگاری
اور زاغ کی بیقراری کی حد سے درگذری شکایت اس حال کی ایک شغال سے
کہ دوست اوسکا تھا کی کہ مین اس زندگانی سے ہزار بار موت کو عزیز رکھتا ہون
کہ اس ظالم جان شکار کے ہاتھ سے کوئی تدبیر تا کہ مین اس بار غم سے سبکدوش

ہون شغال نے کہا کہ تو نے بھی کچھہ تدبیر اپنے دل مین اسکی دفع کی ٹھہرائی ہے
زاغ نے کہا کہ یہ تدبیر ہے کہ جب شب کو یہ سانپ خوب غافل ہوکر سوجائے
تو منقار سے دونون آنکھین تیری نکال لون شغال نے کہا کہ تدبیر راہ صواب سے
دور ہے خردمند قصد دشمن کا اوسطرح کرتے ہین کہ خطرہ اپنی جان کا متصور
نہو تو اس تدبیر کا ہرگز قصد نکرنا والا مانند ماہی گیر کے کہ کیچوے کی ہلاکت
کا ارادہ کیا اور جان عزیز اپنی بربادی ہلاک ہوگا زاغ نے کہا کہ یہ قصہ کیونکر
تہا حکایت شغال نے کہا کہ ایک ماہی گیر تہا کہ کنارہ دریا اختیار کیا تہا اور بنای
تلاش رزق مچھلیون پر رکھی تہی یعنے لقدر حاجت ہر روز مچھلیان بیچ کے
گذران کرتا تہا جبکہ ضعف پیری نے اعضاے بدن مین جگہہ پکڑی اور قوت
نے جواب دیا اور قوت لایموت سے درماندہ ہوا اور شکار کی قوت کچھہ
باقی نرہی دام غم مین گرفتار ہوا اور دل مین کہتا تہا کہ افسوس عمر غفلت و
اسراف مین بسر کی اور ایام پیری کے واسطے کچھہ ذخیرہ نہ کیا آج کہ قوت
پیدا کرنے کی قوت باقی نرہی کیا تدبیر کرون اور کسطرح باقی عمر بسر کرون
اب بہتر یہ ہے کہ دام شکار پہیکدون اور دام فریب بچہاؤن اسکے سوا کوئی تدبیر
نہین آتی ہے کہ اس حیلے سے باقی عمر بسر ہوجاے یہ فکر دل مین کرکے ایکدن
اندوہناک آہ کرتا ہوا اور نالے بھرتا ہوا لب انگیز آبیٹہا ایک کیچوے نے کہ
مدت سے اوسکا آشنا سا تہا سر باہر نکال کے پوچھا کہ ای یار عزیز باعث تیرے
غمناکی کا کیا ہے کہ حد سے زیادہ تجھے نزار دیکھتا ہون ماہی گیر نے کہا کہ کیونکر
غمناک نہون تو جانتا ہے کہ سرمایہ زندگانی یہی تہا کہ اس آبگیر سے بقدر ضرورت
ایک دو مچھلیان شکار کرکے اوس سے معیشت کرتا تہا چندان ضرر مچھلیون کو
بھی نہ پہنچتا تہا کہ پیدایش اور افزایش اونکی بہت اور خرچ میرا تہوڑا ہے سو
آج ماہی گیر سلطانی کہ اس راہ سے گذرے آپسمین گفتگو کرتے تہے کہ والی
شہر کو ماہی کے شکار کا شوق پیدا ہوا ہے اسلیے ہمین خبر کو بھیجا ہے کہ جس

جگہ مچھلیان بہت ہون خبر لاؤ کہ وہان چل کے شکار کرون سو دریافت ہوا کہ اس
آبگیر مین مچھلیان بہت ہین کل ہزارون دام اسمین پڑ جائینگے اور ایک مچھلی نے بھی
پسنگر مین سنے ہر چند اوسسے سماجت کی کہ اس آبگیر سے رزق میرا جاتا ہے بادشاہ
کو اور آبگیر پر لیجاؤ اور میری پیری پر رحم کرو اونہون نے ہرگز نمانا سو مین اس
غم مین مبتلا ہون کہ کل انمین سے ایک ماہی باقی نرہینگی پس مین کیا کرونگا
اور کدہر جاؤنگا یہ سنکر کچھوا آبگیر مین گیا اور یہ ماجرا مچھلیون سے بیان کیا خروش
ماتم آبگیر مین پیدا ہوا کچھوے کے ساتھ سب مچھلیان ماہی گیر کے نزدیک آئین
اور کہا کہ ہمین راہ نجات خیال مین نہین آتی ہے اب تجھسے مشورہ پوچھتے ہین
حدیث شریف مین آیا ہے المستشار مؤتمن مشورہ دینے والا امین ہوتا ہے
اگر دشمن بھی پوچھے تو اوسے صلاح نیک دے چاہ کہ نفع تیرا ہماری حیات مین
شریک ہے اب تو بتا کہ ہم کیا کرین اور کیونکر اس بلا سے بچین صیاد نے کہا کہ
وہ ماہی گیر بادشاہی ہین مجھسے اونسے صورت مقابلے کی ممکن نہین ہے الا
ایک تدبیر میرے خیال مین گذرتی ہے اگر تم قبول کرو تو کوئی تمہارا کچھ نہین
کر سکتا ہے یعنے یہان سے نزدیک ایک آبگیر کہ پانی اوسکا صفا مین صبح صادق
سے دم برابری کا مارتا ہے اور عکس اوسکا آئینہ گیتی نما سے سبقت لیگیا دانہ
ریگ اوسکی تہ سے صاف نظر آتا ہے اور اسقدر پانی ہے کہ کسی تدبیر سے اوسکی
تہ تک دام ماہی گیرون کا بلکہ خیال بھی پہنچ نہین سکتا ہے تم چلکہ پناہ اوسمین لو
جبکہ بادشاہ آئیگا اور آبگیر کو خالی پائیگا دام دارون کو سزا ملیگی اور آئندہ پھر
کوئی قصد اس آبگیر کا نکریگا پھر تمہین اختیار ہے خواہ وہین رہو خواہ اپنے
وطن قدیم کو مراجعت کرو مچھلیون نے کہا کہ صلاح نیک تو نے فرمائی لیکن
تیری مدد کے سوا ہم کیونکر وہان پہونچینگے ماہی گیر نے کہا کہ جو کچھ میری قوت
سے ہو سکیگا دریغ نکرونگا فرصت بہت کم ہے مچھلیون نے زاری کی کہ مددگاری
ہماری ضرور فرما کہ اللہ تعالیٰ ضائع نہین کرتا ہے اجر احسان کرنے والون کا

صیاد نے کہا تامل کرو کہ مین صیاد دان بادشاہی تک جاکے ایک تدبیر کرتا ہون
اگر بن آئی تو تمسے دریغ نکرونگا ماہی گیر جاکر تہوڑے عرصے کے بعد آیا اور کہا
کہ مینے ہزار حیلے سے اونہین ایک مہینا ٹہیرا رکھا ہے جب تک وہ بادشاہ
کو اور طرف شکار کھلوائینگے تب تک تمکو بدفوات اوس آبگیر تک پہنچا دونگا اب
دو دو چار چار کو اپنے دوش پر رکھکے پہنچا دون یہ ہر روز چند مچھلیان اوسی
فریب سے لیجاتا تہا ایک کو کھاتا تہا اور باقیون کو بیچتا تہا اور جبکہ یہ ماہی گیر
لب آبگیر آتا تہا مچھلیان ایک دوسرے پر پیشی کرتی تہین اور چشم خرد اونکی
سہو اور غفلت پر روتی تہی اور کہتی تہی کہ جو فریب دشمن پر فریفتہ ہوگا اور
خسیس کے بدگوہر کے قول اور فعل کا اعتماد کریگا انجام اوسکا بخیر نہوگا جیسا کہ کبیشر
ہندی نے کہا ہے دوہہ بنتی بر اور بہیت بر جو بیری کی پتیائی ؛ سوت ترونہ
ڈاڑہ پر پہر پاچہے پچتائی ؛ جبکہ مچھلیان بیشتر جا چکین اور نوبت اوس کچھوے
کی آئی ماہی گیر سوچا کہ اسے بہی بازار مین بیچئے کوئی جو رنگ کے واسطے چند آنے
کو لیگا سوچ کے کچھوے کو دوش پر لے چلا جبکہ کچھوا سمجہا کہ اسنے راہ
شہر کی لی معلوم کیا کہ اس غدار نے اسی مکاری سے کام سبکا تمام کیا ہے اب
نوبت میری ہے پس بہتر یہ ہے کہ جو وقت گریز باقی نرہے تو دست شمشیر
تیز پر رکھنا ضرور ہے اب کوشش کرنا چاہیئے دو حال سے خالی نہین ہے اگر
کام دشمن کا تمام کیا تو نام مردانگی صفحہ روزگار پر باقی رہا اور اگر مر گئے تو بہی
کوئی بے حمیت نہ کہیگا قطعہ چو خصم قصد تو کرد از برائے دفع ضرر ؛ بجد و جہد
بکوش از بعقل مشہوری ؛ اگر مراد بدست آیدت بکام رسی ؛ دگر بہم نرسد آن
زمان تو معذوری ؛ اسکے بعد کچھوے نے جست کرکے حلق ماہی گیر کا مستحکم پکڑا اور
چبانا شروع کیا ماہی گیر ضعیف و پیر تہوڑے سے فشار مین بلکہ تمام ہوگیا اور کچھوے نے
آبگیر کی راہ لی جبکہ منزل کو پہنچا ماجرا اپنا اور ماہی گیر کا بیان کیا اور ماہیان گذشتہ
کی تعزیت کے بعد باقی ماندون کو تہنیت زندگانی کی دی سب خوش ہوئین

اور مچھلیون نے حیات اپنی دوبارہ سمجھی اور یہ قطعہ تکرار کرتی تھین قطعہ
دشمن کوئی دم شادمانی کیجیے ٭ عمر آدم ہے جو دم بھر زندگانی کیجیے ٭ مرگ
دشمن پر شماتت کیا اگر شادی سے اب ٭ زرد ہے غم سے جو چہرہ ارغوانی کیجیے
پس یہ مثل اسلیے بیان کی ہے تا جانے تو کہ اکثر لوگ اپنے حیلے سے آپ
ہلاک ہوئے ہین مین تجھے وہ صورت بتاؤن کہ اگر اوسکے موافق کام کرے
تو تیری بقا اور دشمن کی ہلاکت کا سبب ہو زاغ نے پوچھا کہ وہ کیا ہے
شغال نے کہا کہ قریے کی طرف اڑ کے جا اور چپ و راست نظر کر جب کوئی
چیز ایسی کہ جسے تو اوڑا سکتا ہو منقار مین لیکر اوڑ مگر اسطرح سے کہ آدمیون کی
نظر سے غائب ہو جانا غالب ہے کہ مالک اوس چیز کا تیرا تعاقب کرے جبکہ
نزدیک مار کے پہنچے اوس چیز کو چھوڑ دینا جبکہ لوگ سانپ کو دیکھینگے اول
کام اوسکا تمام کرینگے اسکے بعد اوس چیز کو لینگے اور تو بیرنج و مشقت دشمن سے
خلاصی پائیگا بموجب مشورے شغال کے زاغ نے پرواز کی دیکھا کہ ایک بام
پر ایک عورت غسل کرتی ہے اور سب کپڑے اوتارے ہین اونمین سے ایک
کپڑا منقار مین لیکر اوڑا اور لوگ پیچھے دوڑے زاغ بموجب صوابدید شغال
کے آہستہ آہستہ اوڑا جاتا تھا جبکہ نزدیک سانپ کے پہنچا منقار سے اوس
کپڑے کو چھوڑ دیا لوگون نے آتے ہی کام اوس سانپ کا تمام کیا اور زاغ
نے بلا سے مار کے نجات پا کے یہ شعر شیخ ناسخ کا پڑھا شعر دفع دشمن ہو گیا اب
اشک خون پالا کہان ٭ درد سینے مین کہان ہونٹون پر اب نالہ کہان ٭ دمنہ نے
کہا یہ مثل اسلیے بیان کی ہے تا جانے تو حیلے اور عقل سے جو کام ہوتا ہے
زور و قوت سے وہ نہین ہو سکتا ہے کلیلے نے کہا کہ حیلہ تیرا گاو سے پیش
نہین جائیگا وہ قوت و شوکت اور عقل و فراست مین تجھسے بہت زیادہ
ہے شاید کہ داستان خرگوش کی تو نے نہین سنی ہے دمنہ نے کہا کہ یہ قصہ
کیونکر ہے حکایت کلیلے نے کہا کہ ایک شہر یا بن کا نام [illegible] ہین

ہرطرف دوڑتا پھرتا تھا اور خرگوش ایک سایے مین غافل سوتا تھا بھیڑیے
نے دیکھے غنیمت جانا اور آہستہ اوسکی طرف روانہ ہوا خرگوش نے بہنبہ
دم اور آسیب قدم سے متنبہ ہوکر جست کی اور چاہا کہ بھاگے بھیڑیے نے
راہ اوسکی روکی اور کہا کہ کہان جاتا ہے خرگوش پر خوف غالب آیا تضرع
آغاز کیا اور روے نیاز زمین پر رکھا اور کہا جانتا ہون مین کہ آتش گرسنگی
اسیر سباع کی جوش پر اور نفس اماره طلب غذا کے واسطے اضطراب مین ہی
مگر اس جثۂ ناتوان و ضعیف سے ایک لقمہ بہی امیر کا نہوسکیگا مگر یہان سے
نزدیک ایک روباہ ہے کہ نہایت فربہی سے راہ چل نہین سکتی ہے اور گوشت
اوسکا نرو تازگی سے مانند آسبجات کے اور خون اوسکا تازگی اور شیرینی مین
شربت قند و نبات کے برابر ہے امیر اگر وہان تک قدم رنجہ فرماے تو مین
اوسے کسی حیلے سے گرفتار کر او دن ناشتاے معقول ہوا اور اگر او سے بہی سیری
نہو تو مین حاضر ہون مجھے نوش فرمایے بموجب مصرع دیگران را در کمند
آورکہ ما خود بندہ ایم ؛ بھیڑیا خرگوش کے افسون پر فریفتہ ہوکر روباہ کی طرف
روانہ ہوا اور وہ روباہ مکاری اور فریبندگی مین شیطان کو درس دیتی تھی اور
نیرنگ سازی اور شعبدہ بازی مین وہم خیال سے سبقت لیجاتی تھی خرگوش
جبکہ غار روباہ کے نزدیک پہنچا بھیڑیے کو باہر کھڑا کرکے آپ اوسکے غار
مین گیا اور بعد تکریم سلام ادا کیا روباہ نے بہی بکمال نیاز جواب سلام دیا اور
کہا بیت خوش آمدی زکجا آمدی بیا بنشین ؛ بیا کہ سید ہمت درود دیدہ
جا بنشین ؛ خرگوش نے کہا کہ مین مدت سے ملاقات شریف کی تمنا مین
رہتا تھا بسبب موانع روزگار غدار اور بسبب بیوفائی زمانہ ناہنجار کے ملاقات
سے محروم تھا در بنولا ایک عزیز کہ ملک کرامت مین بادشاہ سر فراز او ر عرصۂ ولایت
مین پیر مرید نواز ہی اتفاق جس سے اس دیار مین تشریف لایا ہے اور شہرہ زاہدی
گرنجی اور گوشہ نشینی اس جناب کی سنکے اس بندۂ حقیر کو وسیلۂ ملاقات گردانا ہی

چاہتا ہے کہ دیدہ و دل اس جناب کے جمال جہان آرا سے منور کرے اور مشام جان کو خوشبوے انفاس مشک فرسا سے معطر بنائے اگر اجازت ہو تو بہتر ہے والا آزردہ جانا ایسے قطب وقت کا اچھا نہین ہے لمولفہ بیت دم عیسی کے برابر ہے دم درویشان باعث رد بلا ہے قدم درویشان ؛ روباہ نے طرز کلام سے اس فریب کو سمجھا اور دل مین خیال کیا کہ مین بھی انکے ساتھ بطور انھین کے سلوک کرون اور شربت انکا انہین کے حلق مین ڈالون بموجب مصرع ع کلوخ انداز را پاداش سنگ است ؛ روباہ نے کہا کہ مین نے کمر خدمت مسافرون کے واسطے باندھی ہے اور دروازہ زاویہ خانہ کا مہمانون کے منہ پر کھول رکھا ہے خصوصاً ایسا عزیز کہ تو اس خوبی سے بیان جسکا کرتا ہے اور ایسا صاحب کمال کہ جسکی تعریف تو اس درجہ فرماتا ہے اسکی مہمانداری مین کیونکر تقصیر کرونگی اور جانتی ہون مین الضیف اذا نزل نزل برزقہ معہ اور بزرگون نے بھی کہا ہے قطعہ ہرگز اینی بعالم روزی خود میخورد ؛ گر زخوان تست یا باشد زخوان خویشتن ؛ پس مراست زمہمان داشت باید بہر آنکہ ؛ میخورد بر خوان احسان تو نان خویشتن ؛ لمولفہ اپنے قسمت کے سوا کھاتا نہیں کوئی بشر ؛ اپنے گھر مین بیٹھ کر وہ کھائے یا اور دن کے گھر ؛ اوسکا تو مرہون احسان ہو جو کھائے تیرے ساتھ ؛ یعنے کھاتا ہے وہ اپنا تیرے دستر خوان پر ؛ امیدوار ہون کہ اتنا توقف فرما کہ گوشہ کاشانہ کو جاروب کرون اور قدم مبارک کے واسطے فرش لائق حال بچھالون خرگوش سمجھا کہ افسون میرا اسیر کارگر ہوا کہا کہ مہمان میرا مرد بے تکلف ہے اور درویش مشرب آرایش مکان اور تکلف فرش کی حاجت نہین ہے لیکن خاطر عاطر اگر مائل تکلف ہے اس سے بھی انکار نہین رکھتا ہے یہ کہکر باہر آیا اور تمام ماجرا بھیڑیے سے کہا اور تعریف لحم و شحم و تازگی و تری سے خوشخبری تازہ دی بھیڑیا بھی دندان طمع تیز کرکے انتظار مین گوشت فربہ کے منہ بنا رہا تھا اور خرگوش اس تصور مین تھا کہ جب یہ روباہ کے کھانے مین مشغول ہوگا تو مین راہ فرار لونگا مگر روباہ جہان دیدہ نے پیش ازین از راہ احتیاط مسکن کے

گوشے مین ایک غار تاریک کھود رکھا تھا اور خس و خاشاک اوس غار کے منہ پر
بچھایا تھا اور ایک راہ مخفی اپنے نکل جانے کو جدی بنا رکھی تھی جلد جلد اوس خس
و خاشاک کو درست کرکے آواز دی کہ اے مہمانو جلد قدم رنجہ فرماؤ یہ کہکر
جلد اوس راہ پنہانی سے دوسرے غار مین جا کھڑی ہوئی خرگوش اور گرگ دونو
جلدی سے در آئے جبکہ پانون خاشاک پر پڑا دونون اوس غار تاریک مین گر پڑے
بھیڑیا سمجھا کہ یہ فریب اسی خرگوش کا تھا کہ مجھے گرفتار بلا کیا غصے مین آکر خرگوش کو
چیر ڈالا اور وہ بھی اوسمین ہلاک ہوا اور روباہ سلامت رہی یہ مثل اسواسطے کہی
ہے تا جانے تو کہ مرد داہی سے حیلہ پیش جاتا ہے اور جو کہ عاقل اور صاحب احتیاط
ہین وہ کب کسی کے افسون و افسانے کا فریب کھاتے ہین دمنہ نے کہا یہ سچ
ہے کہ جو فرمایا تو نے لیکن گاؤ از بس مرد مغرور اور میری دشمنی سے غافل مطلق ہے
بلکہ دوست جانتا ہے اس غفلت مین اوسے مار لونگا کیا نہین سنا تو نے کہ غدر
خرگوش کا شیر مین اثر کر گیا اور اسلیے کہ اوسکے مکر سے غافل تھا باوجود خرد و کیاست
کے ورطہ ہلاکت مین پڑا کلیلہ نے پوچھا کہ یہ کیونکر تھا **حکایت** دمنہ نے کہا
کہ حوالی بغداد مین ایک مرغزار تھا کہ اوسکی بوے نسیم بہشت نظیر تھی یہ اشعار
کے اوسکے حسب حال ہین **مثنوی** مانند شفق ہین پھول رنگین ٭ ہر رنگ نجوم
لطف نسرین ٭ سنبل ہین ہر طرف رو ٭ و آب ٭ شبنم ہین ہے جلوہ کواکب ٭ نہرین
ہین لطیف مثل کوثر ٭ لہرین ہین تمام سلک گوہر ٭ جو نخل ہے شان مین ہے طوبی
سبزے سے ہے دشت چرخ خضرا ٭ پانی ہے اثر مین آب حیوان ٭ نظارہ
ہے جسکا مایہ جان ٭ اور اوس مرغزار کے پرندے اور چرندے خصوصاً خرگوش کہ
اوس مرغزار کے بادشاہ تھے بسبب خوبی ہوا اور لطف فضا اور کثرت نعمتہاے
گوناگون کے عمر اپنی خوشی سے بسر کرتے تھے وہان ایک شیر خونخوار وارد
ہوا کہ ہر روز خرگوش وہان کے اوس ستمگار کے ہاتھ سے ہلاک ہوتے سبھون کا
عیش زندگانی اوسکے خوف سے تلخ تھا ایک روز سب مشورہ کرکے

نزدیک شیر کے آئے اور زمین ادب کو بوسہ دیکے کہا کہ بادشاہا ہم تیری
رعیت ہین اور تو بہزار محنت و مشقت ہر روز ایک کو شکار کرتا ہے اور
ہم سب تیرے خوف سے ہمیشہ متبلائے رنج رہتے ہین اسلیے ہمنے صلاح ٹھہرائی
ہے کہ آپکی فراغت کا سبب ہو اور ہمکو امن و راحت رہے اگر بادشاہ ہمارا عرض
حال سنو تو ہم ہر روز چاشت کے وقت مطبخ شاہی مین ایک خرگوش پہنچا دیا کرین اور
کبھی اس وظیفے مین تقصیر نکرین شیر اسپر راضی ہوا اور یہ سب ہر روز قرعہ ڈالتے
تھے جسکے نام پر پڑتا تہا اوسے پہنچا دیتے تھے اوس حال پر مدت مدید گذری ایک
دن قرعہ ایک خرگوش کے نام پڑا اوسنے کہا کہ اگر تم میرے کہنے پر عمل کرو تو مین
تمہین اس شیر کے شر سے نجات دلوا دون سب نے کہا کہ اس سے کیا بہتر
ہے خرگوش نے اپنے جانے مین اتنا توقف کیا کہ وقت چاشت کا گذر گیا اور
قوت بہی شیر کی حرکت مین آئی غصے اور غضب سے نعرہ مارنا شروع کیا وہ
خرگوش اوسوقت آہستہ آہستہ شیر کے نزدیک آیا دیکھا کہ نہایت غضب سے
دُم زمین پر مار رہا ہے اور نقض عہد کو بار بار یاد کرتا ہے اوسوقت خرگوش نے
سلام کیا شیر نے پوچھا کہ کہان سے آتا ہے اور حال وحوش کا کیا ہے کہ ہماری
چاشت مین بدعہدی کی خرگوش نے عرض کیا کہ کیا طاقت غلامون کی کہ بادشاہ
سے بدعہدی کرتے آج کہ بدستور سابق ایک خرگوش آپکے وظیفہ کا میرے ساتھ
آتا تہا ایک شیر راہ مین ملا اوسے چھین لیا ہر چند مینے کہا کہ یہ وظیفہ بادشاہ کا ہے
مناسب نہین تو حرکت بیجا کرتا ہے اوسنے جواب دیا کہ وہ کون ہوتا ہے یہ
شکار میرا ہے اوس سے کہدو کہ اب مرغزار سے بہاگ جائے اور لاف وگزاف بلکہ
اس درجے زبان پر لایا کہ مین اوسے عرض نہین کرسکتا ہون مجھ غریب کو کہان
طاقت اوس سے ہمسری کی تھی بہاگتے وقت اتنا البتہ مینے کہا کہ ایک ساعت
مین تجھے حال اپنا معلوم ہو جائیگا شیر گرسنہ کی رگ حمیت حرکت مین آئی اور کہا
کہ اے خرگوش اوسکا مکان مجھے بتا کہ وہ کہان بیٹھا ہے خرگوش نے کہا کہ مین

جانتا ہون اور دل مین ایک آگ لگ رہی ہے کہ وہ کلمات بے ادبی کہ جو اسکی
زبان پر آئے ہین چاہتا ہون کہ عوض اس خیرہ سری کا وہ برگشتہ بخت بہی پاوے
تو خوب ہے شیر نے کہا کہ آگے چل اور مجہے بتا دے شیر سادہ دل اوسکے فریب
سے غافل خرگوش کے پیچہے روانہ ہوا خرگوش ایک چاہ عمیق پر لیگیا اور کہا
کہ اے بادشاہ مین نہایت اوس سے ڈرتا ہون اگر بادشاہ مجہے اپنی گود
مین لیکے اوس کنوئین مین جہانکے تو مین بتا دون شیر اوسے گود مین لیکے
کنوئین مین جہانکا عکس اپنا اور اوس خرگوش کا پانی مین دیکہا سمجہا کہ یہ شیر
وہی ہے کہ خرگوش کو چہین لیگیا تہا گود مین لیے بیٹہا ہے شیر نے اوس خرگوش
کو کنارے پہینکدیا اور آپ کنوئین مین کود پڑا وہین غوطون مین واصل جہنم
ہوا خرگوش نے وحوش کو مبارکباد دی سب مسرور ہو کر شکر پروردگار مین
مشغول ہوئے اور امن و امان سے باقی عمر بسر کی اس مثل کی ایراد سے معلوم
ہوا کہ دشمن ہر چند قوی ہو مگر رائے درست سے دست تدبیر اوس پر پہنچ جاتا ہے
کلیلہ نے کہا اگر بیل کو تو ہلاک کروائے اور شیر کو اوسکے بعد رنج پہنچے تو تیرے
حق مین بہ منزلہ سم قاتل ہو جائے اور اگر شیر کو کچہہ رنج نہ پہنچے اور ہلاکت شتربہ کی ہو جائے
تو مضائقہ نہین ہے مگر یہ دور از قیاس اور بعید از عقل ہے اور جس صورت مین
کہ شیر کو رنج پہنچے تو زنہار اس کام کو اختیار نہ کرنا کہ کوئی عاقل حفظ نفس کے
واسطے اپنے مخدوم کا رنج گوارا نہین کرتا ہے کلیلہ نے خاتمہ انجمن کا اس
سخن پر کیا اور دمنہ کلام کلیلہ کا خلاف مطلب سمجہکر اوٹہ گیا چند روز کے
بعد دمنہ وقت فرصت پا کے اور مغموم صورت بنا کے شیر کی خدمت مین
حاضر ہو کر دست بستہ کہڑا ہوا شیر نے کہا تو بہت دنون کے بعد نظر آیا خیر
ہے دمنہ نے عرض کیا اللہ تعالی خیر ہی کریگا شیر اس کنایے سے چونک پڑا
اور پوچہا کہ کیا کچہہ حادثہ ہوا ہے دمنہ نے عرض کیا اسکو خلوت و فراغت
چاہیے شیر نے کہا کہ جلد نزدیک آ کہ کام آج کا کل پر ڈالنا قباحت رکہتا ہے

اور تدارک اوسکا دشوار ہو جاتا ہے دمنہ نے کہا وہ بات کہ سننے سے جسکے
سننے والے کو ملال ہو اوس بات مین جلدی اور دلیری کرنا بیجا ہے بلکہ بہت
سوچ سے بات کہنا مناسب ہوتا ہے اور سننے والے کو ضرور ہے کہ جب بات
خیر خواہی کی عرض کیجائے تو اوسمین فکر تمام سے غور کرے جب جانے کہ غرض
نفسانی سے خالی اور محض دولتخواہی ہے اوسے البتہ عمل مین لانے والا ہرگز
سمع قبول مین جگہہ نہ دے شیر نے کہا کہ تو جانتا ہے کہ مین سب بادشاہون
سے فضیلت عقلے مین سبقت لیگیا ہون اور ہر شخص کے استماع کلام مین
تمیز شاہانہ بیش نہاد خاطر رکھتا ہون تو بے تکلف جو کچھہ کہ کہنا ہے کہہ اور
بے تردد جو کچھہ کہ خیال مین آیا ہے اظہار کر دمنہ نے عرض کیا کہ غلام کو اس
امر مین عرض کرنے کی جرأت اسلیے ہوئی ہے کہ حضور کی عقل و دانش پر
وثوق کامل رکھتا ہون اور یہ بھی پوشیدہ نہین ہی کہ جو بات کہ غلام عرض کرتا ہی
اوسمین سوا خیر خواہی کے اور مطلب نہین ہوتا ہے اور کوئی غرض نفسانی
اوسمین شامل نہین کرتا ہون بیت بحمد اللہ کہ ذہن شہ محکی ست ٭ کہ قلب و
خالص ما می شناسد ٭ شیر نے کہا کہ امانت و دیانت تیری ظاہر اور رای تیری
ہمیشہ محض خیر خواہی پر دائر و ملکی ہے کبھی شبہہ نے اوسمین دخل نہین پایا ہے
دمنہ نے عرض کیا کہ بقاے کافہ وحوش کی سلامت ذات بادشاہ مین منحصر
ہے پس جو نمکخوار کہ پاکیزہ نہاد ہین اداے حق اور صفائی صدق مین دریغ
نہ کرینگے حکیمون نے کہا ہی کہ جو کوئی سخن حق کو بادشاہ سے مخفی کرے مثال
اسکی یہ ہے کہ طبیب سے حال اپنا چھپائے تو غالب ہی کہ اپنے نفس کو ہلاک
کرے شیر نے کہا کہ تیری ہوا داری اور یکروئی پہلے سے مجھپر ثابت ہو چکی ہی
اور امانت و دیانت تیری خوب متحقق ہے اوسے بیان کر کہ تقدم بالحفظ کیا جاے
دمنہ نے جبکہ شیر کو اپنے افسون و افسانے پر شیفتہ اور فریفتہ پایا زبان کھولی
بیت کہ شاہا خرد رہنمای تو باد ٭ ظفر یار شمشیر زن بون تو باد ٭ پشتربہ نے

همراز ان لشکر کے ساتھ خلوتین کی ہین اور ارکان دولت کی اصلاح اسطرح پر
کی ہے کہ شیر کو آزمایا ہے مین نے اور اندازہ اسکے زور و قوت اور سستی راے کا
خوب پہچانا ہی اور ہر بات مین اسکے خلل بسیار او ضعف بیشمار پایا جاتا ہی بیت بیٹھ
ہے جسکو سمجھے تھے ہم شیر چوب ہے جسکو سمجھے تھے شمشیر مین حیرت مین ہون
کہ بادشاہ نے اس کافر نعمت غدار کے اکرام مین اسقدر افراط کی ہے اور حکمرانی
و فرمانروائی مین اوسکو ثانی اپنا بنایا اور اسنے اوسکے مقابلے مین یہ صورت پیدا
کی ہی پس بخبر اسکے کہ اصل بد از خطا خطا نہ کند گنجایش اور کسی بات کی نہین نظر
آتی ہے شیر نے کہا کہ ای دمنہ سمجھکے بات کہہ کہ یہ قیاس سے بہت دور ہے
کہ شتربہ ایسا کام کرے یہ تو نے کس سے سنا ہی اور کہان سے ثابت کیا ہی اور
خدانخواستہ ایسا ہو تو تدبیر اوسکی کیا ٹھہرائی ہی دمنہ نے عرض کیا کہ بڑائی اوسکے
درجے کی اور بلندی مرتبے کی ظاہر ہی اور جو کچھ کہ عنایت بادشاہ کی اوسکے حال پر
ہی پوشیدہ نہین ہی اسی قدر سب ارکان دولت کو اوسکی طرف رجوع ہی اگر جلد
تدارک اس امر کا ہو تو بہتر ہی اور اگر ہر جانب سے اسنے تدبیر کامل کر لی تو یقین
ہی کہ دست تدبیر دامن مدعا تک نہ پہنچیگا اور کام دشواری کو کھنچیگا یہ ظاہر
ہی کہ مخالف اگر مور کے مانند ہو اور فرصت وقت کی پائے تو مار بنجاتا ہے اور
آدمی دو طرح کے ہوتے ہین ایک صاحب احتیاط اور دوسرے صاحب عجز
کہ ہر واقعے کے واقع ہونے سے سراسیمہ اور متردد ہو جاتے ہین اور صاحب
احتیاط دو نوع پر ہوتے ہین ایک وہ کہ پیش از ظہور خطرات جو کچھ کہ آخر مین
کرنا چاہیے اوسکے اول مین پیش بندی کرتے ہین اور ایسے ہی شخص گرداب
بلا سے بچکے ساحل نجات کو پہونچتے ہین ایسے لوگون کو دور اندیش کہتے ہین اور
دوسرے وہ ہین کہ جب بلا پہونچے دل کو قوی رکھین اور دہشت کو دل مین راہ
ندین غالب ہے کہ ان شخصون سے بہی راہ تدبیر پوشیدہ نرہے اور اس شخص
کو صاحب احتیاط کہتے ہین اور ان تین گروہون کی تفصیل یہ ہے کہ ایک کہ

عاقل کامل کہتے ہین اور دوسرے کو نیم عاقل اور تیسرے کو جاہل غافل اور حکایت اون تین مچھلیون کی کہ باہم آبگیر مین رہتی ہین حضور نے شاید نہین سنی ہی شیر نے کہا کہ یہ حکایت کیونکر ہی حکایت کہا کہتے ہین کہ ایک آبگیر تہا شارع عام سے دور اور راہ چلنے والون سے مخفی اور مستور اور پانی اوسکا مانند سینہ صوفیان صافی دل صاف اور پینے والون کے حق مین آبحیات تہا اور یہ آبگیر آب روان سے نزدیک تہا اور اسمین تین مچھلیان رہتی تہین ایک اُن مچھلیون مین احزم یعنے بہت احتیاط والی اور دوسری حازم یعنے صاحب احتیاط اور تیسری عاجز یعنے کم عقل ناگاہ چند ماہی گیرونکا اتفاقاً گذر اوس آبگیر پر ہوا قضائے الہی سے حال اون تینون مچھلیون کا کہ اس آبگیر مین رہتی تہین انکو معلوم ہوا ایک اونمین سے جال لینے کے واسطے دوڑا اور دونون ماہی گیر کنارے آبگیر کلام اونکی گرفتاری کی تدبیرین کرتے تہے اون مچھلیون نے سنا عین پانی مین آتش حسرت سے جلنے لگین کہ افسوس کچہ راہ بچنے کی نہین ہے جسوقت کہ دام آپہونچیگا ماہی گیر ہمکو گرفتار کرینگے اسی فکر مین مضطر تہین ہنوز دام نہ پہنچا تہا کہ رات ہو گئی ایک مچھلی کہ اونمین بہت عاقل اور بارہا دست برد زمانہ جفاکار اور شوخ چشمی سپہر بے اعتبار اوسنے دیکہی تہی اور بساط تجربہ پر ثابت قدم تہی تدبیر اپنی مخلصی کی دام صیاد سے اور فکر نجات اونکے فریب سے دل مین ٹہرا کے بے اطلاع اون دونون مچھلیون کے دوسرے چشمہ کی طرف کہ متصل اوس آبگیر کے تہا دبے پانون روانہ ہوئی صبح صیادون نے دو جانب سے راہ اوس آبگیر کی باندھ کے جال ڈالا اس نیم عاقل نے کہ مایۂ خرد سے آراستہ تہی مگر ناتجربہ کار تہی جبکہ یہ حال مشاہدہ کیا بہت پشیمان ہوئی اور کہا کہ مین نے غفلت کی اور انجام کو نہ دیکہا چاہیے تہا کہ مین بہی اوسی ماہی کی طرح اس بلا کی نازل ہونے سے پہلے اپنی تدبیر رہائی کی کرتی تو بہتر تہا کہ علاج واقعہ کے وقوع سے پہلے کرنا چاہیے

لمولفہ بیت علاج واقعہ پیش از وقوع اولی ہے ؛ مرض جو کہنہ ہوا پھر دوا پذیر
نہین ؛ اب موقع فرصت کا نہین ہے اور وقت حیلہ وتدبیر کا نہ رہا ہر چند کہ بزرگون
نے کہا ہے کہ تدبیر بیوقت فائدہ نہین کرتی ہے لیکن مرد عاقل کو چاہیے کہ عقل صائب
اور رای صواب اندیش کی منافع سے ناامید نہو اور رفع مکائد دشمن مین حتی الوسع
کوتاہی نکرے یہ سمجھ کے آپکو مردہ بنایا اور برروے آب تیرنے لگی صیادون نے
اوسے اوٹھایا اور مردہ سمجھکے دوسرے چشمے کے کنارے پر ڈال دیا جبکہ صیاد دام
کھینچنے مین مشغول ہوئے یہ تڑپکر اوس چشمہ کلان مین جاتی رہی اور فکر دور اندیش
سے جان اوسکی سلامت رہی اور وہ مچھلی تیسری غفلت شعار حیران و سرگردان
چپ و راست او نشیب و فراز سر مارتی پھرتی تھی آخر گرفتار دام قضا ہوئی اور
کشتی راہ اوسکی دشمن جان بنگئی بادشاہ کو اس مثل کی ایراد سے فائدہ
یہ ہے کہ کار شنزبہ مین کہ ہنوز وقت تدبیر باقی ہے تعجیل فرمائے ؛ الا کار از دست
رفتہ تدبیر پذیر نہین ہوتا ہے لمولفہ بیت آگیا قابو مین جب دشمن نچھوڑا چاہیے
؛ سانپ کے مانند اوسکے سر کو توڑا چاہیے ؛ شیر نے کہا کہ جو کچھہ کہا تو نے عقل
کبھی اسے باور نہ کریگی کہ شنزبہ ایسی خیانت کرے اور شکر ایسی نعمت کا کفران نعمتی سے
برباد دیکہ مین نے اوسکے حق مین کوئی نیکی فروگذاشت نہین کی ہے دمنہ نے کہا کہ
ارشاد شہریار کا بجا ہے لیکن ایسی ہی نیکی نے حوصلہ اوسکی بدی کا اس مرتبہ پہنچایا ہے
بیت حبس بہوری کا پینا ہے واجب ؛ مرہم اوسپر ہے نامناسب ؛ لئیم و بدگہر
جبتک کہ کچھہ امید باقی ہوتی ہے سر جھکائے چلے جاتے ہین اور جہان کہ طرف اونکا
پھر چکا سفلگی اور بد اصلی کی طرف کہ اصل اونکی ہے رجوع کرتے ہین اور جب ضرر خوف
سے ایمن ہو چکتے ہین اور حصول مال سے مستغنی آتش کافر نعمتی اور فتنہ انگیزی
افروختہ کرتے ہین شیر نے کہا پھر ایسے ملازمون سے کیا طریق جاری رکھے جو
کفران نعمت کرین دمنہ نے کہا کہ ایک ہی بار اپنی عنایت سے اونہین ایسا محروم
نکردے کہ ناامید ہو کر دشمنون کی طرف میل کرین اور اتنی نعمت سے مالا مال بھی

نکردی کہ خیالات فضولی اونکے دماغ مین بہر جاوین بلکہ ہمیشہ خوف و رجا مین
بسر کرتی رہین اور حال و مآل اونکا وعدہ و وعید اور امید و بیم پر دائر رہی تو انکو نکری
اور امنیت سے اسقدر مستقل نکردی کہ باعث طغیان و عصیان ہو اور نا امیدگی و دل تنگی
بھی اس درجہ ہو کہ دلیری اور انحراف کا باعث ہو بموجب اس مثل کے کہ مرتا کیا نکرتا
شیر نے کہا کہ ای دمنہ یون خیال مین گذرتا ہی کہ آئینہ سینۂ شنزبہ اس زنگ سے مصفا
اور دل اوسکا اس خیال کے رقم سے پاک و مبرا ہی اور مین نے اوسکے ساتھ عنایت
و ملاطفت کے سوا اور کچھہ کام نہین کیا ہی اور عجب ہے کہ ایسا کیا ہو وہ اس نیکی کے
عوض کیونکر اندیشہ بدی کا کریگا دمنہ نے کہا کہ کج مزاج سے ہرگز راستی نہین ہوتی ہی
اور بد اصل و زشت سیرت سے ستودہ خوئی اور پاکیزہ خصلتی ظہور مین نہین آتی ہی کل اناء
یترشح بما فیہ مصرع از کوزہ ہمان برون تراود کہ در وست ٭ مگر بادشاہ نے
قصہ کچھوے اور بچھو کا نہین سنا ہی شیر نے کہا کہ کیونکر تہا حکایت دمنہ نے کہا
کہ بچھو اور کچھوے مین باہم دوستی تہی ایکدن ایسی ضرورت داعی ہوئی کہ دونون
نے باہم صلاح کرکے جلا وطنی اختیار کیا اور متوجہ دوسرے ملک کے ہوئے قضارا ایک دریا
راہ مین ملا بچھو کہ عبور دریا سے عاجز تہا متحیر و پریشان خاطر ہوا کچھوے نے کہا کہ ای
یار عزیز یہ کیا سبب ہی کہ اپنی جان غم کے ہاتہہ مین سپرد کی ہی بچھو نے کہا کہ اندیشہ یہ ہی
کہ نہ عبور دریا ممکن ہی اور نہ طاقت تیرے فراق کی رکھتا ہون کچھوے نے کہا کہ غم نہ
کہا کہ اپنی پیٹھہ پر بٹھا کے ساحل مراد پر تجھے پہنچا دونگا یہ کب ہو سکتا ہی کہ تجھسے
یار دلنواز کو کہ بہزار دشواری پیدا ہوا ہی آسانی سے چھوڑ دون القصہ کچھوا بچھو کو
اپنی پیٹھہ پر سوار کرکے روانہ ہوا عین دریا مین کچھوے نے سنا کہ میری پیٹھہ پر
کچھہ کھٹ کھٹ ہوتا ہے پوچھا کہ اے یار یہ کیا حرکت ہی بچھو نے کہا کہ آزمائش
اپنے نیش کی کرتا ہون کہ تیرے جوشن وجود پر کچھہ نیش میرا اثر کرتا ہی یا نہین کچھوے
نے آشفتہ ہو کر کہا کہ ای بے مروت مین نے اپنی پیٹھہ تیری کشتی بنا کے یہ محنت اختیار
کی ہی اور حقوق صحبت و خدمت یون ادا کرتا ہی اگرچہ تیرا نیش میری پشت پر کچھہ

رنجش نکریگا مگر یہ کیا حرکت پوچ ہی کہ تو کرتا ہی کچھوے نے کہا کہ معاذ اللہ یہ بھی اگر تیرے
خیال مین گذرے ہون مگر تقاضائے طبیعت سے مجبور رہون نیش مارنا میری عادت
خلقی ہے اسمین راہ نیست دوست ہو خواہ سینۂ دشمن یہ شعر مولعب کا تو نے نہین
سنا ہی بیت من عیب نیش زدن طعن او سینہ نا معقول است ؛ خلق اسی خاطر ہوا مجبور
ہی مجبور رہی ؛ کچھوے نے دل مین کہا کہ حکیمون نے سچ کہا ہی کہ بد اصل کی پرورش کرنا
آبرو اپنی اور سررشتہ کام کا برباد کرنا ہی بیت در خاک ریختن زر و زیور دریغ نیست
با ناکسان دریغ بود لطف و مردمی ؛ بزرگون نے کہا ہی کہ جو کوئی اصل مین نجیب
نہین ہی امید خیر اُس سے ہرگز نکرے اور ایراد سے اس مثل کے ضمیر منیر پادشاہ پر
ثابت ہوا ہوگا کہ بسبب خست ذاتی کے شتربہ سے اندیشناک رہنا ضرور ہے
اور نصیحت دوستون کی اگرچہ غریب ہون گوش ہوش سے استماع فرمانا واجب
ہی کسواسطے کہ بات پر ناصحان صاف طینت کے اگرچہ درشت اور بے محابا ہو
التفات نکرنا عواقب امور مین ندامت اور ملامت سے خالی نہین ہوتا
ہے جیسا کہ بیمار فرمودۂ طبیب پر عمل نکرے اور غذا اور دوا اپنی رغبت کے
موافق کھائے تو ہر آئینہ افزائش امراض غلبہ کرکے اوسے ہلاکت کو پہونچائیگی
بیت ناصح از روے درشتی سخن از گفت چہ باک ؛ صبر تلخ ست
ولیکن بر شیرین دارد ؛ اے شہریار ناقص ترین بادشاہون مین وہ ہی
کہ عواقب کار سے غافل رہے اور رعایا کو خوار و ذلیل رکھے اور جبکہ کوئی
حادثہ بزرگ پہونچے احتیاط اور ہوشیاری کو برطرف کرے اور اوسکے
بعد کوئی تدبیر نہو سکیگا دشمن غالب آئے شیر نے کہا اگرچہ یہ بات بہت
درشت کہی اور حد سے تجاوز کیا تو نے لیکن قول ناصح کا اگرچہ درشت
ہو پر رد کرنا مصلحت کے خلاف ہے لیکن مین تجھسے پوچھتا ہون کہ
اگر شتربہ بر تقدیر کہ دشمن بھی ہو تو کیا کرسکیگا کہ حقیقت مین میرا طعمہ
ہے کہ باد اوسکے تکون کا حس و خاشاک سے ہے اور امداد میری اعضا کی

گوشت سے ہوئی ہے اور کھانے والا اجزا بنانے کا کبھی گوشت خوارون
سے عہدہ برا نہین ہو سکتا ہے اسلیے یہ بات خیال مین نہین آتی ہے
کہ وہ حوصلہ میرے مقابلہ کا کرے لمولفہ بیت کسطرح دشمن ہو مجھے
عازم جنگ و قتال ؛ بیل سے بڑہ جائیگی جیونٹی تو ہوگی پامال ؛ اور شنزبہ
اگر آفتاب دولت سے کہ از فوج عنایت پروردگار سے تابان ہے اگر ماہ
کے مانند روگردانی کریگا تو زبون و کاہیدہ ہو جائیگا دمنہ نے کہا کہ بادشاہ
کو ان باتون پر غفلت سجا ہیے کہ وہ طعمہ میرا ہے یا مین اوسپر غلبہ رکھتا ہون
خوراک ۱۲
اگرچہ وہ بد ذات خود مقابلے مین نہین آسکتا ہے مگر حیلہ و فریب سے
سب کچہ کرسکتا ہے کہ ہر آدمی ہزار چند بار کہ اپنی قوت سے زیادہ بوجہ ثقیل
بوجہ ۱۲
حیلت سے اوٹھا سکتا ہے مین اس بات سے ڈرتا ہون کہ اسنے جمیع وحوش
کو اپنے ساتھ موافق کیا ہے مبادا کہ اوسکے دام موافقت مین گرفتار ہو کے
سب اوسکے کہنے پر چلین تو بے ادبی معاف اگرچہ بادشاہ قوی جثہ ہے پہ
سب کا مقابلہ نہین کرسکتا ہے شیر نے کہا کہ تیرا خلوص میرے دل مین اثر
کر گیا مگر یہ خیال میرا دامنگیر ہے کہ مین نے اوسے عزت بخشی ہے اور ہر مجلس و
محفل مین اوسکی ثنا سے خردمندی اور اخلاص نیازمندی بیان فرمائی
ہے اگر اب اوسکے خلاف دفعتاً عمل مین لاؤن تو نقصان قول اور رکاکت رائے
میری مشہور اور بدعہدی اور بیقدری میرے سخن کی سب کے نزدیک ثابت و متحقق
ہو جائے بیت ہر سرے را کہ بر خود افرازی ؛ تا توانی زپا نیندازی ؛ دمنہ
نے کہا کہ راے صائب اور تدبیر درست وہ ہے کہ جب دوستی سے اثر دشمنی کا ظاہر
ہو اور خدمتگاری سے نوبت بیگی مہتری کی مشاہدہ کرے فی الحال
اور دامن موافقت و مرافقت کو برچیدہ کرے اطراف کار سنبھالی
سمیٹی ۱۲
اور اوس سے پہلے کہ دشمن فرصت کام کی پائے تقدم بالحفظ کرے
باوجود اوسکے کہ دانت آدمی کے مصاحب قدیم
ہین اور انواع فوائد اوسے حاصل ہوتے ہین مگر جبکہ درد شدید پیدا کرتے ہین

اور کوئی دوا تاثیر پذیر نہین ہوتی ہے تو سوا اوکھاڑ ڈالنے کے صورت آرام کی نہین نظر آتی ہی اور طعام کہ بدل ما یتحلل اور امداد کرنے والا مادۂ حیات کا ہے جبکہ معدے مین جاکر فاسد ہوتا ہے بغیر اوسکے دفع کے مضرت سے مخلصی نہین ملتی ہے آخر کار دمنہ دمنہ کا شیر کے دل مین اثر کر گیا کہ اب مین صحبت سے شنزبہ کی کنارہ ہوا اور پھر اوس سے ملاقات نکرونگا اب یہ بہتر ہے کہ اوسکے پاس کسیکو بھیجون کہ صورت حال اوس سے بیان کرے اور کہدے کہ ہماری قلمرو مین نرہے اور جہان چاہے وہان جائے دمنہ ڈرا کہ اگر یہ بات شنزبہ کو پہونچے اور اپنی جرات ذیل شیر سے عرض کرے تو بیرا حیلہ و مکر صاف ظاہر ہو جائے کہا کہ اسے بادشاہ یہ بات احتیاط سے دور ہے جبتک کہ بات نہین کی گئی ہے اختیار باقی ہے اور جبکہ دشمن ہوشیار ہوگیا اور تدارک اپنے بچاؤ کا کرلیا پھر بات اختیار سے باہر ہو جائیگی اور خالی دشواری سے نہوگی بیت سخن تا نگفتی توانی نگفت * ولے گفتہ را باز نتوان نہفت * سخن دہان سے اور تیر کمان سے جبکہ باہر نکلا نہ وہ منہ مین آئیگا اور نہ یہ شست مین ایک بزرگ نے کہا ہی زبان دل کی ترجمان ہے اور دل والی ہے ولایت بدن کا اور سخن عرض کرنے والا ہے جوہر گنجینۂ وجود کا جب تک کہ درج دہن مین قفل خاموشی سے بند ہے اور مہر سکوت سرحقہ حلق پر لگی ہوئی ہی تب تک چمن زندگانی مین سب ریاحین سلامتی کے ساتھ روئیدہ و شگفتہ ہین اور نہال حیات ثمرۂ امن و راحت بخشیگا کہ روایح گلزار سخن سبب تفریح دل اور تقویت دماغ ہونگے اگر اسکے خلاف ظہور پکڑیگا تو مادہ صداع آخر کو پیدا کریگا کیونکہ زبان بستہ ایک نکتۂ دلپذیر مین عقدہاے مشکل کھولتی ہے اور بات شر انگیز ایک اشارت مین گویندے کو بندہاے گران مین بستہ اور سر شکستہ کرتی ہے قطعہ اگر بچشم خرد در سخن نگاہ کنی * بضاعتی ست کہ ہم سود و ہم زیان دارد * نشان کہ داد کہ ناگفتہ سخن کس را * چو مدرد دل کند آوارہ یا بجان آرد * بدلی ہلند است اگر گوئیند اہمین لفظے * دہد بباد ہمان دم کہ بر زبان آرد * ای بادشاہ اگر یہ بات شنزبہ کو پہونچی اور

اپنی نصیحت آئینۂ تصور مین معاینہ کی تو ممکن نہین ہے کہ مکابرہ سے پیش نہ آنے
اور فتنہ انگیزی اختیار نکرے ارباب احتیاط نے گناہ ظاہر کے واسطے عقوبت
نمایان جائز رکھی ہے اور جرم پوشیدہ کے لیے عقوبت آشکارا تجویز نہین کی ہے
صلاح کار یہ ہے کہ اسکے گناہ مخفی کی سیاست نہانی تجویز فرمائیے شیر نے کہا
کہ بمجرد گمان کے اپنے نزدیکیون کو دور کرنا اور جب تک ثبوت گناہ نہ ہوئے
حق تلفی مین اہل استحقاق کی سعی کرنا اپنے ہاتھ سے تیشہ اپنے پانون پر مارنا
ہے اور دفتر طریق مروت اور منہاج دیانت سے یکسو ہونا کام بادشاہان عالیمقام
کا نہین ہے قطعہ نبات پسندیدہ شرع و عقل پاک بے ہیبۂ شاہ فرمان دہ
کہ ہمچون مقاضاے قضا حکم اونگہے جان ستاند گہے جان دہد ؛ دمنہ نے کہا کہ
کہ اس امر مین کوئی گواہ بادشاہ کی فراست سے بہتر نہین ہے جبکہ یہ مکار غدار
آئے بادشاہ کو چاہیے کہ نظر تفرس سے نگاہ کرے تا خبث اوسکے عقیدے
کا طلعت نازیبا سے لائح اور تجویز اوسکی باطن کے اطوار تردد سے یعنی
پیش و پس اور چپ و راست احتیاط کرتے آنا اور جنگ کا آمادہ ہونا واضح ہو جاے
شیر نے کہا کہ اچھا کہا تو نے اگر یہ علامات اسمین پائے جاینگے تو غبار شبہہ کا
راہ حقیقت سے مندفع ہو جائیگا اور دغدغہ گمان کا مرتبۂ یقین سے مبدل ہو جائیگا
دمنہ نے جانا کہ میرے دم فتنہ انگیز نے آتش بلا کو بالا کیا اور شیر کے دل مین
دمدمہ پیدا اثر کر گیا چاہا کہ بیل کو بھی دم مین لاکے شیر کی طرف سے متردد کرون
تا ملاقات کے وقت یہ آثار اوسمین پائے جائین خیال کیا کہ ملاقات شنزبہ کی
باجازت شیر ہو تو مناسب ہے تا بدگمانی سے دور رہون عرض کیا کہ اے
بادشاہ اگر فرمان عالی ہو تو مین شنزبہ سے ملاقات کرکے اوسکے مکنون
ضمیر پر بخوبی مطلع ہو کے عرض حال کرون شیر نے اجازت دی دمنہ اندوہ
زدہ اور مصیبت رسیدہ بنکے شنزبہ کے پاس آیا اور سلام و تحیت بجا لایا اوسنے
مدارا اور تملق دمنہ کے فراخور حال کیا اور یہ مصرع گویا کا پڑھا مصرعہ وہ بہت سکون

بیٹھے ہین جنھین غم یاد کرتے ہین ۞ اے دمنہ عرصہ گذرا کہ تو دوستون کو
یاد نہین کرتا ہے اور کبھی اسطرف قدم رنجہ نہین فرماتا ہے سبب کیا ہے
دمنہ نے کہا کہ اگرچہ بظاہر شرف ملازمت سے محروم ہون الا بجان ودل
انکی ہواداری وخیر خواہی مین مصروف اور زاویہ عزلت اور گوشہ خلوت مین
وظیفہ دعا وثنا کہ باعث مزید دولت وحشمت ہے اشتغال رکھتا ہون گاؤ نے
کہا کہ عزلت کا سبب کیا ہے دمنہ نے کہا کہ جب کوئی یہ سمجھے کہ مین مالک اپنے
نفس کا نہین ہون بلکہ اسیر فرمان غیر ہون اور اوسکے مزاج کی بے استقلالی
سے رات دن بیم جان وخطرہ ایمان مین بسر کرتا ہون اور ہر دم لرزان وترسان
ہون اس صورت مین سوا گوشہ گزینی کے اور کیا کرے رباعی ناسخ آرام کے
لائق نہین گلزار جہان ۞ اے مرغ چمن چھوڑ نشیمن نادان ۞ عزلت نہین ہوتی
جو میسر تجکو ۞ اس باغ سے جا کے ہو قفس مین پنہان ۞ گاؤ نے کہا کہ اے
دمنہ بات اس سے واضح تر بیان کر تا نفع اس نصیحت کا تمام تر حاصل ہو دمنہ
نے کہا کہ چھ چیزین بے چھ چیزون کے ممکن نہین ہین مال دنیا بے نخوت اور
متابعت ہوا بے محنت اور مجالست زنان بے بلیت اور مصاحبت بدان
بے ندامت اور مخالطت لئیمان بے مذلت اور ملازمت بادشاہان بے آفت
اور کسیکو خدا نہ دنیا سے ایسا جرعہ نہین دیتے ہین کہ سرمست وبیباک ہو اور سر
نخوت گریبان تکبر سے نہ نکالے اور کوئی شخص نہین ہے کہ ہوا پر قدم رکھے اور
گرنہ پڑے اور کوئی مرد ایسا نہین ہے کہ عورت کو ہمدم وہمراز کرے اور انواع
فتنہ مین مبتلا ہو اور جو شخص کہ مردم شریر سے اختلاط رکھے عاقبت الامر پشیمانی
نہ کھینچے اور جو کوئی کہ مردم کمینہ اور سفلہ سے امید رکھے خوار ورسوا ہو اور کوئی
مرد صحبت سلطان اختیار کرے اور اوس ورطہ خونخوار سے سلامت باہر آئے
یہ ممکن نہین ہے شنزبہ نے کہا کہ تیری بات اسپر دلالت کرتی ہے کہ شیر سے
کوئی امر مکروہ تجھے ہوا ہے کہ اوسکے خوف سے ہول وہراس تیرے دلپر

مستولی ہوا ہے دمنہ نے کہا کہ یہ بات اپنے نفس کے واسطے نہین کہی ہین نے
بلکہ دوستون کے واسطے غمناک ہون اور یہ ملال وکلال کہ مجھپر مستولی ہے تیرے
واسطے ہے اور تو جانتا ہے کہ مقدمات محبت کے میرے اور تیرے کسطرح پر
ہین اور جو عہد کہ اول روز تجھسے باندھا ہے مین نے اکثر اوسمین وفا پائی ہے
تو نے اور اسمین مین مجبور ہون کہ جو نیک وبد حادثہ ہوگا اوس سے البتہ تجھے
مطلع کرونگا شنتربہ ڈرا اور کہا کہ اے یار مشفق واے دوست موافق جلد مجھے
حقیقت حال سے خبر کر اور کوئی دقیقہ دقائق ہواداری سے فروگذاشت نکر
دمنہ نے کہا کہ مین نے معتمد سے سُنا ہے کہ شیر اپنی زبان سے کہتا تھا کہ شنتربہ خوب
فربہ ہوا ہے اور اس درگاہ مین کچھہ حاجت اوسکی نہین ہے وحوش کو خوش
کیا چاہیے یعنی ایک روز راتب خاص ومہمانی عام اوسکے گوشت سے ضرور
ہے مین نے جو یہ بات سنی متحیر ہو کر دوڑا کہ تجھے اس سے آگاہ کرون اور اپنا
حسن عہد تیری خدمت مین ثابت کرون اور جو کچھہ شرح مروت اور آئین محبت
مین مجھپر واجب ہے اوس سے ادا ہون **بیت** من آنچہ شرط بلاغ ست با تو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر وخواہ ملال ¶ اب صلاح وقت یہ ہے کہ جلد کوئی تدبیر
کر کہ اس ورطہ ہلاک سے مخلصی حاصل ہو اور کوئی ایسا لطیفہ عمل مین لا کہ اس
مہلکہ سے راہ نجات ہاتھہ آئے جبکہ شنتربہ نے یہ سخن دمنہ سے سُنا عہد وپیمان
شیر کے یاد کیے اور کہا کہ اے دمنہ ممکن نہین ہے کہ شیر میرے ساتھہ دغا کرے
کیونکہ مجھسے کوئی خیانت نہین ہوئی ہے اور میرا قدم جادہ نیکو خدمتی سے باہر
بھی نہین پڑا ہے اور سوائے خیرخواہی کے کوئی اور امر بھی وقوع مین نہین
آیا ہے پھر وجہ کیا ہے کہ شیر میرا دشمن ہو مگر شاید کسی نے دروغ بے فروغ مجھپر
باندھا ہے اور شیر کو تزویر وفریب سے خشمگین کیا ہے کسواسطے کہ اوسکی خدمت
مین ایک گروہ بدنفس ہین کہ سخن خیر سے بیگانہ اور خیانت اور زبان درازی مین مردانہ
اگر اونھون نے کوئی بات ساختہ اور پرداختہ کر کی عرض کی ہو تو عجب نہین ہے کیونکہ بدگو

نیکون کے حق مین اکثر بادشاہون کو بدگمانی آجاتی ہی اور اس گمان غلط سے راہ صواب
پوشیدہ رہتی ہی اور قصہ اوس بط کا تجربے کے واسطے ایسے موقع مین دلیل کافی ہی اور
اشارہ وافی دمنہ نے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر ہی **حکایت** شنزبہ نے کہا کہ ایک بط
نے ایک شب پانی مین قرص ماہ دیکھا سمجھی کہ یہ ماہی ہی ارادہ کیا کہ اوسے شکار کرے
کچھہ نہ پایا چند بار اسی طرح برآن مالیش کی جب دیکھا کہ حاصل اس سے کچھہ نہین ہی کنارہ
کیا اور اوسکے بعد عہد کیا کہ شکار ماہی کبھی نکرونگی پھر کسی رات اگر ماہی بھی دیکھتی تھی تو روشنی
ماہ کی جانکر قصد اوسکا نکرتی تھی اور بھوکی رہتی تھی **مثل** من جرب المجرب حلت بہ الندامۃ ثمرہ اس
تجربہ بلا حاصل کا یہ ہوا کہ ہمیشہ بھوکی رہتی تھی اگر میری طرف سے کان شیر کے بھرتی ہین
اور اوسکے دلمین اوسکی کراہت آگئی ہی اور موجب اوسکا وہی اظہار غیرون کا ہی تو
غالب ہے کہ پھر صفائی دشوار ہو اور بنظر انصاف دیکھیے تو مجھہ مین اور غیرون مین کتنا
فرق ہے اور روز نورانی سے تا شب ظلمانی کتنا تفاوت ہے **مثنوی** کار پاکان
را قیاس از خود مگیر ۔ زانکہ ماند در نوشتن شیر و شیر ۔ شیر آن باشد کہ آدم میخورد ۔
شیر آن باشد کہ آدم میخورد ۔ دمنہ نے کہا کہ کراہت شیر کی اس سبب سے نہ
سمجھنا چاہیئے بلکہ اکثر عادت بادشاہون کی یہی ہے کہ کبھی بے استحقاق کسیکو
مرتبہ اعلے کے ساتھہ اختصاص دیتے ہین اور کبھی دوسرے کو کہ مستحق اوسکا
زنہار نہین ہوتا ہے بے سبب وجہت تلف اور تاراج کرتے ہین شنزبہ نے
کہا یہ تقریر شیر کی جو تونے بیان کی اگر بے علت دستاویز اوسکا یہ حال ہی
تو امید رکھنا اوس سے محض غفلت اور خطا ہے اسواسطے کہ اگر غصہ کسی
سبب سے ہو تو معذرت سے اوسکا دفع ہونا ممکن ہے اور اگر عیاذاً باللہ
کچھہ موجب بھی نہو اور یا نمام کے مکر و افترا سے مزاج اوسکا متغیر ہوا ہو تو
دست تدارک اس جگہہ کوتاہ ہے کیونکہ دروغ و بہتان کا اندازہ اور مکر و فریب کی
نہایت نہین ہی جو بات کہ میرے اور شیر کے درمیان واقع ہی اوسمین مین اپنا گناہ نہین
دیکھتا ہون مگر از روے مصلحت و خیرخواہی گاہ گاہ البتہ کچھہ بات مین نے کہی ہے

نہ از روے خلاف شاید کہ اس سبب سے اونسے گمان میری دلیری پر فرمایا ہو مگر جو کچھ کہ
مین نے اوس سے عرض کیا ہی غالب ہی کہ وہ فائدہ کلی سے خالی نہو اور با اینہمہ کسیکا شکوہ
اور گستاخی کسی طرح کی مجھسے سرزد نہین ہوئی ہی اور شرط تعظیم مین بھی کوئی دقیقہ فروگذاشت
نہین کیا ہی کیونکہ گمان کیا جا کہ نصیحت سبب وحشت اور خدمت موجب عداوت ہوئی ہو یہان
یہ مثل صادق آئی جو موٗلف نے کہی ہی **بیت** عجب ہر مرض ہو دواسے زیادہ * دم عیسوی ہو
قضاسے زیادہ * اور اگر یہ نہین تو ممکن ہی کہ استغناے مملکت اور نخوت سلطنت باعث
ملال ہوئی ہو کسواسطے کہ بمقتضاے عظمت و تجربہ ہی کہ ناصحون کو بالطبع برا جانتے ہین اور
خائنون اور خوش آمد گویون کو عزیز اور مقبول کرتے ہین ایسے ہی حالات دیکھ کے بزرگون نے
کہا ہی کہ نہنگ کے ساتھ قعر دریا مین غوطہ مارنا اور مار کے کف سے زہر چوسنا بہتر ہی نہ نزدیکی
سلاطین کی اور ضرر بادشاہ کی صحبت کے مجھے اس سے بخوبی معلوم تھے مگر مجبور تھا کہ آپھنسا تھا
بلکہ بعضے ارباب حکمت نے بادشاہون کو آتش سوزان سے تشبیہ دی ہی اگرچہ اونکا پرتو
عنایت امیدوارون کے کلبۂ تاریک بخت کو روشن کرتا ہی لیکن شعلۂ سیاست بھی خرمن حقوق
خدمتگزاری کو جلا ہی دیتا ہی اور عقلا کل اسپر متفق ہین کہ جو کوئی آتش سے نزدیک
تر ہی اسکے واسطے ضرر بیشتر ہی اور وہ لوگ کہ دور سے تماشا روشنی کا دیکھتے ہین جلنے سے
پناہ مین رہتے ہین اور فی الحقیقت یہی ہی کہ اگر کوئی سیاست سلطانی اور ہول ہیبت
بادشاہی سے واقف ہو تو ہزار سال کی عبادت ایک سیاست کے برابر سمجھے اور
مصداق اس قصے کا مناظرہ باز اور مرغ خانگی کا ہی دمنہ نے پوچھا کہ یہ حکایت کسطرح ہی
حکایت شتربہ نے کہا کہ ایک دن باز شکاری مرغ خانگی کے ساتھ مباحثہ کرتا تھا
کہ تو نہایت بیوفا اور بدعہد ہی اور حکماے نصیحت شعار کا اسپر اتفاق ہی کہ عنوان صحیفہ
اخلاص پسندیدہ اہل وفا اس مضمون کے ساتھ ہی کہ ان حسن العہد من الایمان مرد کو چاہیے
کہ یہین کوشش کرے کہ کوئی صفت اسکی صفحہ بیوفائی پر لکھی نجائے مرغ خانگی نے جواب دیا کہ
مجھسے کونسی بیوفائی تو نے دیکھی ہی اور کیا بدعہدی سرزد ہوئی ہی باز نے کہا کہ علامت
تیرے بیوفائی کی یہ ہی کہ آدمی تیرے حق مین اتنا الطاف کرتے ہین کہ بے زحمت تکلیف

مجکو آب ودانہ کہ مادۂ حیات اوسی سے متعلق ہے دیتے ہین اور رات دن تیری حال کی خبرگیران رہتے
ہین اور اونکی بدولت گوشہ اور توشہ تجھے حاصل ہے اور جبکہ ارادہ تیری پکڑنے کا کرتے ہین تو ایک بام
سے دوسرے بام پر اور ایک گوشے سے دوسرے گوشے مین بھاگتا پھرتا ہے **بیت** حق نمکہا نشناسی
ورمنعم خویش ہراسی + اور مین باوجودیکہ جانور وحشی ہون اگر چند روز آدمیون کے ہاتھ سے
طعمہ کھاتا ہون تو اونسے انس کرتا ہون اور انکے حق کا خیال کر کے شکار اونکو پکڑ دیتا ہون اور کتنا ہی دور
پہنچتا ہون جبکہ وہ آواز دیتے ہین پھر اونکے پاس آجاتا ہون **بیت** مرغ دست آموز را هیچ اگر
کس دور افگند + باز نشاط بال آید باز چون گو دید بیا + مرغ نے جواب دیا کہ سبب تیرے بھاگنے کا اور میرے
بھاگنے کا یہ ہے کہ تو نے کسی باز کو سیخ مین بھنتے نہین دیکھا ہے اور مینے بہت مرغ خانگی تابہ گرم پر بریان
دیکھے مین اگر تو بھی یہ دیکھتا جو مینے دیکھا ہے تو انکے نزدیک ہرگز نہ آتا اگرچہ مین بام ببام بھاگتا ہون
مگر تو کوہ بکوہ بھاگتا پھرتا اور یہ مثل اسواسطے لایا ہون تا تو جانے کہ وہ لوگ کہ صحبت بادشاہون
کی طلب کرتے ہین اونکی سیاست سے بیخبر ہین اور جنھون نے کہ اونکی سیاست دیکھی ہے اونھین
نہ قرار ہے خبر ہے نہ آرام سے اثر **بیت** نزدیکان را بیش بود حیرانی + کایشان دانند سیاست
سلطانی + دمنہ نے کہا کہ اگر شیر تیرے حق مین یہ اندیشہ نکرے تو غلط ہے کیونکہ تجھ مین ہنر ہاے
بسیار اور فضل بیشمار ہین اور سلاطین کسی وقت ارباب ہنر سے مستغنی نہین ہوتے ہین شتربہ نے
کہا کہ شاید میرا ہنر باعث کراہت ہوا ہو کہ اسپ تیز رنگ کی راہروی موجب غبار ہوتی ہے اور درخت
میوہ دار کی شاخ توڑی جاتی ہے اور عندلیب خوش گفتار اپنے ہنر سے قفس مین گرفتار ہوتی ہے
اور طاؤس کے بال وپر رعنائی کے سبب اوکھاڑے جاتے ہین **قطعہ** وبال من آمد ہمان دانش من
چو رعنا پر و مو چو طاؤس را پر + ہنر عیب من شد وگرنہ سرم را + نہ از خاک بلکہ از گہر بودے افسر
اور ہر طرح سے بے ہنر ہنرمندون سے زیادہ ہین اور اہل ہنر کی خرابی مین ہمیشہ باتفاق مبالغہ
کرتے ہین کہ حرکات وسکنات انکے اگرچہ نیک ہون تو بھی بدی کی طرف لیجاتے ہین اور انکی امانت
ودیانت کو خیانت پر محمول کرتے ہین اور وہی ہنر کہ جو سبب دولت ووسیلہ سعادت ہے
اوسکی نسبت شقاوت ونکبت کی طرف کرتے ہین **بیت** خوا کرتا ہی بشر کو دشمن عیب
گنتا ہی ہنر کو دشمن + دمنہ نے کہا کہ اگر بداندیشون نے یہ قصد کیا ہو تو تامل کار کا

اسطرح پہونچا شنتربہ نے کہا کہ اگر تقدیر اونکے ارادے کے موافق نہین ہی تو کچھ مضرت نہین پہونچیگی اور اگر قضاء ربانی اونکے مکر اور غدر کے مطابق ہی تو کسی حیلے سے دفع اوسکا ممکن نہین ہی دمنہ نے کہا کہ خردمند کو چاہیے کہ ہر حالمین مکر و اندیشہ کو اپنا دستاویز رکھی اور کبھی ایسا نہین ہوا ہی کہ جسنے کام اپنا عقل کے سپرد کیا ہو اور ظفر نہ پائی ہو شنتربہ نے جواب دیا کہ خرد او وقت کام آتی ہی کہ قضا نے بالعکس اوسکے حکم نکیا ہو بعد حکم قضا کے نہ چارہ ہاتھ آتا ہی اور نہ حیلہ نفع پہنچاتا ہی بیت اگ پہ جبکہ ہلاو یتی ہی دامن تقدیر آب تدبیر کو کر دیتی ہی روغن تقدیر اور جبکہ آفریدگار سبحانہ تعالی حکم نافذ فرماتا ہی دیدۂ بصیرت پہلے تیرہ و خیرہ ہوجاتا ہی تا راہ مخلصی ان لوگون پر پوشیدہ رہے اذا جاء القدر عمی البصر مگر تو نے قصہ بلبل اور دہقان کا نہین سنا ہی دمنہ نے کہا کہ یہہ کسطرح تھا

حکایت شنتربہ نے کہا کہتے ہین کہ ایک دہقان باغ رکھتا تھا سرسبز و تازہ کہ بوستان ارم سے اوسکی نسیم اعتدال زیادہ رکھتی تھی اور اوسکی خوشبو سے روح افزا دماغ جان کو معطر کرتی تہی **نظم** باغ عالم مین عجیب گلزار تھا + باغ جنت کی روش بیکار تھا + تھی دم عیسی اثر مین بوے گل + رشک خورشید درخشان روے گل + نواے عندلیب وہان کی حسرت انگیز اور نسیم عطر بیز اوسکی راحت آمیز تھی ایک گوشہ چمن مین ایک گلبن تھا تازہ تر نہال کامرانی سے اور سرفراز تر شاخ سبزہ جوانی سے ہر صبح گل اوس گلبن رنگین کے مانند رخسار گلرویان شگفتہ ہوتے تھے بلبل نے اوس گل رعنا سے عشقبازی شروع کی باغبان ایک روز اپنی عادت کے موافق باغ کے تماشے کو آیا دیکھا کہ ایک بلبل نالان صفحۂ گل پر منہ ملتی ہی اور شیرازہ جلد زرنگار اوسکا منقار تیز سے کھینچتی ہی باغبان پریشانی اوراق گل مشاہدہ کرکے گریبان شکیبائی پھاڑنے لگا مگر اوسوقت طرح دیکے گھر کو پھر گیا دوسرے دن اگر دیکھا تو وہی حال بلبل و گل کا پایا تیسرے روز جاکے دیکھا کہ حرکت منقار بلبل سے مصرعہ گل تاراج رفتہ و خار ماند + پس خار خار منقار سے سینۂ دہقان مین خراش پیدا ہوا اسلیے بعد تدبیر اوسے گرفتار کرکے ایک قفس مین بند کیا بلبل بیدل نے طوطی وار زبان گفتار کھولی اور کہا کہ اے عزیز سبب کیا ہی کہ تو نے مجھے قید کیا ہی اور کس باعث سے میرے عقوبت پر میل فرمایا ہی اگر

ترجمہ جب آئی قضا ... ۱۲

میرے نغمات تجکو پسند آئے ہین تو خود آشیانہ میرا تیرے باغ مین ہی اور ہر سحر گلستان تیرا میری نغمہ سرائی سے طرب خانہ ہی اور اگر کچھ اور مطلب خیال مین ہی تو مجھے اپنے مافی الضمیر سے آگاہ کر دہقان نے کہا کہ کچھ جانتی ہی کہ تو نے مجھپر کیا ستم کیا ہی اور نازنین میرا کہ گل ہی تو نے کیسا خراب کیا ہی پس سزا تیرے اعمال کی یہی ہی کہ تو یار دیار اور تفریح سیر گلزار سے بے نصیب ہوکر قفس مین پڑی رویا کرے جیسا کہ مین درد ہجران سے گوشہ زندان مین تیرے باعث سے نالان رہا ہون بیت مثال بلبل اگر بامنت سر یاریست • کہ ما دو عاشق زاریم وکار ما زاریست بلبل نے کہا کہ اس خیال بد سے درگذر کہ میرا اتنا گناہ ہی کہ ایک چند اوراق گل مین نے پریشان کئے تھے سو عوض مین اوسکے گرفتار قفس ہون اور تو نے کعبہ دل کو ویران کیا ہی پس تیرا کیا حال ہوگا یہ بات دل دہقان پر کارگر ہوئی بلبل کو آزاد کیا بلبل نے کہا جو تو نے مجھسے نیکی کی ہی بحکم ہل جزاء الاحسان الا الاحسان کے مین بھی مکافات اسکی کرتی ہون سو وہ یہ ہی کہ اس گلبن کے نیچے کہ تو کھڑا ہی ایک آفتابہ پر زر دفن ہی اوسے کھود لے اور اپنے کام مین لا دہقان نے اوس مکان کو کھودا جو بلبل نے کہا تھا سو پایا دہقان نے کہا کہ ای بلبل عجب بات ہی کہ آفتابہ زمین کے نیچے دیکھا تو نے اور دام خاک کے نیچے نہ دیکھ سکی بلبل نے کہا نہین جانتا ہی تو اذا نزل القدر بطل الحذر جبکہ قضائے الٰہی نازل ہوتی ہی نہ دیدہ بصیرت مین روشنی رہتی ہی اور نہ تدبیر صائب سے نفع پہونچتا ہی اور یہ مثل اسلیے لایا ہون تا معلوم ہو کہ مین حریف قضا و قدر کا نہین ہون اور اسکے سوا کہ سر تسلیم کو حکم الٰہی پر رکھون چارہ دوسرا نہین ہی بیت سر ما و دست ما آستان حضرت دوست • کہ ہر چہ بر سر ما میرود ارادہ اوست • دمنہ نے کہا بہ یقین معلوم ہی کہ جو کچھ شیر نے تیرے واسطے تجویز کیا ہی اوسکا باعث یہ ہی کہ کمال بیوفائی و عیاری اوسکی ذات مین ازل سے ودیعت رکھی ہی اگرچہ اوائل مین اوسکی صحبت حلاوت زندگانی دیتی ہی لیکن اواخر مین تلخی مرگ رکھتی ہی اوسکی مثال یہ ہی کہ ایک مار ہی نقش دار اور زہرناک کہ اوسکا ظاہر نقشہائے رنگا رنگ سے آراستہ ہی اور باطن ایسے زہر ہلاہل سے کہ کوئی تریاق اوسے فائدہ نہ بخشنے پر ہستہ ہی

شنزبہ نے کہا کہ پہلے مین نے نوش شیرین چکھا ہی اب وقت ہی زخم نیش تلخ کا اور ایک
طرب راحت مین بسر کی ہی اب ہنگام ہی ہجوم محنت و غم کا بیت ای دل مزہ وصل چشیدی
یک چند + اکنون الم فراق میباید خورد + اور حقیقت یہ ہی کہ اجل گریبان گیر ہوکر مجھے
اس بیشہ مین لائی تھی ورنہ مین شیر کی صحبت کے کب لائق تھا مین اوسکا طعمہ ہون چاہیے
تھا کہ اگر ہزار کمند سے کوئی اوسکی طرف کھینچتا تو بھی مین ارادہ اوسکا نکرتا لیکن لکھا پیشانی کا
تھا کہ تقدیر الٰہی سے ہی اوسکے بندہ مجبور ہی اور دوسرے تیرے دمدمہ نے ای دمنہ
مجھکو ورطہ ہلاکت مین ڈالا ورنہ مین کب دیدہ و دانستہ دام بلا مین گرفتار ہوتا اب دست
تدبیر دامن تدارک سے کوتاہ ہی کہ اوسکا وقت باقی نرہا مصرعہ چون کنم خود کردہ را
تدبیر نیست + اور بزرگون نے کہا ہی کہ جو کوئی کہ دنیا سے قدر کافی پر قانع ہو اور طلب
زیادتی کی کرے مثال اوسکی ایسی ہی کہ ایک شخص کوہ الماس تک پہنچے اور ہر ساعت
اوسکی نظر بڑے ٹکڑے پر پڑے اور خیال کرے کہ یہ بہت بڑی قیمت کو بکیگا اس خیال سے
آگے بڑھتا جائے اور ہر چند ریزہ ہائے الماس سے پانون اوسکے چھلتے جائین پر دھن
طلب مین خبردار نہو اور کچھ ہاتھ آوے یا نہ آوے لیکن یہ آگے ہی بڑھتا جائے اور وہ زخم
ہر دم زیادہ ہوتے جائین اور یہ اوسی صدمے سے کوہ پر ہلاک ہو جاوے بیت از بلای
طلبی کار تو آید بزیان + سود اگر خواہی از اندازہ زیادت مطلب + دمنہ نے کہا کہ یہ سخن
نہایت پسندیدہ کہا تو نے کہ جو بلا کسی پر نازل ہوئے منشا اوسکا حرص و طمع ہوتا ہی
بیت ہوا جو کوئی مبتلاے طمع + وہ ہوگا اسیر بلاے طمع + جو گردن کہ زنجیر حرص
مین باندھی جاتی ہی آخر کو تیغ ذلت سے کاٹی جاتی ہی اور جسکے دماغ مین کہ سوداے
طمع جگہ پکڑتا ہی آخر کو وہ سر خاک برابر ہوتا ہی اور اکثر اشخاص کہ غلبۂ حرص سے
امید دولت پرورش نکبت مین پڑی ہین آخر کار قعر مہلکۂ مضرت مین گرفتار ہوئے ہین
جیسے ہوے کہ وہ صیاد روباہ کی طمع رکھتا تھا آخر سر پنجۂ پلنگ سے دماغ اوسکی
فنا سے باہر ہوا شنزبہ نے کہا یہ ماجرا بیان کیا چاہیے حکایت دمنہ نے
کہا کہ ایک صیاد نے صحرا مین روباہ کو دیکھا کہ نہایت چستی و چالاکی سے ایک دشت مین گشت

کرلی ہی صیاد کو بال او جکے خوش آئے یا خود صلاح اوسکی گرفتاری کی کرکے ایک سوراخ
اوسکی دیماس کے پاس کھودا اور خس و خاشاک سے چھپا کے پارۂ گوشت اوسپر رکھکے
آپ کمینگاہ مین جا بیٹھا جبکہ وہ روباہ دیماس سے باہر آئی اور بو اوس جیفے کی ناک مین پہنچی
نزدیک آگے جاہا کہ اوسے کھائے پھر دل مین اندیشہ کیا کہ اگرچہ بو اس جیفے کی دماغ کو معطر
کرتی ہی لیکن بوے بلا بھی مشام ہوشیاری مین آتی ہی اور عقلا اوس کام کے نزدیک کہ جسمین
احتمال ہلاکت کا ہو نہین جاتے ہین اور خردمند ایسے کام کو کہ اندیشہ فتنے کا جسمین متصور ہو نہ
کرتے ہین ایک احتمال یہ ہی کہ کوئی جانور مرگیا ہو اور گمان غالب یہ ہی کہ اس جیفے کے تلے دام بھی
بچھایا ہو بہر تقدیر ایسے اندیشۂ ضرر سے حذر اولی ہی **نظم** مرترا چون دو کار پیش آید + کہ ندانی
کدام باید کرد + آنکہ در وی مظنۂ خطرست + آنت برخود حرام باید کرد + وانکہ بے خوف و
بے خطر باشد + بہانت قیام باید کرد + روباہ نے یہ فکر کرکے خیال جیفے سے کنارہ کیا اور
ایکطرف کی راہ لی اس اثنا مین پلنگ گرسنہ کوہ سے نیچے اوترا جبکہ بو اوس مردار کی سونگی
بلا تامل اوس جیفے پر دوڑا پانون رکھنے کے ساتھ اوس گڑھے مین گرا جبکہ صیاد نے
پلنگ کے گرنے کی آواز سنی سمجھا کہ روباہ گری ہی نہایت حرص سے بے تامل اوس گڑھے مین
اوترا صیاد کے آنے کے ساتھ ہی پلنگ نے پیٹ اوسکا چیر ڈالا صیاد غلبۂ حرص و بے
عقلی سے ہلاک ہوا اور روباہ فیض قناعت و قطع طمع سے جان سلامت لیگئی فائدہ
اس مثل کا یہ ہی کہ آفت طمع اور شقاوت زیادہ طلبی آزاد کو بندہ اور بندے کو شرافگندہ
کرتی ہی شتربہ نے کہا کہ واقعی غلطی کی مین نے کہ ملازمت شیر کی اختیار کی کیا جانتا تھا یہ کہ
وہ قدر خدمت کی پہچانیگا بزرگون نے سچ کہا ہی کہ صحبت اوسکی کہ قدر محنت کی پہچانے اور خدمت
اوسکی کہ قیمت محنت کی نہ پہچانے مانند اوسکے ہی کہ کوئی شخص امید محصول پر تخم شیرین زمین شور
مین بوئے یا آب روان پر غزلہاے خوش مضمون لکھے و یا تصویر سے بامید توالد و تناسل
عشق بازی کرے یا گوبے سے چراغ کی بقا سمجھے **قطعہ** معشوق و بادشاہ مین ہرگز وفا
نہین + سچ پوچھیے اوسمین ہرگز لگا نہین + کوئی چراغ آتش گل سے جلا نہین + پیاسے
کو قطرہ آب گہر سے ملا نہین + دمنہ نے کہا اس بات سے درگذر اور اپنے کام کی تدبیر کر

حکایت شتر و گرگ و شغال و زاغ

شتنزبہ نے کہا کیا چارہ کرون بہ یقین جانتا ہون اور میری عقل بھی حکم کرتی ہی کہ شیر میرے حق مین بدی تجویز نکریگا مگر اہل صحبت میری ہلاکت مین البتہ کوشش کرتے ہین اگر نقد یر میری نے زندگانی کی ترازو کف فنا مین سپرد کی ہی تو ہر آئینہ بلا پالقا میرا ظالمان مکار اور ستمگاران غدار دست بدست اوٹھا وینگے جیسا کہ گرگ و شغال و زاغ نے ارادہ اونٹ پر کرکے باتفاق یکدیگر غالب آئے دمنہ نے کہا کہ یہ ماجرا کیونکر تھا **حکایت** شتنزبہ نے کہا کہتے ہین کہ زاغ سیاہ چشم اور گرگ تیرہ بخت اور شغال پُر مکر ایک شیر شکاری کی خدمت مین حاضر رہتے تھے اور اونکا بیشہ شارع عام کے نزدیک تھا ایک اونٹ سوداگر کا اوس بیشے کی حوالی مین درماندہ ہوکے رہگیا ایک مدت کے بعد قوت پاکے ہر طرف چارے کی طلب مین پھرتا تھا کہ گذر اوسکا اوسی بیشے مین ہوا جبکہ شیر کے نزدیک پہنچا آداب خدمت بہزار فروتنی بجالایا شیر نے استمالت کی اور حال پوچھا شتر نے سوال کیا کہ غلام چاہتا ہی کہ سکونت اس بیشے کی اختیار کرکے باقی عمر شہریار کی خدمت مین بسر کرے شیر نے کہا کہ اگر رغبت ہماری صحبت کی رکھتا ہی تو تجھے امان و اجازت ہی اونٹ شاد ہوا اور اوس بیشے مین بسر کرنے لگا ایک مدت کے بعد وہ شتر نہایت فربہ ہوا ایک روز شیر شکار کیواسطے گیا تھا اتفاقاً فیل مست سے دوچار ہوا اور جنگ عظیم واقع ہوئی شیر مجروح ہوکے اپنے مسکن کو پھر آیا اور دردناک و مجروح بستر رنجوری پر گرا زاغ اور شغال اور گرگ کہ اوسکے خوان احسان سے لقمہ پاتے تھے بے برگ و نوا رہے شیر از راہ الطاف کہ بادشاہ کو خدام پر ہوتا ہی یہ حال انکا دیکھکے متاسف ہوا اور کہا کہ رنج تمھارا مجپر دشوار ہی اگر کوئی صید نزدیک ہو تو اطلاع دو کہ مین اسی حال مین نکلکر اوسے شکار کرون تا تم بھوکے نرہو انھون نے شیر کے پاس سے اٹھکے ایک گوشے مین باہمدگر مصلحت کی کہ اس اونٹ سے نہ اشنا کو منفعت ہی اور نہ ہمین الفت اب شیر کو اس بات پر لایا چاہئے کہ اوسے شکار کرے تا وہ چار دن ہمین اور شیر کو سد رمق پہنچے شغال نے کہا کہ اس خیال باطل سے درگذر کہ شیر نے اوسے امان دی ہی جو کوئی کہ بادشاہ کو غدر پر تحریص کریگا اور نقض پیمانہ عہد پہ دلیری دلائیگا حقیقت مین یہ خیانت ہی اور خائن ہر حال مین مردود ہی اور

خدا ورسول اوس سے ناراض اور خلق ناخوش رہیگی نظم ہر کہ در وے طمع خیانت گر ہست
دین وے از عہد امانت بری ست + سکہ مردمی ز امانت بود + قلب مردم ز خیانت
بود + زاغ نے کہا کہ اس بات مین حیلہ کیا چاہیئے اور شیر کو اس عہد سے باہر لایا چاہیئے
تم سب یہان ٹھہرو مین جاتا ہون اور ابھی آتا ہون اسکے بعد شیر کے نزدیک جاکے کھڑا
ہوا شیر نے کہا کہ کوئی شکار کی خبر لایا ہی زاغ نے کہا کہ کسی کی آنکھ بھوک کے غلبے سے کام نہین
کرتی ہی اور قوت حرکت کی بھی نہین رہی مگر ایک طور غلامون کی خاطر مین آیا ہی اگر بادشاہ
اوسپر راضی ہو تو سب کو رفاہیت تمام سے نعمت پہنچتی ہی شیر نے کہا کہ عرض کر زاغ
نے کہا کہ اونٹ ہم مین اجنبی ہی اور اوسکی مصاحبت سے کوئی نفع بھی متصور نہین ہی گویا
ہمدست اسوقت مین ایسا صید کہ از خود شکار دام افتادہ ہی ہاتھ آتا ہی شیر یہ بات سنکے
نہایت غضب مین آیا اور کہا کہ خاک ایسے رفیقون کے سر پر ہو کہ جز شیوہ نفاق اور شیمہ
عہد شکنی بات نہین جانتے ہین او طریق رفق و فتوت سے محض بیگانہ ہین اور مجھے
وہ بات تعلیم کرتے ہین کہ جس سے خدا ناراض ہو اور سلطنت برباد ہو جائے بھلا جسنے یہ
شعر مؤلف کا سنا ہوگا وہ کیونکر خوف خدا سے غفلت کریگا **بیت** منو مغرور گر زیر
نگین یہ ہفت کشور ہون + سلیمان سے یہان اک دم مین لیلیے دیو خاتم کو + عہد کا توڑنا
کس مذہب مین جائز ہی کہ پہلے اوسے اپنی زنہار مین لینا اور پھر پیمان شکنی کرکے
اوسے ہلاک کرنا اس سے بھی کوئی بری بات ہی **بیت** ہر شاخ پایدار کہ از دست
سربلند + مشکن بہ دست خویش کہ آنہم شکست تست + زاغ نے کہا کہ مین اس مقدمے کو
جانتا ہون لیکن حکما نے کہا ہی کہ ایک نفس کو اہل بیت کے واسطے فدا کرنا چاہیے اور
اہل بیت کو قبیلے کے واسطے اور قبیلے کو فدائے شہر اور اہل شہر کو فدائے شہریار کرنا چاہیے
ہی کہ سلامتی اوسکی اہل زمانہ کو فائدہ پہنچائیگی اس صورت مین صاحب عہد صفت غدر سے
پاک رہیگا اور اوسکی ذات مشقت فاقہ سے سلامت رہیگی شیر نے یہ سنکر گردن جھکائی
زاغ آیا اور یارون سے کہا کہ اول قصہ ہلاکت شتر کا مین نے عرض کیا پہلے تو سرکشی کی او
اوسکے بعد نیم راضی ہوا اب یہ تدبیر ہی کہ سب اونٹ کے پاس چلین اور ذکر شیر کی

بھوک اور رنج کشی کا بیان کرین اور کہین کہ ہم بپناہ سایۂ دولت کامگار مین روزگار
خرمی کے ساتھ بسر کرتے تھے اب جو یہ حادثہ درپیش آیا مروت تقاضا نہین کرتی ہی کہ
جان او ر نفس اپنا اوسپر فدا نکرین والا کفران نعمت کے ساتھ منسوب ہونگے اور مروت
وجوانمردی سے محروم رہینگے بہتر یہ ہی کہ ہم سب شیر کے پاس چلین اور اوسکا شکر انعام و اکرام
بیان کرین اور کہین کہ ہمسے اور کچھہ نہین ہوسکتا ہی مگر جان اور نفس اپنا تجھپر فدا کرتے ہین
اور سب عرض کرین کہ بادشاہ آج چاشت ہمارے گوشت سے کرے اور دوسرا اوسکے
قول کو رد کرے حتی کہ نوبت شتر کی آئے ممکن ہی کہ شتر کا مارنا قرار پائے پس باتفاق سب
شتر کے پاس گئے اور یہ سب فضولی[له] اوس سے بیان کی شتر سادہ لوح اونکے افسون پر
فریفتہ ہوا اور اسی نوع سے کہ مذکور جسکا ہوچکا بات کو قرار دیکے شیر کے پاس آئے اور زاغ
نے زبان کھولی اور یہ شعر مؤلف کا پڑھا بیت دشمن ترے پامال رہین صورت سبزہ + ہو جائے
نہ خزان تیرے گلستان کے برابر + ہماری راحت وصحت بادشاہ کی سلامتی مین ہی اب جو خوش
ہیتی آئی ہی بادشاہ کو اگر میرے گوشت سے سدرمق حاصل ہو تو عین راحت ہی مجھے نوش
فرمائیے اورون نے کہا کہ تیرے گوشت کھانے سے کیا سیری بادشاہ کو ہوگی بیت تو کون
ہی جو شمار مین آئے + گیا مطبخ شہریار مین آئے + زاغ نے یہ بات سنکے گردن جھکائی شغال
نے عرض کیا مدت دراز متمادی ہوئی کہ تیرے سایۂ دولت مین تا آفتاب حوادث سے
بہزار امن وامان گذران کی ہی مین نے آج کہ ماہتاب بادشاہ کا خسوف مضرت مین مبتلا ہی
چاہتا ہون کہ ستارۂ اقبال بے زوال میرے افق حال سے طلوع کرے یعنی بادشاہ طعمہ
چاشت کا میرے گوشت سے فرمائے اورون نے جواب دیا کہ جو کچھہ کہ عرض کیا تو نے
یہ محض ہواداری اور حق گزاری ہی مگر تیرا گوشت کہ بدبو رکھتا ہی مبادا تناول سے
سبب رنج بادشاہ کا زیادہ ہو شغال خاموش رہا اور گرگ آگے بڑھا اور زبان ثنا یون
کھولی بیت خدا یار تیرا ہو ہی شہریار + عدو ور فرمیدان ہو تیرا شکار + میری بھی
جان بادشاہ پر فدا ہی اس بات کا آرزومند ہون کہ بادشاہ بخوشی میرے
اجزا کو اپنے دانتون مین جگہ بخشے یارون نے کہا کہ یہ بیان تیرا محض اخلاص

له فضولی آنکه بکار لا یعنی مشغول شود و زیادہ سری کند ۱۲ ام اینجا معنی

اور علامت اختصاص ہی مگر تیرا گوشت خناق اور ضرر مین زہر ہلاہل کے برابر ہی گرگ نے سنکے قدم پیچھے رکھا اور شتر دراز گردن نے بحکم کل طویل احمق لعباد اے شر الدواب کے یہ شعر مؤلف کا پڑھا بیت کمان چرخ ترے دوست کی ہو حلقہ بگوش + تیرے عدو کو لگا شہاب ثاقب تیر + کہ مین از خاک برداشتہ اس حضرت کا اور پرورش یافتہ اس دولت کا ہون اگر بادشاہ اپنے مطبخ کے واسطے اس ناچیز کا گوشت قبول فرمالے اور جان میری کام آئے تو بھی بار احسان سے سبکدوش نہین ہو سکتا ہون بیت تو کرے ذبح تو مین زیست کی لذت سمجھون + کام آئے جو مری جان سعادت سمجھون + سب اہل فریب متفق الکلمہ ہو کے کہ تیری یہ بات فرط شفقت و صدق عقیدت سے نزدیک ہی فی الواقع گوشت تیرا خوشگوار اور بادشاہ کے مزاج کے لیے سازگار ہی رحمت ہی تیری ہمت پر کہ اپنے ولی نعمت سے سبحان مضائقہ نہ کیا اور اس مطلے سے اپنا نام نیک صفحۂ روزگار پر یادگار چھوڑا بیت زر کے دینے کو تو حاضر ہین ہزار + جان دینا ہی نہایت دشوار + اسکے بعد سب حملہ آور ہوے اور اجزا اوس مسکین کے پارہ پارہ کر ڈالے یہ مثل اسواسطے بیان کی تا جانے تو کہ فریب اہل مکر کا خصوصًا جسوقت کہ متفق ہوتے ہین خالی نہین جاتا ہی دمنہ نے کہا کہ اسکے دفع کی کیا تدبیر ہی شنزبہ نے کہا کہ اس حال مین تدبیر میری راہ صواب سے دور نظر آتی ہی بلکہ سواے جنگ و جدال و حرب و قتال اور چارہ نہین دیکھتا ہون کہ حفظ مال اور حفاظت جان کے لیے اگر کوئی مارا بھی جاتا ہی تو دائرۂ شہدا مین داخل ہوتا ہی بموجب اس حدیث شریف کے من قتل دون نفسہ فھو شہید اگر میری اجل شیر کے ہاتھ سے مقدر ہی تو چارہ کیا لیکن ہمت مردانہ کے ساتھ مارا جاؤن تو بہتر ہی کہ کوئی بے حمیت اور بے غیرت تو نہ کہیگا اور موت نیکنامی کے ساتھ بہتر ہی زندگانی سے بدنامی کے ساتھ دمنہ نے کہا کہ مرد خردمند جنگ کے وقت پیشدستی نہین کرتے ہین سنا ہوگا کہ پیشدادیون اور کیانیون کا قاعدہ تھا کہ دشمن پر پیشدستی نکرتے تھے اور اسمین بہت سے فوائد ہین کہ ہنگام حرب سبقت کرنا بیخردی کا اور خطرے بزرگ کی دلیل ہی بلکہ اصحاب رائے مدارا اور تلطف کو بہتر کرتے ہین اور بنا فتنے کا دفع کرنا ملاطفت کے ساتھ اولی جانتے ہین نظم جو لوگ کہ تلے ہوے مین دلا

عاقل دہر اگرچہ نہین خبر مہر عدو پردۂ قہر پوشیدہ نہین ہی یہ مثل مشہور ہی مرتا ہو
جو گڑ سے کیون اوسے دیجے زہر دوسرے دشمن ضعیف کو خرد و خوار نہ جاننا چاہیے اگرچہ
قوت اور زور سے برنہ آئے شاید کہ غدر و فریب سے آتش فتنہ کو بھڑکا دے اور تو خود حالات
شیر کو جانتا ہی اور اوسکا غلبہ شرح و بسط سے تجھے معلوم ہی پس اوسکی دشمنی اور غائلہ سے بیخبر
غافل ہو کہ جو کوئی دشمن کو خوار جانتا ہی اور اوسکی محاربت سے اندیشہ نہین کرتا ہی پشیمان ہوتا ہی
جیسا کہ وکیل دریا گشت بہ تحقیر طیطوی سے ہوا شیر نے پوچھا کہ یہ کیونکر تھا دمنہ نے کہا
حکایت ہی کہ ساحل دریاے ہند پر ایک نوع پرندون کی ہی کہ اونکو طیطوا کہتے ہین ایک جوڑا
اونکا دریا کے کنارے نشیمن رکھتا تھا جبکہ وقت انڈے دینے کا آیا مادہ نے کہا کہ انڈے رکھنے
کے واسطے جگہ ڈھونڈھا چاہیے کہ فراغ سے وہان گذران کرین نر نے کہا کہ یہ موضع پاک اور
جاے دلکش ہی اب اوٹھنا اس محل سے مشکل نظر آتا ہی یہین انڈے دیا چاہیے مادہ نے کہا کہ یہ جگہ
اندیشہ کی ہی کہ اگر دریا موج مارے اور بچون کو لیجائے تو کسقدر رنج اوٹھانا پڑے نر نے
کہا کہ خیال مین نہین آتا ہی کہ وکیل دریا اسقدر دلیری کرے کہ ہمارے بچے لیجائے اور اگر بالفرض
ایسی حرکت کرے کہ بچے ہمارے غرق ہوجائین تو مین انتقام اپنا قرار واقعی اوس سے لونگا
کجروی جسے کرے کیا ہی مجال دریا صورت موج ہوا تر ابھی حال دریا مادہ نے کہا کہ اپنی
حد سے تجاوز کرنا لائق نہین ہی اور زیادہ اپنے طور سے لاف مارنا اہل خرد کو سزا ہے تو کس
قوت اور قدرت پر وکیل دریا سے انتقام لیگا اور کس شوکت و مرتبت پر مجادلت اور
منازعت اوس سے کریگا **بیت** یہ سنا ہی شکار انداز سے صعوہ بڑا نہین شہباز سے
اس اندیشے سے درگذر اور بچون کے واسطے کوئی مکان محفوظ اور جاے حصین
اختیار کر اور میری نصیحت سن جو کوئی سخن ناصحون کا نہ سنیگا اور پند یاران مشفق پر
کاربند نہوگا تو اوسے وہ پہونچیگا جو سنگ پشت کو پہونچا نر نے کہا کہ یہ حکایت
کیونکر تھی مادہ نے کہا **حکایت** کہتے ہین کہ ایک آبگیر مین کہ پانی اوسکا صفا مین مانند
آئینے کے عکس پذیر تھا اور عذوبت و لطافت مین عین آب حیات اور چشمہ
سلسبیل سے برابری کرتا تھا اوس جگہ ایک سنگ پشت اور دو بطین باہم

لیطوی در برہان قاطع نوشتہ کہ طیطو بر وزن تیہو نوعی از مرغان ۱۲ منتخب

صعوہ بفتح صاد و سکون عین مہملہ بفارسی ... ہندی ممولا گویند ۱۲ منتخب

حصین بفتح حاے حطی و کسر صاد ...

مسکن رکھتی تھین اور مجاورت کے سبب سے سر رشتہ انکی محبت کا مصادقت کو پہونچا تھا اور ہمسائگی مانند ہمخانگی کے ہوگئی تھی لمؤلفہ **بیت** زہے وہ زیست جو یار و ن مین گذرے خوشا وہ دم جو غمخوار و ن مین گذرے + ناگاہ دست روزگار غدار نے اونکے رخسارۂ حال کو خراش دینا شروع کیا اور سپہر مینا فام نے صورت مفارقت کی آئینۂ روز و شب سے دکھانا آغاز کی یعنی ہر روز پانی اوس چشمے کا خشک ہونے لگا مصرعہ وای الغیم ماکدرہ الدہر + آخر اوس پانی مین کہ مادۂ حیات اور ممد معاش تھا نقصان کلی ظاہر ہوا لطون نے جبکہ یہ حال دیکھا سمجھین کہ بے آب زندگانی ناممکن ہی ناچار دل وطن سے اوٹھایا اور عزیمت سفر کی مصمم کی **بیت** ناسخ جسکو وطن مین چین نہ ہو وہ سفر کرے + گذرے وطن سے دشت بلا مین گذر کرے + ہرچند کہ رنج سفر کا بد ہوتا ہی مگر جفاے وطن سے بہتر ہی اسکے بعد با دل پر غم اور دیدہ پر نم سنگ پشت کے پاس آئین اور سخن الوداع درمیان لائین اور یہ بیت پڑھنے لگین **بیت** جدائی تری کسکو منظور ہی + زمین سخت ہی آسمان دور ہی + سنگ پشت سوز فراق سے رو دیا اور کہا کہ یہ کیا بات ہی اور بغیر تمہارے کیونکر میری زندگی بسر ہوگی جبکہ مجکو طاقت وداع کی نہین ہی تحمل فراق کا کیونکر کر سکونگا **بیت** ناسخ ابھی ہرچند کہ بچھڑا نہین وہ گل مجھسے + ایسا نالان ہون کہ شرمندہ ہی بلبل مجھسے + لطون نے جواب دیا کہ ہمارا جگر بھی خار خار مفارقت سے ریش ہی اور سینہ التہاب زبانہ آتش مہاجرت سے بریان لیکن کیا کرین کہ نزدیک ہی کہ خرابی بے آبی کی ہماری خانہ وجود کو باد فنا سے برباد کر دے لاجرم بضرورت ترک یار و دیار کرنا اور کربت غربت اختیار کرنا پڑا ہی لمؤلفہ **بیت** کہان عاشق نکلتا ہی برغبت کوے جانان سے + بمجبوری قدم آدم کا نکلا باغ رضوان سے + سنگ پشت نے کہا کہ جانتا ہون مین پانی نہونے کی مضرت تمہارے حق مین حکم زہر قاتل کا رکھتی ہی اور زندگانی بے پانی ممکن نہین ہی لیکن حق صحبت قدیم مقتضی اسکا ہی کہ مجھے بھی اپنے ساتھ لیچلو اور محنت آباد فراق تنہائی مین تنہا نچھوڑو ناسخ جاتا ہی سفر کو تو جو اے جان + بیکار ہی پھر یہ جسم بیجان + لطون نے کہا کہ اے دوست یگانہ واے ہمدم فرزانہ تیری جدائی کا رنج جلاے وطن سے زیادہ تر ہی ہم جس جگہ لیجاوینگے

اگر رفاہیت تمام بھی ملی اور عشرت کامل بھی حاصل ہوئی تو بھی تیرے دیدار کے بغیر دیدۂ عیش
تیرہ اور چشم بخت خیرہ رہینگے لیکن کیا کرین کہ ہمارا چلنا پانوئن سے روے زمین پر اسقدر مسافت
دور و دراز کے ساتھ متعسر اور تیرا اوڑنا اوج ہوا پر ہمارے اتفاق مین متعذر ہی لیس اس تقدیر
پر ہمارا تیرا ساتھ کیونکر ہو سکے سنگ پشت نے کہا کہ چارہ اس کام کا کچھ تمھارے ذہن رسا
سے حاصل ہو تو دور نہین اور مجھ خستہ جان و فتار رسیدہ ہجران سے اسکی تدبیر کچھ نہین
ہو سکتی ہی بطون نے کہا کہ ای یار عزیز ہم اسکی بھی تدبیر کر سکتے ہین لیکن مجبور اسمین ہین
کہ جو کچھ کہ کہینگے وہ تجھسے نہو سکیگا اور جو عہد کہ تو کریگا اوسپر ثابت نرہیگا سنگ پشت
نے کہا کہ ہرگز نہوگا کہ تم میری اصلاح کے واسطے بات کہوگی اور مین نکرونگا اور جو وعدہ
کہ سراپا میرے واسطے مفید ہوا اوسپر ثابت نرہونگا ایسا بھی مجنون نہین ہون کہ اپنے
نیک و بد کو نسمجھون بیت شرط کرتا ہون نہوگا تیرے کہنے کے خلاف + عہد کرتا ہون
نہوگا اوس سے ہرگز انحراف + بطون نے کہا کہ شرط یہ ہی کہ جو ہم تجھے ہمراہ اوٹھا لیچلین تو مطلق
راہ مین بات نکرنا کسواسطے کہ جو ہمین ہمارے روبرو ہوا پر اس ہئیت کذائی سے دیکھیگا تعریض اور کنایہ
سے اپنے اپنے طور پر کلام کریگا تو جو سنے یا جو کچھ کہ دیکھے مطلق نبولنا سنگ پشت نے کہا
کہ مطلق مین آپکے فرمانے سے تجاوز نہ کرونگا اور یہ شعر سرکا میری تعلیم کو کفایت کرتا ہی بیت خموشی کی
ہماری جابجا اب قصہ خوانی ہی + برابر سو زبان کے ایک اپنی بیزبانی ہی + اسی کے مناسب
حال رباعی شیخ ناسخ صاحب کی ہی رباعی کرتی ہی فزون قدر بشر خاموشی + ہر عیب کو
کرتی ہی ہنر خاموشی + ہو مردم چشم سان سراپا بینا + انسان سے ہو سکے اگر خاموشی بطون
نے ایک لکڑی نکالی اور سنگ پشت سے کہا کہ اسے دانتون سے مضبوط پکڑ اور بطون نے
دونون جانب سے اوس چوب کو نوک مین پکڑا اور اسی ہئیت سے ہوا پر اوڑین اور اوسی
تالاب کی طرف کہ جہان پانی تھا روانہ ہوئین قضارا انکا گذر ایک قریے پر ہوا جبکہ نظر
وہانکے لوگونکی ان بطون پر پڑی دیکھا ایک چوب ہی کہ اوسمین سنگ پشت لٹکتا ہی اور دونون
کو نے اوسکے دو بطین نوکون مین پکڑے ہوئے اوڑی جاتی ہین ایسطرح کا تماشا کبھی کسی نے
ندیکھا تھا شیخ و شریف اوس قریے کے غوغا کنان دوڑے کہ یہ کیا عجائبات ہی ہر ایک

ف شیخ بالفتح مرد فرومایہ و فاسق ۱۲

اپنی اپنی طرح سے کلام کرتا تھا اور سنگ پشت کو ناگوار گذرتا تھا ایک ساعت صبر تو سنگ پشت
نے ضبط کیا آخر آتش غضب یکبارگی سینۂ سنگ پشت مین جوش زن ہوئی اور طاقت ضبط
کی نرہی اور کہا کہ آنکھین تمھاری اندھی ہوگئی ہین کیون چلاتے ہو ادہر سنگ پشت نے
لب کھولے اور اودھر زمین پر گر البطین چلائین کہ تو نے خلف عہد سے ہمین رنج مین اور آپکو
ہلاکت مین ڈالا وما علی الرسول الا البلاغ یہ کہکے راہ اپنی لی اور سنگ پشت ہلاک ہوا
فائدہ اس مثل کا یہ ہی کہ جو کوئی نصیحت کو ناصح کی سمع قبول مین جگہ نہ دیگا وہ اپنی ہلاکت
مین سعی کریگا لمؤلفہ بیت ہمیشہ پشیمان واحمق رہیگا * جو کہنا کسی کا نہین مانتا ٹیٹوی
کے نر نے کہا کہ مین نے سنی یہ مثل اور اوسکا مضمون معلوم ہوا لیکن تو نہ ڈر کہ شخص
نردل اور خوف خوردہ ہرگز مراد کو نہین پہونچتا ہی اور بات وہی ہی کہ مین نے جو پہلے کہی تھی
کہ وکیل دریا رعایت ہماری لوازم واجبات سے جانیگا مادہ نے ناچار اوسی جگہ پر بیضے
رکھے جبکہ بچے نکلے تھوڑے سے عرصے کے بعد موج آئی اور اون بچون کو لیگئی مادہ نے
اس حال کے مشاہدے کے بعد گریبان اپنا چاک کیا اور نر سے کہا کہ ای خاک بر سر من جانتی تھی
مین کہ یہ دریا میرے بچون کو خاک مین ملائیگا اور آتش فراق میرے خرمن جان کو لگائیگا مگر
تیری عقل ناساز نے مجھے خراب کیا اب کیا تدبیر کریگا کہ میرا ریش دل اوس مرہم سے
التیام پذیر ہو نر نے کہا کہ میرا وہی قول ہی کہ مین انتقام اپنا وکیل دریا سے لونگا بس
اسی حال مین اور پرندون کے پاس گیا اور جو کہ پیشوا اوس قوم کے تھے اونکو جمع کیا
اور اپنا حال اونسے مشرح بیان کر کے کہا کہ اگر آج تم سب متفق ہوکے داد میری وکیل دریا
سے نہ لوگے تو جرأت اوسکی بڑھ جائیگی کہ بعد اسکے یہ ارادہ تم سبکے بچون کا کریگا اور یہ
نقصان مستمر ہم سبکے حق مین قرار پکڑ لیگا اب اسکے بعد اپنے اپنے فرزندون سے سب قطع
امید کرین یا مسکن اور وطن اپنے سب چھوڑ دین لمؤلفہ بیت یا گوارا کیجیے قطع امید
اولاد سے * عزم غربت کیجیے یا خانہ آباد سے * اور یا متفق ہوکہ ہم عوض اپنا وکیل دریا سے
لین کہ گر بہ کشتن روز اول بہتر ہی مصرعہ علاج واقعہ پیش از وقوع باید کرد * سب پرندے
اس حال سے آگاہ ہوکر باہم اوڑے اور سیمرغ کی خدمت مین حاضر ہوکے صورت حادثہ عرض

کی اور کہا کہ اگر غنیم بیت کا کہا ئیگا تو تو سلطان ہمارا ہی اور اگر ہم وانکی زاری کی نکر لگا تو فرمان
مرغون کی سلطنت کا تیرے صفحۂ دولت سے مٹا کے منشور[۱] انکی پاسبانی کا اور کے نام پر لکھا
جائیگا بیت غم زیر دستان بخور زینہار + بترس از زبردستی روزگار + سیمرغ نے انکی استمالت[۲]
کی اور باخدم وحشم اپنی دار السلطنت سے متوجہ اس غائلہ کی دفع پر ہوا اور سب پرندون نے
اوسکی امداد و رفاقت پر قوی دل ہوکے ساحل دریا ہند کیطرف رخ کیا جبکہ سیمرغ اپنی سپاہ
کے ساتھ کہ حساب محاسب مین نہ سماوے اور انکا عدد صفحات میزان امکان مین تولا نجائے
اوس دریا کے نزدیک پہونچا المؤلفہ نظم سبکے سب تند خو وخون آشام + سبکے پنجون مین ناخنون
کے حسام + سب لاور دلیر و دشمن سوز + فوج اعدا پہ سبکے سب فیروز + سب کے سب پہنے
بکتر پر و بال + دل سے آمادۂ جدال و قتال + کرنا جنگ مین تھین منقارین + بال و بازو
تھے تیز تلوارین + دوستی کو ہزار بھی کم ہین + مولین بے شمار بھی کم ہین + ہی بہت ایک بھی
عداوت کو + ہو حذر صاحب بست کو + نسیم نے کہ سلسلہ جنبان موج ہوتی ہی یہ خبر وکیل
دریا کو پہونچائی وکیل دریا کا اپنے حوصلے مین طاقت مقاومت سیمرغ نہ رکھتا تھا بیا جاری
بچے ٹیٹہری کے پھیر دیئے غرض اس افسانے کی ایراد سے یہ ہی کہ کسی دشمن کو اگرچہ کیسا
ہی حقیر ہو خوار سمجھنا نہ چاہیے بعض جگہ سوزن خرد قامت وہ کام کرتی ہی کہ نیزۂ دراز
سے وہان کچھ نہین ہو سکتا ہی حکیمون نے کہا ہی کہ دوستی ہزار تن کے مقابلے مین ایک
دشمن کی بعضی جگہ کام نہین آتی ہی شنزبہ نے کہا کہ مین جنگ مین ابتدا نکرونگا تا بدنامی
اور کافر نعمتی سے منسوب نہون مگر جو شیر خواہی نخواہی قصد میرا کریگا تو صیانت نفس
اور مدافعہ اوسکا مجھپر واجب ہی دمنہ نے کہا کہ جب تو شیر کے پاس پہونچے اور دیکھے
کہ دم اوٹھا کے زمین پر مارتا ہی اور سرخی اوسکی آنکھون کی شعلے کی طرح چمکتی ہی تب تو
یقین کرنا کہ آج اوسنے میرا قصد کیا ہی شنزبہ نے کہا کہ اگر کوئی بات اسطرح پر مشاہدہ کرونگا
تو یقین ہوگا اور شک باقی نہ رہیگا اوسوقت حتی الوسع جو کچھ کہ ہو سکیگا قصور نہ کرونگا
دمنہ اس بات سے خوش ہوکر روانہ ہوا المؤلفہ بیت اور کے غم سے خوش
جو ہو عقل اوسے ذرا نہین + شرم نہین حیا نہین صدق نہین صفا نہین + کلیلہ نے

[۱] منشور بالفتح یعنی فرمان بادشاہان ۱۲

[۲] استمالت بالکسر مائل کردن بخود بنرمی دلجوئی کردن ۱۲

[۳] ... ۱۲

[۴] ... ۱۲

کہاکہ کام کہان تک پہونچا اور مہم نے کس چیز کے ساتھ انجام پایا دمنہ نے جواب دیا مرے
بخت بھی بیدار ہوا اور آسمان بھی یار ہی + بحمد اللہ کہ فراغ تمامتر نے منہ دکھایا اور کار دشوار
نے آسانی سے سر انجام پایا اور سب احوال من اولہٗ الی آخرہ بیان کیا کلیلہ نے کہاکہ اچھا
نہ کیا تونے اور انجام اس کام کا تیرے واسطے غالب ہو کہ برا ہو دمنہ نے اسکا کچھ خیال نہ کیا
اور جاکر شنزبہ کو ہمراہ لیکر شیر کی خدمت مین آیا شیر نے دمنہ کی تعلیم کے موافق غرانا اور دم
مارنا شروع کیا شنزبہ کو یقین ہوا کہ شیر نے مقرر قصد میری ہلاکت کا کیا ہو اور اپنے دل مین
کہتا تھا کہ خدمت ملوک کی خوف ہلاکت سے خالی نہین ہوتی ہو اور ملازمت سلاطین کی ہمخانگی
مار اور ہمخوابگی شیر ژیان سے کم نہین ہی اگرچہ مار نہفتہ اور شیر خفتہ ہو آخر مار سر نکالیگا
اور شیر جاگیگا اور ضرر پہونچائیگا **بیت** مکن ملازمت پادشہ کزان ترسم + کہ ہم صحبت
سنگ و سبو شود ناگاہ + یہ خیال کرتا تھا اور اندیشہ جنگ کا دل مین کرتا تھا اگرچہ جانتا
تھا کہ جان بچانا بڑی دشوار ہی لیکن بحکم اسکے **بیت** وقت ضرورت چو نماند گریز +
دست بگیرد سر شمشیر تیز + آخر کو دونون طرف کہ جو دمنہ نے افسون پھونکا تھا علامت
اوسکی ظاہر ہوئی یعنی دونون طرف سے غرش شیر کی اور خوار گاؤ کی بلند ہوئی الطنطنہ
زغو غاے ایشان وحوش و سباع + وران دشت و بیشہ پریشان شدہ + آخر شیر
نے بیل کا گلا پکڑ کے چاڑ ڈالا اور کام اوس مسکین کا تمام کیا کلیلہ نے جبکہ یہ صورت دیکھی
دمنہ سے کہا **رباعی** صد حیلہ و نیرنگ برآمیختۂ + وانگہ ز میان کار بگریختۂ + باران بودہ
سالہ فرو ننشاند + این گرد بلا کہ بر انگیختۂ + ای نادان اپنی راے کی خامی دیکھتا ہی
اور جانتا ہی یا نہین دمنہ نے کہا وہ خامی کون ہی کلیلہ نے کہاکہ وہ تو ہو اور یہ کام کہ تو نے
کیا ہے سات ضرر اسمین ظاہر موجود ہین **اول** یہ کہ بے ضرورت اپنے ولی نعمت کو مشقت
مین ڈالا اور رنج قوی اوسکی ذات کو پہونچایا دوسرے اپنے مخدوم کو نقض عہد اور
بیوفائی کے ساتھ منسوب کیا اور اپنے حظ نفس کے واسطے بدنامی بادشاہ کی روا رکھی تیسرے
بے سبب خون مین ایک بے قصور کے سعی کی اور ورطہ ہلاکت مین اوسکو ڈالا چوتھے
خون بیگناہ کا اپنی گردن پر لیا کہ تا ابد اس مواخذے سے نچھوٹیگا پانچوین جماعت

کو بادشاہ کے حق مین بدگمان کیا غالب ہی کہ اکثر لوگ بادشاہ کی بیوفائی کے خوف سے
جلاے وطن اختیار کرین اور خان ومان سے آوارہ ہو کے محنت وبلاے جلا گوارا
کرین چھٹے سپہ سالار لشکر کو عرصۂ تلف مین ڈالا کہ ہر آئینہ جمعیت سباع کی بعد اس جانے
کے بے انتظام رہیگی ساتوین عجز اور ضعف اپنا ظاہر کیا تونے اور یہ جو تیرا دعوی تھا
کہ یہ کام مدارا سے بناؤنگا سو خوب بنایا تونے اور احمق ترین مخلوقات وہی شخص ہی
کہ فتنۂ خفتہ کو بیدار کرے اور جو مہم کہ صلح ونرمی سے تدارک پذیر ہوسکتی ہو اوسے
جنگ وخشونت مین ڈالے دمنہ نے جواب دیا **بیت** نہ نکلے کام اگر فرزانگی سے + تعلق
کیجیے دیوانگی سے + کلیلہ نے کہا کہ تونے خرد کے موافق کونسا کام کیا کہ درست نہ ہوا اور ہاتھ
سے معمار تدبیر کے کونسی بنا ڈالی کہ وہ بن نہ ائی اور افسوس کہ اتنا نہ سمجھا تو کہ رائے
درست اور اندیشۂ صواب کو جرأت شجاعت پر ترجیح ہی الرائی قبل شجاعة الشجعان **شعر**
کارہا راست کند عاقل کامل بسخن + کہ بصد لشکر جرار میسر نشود + ای دمنہ مجھے ہمیشہ
سے حال تیری عجب اور مغروری اور اس دنیاے فریبندہ کی جاہ پر مشغولی کہ خر نقش
بر آب وتماشاے یک نظر اور کچھ حقیقت نہین ہی معلوم تھا لاکن اوسکے اظہار مین مجھے
تامل تھا مگر اب سلیے کہ تو انتباہ پالے اور خواب غرور غفلت سے بیدار اور مستی شراب
جہالت سے ہوشیار ہو اتنا کہا جاتا ہی کہ اب تیری غفلت ونادانی حد سے زیادہ ہوئی
اور بادیۂ ضلالت مین سرگردانی اور پریشانی تیری بہت ترقی کر گئی تو اب ضرور ہی کہ
تجھے تیرگی اور فرط دلیری سے کہ امور ستکرہ مین بڑھ گئی ہی آگاہ کرون ہر چند
مجال قلم نہین کہ قطرہ اوس دریا سے بیان مین آسکے لیکن لازم ہی کہ کچھ بقدر اپنی
طاقت کے زبان آوری کرون **بیت** تا تو بدانی کہ چہا کردہ + نقش دغا بہ خطا
کردہ + دمنہ نے کہا کہ ای برادر ابتداے عمر سے تا ایندم وہ قول کہ نجاہے اور وہ
فعل کہ نامناسب ہی مجھسے وجود مین آیا ہو ایسا یاد نہین پڑتا ہی اور اگر کوئی عیب میرا
آپنے مشاہدہ کیا ہو وے فرمایئے کلیلہ نے کہا کہ تیرے عیب بہت ہین مگر وہ شخص
کہ شناسندہ عیب وہنر نہین بالے تجھین اول بڑا عیب یہ ہی کہ آپکو بے عیب جانتا ہی

یعنی عقل سے
او شجاعت دیوانہ
سے کام
ستکرہ یعنی
بد ... یعنی

دوسرے یہ کہ تیری گفتار کردار پر ترجیح رکھتی ہی اور یہ بات مشہور ہی کہ بادشاہ کیواسطے
کوئی بات اسکے برابر نہین ہی کہ قول اوسکے اہل کار کا اوسکے افعال پر رجحان رکھتا
ہو اور اہل علم قول اور فعل مین چار قسم کے ہوتے ہین اوّل یہ کہ کہین اور نکرین یہ طریقہ
منافقون کا ہی دوسرے یہ کہ نہ کہین اور کرین یہ عادت جوانمردون کی ہی تیسرے یہ کہ
کہین اور کرین یہ عادت عادلون کی ہی چوتھے یہ کہ نہ کہین اور نکرین یہ خصلت بدنفسون
اور دون ہمتون کی ہی اور تو اوس گروہ سے ہی کہ کہین اور نہ کرین کہ جو شیوہ
منافقون کا ہی اور تو ہمیشہ اپنے ہنر سے بات بڑھکے کہتا ہی جیسا کہ گاؤ سے کہا کچھ
اور کیا کچھ اور شیر جو تیری باتون پہ فریفتہ ہو کر مرتکب ایسے کام کا ہوا ہے
عیاذ اباللہ اگر کوئی رنج اوسنے شیر کو پہونچا دیا کچھ ہرج مرج اس ولایت مین
تیرے کردار کے سبب سے نمودار ہوا اور شورش و اضطراب رعایا کا حد سے گذرا اور
یا نفوس اور اموال خلق کے معرض تلف مین آئے پس وبال اس نکال کا تیری گردن
پر جیسا کہ پڑیگا دیکھیگا رباعی گو یا بدکار ہو کوئی یا بد اندیش + پایگا کبھی نہ نوش جز نیش
جیسا کہ کریگا کام کوئی + ویسا ہی اوسے بھی آئیگا پیش + دمنہ نے کہا کہ مین نے
بادشاہ کو بجز کلمۂ نیک و سخن نہین کہا ہی اور اس چمن مین سوا نہال بندگی اور درخت
نہین لگایا ہی کلیلہ نے کہا کہ وہ نہال کہ جسکا یہ ثمر ہو کہ مشاہدہ کیا جاتا ہی جڑ سے اوکھڑا
بہتر اور وہ نصیحت کہ جسکا یہ نتیجہ ہو نہ سننا اوسکا اچھا ہی اور کبھی کوئی قول تیرا حلیۂ عمل
نیک سے آراستہ نہین دیکھا ہی اور عالم بے عمل مانند موم بے عسل کے کچھ لذت نہین رکھتا ہی
اور گفتار بے کردار مانند درخت بے برگ و بار کے ہی کہ سوا جلانے کے اور کام کے سزاوار
نہین ہوتا ہی اور اکابر نے دفاتر ہنر مین قلم کرم سے یہ لکھا ہی کہ چھ چیز ون سے امید بہبودگی
نہ رکھے یعنی قول بے عمل سے اور مال بے خیر سے اور دوست نا آزمودہ سے اور علم بے حیلۂ حسنت سے
اور صدقہ بے نیت سے اور اوس زندگانی سے کہ جسمین صحت نہو سن ای دمنہ صحبت
اوس بادشاہ کی جو بذات خود عادل اور کم آزار ہو مگر اوسکا وزیر ناپاک طینت اور بدنیت
ہو بے سود ہی کیونکہ منافع بادشاہ کے عدل و رافت کے رعیت سے منقطع کریگا اور فیصلہ

مظلوم ہونگا بادشاہ تک پہونچنے نہ دیگا اور مثال اوس بادشاہ کی ایسی ہی کہ چشمۂ آب شیرین وصاف ہو اور اوسمین نہنگ نظر آتا ہو تو کوئی خوف جان سے ہاتھ اوسمین نہ ڈالیگا۔ بیت رسیدہ ام من تشنہ جگر بہ چشمۂ صاف + ولے چہ سود کہ یارا ے آب خوردن نیست + دمنہ نے کہا کہ اس عمل سے سواے حصول خدمت بادشاہ اور کچھ مقصود میرا نہین ہی کلیلہ نے کہا تو چاہتا ہی کہ بادشاہ کی خدمت سے سب موقوف ہو جائین فقط تنہا مین معتمد علیہ اور مشار الیہ رہون تا تقرب درگاہ شاہی مجہی پر منحصر رہے یہ تیری فہمید غایت نادانی اور افراط بیخردی پر دلالت کرتی ہی کسواسطے کہ بادشاہ کسی چیز اور کوئی شخص پر منحصر نہین ہی کیونکہ مشابہت بادشاہ کی حسن حسینون کے ساتھ بہت ہی جیسا کہ محبوب دلربا و غیرہ کے ہرچند عاشق بہت ہون مگر اوسکا جلوہ حسن عشاق کی افزونی کا طالب ہوتا ہی بادشاہ کو بھی ہرچند خادم اور ملازم زیادہ ہون پر اوسکو میل افزونی خشم و خدم کی طرف رہتا ہی اور یہ تیری طمع خام دلیل روشن حماقت پر ہی حکما نے کہا ہی کہ دلیلین حمق کی پانچ ہین اول منفعت اپنی غیر کے ضرر مین ڈھونڈھنا مولف شعر راحت وہ کیا ہی جس سے کہ ہو غیر کو گزند + پھینکون نہ اپنے پانون سے کانٹا نکلکے دوسرے بہبود آخرت کی بے ریاضت و عبادت کے امید رکھنا تیسرے درشتی اور تندخوئی سے عورات کے ساتھ عشقبازی کرنا چوتھے تن آسانی اور راحت مین دقائق علوم کو اپنے ذہن مین حاصل کرنا پانچوین بغیر وفاداری اور رعایت حقوق یاری دوستی کی توقع خلق خدا سے رکھنا لیکن مین نے جو یہ کلام تجھسے کیا محض بمقتضاے شفقت تھا مگر یہ بھی خوب جانتا ہون کہ تیری شب تیرہ شقاوت کسیکی مشعل پند سے روشن نہوگی اور ظلمت جہل و کدورت حسد کہ تیری ذات مین آمیختہ ہوئی ہی میری پر تو نصایح سے جدا نہین ہونے کی بیت بآب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد + گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ + اے دمنہ تیری مثل وہ ہی کہ ایک شخص ایک مرغ سے کہتا تھا کہ رنج بیہودہ نہ اوٹھا اور اپنی بات اس جماعت کے ساتھ کہ سماعت کرنے والی نہین ہی ضائع نکر مگر اوسنے نہ سنا آخر اوسکی سزا پائی سود کچھ نہ ہوا دمنہ نے کہا کہ یہ کیونکر تھا حکایت کلیلہ نے کہا کہتے ہین کہ بندرون کی جماعت ایک کوہ مین رہا کرتی تھی ایک شب برف باری بہت ہوئی بیچارے قریب ہلاکت کے پہونچ جاے پناہ ڈھونڈتے تھے

لطیفہ خشم و خدم بفتحتین جمع خشم و خادم یعنی چاکران

کہ بد را بستیزہ نیاید اعدا / نصیحت کنند / بد سگالان را

حکایت بوزنگان با مرغ نصیحت گو

اور طالب مین آتش کے ہر طرف نگاپو کرتے تھے ناگاہ ایک جگنو پڑا دیکھا چنگاری سمجھکے
گرداگرد اوسکے ہیزم خشک چنکر منتظر آگ بھڑکنے کے بیٹھے کہ ایک درخت پر پرندہ
فری فہم نے دیکھکر آواز دی کہ ای بندرو یہ آگ نہین ہی کیون اوقات ضایع کرتے ہو مگر اونہون
نے کچھ التفات اوسکے کلام پر نہ کی اور اپنے کام سے باز نرہے قضارا ایک شخص اوس جگہ
پہونچا اور اوس ماجرے سے آگاہ ہوا اوس مرغ سے کہا کہ تو کیون پند بیہودہ و بے
محل کرتا ہی یہ قوم بوزینہ تیری نصیحت سے باز نرہینگے بلکہ تجھے ضرر پہونچاینگے اور ایسے
شخصون کی تربیت مین سعی کرنا ایسا ہی کہ تلوار کو پتھر پر آزمانا ہی اور زہر ہلاہل سے
خاصیت تریاق فاروق طلب کرنا ہی بیت ہر کہ در اصل بد نہاد افتاد + ہیچ نیکی ازو
مدار امید + زانکہ ہرگز بجہد نتوان ساخت + از کلاغ سیاہ باز سفید + مرغ نے جب دیکھا
کہ بندر پند میری نہین سنتے ہین گمان کیا کہ شاید دور سے اس انبوہ مین آواز نہین
پہونچتی ہی نزدیک آکر نہایت شفقت سے سمجھانا شروع کیا ہنوز مرغ کا کلام تمام ہوا تھا کہ
بندرون نے گردن مرغ کی تن سے جدا کی ای دمنہ حال میرا تیری دوستی اور نصیحت مین
ایسا ہی کچھ معلوم ہوتا ہی کہ مین سخن بیفایدہ کہتا ہون اور اوقات اپنی ضایع کرتا ہون
کہ تجھے میری کلام سے کچھ نفع نہوگا بلکہ مجھے ضرر پہونچے تو دور نہین ہی نظم کوئی نہ سنے
اگر نصیحت + برباد نہ اپنی کر نصیحت + تو نادان بتائیے وہ نمانے + کچھ فائدہ پند کا نکالے جاہل
وہ ہی اوس سے کر کنارا + گمراہ پھرے وہ مارا مارا + دمنہ نے کہا کہ ای برادر بزرگون کو چاہئے
کہ موعظت اور شفقت مین دریغ نفرماوین سامع استماع کرے یا نکرے یہ اوسکا نصیبے
قطعہ مدار پند خود از ہیچکس دریغ و مگو + اگرچہ از طرف مستمع شود تقصیر + سحاب قطرۂ باران
زکوہ وا نگرفت + اگرچہ در دل خارا نمیکند تاثیر + کلیلہ نے کہا کہ مین نے باب نصیحت میر
منہ پر کبھی بند نہین کیا لاکن بے سود ہی کہ تو نے بناے کار اپنی مکر اور حیلے پر رکھی ہی اور
بپیشہ خود رائی اور خود سری اختیار کیا ہی اور آخر کار پشیمانی اوٹھائیگا مگر پھر پشیمانی بھی
سود نہ بخشیگی اور ہر چند پشت دست کاٹیگا اور سینہ کوبی کریگا کچھ فائدہ نہوگا کیونکہ
امتحان ہوا ہی کہ خاتمہ مکر و حیلے کا ندامت و خرابی پر ہوتا ہی جیسا کہ شرک زیرک

لہ
تریاق بالکسر
معجون معروف کہ رفع سمیت کند
تریاق فاروق نیز میگویند
تریاک جانوررا
نیز گویند و افیون
را نیز تریاق گویند
۱۲ ب

حکایت دو شریک عاقل و غافل

حلقۂ مکر مین گردن پھنسا کے گرفتار دام بلا ہوا اور شریک غافل برکت سے راستی اور
سادہ دلی کے مراد کو پہونچا دمنہ نے کہا کہ یہ کیونکر تھا حکایت کلیلہ نے کہا کہتے ہین
کہ دو شریک تھے ایک عاقل اور دوسرا غافل ایک نہایت زیرکی سے نقش فریب و بازی
پر روے آب قایم کرتا تھا اوسکا تیز ہوش لقب تھا اور دوسرا فرط نادانی سے سود و زیان
مین فرق نہ کرتا تھا اوسکو خرم دل کہتے تھے ان دونون کو تجارت کا خیال ہوا باتفاق
یکدیگر سفر اختیار کیا طی منازل و مراحل کرتے جاتے تھے قضارا اثناے راہ مین بدرۂ زر
ہاتھ آیا اوسکو غنیمت بیکران سمجھکر متوقف ہوئے شریک دانا نے کہا کہ برادر جہان مین سود
بے محنت بھی ہوتا ہی اب اس بدرۂ زر پر قناعت کرنی چاہیئے اور گوشۂ کاشانہ مین فراغت
سے بسر اوقات کرنا بہتر ہی نظم چند گردی گرد عالم بہر زر + بیش گرد و زر شو غم بیشتر +
کاسۂ چشم حریصان پر نشد + تا صدف قانع نشد پر در نشد + یہ صلاح کرکے دونون
پھرے اور شہر کے نزدیک پہونچکر ٹھہرے شریک غافل نے کہا کہ ای برادر اب اسے
تقسیم کیجیے شریک عاقل نے کہا کہ تقسیم کرنا ابھی مناسب نہین ہی بقدر ضرورت کچھ خرچ
کو نکال لین اور باقی کسی جگہ گاڑ دین اور بوقت ضرورت اسی طرح اوسمین سے تھوڑا تھوڑا
لیجایا کرین تا آفت کوتوال وغیرہ سے محفوظ رہین اور اگر ایکبار لیچلین خدا جانے
کوئی نظر باز پہچانے تو آفت مین پڑ جائین شریک غافل بیچارہ مکر و فریب عاقل سے
غافل اوسکے افسون پر فریفتہ ہوا اور اوسکا افسانہ قبول کیا اور کچھ تھوڑا سا لیلیا
اور باقی بدرہ ایک درخت کے تلے دفن کر دیا پھر شہر مین آکر اپنے اپنے گھر مین قرار پکڑا
دوسری شب چرخ شعبدہ باز نے صندوق حیلہ اسطرح پر کھولا کہ شریک دانا شب کو
وہ بدرۂ زر کھود کر اپنے گھر لیگیا اور زمین کو بدستور برابر کر دیا جبکہ شریک نادان
بیخرچ ہوا اسکے پاس آکر کہا کہ مین اب بے خرچ ہون چلیے اور اوسمین سے کچھ لائیے
شریک عاقل نے تجاہل کیا اور کہا کہ چلیے مجھے بھی ضرورت ہی القصہ یہ دونون باہم نزدیک
اوس درخت کے آئے ہر چند اوسجگہ کو کھودا کچھ نہ پایا اوس تیز ہوش نے اس نادان کے گریبان
مین ہاتھ ڈالا کہ تیرے سوا کون اسکے واقف تھا تو ہی کھود لیگیا ہی اور مجھے احمق

بنا تا ہی ہر چند اوس بیچارے نے قسمین کھائین اور اضطراب کیا یہ کب باپ منتا تھا لیکن
یہ حقیقت مین اگر دانا ہوتا اور خموش ہو رہتا تو وہ شریک غافل بیچارہ غنیمت جانتا
لاکن کتے کو کب گھی ہضم ہوتا ہی آخر دست و گریبان ہوا اور نوبت مجادلے سے محاکمے کو
پہونچی زیرک اوس غافل کو پکڑ کر قاضی کے گھر لایا اور دعوی اپنا ظاہر کیا سب مضمون
قضیے کا سمع قاضی مین پہونچایا اوسنے انکار کیا غافل کے انکار کے بعد قاضی نے تیز
ہوش سے گواہ طلب کئے اوسنے کہا کہ ای قاضی اوس درخت کے سوا کہ زر جسکے نیچے گڑا تھا اور
میرا گواہ نہین ہی پر امید غالب ہی کہ حضرت سبحانہ تعالی قدرت کاملہ سے اوس درخت کو گویائی
بخشے اور وہ گواہی دے تا اس خائن بے انصاف کی بے دیانتی پر کہ سب زر لیگیا ہی اور
مجھے محروم رکھا ہی تمام عالم آگاہ ہو قاضی اس بات سے متعجب ہوا مگر بعد قیل و قال بسیار
یہ قرار پایا کہ کل قاضی اوس درخت کے تلے چلے اور گواہی درخت سے طلب کرے اگر وہ گواہی
دے تو اوسپر عمل کرے والا خیر شریک دانا اپنے گھر کو گیا اور یہ سب ماجرا اپنے باپ سے بیان
کیا اور کہا کہ ای پدر بزرگوار مین آپکی گواہی کے اعتماد پر یہ نہال حیلہ محکمہ قضا مین بٹھایا ہی
اور اس مہم کا تیری شفقت پر ارادہ کیا ہی اگر تو میری ساتھ موافقت فرمائے تو یہ زر سب
ہضم ہوتا ہی اور اسکا لطف اور حاصل ہوتا ہی بقیۃ العمر باآسایش بیٹھکر بسر کیجیے باپ نے
کہا کہ وہ کونسی بات مجھسے متعلق ہی بیٹے نے کہا کہ اوس درخت مین ایک بڑا جوف ہی شب کو
چلکر اوسمین بیٹھ رہئے جب قاضی آکر پوچھے تو تو گواہی ادا کرنا باپ نے کہا کہ ای فرزند مکر
و فریب کے خیال سے درگذر اگر بالفرض محال آج خلق سے حیلہ پیش لیگیا مگر کل خالق کو
کیونکر فریب دیگا جیسا کہ مؤلف نے کہا ہی **بیت** گواہی دیگا ہر اک عضو بر ملا اک دن
چھپا چھپا کے عبث ہم گناہ کرتے ہین + بلکہ بسا اوقات کہا ہی کہ حیلہ صاحب حیلہ کو اکثر
وبال جان ہو جاتا ہی اور اوسکی جزا خود بخود حیلہ ساز کو پہونچتی ہی اور یہ فقر و فاقہ ہماری
ساتھ راستی کے بہت اچھا ہی کیا شعر مؤلف کا تو نے نہین سنا ہی **بیت** ہی بہتر اطلس
گردون سے یہ پوشاک عریانی + ہمارے تاج سے نسبت نہین تاج فریدونکو + ای فرزند
خوف کرتا ہون کہ مکر تیرا مینڈک کے مکر کے مانند ظہور نہ کرے بیٹے نے کہا کہ یہ قصہ کیونکر تھا

حکایت بانچ کہا کہتے ہین کہ مینڈک نے ایک سانپ کے نزدیک مسکن کیا تھا اور اوس ظالم خونخوار کی جوار مین گھر بنایا تھا جبکہ وہ مینڈک بچے نکالتا تھا سانپ کھا لیتا تھا اوسکا دل فرزندون کے داغ فراق سے جلتا تھا اوس مینڈک کو ایک کچھوے سے دوستی تھی اوسکے پاس آیا اور کہا کہ ای یار موافق مجھے تدبیر لائق بتا کہ دشمن قوی مجھپر مستولی ہوا ہی اوسکے ساتھ نہ طاقت مقاومت رکھتا ہون اور نہ جلاے وطن کر سکتا ہون کہ عجائب جاے خوش اور مسکن دلکش ہی کہ اوسکا سواد مینا رنگ روضۂ مینو کے مانند فرح افزا اور نسیم دلکشا اوسکی طرۂ خوبان کے مانند عنبر سا ہی کوئی شخص باختیار خود ترک ایسی منزل کو نہین کرتا ہی اور دل ایسے نمونۂ فردوس برین سے نہین اوٹھاتا ہی **بیت** جاے کہ من کوے مغانت جہ نیاجا نیست ✲ ہیچ عاقل بجہان ترک چنین جا نکند ✲ کچھوے نے کہا کہ غم نہ کھا کہ دشمن قوی کمند حیلہ مین باندھا جاتا ہی اور خصم غالب دام مکر مین گرفتار ہو سکتا ہی مینڈک نے کہا کہ تو نے کتاب عقل سے اس بات مین کیا مسئلہ حل کیا ہی اور دفع غائلۂ دشمن بد اندیش مین کس تدبیر نے قرار پایا ہی کچھوے نے کہا کہ فلانی جگہ ایک راسو یعنی نیولا جنگجو ستیزہ خو رہتا ہی تو چند مچھلیان پکڑ کے سوراخ راسو سے تا سوراخ مار تھوڑے تھوڑے فرق سے چن دے جبکہ وہ نیولا ایک مچھلی کو کھائیگا تو پھر دوسری پر آئیگا اسیطرح شدہ شدہ سوراخ مار تک پہونچیگا چونکہ نیولا مین راسو اور مار کے عداوت جبلی ہی ہو نظاہر ہی لیں اوسی وقت کام مار کا تمام کریگا اور تو ہر آئینہ اوسکے ضرر سے محفوظ رہیگا مینڈک نے اوسی تدبیر سے کہ موافق تقدیر کے تھی کام سانپ کا تمام کیا جبکہ اس قصے کو دو چار دن گذرے نیولے کو فرواقع نہین مچھلیون کا یاد آیا اوسی جگہ سے تلاش کنان تا غار مار آ پہونچا ہی اور مار کو تو نہ پایا مگر مینڈک کو بچون سمیت فراغ خاطر سے بیٹھا تھا سبکو نوش فرمایا بموجب **بیت** گرازچنگال گرگم در ربودی ✲ چو دیدم عاقبت خود گرگ بودی ✲ اور یہ مثل ای فرزند اسلیے لایا ہون مین کہ سر انجام حیلے کا گرفتار خواری ہی اور آخر کار مکر و فریب ندامت و خاکساری مین ڈالتا ہی کسی نے مغیلان سے بوے گلبگان پائی نہین **بیت** نہ مکر و زور کا کرنا سر انجام ✲ کہ ہوگا اس سے بد تر تیرا انجام بیٹے نے کہا کہ ای پدر سخن کو تاہ کر اور اندیشۂ دور و دراز سے درگذر کہ یہ کام تیری

مستولی بالضم از استیلا بالکسر دست رس یافتن ۱۲ مقاومت بالضم بالکسر برابری کردن ۱۲ مینا بر وزن بینا آبگینہ و آبگینۂ الوان ۱۲ حیل بکسر حا حیلی و فتح یا جمع حیلہ ۱۲ غائلہ
[illegible]

تھوڑی امداد سے نفع بسیار بخشیگا اور اگر میری ہلاکت پر راضی ہی تو ویسا کہ مین خود آپکو
ہلاک کرون وہ بیچارہ کچھ حرص مال سے اور محبت فرزند سے دین و دیانت سے منحرف ہوکر
بادیۂ ضلالت و خیانت مین گمگشتہ ہوا اور مصداق اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ کا ظہور مین آیا آخر
حق شناسی کو طاق نسیان پہ رکھکر وہ راہ کہ شرع اور عرف مین ممنوع اور محظور ہی اختیار کی
یعنی اوسی شب تیرہ مین بموجب ایماے فرزند با دل ملمدر جوف درخت مین جا بیٹھا صبح کو قاضی
مع ہجوم غفیر شہریان زیر درخت حاضر ہوا اور خلق خدا نظارہ عجائبات کے واسطے صف باندھکے
کھڑی ہوئی قاضی نے حسب اظہار مدعی درخت سے گواہی طلب کی درخت سے آواز آئی کہ اوس مرد
کو خرم دل کہ غافل اوسکا نام ہی لیگیا ہو اور تیز ہوش ہر کہ شریک اوسکا ہی ظلم کیا ہی یہ سنکر
متعجب ہوے مگر قاضی نے فراست سے دریافت کیا کہ اس درخت مین کوئی مہری پر ہواے
تدبیر صائب کے معلوم ہوتا بیت مہر نقش کہ از چشم خرد نہان است + خرد در آئینۂ تدبیر نگردد
ظاہر قاضی نے حکم کیا کہ بکثرت ہیمہ سوختنی اس درخت کی جڑ مین جمع کرکے آگ لگادین غرضکہ
اوس انبار ہیزم کو جلایا اور دھوان اوسکا جوف درخت مین بھرا اور دم اوس پیر مرد
کا گھٹا آخر نوبت بجان پہونچی ہرچند ضبط کیا مگر کیا ہوسکتا تھا القصہ چلایا اور امان
چاہی اور قاضی نے اوسے باہر نکالا اور استمالت کی اور حقیقت حال پوچھی اوس نیم سوختہ
نے صورت ماجرا بیان کی قاضی حقیقت حال پر مطلع ہوا اور امانت اور کوتاہ دستی غافل
کی اور خیانت اور درازدستی بیحیا عاقل کی سب پر ظاہر ہوگئی مقارن اس حال کے
شیخ فانی نے اس جہان فانی سے رحلت کی آخرکار آتش فریب نے اوسے نار جہنم کو پہونچایا
اور غافل برکت صدق و صفا سے اپنے حق کو پہونچا اور عاقل نے شرمندگی اور روسیاہی حاصل
کی اور مال کو اور باپ کو ہاتھ سے کھویا ایراد اس مثل کی اسلیے ہی تا معلوم ہو کہ فریب ناپسندیدۂ
خدا ہی اور انجام اسکا برا ہی دمنہ نے کہا کہ تو نے عقل کا فریب نام رکھا ہی اور تدبیر کا یہ لقب
کیا ہی اور یقین اس مہم کو بڑی تدبیر صائب سے سرانجام دیا ہی کلیلہ نے کہا تو یہان تک رائے کا سست
اور تدبیر کا نادرست ہی کہ زبان اوسکے بیان سے قاصر ہی اور خبث دل اور غلبۂ حرص مین تو کہانتک
مبتلا ہی کہ زبان اوسکے ادا کرنے مین عاجز ہی فائدہ تیرے مکر اور حیلہ کا جو کچھ ہی ولی نعمت کو

ہو پہنچا سو ظاہر ہی دیکھئے کہ انجام اسکا کیا ہوا اور شامت تیری دو روئی اور دو زبانی
کی کیا نتیجہ بخشے دمنہ نے کہا کہ دو روئی سے کیا نقصان ہی کہ گل رعنا دو روئی کے سبب سے
زینت بخش باغ و بوستان ہوتا ہی اور قلم دو زبان کے سبب سے ملک و مال پر پاسبانی کرتا ہی
تلوار کہ ایک دھار رکھتی ہی خون پینا کام اوسکا ہی اور شانہ بسبب دو روئی کے فرق حسینان نازنین
پر قدم رکھتا ہی نظم خون میخورد چو شمع درین دیر ہر کہ او + یکرو و یکزبان بود از پاک گوہری
مانند شانہ ہر کہ دو رو ہست و صد زبان + بر فرق خویش جاے دہندش ز سروری +
کلیلہ نے کہا کہ اہی دمنہ زبان آوری چھوڑ دے کہ تو نہ وہ گل رعنا ہی کہ دو روئی کے باعث
تیرے مشاہدہ جمال سے آنکھیں روشن ہون بلکہ تو وہ خار گلزار ہی کہ دل آزاری کے سوا اور
کچھ نفع تماشائیان باغ کو تجھسے نہ پہونچیگا اور نہ تو وہ قلم دو زبان ہی کہ امرا ملک و مال سے
خبر رکھے بلکہ وہ مار دو زبان ہی کہ تیری زبان سے سوا زہر کے اور کیفیت کسی کو نہ ملیگی بلکہ
مار پر تجکو فوقیت ہی کہ مار کی ایک زبان سے زہر آتا ہی اور دوسری زبان سے تریاق پیدا ہوتا ہی
اور تیری دونون زبانون سے زہر ٹپکتا ہی اور تریاق کا اثر نہین ہی چاہیے تھا کہ دوستون
کیواسطے ایک زبان سے تریاق آتا اور دشمنون کیواسطے دوسری سے زہر ٹپکتا تو مضائقہ نہ تھا
اور تیری دو زبانین دوست اور دشمن کیواسطے زہر دینے والی ہین دمنہ نے کہا کہ اہی کلیلہ
میری سرزنش سے درگذر کہ اگر شنزبہ زندہ بھی رہتا تو شیر سے کبھی آشتی نہوتی اور اوسکے
بیچ بناے محبت باہم قائم نرہتی کلیلہ نے کہا کہ سچ کہا تو نے جبکہ تجھسا مفسدہ پرداز ایسے امور
مین دخل پاوے پھر وہان آشتی کی گنجائش کہان کیونکہ یہ قاعدہ مقرر ہی کہ تین چیزین
جبھی تک برقرار رہتی ہین کہ تین چیزون نے اونمین دخل نہین پایا ہی اور اگر وہ تین بات تین
ظہور پاوینگی تو یہ تینون موقوف ہو جائینگی تفصیل اوسکی یہ ہی کہ اول آب چاہ جبتک کہ اپنے
حال پر رہیگا کہ دریا سے ملحق نہین ہوا ہی اور جبکہ دریا چاہ سے ملیگا پھر شیرینی اور لطافت
اوس چاہ مین باقی نرہیگی دوسری صلاح اور موافقت باہم دوستون مین جبھی تک ہی کہ بدبندیش
اور مردم شریر کو اونکی صلاح و صحبت مین دخل نہین ہوا ہی اور جبکہ ان مفسدون نے دخل پایا
پھر توقع الیسی وفاق اور اتفاق کی رہنا نرکھنا تیسرے مشرب مصاحبت و مودت او دوستی

۵۷ رعنا بالفتح زن خودنما و خود آرا و نام گلیست دو در فارسی بمعنی

تک صاف رہتا ہی کہ مردم سخن چین اور فتنہ انگیز کو مجال سخن سازی اور رازداری کی نہین ہی
اور جبکہ مردم دورویہ دوزبان نے دویار وفادار مین فرصت فساد کی پائی پھر اونکی دوستی
پر اعتماد نہ رکھنا چاہیے کہ وہ نقش بر آب ہی جلد محو ہو جائیگا تیرے اس فتنے کے بعد اگر شنزبہ
سپر سنجہ قہر شیر سے مخلصی پاتا پھر ممکن نہین تھا کہ تلطف اور تملق پر شیر کے گرویدہ ہوتا بلکہ اب
ہر دانا کو موالفت تیرے سے اجتناب واجب ہوا اور اس کام مین کہ تونے شیر کی خوبی سلطنت مٹادی
اور وہ دشمنی اپنے ولی نعمت سے کی کہ کوئی بدخواہ نکرے دمنہ نے کہا اگر شیر کی ملازمت
ترک کرکے گوشہ کاشانہ مین معتکف ہون اور تیرا دامن صحبت و ارادت مین پکڑ کے سر عزلت
گریبان خلوت مین رکھون تو تو خوش ہو یا نہین کلیلہ نے کہا حاشا کہ مین بار دیگر تجھسے صحبت
رکھون یا یہ ہی دوستی پر میل کرون بلکہ مین ہمیشہ تیری بدوضعی کے خیال سے متنفر تھا اور حاشا
تیری مصاحبت سے کنارہ کرتا تھا کسواسطے کہ حکمانے کہا ہی کہ صحبت سے جاہل فاسق کی پرہیز
واجب ہی کہ انجام کار ضرر پہونچائیگی اور مصاحبت عاقل صالح کی التزام کرے کہ وہ ہر وقت مین
نافع ہوتی ہی اور مواصلت اہل فسق و فجور کی مار کی تربیت کے مانند ہی کہ ہرچند مارگیر اوسکے
عہدہ اصلاح مین رنج اوٹھائے آخر چاشنی اوسکے دانتونکی ایکدن پائیگا اور مصاحبت
اہل خرد نیک اندیش کی طبلہ عطار کے مانند ہی گو اوسکے متاع سے کچھ حاصل نہو تو بھی خوشبو
اوسکی مشام جان کو معطر کرتی رہے **بیت ناسخ** پائین خوشبو ہمنشین لازم ہی تو عطار ہو
مثل آہنگر نہ ہر جانب سے آتش بار ہو + کیونکر تجھسے کوئی امید رکھے کہ ایسے بادشاہ پر کہ جسنے
تجھے عزیز و گرامی و محترم و نامی کیا کہ جسکے سایہ دولت مین آفتاب وار لاف بلندی مارتا ہی
اور اوسکے آستان آسمان نشان کی ملازمت کے سبب سے پایہ افتخار فرق فرقدان پر رکھتا ہی
تیسیر اس ستمگری کو تونے روا رکھا اور حق انعام و اکرام کا یکقلم نابود کر دیا اگر اسلیے تجھسے کنارہ کرون اور
دوری اختیار کرون تو خردار جمند پسند کرے اور اگر ایسے نمک ناشناس سے ترک موافقت کرون
تو عقل رہنما صواب اندیشی سے منسوب مجھے کرے **لمؤلفہ نظم** نسکو ترک صحبت یاران
زوری خوب ہی + جو حضور یہ ہی اوس سے بے حضوری خوب ہی + گر نہ نزدیکون کی صحبت سے
طبیعت شاد ہووے یہ حکیمون کی نصیحت اونسے دوری خوب ہی + جیسا کہا عنبر و لیمون

فائدہ بیغایت ہی ویسے ہی صحبت نااہل وانشرار مین مضرت بے نہایت ہی بلکہ بدون کی
صحبت جلد اثر کرتی ہی پس عاقل کامل وہ ہی کہ دوستی مردم دانا ستودہ معاش کی اختیار
کرے اور کذاب و خائن کی ہمدمی سے پرہیز رکھے **مثنوی** توان در رابروی خلق بستن
بخلوت خانہ تنہا نشستن + رفیق نیک باید کرد حاصل + کہ صحبت را نشاید ہر سفلہ
مرا ہست این سخن از عاقلی یاد + کہ رحمت بر روان پاک او باد + کہ با بیدانشان ہر کس
کہ شد یار + ز یاری غمان با آخر شد گرفتار + اور جو کوئی کہ نااہل سے انس کریگا اسے
وہ پہونچیگا جو اوس باغبان کو پہونچا دمنہ نے پوچھا کہ یہ کیونکر تھا **حکایت** کلیلہ نے
کہا کہتے ہین کہ ایک باغبان تھا کہ اپنی عمر عزیز باغ و بوستان مین صرف کی تھی اور جود
بھی ایک باغ ایسا آراستہ کیا تھا کہ اوسکے چمن فردوس نشان نے تر و تازگی سے
داغ حسرت سینہ روضہ ارم مین دیا تھا اور طراوت ازہار و انہار نے خار حیرت دیدہ
بوستان خورنق مین چبھا رکھا تھا درختان رنگا رنگ سے جلوہ طاؤسی باہر
اور گلہاے زرنگار سے فروغ کاخ کیکاؤسی ظاہر تھا اور زمین اسکی شاہد حلہ پوش
کے مانند منور اور اسکی نسیم کلبہ عنبر فروش کے مانند معطر ہر ایک درخت میوہ دار
وہان کا کثرت اثمار سے پیران کہن سال کے مانند پشت خمیدہ اور میوہ حلاوت بخش اسکا
مانند حلواے بہشتی بے حرارت رسیدہ تھا غایت تازگی سے اوسکا سیب آسیب ذقن
محبوب سیم تن کے مانند دلونکو صید کر رہا تھا بیت غزل گویا اسی باغ کیواسطے موزون نیع لی
تھی **غزل** سیب ایسے کہ حضور انکے زنخدان کیا ہی + سنبل ایسا کہ کوئی کاکل پیچان کیا ہی + مزہ
شفتالوؤن کا بوسہ جانان مین کہان + ہین انار ایسے کہ محبوبونکی پستان کیا ہی + گل ہین وہ
رنگ کہ رخسار پری مین بھی نہین + سرو ایسے کہ کوئی سرو خرامان کیا ہی + آگے بادام کے کیا
چشم فسون ساز کی قدر + سامنے پستونکے کوئی لب خندان کیا ہی + چشم گردون نے بھی دیکھا نہ
کبھی باغ ایسا + باغ بہرام تو کیا باغ پستان کیا ہی + اور امرود اوسکے کوزہ نبات کے
مانند شاخون سے آویزان تھے **بیت** تھے جو امرود وہ تھے عارض امرد سے سوا + شہد
بستان مین تھا چرخ زبرجد سے سوا + ہی غذا اوسکی مانند صوفی خنجر بار خسارہ زرد و سبز

حکایت باغبان

از بہار باغ

کہ سون آہن چوہے کھاجاتے ہین کیا عجب کہ وہان کا باز بھی بیس سیر کا لڑکا اٹھا
لیجائے یہ بات تاثیر آب وہوائے شہر پر موقوف ہی امین سمجھا کہ شاید یہ کام اسی سوداگر
کا ہی کہا اے سوداگر غم نہ کھا تیرا آہن چوہون نے نہین کھایا ہی اُسنے کہا تو بھی اندیشہ
نکر کہ تیرا بیٹا بھی باز نہین لے گیا ہی آخر لوہا اوسنے پھیر دیا اور لڑکا اوسنے بھیجدیا اور
یہ مثل اس لیے بیان کی مین نے کہ جسکے مذہب مین کہ اپنے ولی نعمت سے فریب روا ہو
ظاہر ہی کہ وہ اورون سے کیا کچھ نکریگا تب کہا اے دمنہ تو نے بادشاہ سے یہ دغا کی
اب کون احمق تجھسے امید وفاداری اور حق گزاری کی رکھے گا اور میرے اوپر یہ بات
آفتاب سے روشن تر ہی کہ تیرے ظلمت بدکاری سے پرہیز لازم ہی اور تیرے مکاری
و غداری سے احتراز واجب اور شعر ناسخ کا تیرے ہی حسب حال ہی بیت خاطر تری
فرقت مین ہو سرور زیادہ ٭ آنکھین تجھے دیکھین تو ہو نور زیادہ ٭ مکالمہ کلیلہ او دمنہ
کا یہانتک پہونچا تھا کہ غصہ شیر کا فرو ہوا اسوقت تامل کیا اور دل مین کہا کہ افسوس شتربہ
ہزار خوبی و ہنر سے آراستہ تھا اور مین نے اسے اپنی امان مین لیا تھا اور بغیر تحقیق ایک
شخص کمظرف کے کہنے سے ہلاک کیا اور مطلق تحقیق کرنہ لیا حق یون ہی کہ مین نے راہ خطا مین
قدم رکھا اور ناحق آپکو غمناک کیا اور اپنا وفادار اپنے ہاتھ سے کھو دیا آخرکار شیر اس
ندامت مین مبتلا ہوا اور زبان ملامت اپنے حق مین کھولی اور اپنے فہم کا نقصان ہر دم
بیان کرتا تھا اور ہر وقت مبتلاے پیچ وتاب تھا اور تپ لازمی شیر کی اس حادثہ جانکاہ
کاہ سے حرارت مضاعف ہو گئی دمنہ نے جبکہ خبر پشیمانی شیر کی خبرداروں کی زبانی سنی
قطع سخن کلیلہ سے کرکے شیر کے پاس گیا اور عرض کیا کہ اندیشہ کا موجب کیا ہی جسوقت کہ
شہریار چمن فیروزی مین خرامان اور دشمن خاک مذلت مین غلطان ہوا اس سے بہتر کون
سی خوشی ہی لمولفہ بیت ہو گیا دشمن ہلاک اب جشن شاہی چاہیے ٭ دمبدم شکر
عنایات الٰہی چاہیے ٭ شیر نے کہا کہ جسدم کہ آداب خدمت اور اطوار صحبت شتربہ یاد کرتا
ہون بے اختیار رقت اور حسرت مجھپر طاری ہوتی ہی الحق کہ وہ پشت و پناہ سپاہ تھا
اور میرے اتباع کے زور بازوے تدبیر سے مردانگی زیادہ کرنے والا تھا بیت ناسخ

تھا جس سے انتظام جہان حیف کیا ہوا * تھا جس سے میرا حکم رواں حیف کیا ہوا * دمنہ نے
کہا بادشاہ کو اوس کافر نعمت دغا پیشہ پر تاسف کرنا روا نہیں ہی بلکہ وظائف شکر الٰہی
ادا کرنا واجب ہی اور اس فتحیابی سے ابواب شادمانی دلپر کھولنا چاہیے اور جس شخص سے
کہ امین نہو اوسپر رحم کھانا خطائی فاحش ہی اور دشمن ملک وجان کا زندان گور میں
محبوس ہونا نہایت خوشی کی جا ہی اعضاے بدن اگرچہ عزیز ہیں مگر جبکہ سانپ کاٹ
کھائے تو بقاے حیات کے واسطے اوسکو کاٹ ڈالنا کام عقلا کا ہی کہ اس جراحت میں
راحت ہی جبکہ یہ کلام دمنہ کا شیر نے سنا اندک تسکین پائی لیکن روزگار آخرکار انتقام گاؤ کا
لیگا اور کلام دمنہ کا فضیحت اور رسوائی کو پہنچیگا اور قصاص میں شتربہ کے آخر یہ بد ادار
مارا جائیگا کیونکہ فریب دغا ہمیشہ سے نامحمود ہی اور وجود حیلے اور بداندیشی کا نامبارک
اور نا معلوم ہی مثنوی سعدی بد اندیش ہم در سر شر رود * چو کژدم کہ با خانہ کمتر رود *
اگر بد کنی چشم نیکی مدار * کہ حنظل نمی آرد انگور بار * مپندار اے در خزان کشتہ جو * کہ گندم
ستانی بوقت درو * مثل این چنین گفت آموزگار * مکن بد کہ بد بینی از روزگار
کسے نیک بیند بہر دو سرا * کہ نیکی رساند بخلق خدا

باب دوسرا بیچ اپانے میں بدکارون کے اور اونکی شامت انجام میں ہی

راے دابشلیم نے جبکہ یہ حکایت حکیم بیدپا سے سنی کہا کہ اے حکیم روشن دل سنی میں نے
داستان ساعی اور نمام کی کہ اپنے ولی نعمت کو طریق مروت سے منحرف کرکے بدعہدی اور
بیوفائی سے منسوب کیا یعنی کلام فریب آمیز اسکا یہانتک شیر پر موثر ہوا کہ اوسنے
اپنے رکن دولت کی خرابی اپنے ہاتھ سے کی مگر حکیم سخندان اسکی تفصیل ارشاد کرے
کہ شیر بعد وقوع حادثہ شتربہ کیونکر اپنے فعل پر نادم ہوا اور دمنہ کے حق میں کسطرح بدگمان ہوا
اور راہ تدارک کیونکر نہ پایا اور اسکے فریب پر کیونکر مطلع ہوا اور دمنہ نے پھر کیا کیا
حیلے کیے اور انجام اس کام کا کسطرح پر ہوا برہمن نے یہ شعر گویا کا پڑھا بیت بادشاہا
مملکت تیری سدا آباد ہو * تو ہمیشہ خوش رہے تیری رعیت شاد ہو * اور یہ کہا
کہ عاقبت اندیشی مقتضی اسکی ہی کہ بات سننے کے ساتھ از جا رفتہ ہوکر دفعۃً حکم سیاست نہدے

ےلہ قصاص بالکسر کشتہ را بعوض باز کشتن و جراحت کردن بعوض جراحت
ےلہ حنظل بالکسر گیاہ باشد خربزہ مزہ تلخ بود و ثمر آنرا ابوجہل گویند
ےلہ ساعی یعنی کوشش کنندہ

بیٹھے جبتک کہ دلیل روشن اور برہان ساطع سے حقیقت کار بخوبی اطلاع نپاوے اور اگر
سخن اہل غرض کا بے سمجھے مقبول ہوا اور کار ناپسندیدہ عمل مین آیا پھر اُسکا تدارک دشوار
ہو جائیگا بلکہ سخن چین صاحب غرض کو اسطرح پر گوشمالی دے کہ اورون کی عبرت کا سبب
ہوتا بعد اسکے اور لوگ اس جنس کی بات کا حوصلہ نکرین والا دروازہ فساد کا کھلجائیگا
اور اسباب خرابی ریاست ہر روز ترقی پاتے جائینگے اور تدارک اُسکا پھر کسی طرح نہوسکیگا
مثنوی براندازبیخے کہ خار آورد * درختے بپرور کہ بار آورد * جہان سوز را کشتہ بہتر چراغ
یکے بہ در آتش کہ خلقے بداغ * اور مصداق اُس قول کے حکایت شیر و دمنہ کی ہے کہ جب
شیر دمنہ کے فریب سے آگاہ ہوا اور اسکے بعد اسطرح سے سیاست کی کہ آنکھیں سبھون کی
کھل گئین اور فاعتبروا یا اولی الابصار پھر تمام خاص و عام کی ورد زبان تھا اور تفصیل
اس اجمال کی یہ ہے کہ جب شیر نے دمنہ کی صلاح کے موافق کام گاو کا تمام کیا اسکے بعد اپنی
تعجیل سے پشیمان ہوا کہ مین نے کیا کیا اسی ندامت سے ہاتھ اپنے دندان ملامت سے کاٹتا
تھا اور سر حسرت زانوے حیرت سے نہ اوٹھاتا تھا اور یہ کہتا تھا کہ جو مین نے کیا عالم مین
کسی نے نہ کیا تھا کسواسطے اس کام مین شتابی کی اور کیون مین نے تحقیق واقعی نکر لی
لمؤلفہ رباعی سنی بات کیون مین نے اہل حسد کی * نکی پیروی حیف عقل و خرد کی *
پشیمان کیا میری عجلت نے مجھکو * نہ تمیز کچھ ہوسکی نیک و بد کی * ایک مدت اسی منوال
پر غم و غصے کے ساتھ شیر نے بسر کی اور اسکے اندوہ خاطر کی جہت سے عیش جمیع سباع کا
تلخ اور کام رعیت پر تنگ ہوا کہ مضمون الناس علی دین ملوکہم کا اس بیشے کے باشندون
مین سرایت کر گیا کہ سب پریشان خاطر اور تنگدل تھے اور اکثر حقوق آداب شتربہ یاد کرتے
تھے اور ملال شیر کا بڑھتا جاتا تھا اور بیشتر مذکور شتربہ کیا کرتا تھا اور جو کوئی کچھ حال شتربہ نقل
کرتا تھا اوسے گوش دل سے سنتا تھا غرض اسی فکر مین رات دن بیقرار رہتا تھا ایک شب
پلنگ سے کہ مصاحب شیر کا تھا یہی حکایت کر رہا تھا کہ پلنگ نے عرض کیا کہ اے شہریار اندیشہ
کرنا اُس کام مین کہ دست تلافی کوتاہ ہو گیا ہو بیفائدہ ہے اور تدارک اُس مہم کا کہ دائرہ
محالات مین داخل ہو بے سود اور محض سہو ہے کیونکہ تیر جب شست سے نکلا پھر کب ہاتھ آتا ہے

بلکہ ایسا کام کہ حاصل ہونا جسکا عسیر ہوا وسمین سعی کرنا دستیاب کو بھی ہاتھ سے کھونا ہی جیسا کہ
روباہ نے مرغ کی طمع مین پوست پارہ بھی ہاتھ سے کھویا شیر نے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر ہی حکایت
پلنگ نے کہا کہ ایک روباہ گرسنہ اپنے ویاس سے باہر آکر تلاش طعمہ مین ہر سو پھرتی تھی کہ
ناگاہ چمڑے کی بدبو روباہ کی ناک مین آئی اوسطرف گئی دیکھا کہ ایک پوست تازہ پڑا ہی
اوسے چبانے لگی اُسکے قریب مین ایک گانون تھا وہان سے بہت مرغیان چگتی ہوئی
باہر آئین اور ایک لڑکا زیرک نام اونکے ساتھ محافظ تھا روباہ کو یہ طمع ہوئی کہ اس
پوست کو چھوڑ کے ایک مرغ انہین سے شکار کیجیے اور گوشت تازہ کھائیے اس خیال مین لوٹ کر
روانہ ہوئی کہ اثنائے راہ مین ایک شغال سے دوچار ہوئی شغال نے پوچھا کہ کہان جاتی ہی
اور کیون متفکر ہی روباہ نے کہا اے عزیز ان مرغون کو دیکھتا ہی کہ کس فربہی اور لطافت سے
ہین اور مین کئی دن سے بھوکی ہون رزاق نے پوست پارہ مجھے عنایت کیا تھا مگر جاذبہ
شوق اسکا مقتضی ہی کہ انہین سے ایک مرغ پکڑ کے اوس سے کام جان لون کہ وہ گوشت
لذت حیات رکھتا ہی شغال نے کہا کہ مین ایک مدت سے اسی کمین گاہ مین رہا کہ انہین سے
ایک کو شکار کرون مگر وہ غلام زیرک کہ انکا نگہبان ہی طریق محافظت اسطرح پر جانتا ہی کہ
صیاد خیال اُسکی پاسبانی کے خوف سے صورت متصورہ مرغ کی دام مین نہین لا سکتا ہی
اور نقاش فکر اُسکی بیم نگہبانی سے نقش اُسکا لوح خیال پر نہین کھینچ سکتا ہی اور مین اسی
فکر مین مدت سے ہون پر کچھ فائدہ نہوا تو نے جو یہ پوست پارہ پایا ہی اسے غنیمت جان کر
اس فضولی سے درگذر بیت ناسخ جو ملا تقدیر سے اوسپر قناعت چاہیے ✦ اور زیادہ
کی توقع خبط ہی نقصان ہی ✦ روباہ نے کہا کہ اے برادر جبتک دل کی مراد ترقی کے ساتھ
حاصل ہونا متصور ہو تب تک حضیض نکبت کی طرف ارادہ کرنا حیف عظیم ہی اور جبتک
چمن آسائش مین گل عشرت کا نظارہ ممکن ہو قدم خارستان فلاکت مین رکھنا عیب فاحش ہی
اور مجھے ہمت عالی نہین چھوڑتی ہی کہ پارہ پوست پر سر جھکاؤن اور گوشت فربہ تازہ سے
دست بردار ہون شغال نے کہا کہ اے خام طمع حرص ناپسندیدہ کا ہمت عالی نام رکھا ہی
تو نے اور عمل ناستودہ کا بزرگی لقب کیا اور اس بات سے بیخبر ہی کہ بزرگی درویشی مین ہی

اور راحت قناعت مین اس سے بہتر کوئی بات نہین ہی کہ جو تیرا نصیب دیوان رزاق سے
مقرر کردیا ہی اوسپر خوش رہ اور جو کہ طالب فضولی کا ہوا ہی خراب اور سرگردان رہا ہی
بیت رزق مقسوم ست وقت آن مقرر کردہ اند * بیش وقت و بیش قسمت طمع داری
جاہلی * اور مین یہ ڈرتا ہون کہ اس فضولی کے باعث سے کہ ارادہ کیا ہی تونے وہ ہوت
کیا بلکہ جان بھی ہاتھ سے نجائے اور تیرا قصہ اوس دراز گوش سے بہت مشابہ ہی کہ دُم
طلب کرتا تھا کان بھی کھوئے روباہ نے کہا کہ یہ کیونکر تھا حکایت شغال نے کہا
مثنوی بود ستخرے کہ دُم نبودش * روزے غم بے دُمی فزودش * از ہر قدمی
قدم ہمی زد * دُم می طلبید و دَم ہمی زد * ناگاہ ز راہ اختیارے * بگذشت میان گشت
زارے * دہقان پسِ شش ز گوشہ دید * برجست واز دو گوش برید * مسکین خر آرزوئے
دُم کرد * نایافتہ دُم دو گوش گم کرد * آنکس کہ ز حد برون نہد گام * اینست سزاے
او سرانجام * روباہ نے نہایت تقاضاے حرص سے مُنہ شغال کی طرف سے پھیر لیا اور کہا
کہ تو دیکھ مین کس لطائف الحیل سے مرغ کو شکار کرتے ہون یہ کہکر مرغون کی طرف روانہ
ہوئی شغال سمجھا کہ میری نصیحت اس پر طمع پر اثر نکریگی اپنے بھٹ کی طرف روانہ ہوا
اور اوس مردہ پوست پارہ ایک زغن غوطہ مار کے پنجے مین لیگئی ہنوز روباہ مرغون تک
نہ پہونچی تھی کہ زیرک نے جست کر کے ایسی چوب دستی روباہ پر ماری کہ صدمہ شدید پہونچا
پر جان سے بچ گئی روباہ نے جان بری غنیمت جان کے ارادہ اوسی پوست پارہ کی
طرف کیا اوسے بھی نہ پایا دستِ دعا بلند کیا اور آسمان کی طرف دیکھا اوسی زغن پر نظر
پڑی دیکھا کہ وہ پوست پارہ اوسکے چنگل مین ہی روباہ نے الم نایافت مرغ سے اور پوست
پارے کے تلف ہونے کی حسرت سے یہان تک سر زمین پر مارا کہ دماغ پریشان ہوگیا
مقصود اس مثل کی ایراد سے یہ ہی کہ بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے ایک رکن رکین سلطنت
کو ہلاک کیا اور جو کہ باقی ہین آنکی بھی فکر نہین کرتا ہی جیسے امرا اور وزرا اور خاصان شہ
سب سراسیمہ ہین اور شتربہ کسی طرح ہاتھ نہ آئیگا یہ باقیماندون کو برباد دیگا
کہ بات معقول کہی تونے لاکن شتربہ کے حق مین خطاے عظیم ہی

خیال میرا اوسکی تلافی مین رہتا ہی پلنگ نے کہا کہ اے شہریار اوسکی تلافی اضطراب سے
حاصل نہوگی بلکہ اسکو تدبیر صائب اور رائے درست چاہیے اب صلاح کار اسمین ہی کہ
بادشاہ ترک جزع و بیخودی فرماکے اور ہمارے کار تدبیر پر رکھے اور تحقیق جرم شتربہ مین ایسی تدبیر
فرمائے کہ مطلب راست براست واضح ہو جاے اگر شتربہ کا حال جو کچھ کہ منکر نے ظاہر کیا
تھا در الحق اسی طرح تھا تو وہ اپنے جزاے غدر و کفران نعمت کو پہونچا خوب ہوا اور اگر
حاسد نے افترا کرکے اوسے قتل کروایا ہی تو اوس تمام بدانجام کو ہدف تیر انتقام کرنا واجب ہی
شیر نے کہا کہ وزیر ملک تو ہی اور تیرے راے صواب اندیش پر مجھے ہمیشہ سے وثوق
رہا ہی اب تو ہی اس مقدمے کو کوشش بلیغ سے تحقیق کر اور مجھے گرداب تفکر سے نکال
پلنگ نے کہا کہ اقبال شاہی سے اندک عرصے مین اسکا حال بتفصیل عرض کرونگا اور کوئی
دقیقہ دقائق سے پردۂ خفا مین رہنے نہ دونگا شیر اس وعدے سے خوش ہوا جبکہ شب
ہوئی اور پلنگ نے اپنے دیاس کی رخصت لی قضارا کہ پلنگ کا مسکن کلیلہ و دمنہ پر کہ
دونون باہم متصل تھے گذرا سنا انسے اسنے کہ دونون مین باواز بلند مباحثہ ہو رہا ہی
پلنگ اول سے دمنہ پر بدگمان تھا اسوقت کہ آواز مطلب گوش مین پہونچی زیادہ تر
دغدغہ دلمین آیا اور اوس مسکن کے قریب ایک گوشے مین کھڑا ہو کر سننا شروع کیا
کلیلہ نے کہا کہ اے دمنہ تو نے بُرا کام کیا کہ بادشاہ کو بدعہدی و خیانت سے مشہور خاص
و عام کیا اور آتش فتنہ اور آشوب تمام سباع مین بلند کی اور ہر دم یہی خیال آتا ہی کہ ساعت
بساعت یہ فساد ترقی کرتا جائیگا اور اس وبال مین تو آخر کار گرفتار نکال ہوگا بموجب
اس مصرعہ کے مصرعہ خون اگر بیگنا ہونگا گریبان گیر ہی ٭ مناسب اسکے مؤلف نے
بھی کہا ہی بیت خون بہاویگا کسیکا جو کوئی تلوار سے ٭ وہ بھی مارا جائیگا آخر اسی تلوار سے
اور مین بریقین جانتا ہون کہ جب اہل بیشہ تیرے اس فساد سے آگاہی پائینگے تو کوئی
تجھے معذور نرکھیگا اور نہ تیری مددگاری کریگا بلکہ سب تیرے قتل پر متفق ہونگے اب
اس بات کے معلوم ہونے کے بعد تیرے ہمخانگی خلاف راے صواب اندیش ہی قطعہ
بابدان کم نشین کہ صحبت بد ٭ گرچہ پاکی ترا پلید کند ٭ آفتاب بدین بزرگی را

ناپدید کند * اب جا کسی اور سے آشنائی کر اور اوسکے بعد مجھسے امید منقطع کر کہ مین کبھی تجھسے دوستی اور صحبت نرکھونگا دمنہ نے کہا کہ اے برادر مجھے اپنی صحبت سے محروم نرکھ اور کار و بار شتربہ مین زیادہ ملامت نکر کہ کار رفتہ کا ہر بار یاد کرنا زیادہ تر ملال لاتا ہی اور لا علاج بھی ہی بلکہ شادمانی کر کہ جب دشمن اپنی تدبیر سے مارا گیا تو کیا جگہ ملال اور ملامت کی ہی کلیلہ نے کہا کہ اے غافل سیاہ دل باوجودیکہ جادۂ مروت و دیانت سے انحراف کیا ہی اور اساس فتوت کو تیر غداری سے منہدم کیا پھر بھی ابتک دعوی صداقت کا رکھتا ہی اور امیدوار سلامت و عافیت کا ہی یہ نہین جانتا ہی کہ کوئی منتقم حقیقی بھی ہی دمنہ نے کہا کہ مین شامت خیانت اور حیلہ و مکر کی آفت سے بے خبر نہین ہون اور قباحت سخن چینی کی اور نقصان فتنہ پردازی کے مجھسے پوشیدہ نہین ہین مگر کثرت حسد اور حُب جاہ کا جبر ایسا غلبہ ہوا کہ یہ عمل مجھسے وقوع مین آیا اب اسکا کچھ چارہ و تدارک میرے اختیار مین نہین رہا ہرچند پشیمان ہوتا ہون پر کیا ہو سکتا ہی مصرعہ چون کنم خود کردہ ام خود کردہ را تدبیر نیست * پلنگ یہ تمام ماجرا سنکر شیر کی مان کے پاس آیا اور کہا ایک راز ہی اُسے عرض کیا چاہتا ہون بشرطیکہ یہ ہی کہ عہد درست کیجیے کہ بغیر ضرورت شدید اوسکا افشا نہ ہو بعد سوگند و تاکید کے جو کچھ گفتگو کلیلہ اور دمنہ سے سنی تھی مو بمو بیان کی اور ملامت کلیلہ کی اور اقرار دمنہ کا مشروح بیان کیا مادر شیر اس حادثہ کی کیفیت سُنکے نہایت متاسف ہوئی دوسرے دن موافق معمول کے شیر کے پاس آئی شیر کو نہایت غمناک پایا پوچھا کہ اے فرزند اتنی فکر و حیرت کا سبب کیا ہی مثنوی ماہ کامل تھا ہوا ہی کیون سُہا * سرو تھا تو کیون ہی عالم کاہ کا * کیا ہوا ہی باعث رنجیدگی * کیون ہوئی ہی اسقدر کاہیدگی * شیر نے کہا کہ میرا ملال شتربہ کے مارنے کے سوا اور اوسکے اخلاق و آداب یاد آنے کے ور اور کچھ نہین ہی ہرچند یاد سے بھلاتا ہون بھولتا نہین ہی اور جبکہ صلاح کار ملک مین تامل کرتا ہون اسوقت اندوہ میرا بہت بڑھ جاتا ہی کہ افسوس ایسا یار غمخوار اور چاکر وفادار کہان ملیگا مادر شیر نے کہا کہ گواہی کے واسطے اپنے دل کے برابر دوسرا شاہد نہین ہوتا ہی اور مخواے شہر یار سے ایسا پایا جاتا ہی کہ دل بادشاہ کا بیگناہی پر شتربہ کی گواہ ہی کہ اُسکا مارا جانا بر بنائے واقع اور یقین صادق

له سہل الفہم شدہ ۱۲

سه اخلاق بالفتح جمع خلق بمعنی خو ۱۲

نہین ہوا تو غالب ہی کہ صاحب غرض نے برخلاف راستی عرض کرکے خون اس بیگناہ کا کروایا ہی کہ جس سے ہر ساعت ندامت تازہ اور اندوہ بے اندازہ ہوتا ہی اسی واسطے عقلانے کہا ہی کہ توسن غضب بلجام شکیبائی و تامل سے ایسی جگہ روکنا ضرور ہی تا گرداب ندامت مین نہ پڑے شیر نے کہا اے مادر جو کچھ فرمایا تو نے بجا ہی اس کام مین میرا نفس امارہ عقل پر غلبہ کر گیا اور آتش غضب نے خرمن حلم کو جلا دیا اور اب تدارک اسکا محال ہو گیا سوائے صبر کے کچھ چارہ نرہا لیکن بڑا رنج یہ ہی کہ ہمیشہ کو مین ہدف تیر ملامت ہوا اور قرعہ بیوفائی کا دائمی میرے نام پر مارا جائیگا لیکن اب جو مین یہ کاوکاو گاو کے لیے کرتا ہون سبب اسکا یہ ہی کہ بیجرمی گاو کی دلیل روشن سے سب پر ثابت کرکے انتقام لون تا کچھ تو بدنامی میری کم ہو اور شنزبہ کہ بصفات حمیدہ متصف تھا اور بیجرم مارا گیا اس سے زیادہ کیا ندامت ہوگی لیکن کیا کرون کہ اب کچھ بن نہین آتا ہی لہذا چاہتا ہون کہ اوسکی تحقیق مین کوشش تمام صرف کرون بعد تحقیق البتہ کوئی صورت تسکین کی نکل آئیگی والا اس رنج سے جینا میرا دشوار ہی اور اگر آپ نے کچھ اس امر مین سنا ہو یا دریافت کیا ہو تو مجھے آگاہ فرمائیے مادر شیر نے کہا **بیت** دل ہمارا ہی خزانہ گوہر اسرار کا ۔ ضبط لیکن قفل ہی اپنے لب اظہار کا ٭ بات سنی ہی مین نے مگر اظہار اسکا جائز نہین ہی اور کنہ اس بات کی معلوم ہی لاکن افشا اسکا روا نہین ہی کسواسطے کہ تیرے بعض مقربین نے اوسکی کتمان مین مبالغہ کیا ہی بموجب مثل عرب کے قُلُوبُ الْاَحْرَارِ قُبُورُ الْاَسْرَارِ لِمُولفہ **بیت** عیب گوئی پیشہ مردان دانشور نہین ۔ عیب پوشی سے کوئی پوشاک زیباتر نہین ٭ بادشاہ کو معلوم ہی کہ نقض عہد اور افشاے راز کتنا بڑا عیب ہی اور حکمانے کس درجہ اُسکے اجتناب مین تاکید کی ہی اگرچہ موانع نہوتے تو مفصل مین بیان کرتی اور سب اندوہ فرزند ارجمند کے دل سے دور کر دیتی مگر مجبور ہون کہ خلاف عہد نہین ہو سکتا ہی شیر نے کہا کہ فی الحقیقت تاکید حکما کی اسی طرح ہی مگر جسکے افشا مین مصلحت کلی اور نفع عام ہو اوسمین حکم بھی دیا ہی بلکہ یہ وہی جگہ ہی کہ اگر کوئی کسی کی جان کا قصد ناحق کرے اور قسم شدید تاکید کرے کہ افشا اسکا نکرنا اور سامع اس بیگناہ کے حفظ نفس کے واسطے آگاہ کر دے تا وہ حفاظت اپنی کرے ہرگز شریعت اوسے ماخوذ نکریگی

سی ہر ... آزادون کے دل بھیدون کی قبرین ہین

اور خداے کریم کے نزدیک بھی گنہگار ہوگا اور کہنے والے نے جو اوسمین بے محل اتنی تاکید کی ہو تو عجیب نہین ہو کہ اس امر مین اوسکی بھی شرکت ہو اور معلوم ہوتا ہو کہ منظور جانتا ہو کہ اوسکے اظہار مین میرے واسطے بھی قباحت ہو اور اس صورت مین ظاہر ہونے کے وقت مین بچ جاؤنگا کہ مین نے تو پہلے مادر شیر سے کہدیا تھا والا اگر وہ خیر خواہ ہمارا ہی تو اوسے کیا جگہ ملاحظے کی ہو کہ مین مبتلا ہون اور وہ حفاظت راز غیر کرتا ہے بھلا یہ کیسی حفاظت ہو کہ ماں سے کہدے اور بیٹے سے پردہ کرے امیدوار شفقت ہون کہ مجھے اس راز سے آگاہی دیجیے اور جو مصلحت اسمین ہو وہ فرمایئے کہ اوس سے تجاوز نکرونگا بیت راز سے بمیان آر کہ ما محرم رازیم ٭ بگذر ز سر ناز کہ ما اہل نیازیم ٭ مادر شیر نے کہا کہ جو اشارت تونے فرمائی نہایت ستودہ اور یہ بات تیری نہایت پسندیدہ ہو مگر اظہار اسرار کا دو عیب رکھتا ہو ایک تو دشمنی اوس شخص کی کہ جسنے امین سمجھ کر کے کسی کو محرم راز کیا اور دوسرے بدگمانی لوگون کی کہ ایسے شخص کو سبکی اور بے دیانتی کے ساتھ مشہور کرتے ہین اور اسکے بعد کوئی اوس سے بات نہین کہتا ہو اور دوستون کی نظر مین مردود اور مطعون خلائق ہوتا ہی بیت ز پنہان کردن رازم جگر چندان کہ می سوزد ٭ ز بیم دشمنان پیوستہ مُہرے بر دہن دارم ٭ اور حکما کا قول ہو کہ جسنے سر کو ہاتھ سے دیا سر اپنا کھویا مصرعہ خواہی کہ سر بجا بود سر دار ٭ مگر فرزند ارجمند نے قصہ رکابدار کا کیا نہین سنا ہو کہ افشاے راز بادشاہ مین جرأت کی پھر آخر سر اپنا کھویا شیر نے کہا کہ یہ قصہ کیونکر تھا حکایت مادر شیر نے کہا کہ ایام ماضی مین ایک بادشاہ نے تخت سلطنت کو زیور عدل سے آراستہ کیا تھا اور شعاع الطاف اوسکی اطراف مملکت مین تابان تھی ایک روز بادشاہ شکار کو گیا جب مرغزار کے قریب پہونچا ایک تدبیر شکار مین مشغول تھا بادشاہ نے اپنے رکابدار سے کہا کہ تو میرے ساتھ گھوڑا دوڑا رکابدار نے بادشاہ کے فرمانے سے گھوڑا دوڑایا جبکہ دور نکل گئے بادشاہ نے باگ روکی اور کہا کہ اے رکابدار غرض میری گھوڑا دوڑانے سے یہ تھی کہ ایک بات میرے دل مین آئی ہو سو تجھے کہون کہ سوا تیرے اعتماد میرا اور پر نہین ہو پر شرط یہ ہو کہ ہرگز کبھی زبان پر نہ لانا رکابدار نے زمین ادب کو بوسہ دیا اور کہا کہ اگرچہ یہ ناچیز

قابلیت اسکی نہین رکھتا ہو کہ شہریار راز اپنا مجھسے فرماوی لیکن آفتاب سلطنت اگر اس ذرہ
حقیر پر پرتو افگن ہو تو اس راز کو جان سے بھی زیادہ عزیز رکھونگا اور نسیم و صبا بھی
کبھی اسکی بو نپاویگی ؂ مولفہ ؂ بیت ؂ جان جس طرح سے رہتی ہو بدن مین پنہان ؂ اسطرح
سے مین ترے راز کو رکھونگا نہان ؂ بادشاہ نے اوسکو آفرین کی اور کہا کہ مین اپنے
بھائی سے نہایت اندیشہ ناک رہتا ہون اور یقین جانتا ہون کہ وہ قابو پاکے کبھی
میرے قتل مین کمی نکریگا سو مین نے یہی صلاح اولی سمجھی ہو کہ پہلے اوسکے قابو پانے سے
اوسے راہ عدم دکھاؤن اور اس وغدغے سے دل اپنا خالی کرون تو خبردار رہ اور ہمیشہ
میری محافظت مین سرگرم رہا کر اور جویا اوسکی مصلحت کا در پردہ رہا کر کہ اپنی جگہ وہ کیا تدبیر
کرتا ہو رکابدار آداب خدمت بجالایا اور نہایت تاکید و سوگند سے اس راز کے اخفا کا وعدہ
کیا ہنوز رمنزل کو نہ پہونچا تھا کہ رکابدار کے دل مین بیوفائی نے راہ کی اور کفران نعمت کا
خیال بندھا ؂ نظم ؂ دل بمہر مردمان کم نہ کہ در گلزار دہر ؂ بوے یاری و وفا در ہیچ ہمدم یافت نیست
؂ راز با دل گفتم و بسیار خوردم خون ازو ؂ کاشکے دانستمی اول کہ محرم یافت نیست
رکابدار منزل پر پہونچکر بادشاہ کے بھائی کے پاس پوشیدہ حاضر ہوا اور اوس راز کو
سب بیان کیا برادر شاہ نے اوسے انعام دیا اور وعدہ ہاے بسیار سے امیدوار کیا
اوسکے بعد نہایت ہوشیاری سے اپنے آپ کو بچاتا رہا ایک دن موقع وقت کا پاکے
برادر بزرگ کو قتل کیا اور آپ تخت سلطنت پر بیٹھا اول حکم یہ دیا کہ اوس رکابدار کو
قتل کرو اوسنے زبان زاری کھولی اور کہا کہ اے بادشاہ بیگناہ آپکی خیرخواہی کے
سوا اور کیا ہوا اور یہ جو مین نے کیا اوسکی جزا کیا ہو بادشاہ نے کہا راز فاش کرنے کے برابر
کون گناہ ہوگا اور میرے بھائی نے سب ملازمون مین تجھے اختصاص دیا اور اپنا
محرم راز بنایا اوسکا بدلا یہی تھا کہ تو نے اوسکا راز فاش کرکے اوسے میرے ہاتھ سے
قتل کروایا مجھے تجھپر کیونکر اعتماد آوے ؂ ع ؂ از عدم بیوفا جدائی خوشتر ؂ ہر چند رکابدار نے
منت سماجت کی کوئی کام نہ آیا آخرکار اوس بیوفا کا سر تن سے جدا ہوا فائدہ اس
مثل سے یہ ہو کہ فاش کرنا راز کا سوا ضرر کے کبھی سود بخش نہین ہوتا ہو شیخ نے کہا

کہ اے مادر مہربان اگر وہ اظہار کرنے والا راز دار ہوتا تو تجھسے یہ راز کیونکر کہتا جبکہ وہ خود
متحمل اس رازداری کا نہوا پھر دوسرے سے توقع رازداری کی کیون رکھتا ہو بلکہ اوسکی
غرض یہی ہو کہ یہ راز مخفی نرہے والا وجہ کیا تھی کہ غیر سے وہ کہتا اور مجھین تجھین کہ جدائی
ممکن نہین ہو یون اظہار راز کرتا یہ جانتا ہوگا کہ مان اپنے بیٹے کا رنج اور ہلاکت کیونکر
گوارا کریگی لہذا اوسنے تجھسے ظاہر کیا بلکہ شعر مولف کا اسکا گواہ ہو بیت گرسکا جب
خود نہ وہ اخفاے راز ٭ غیر سے کیا شکوہ افشاے راز ٭ اب توقع اس بات کا ہول
کہ اظہار مین امرحق کے عند اللہ اور عند الخلق بھی مضائقہ نہین ہو پھر جو کچھ حق ہو اوسکے
اظہار مین مجھپر کیون احسان نہین فرماتی ہو کہ یہ بار غم میرے دل سے دور ہو اور اگر
اوسکی تفصیل مین کچھ مضائقہ ہو تو مجمل ارشاد کر اور اگر تصریح مین بیان کرنا تیرے نزدیک
منع ہو بارے اشارے سے دریغ نکر ماور شیر نے کہا اشرطیکہ وہ بدکردار کہ یہ فتنہ
برانگیختہ کیا جسکا ہو سزا کو پہونچے اور جمال عفو اوسکے دیدۂ بیباک کو کہ راہ صدق وصفا مین
دانستہ نابینا بنا ہو دکھایا نجاوے اور شفاعت کسی کی اوسکے حق مین قبول نفرمایئے تو مین
کچھ بیان کرون ہرچند فضیلت عفو مین علماے دین نے اور عارفان معارف
حق الیقین نے مبالغہ بہت فرمایا ہو مگر ایسے شخص کے حق مین کہ جسکا فساد باعث خون
ریزی ناحق اور موجب تذلیل سلطنت ہو عقوبت بہتر ہو عفو سے اور ایسے گناہ کے
مقابلے مین کہ جسکی مضرت بادشاہ کے نفس پر عائد ہوا اور لوث بدعہدی اور خیانت
مین متہم ہو اگر انتقام نہ کیا جاے تو مفسدون کی دلیری کا باعث ہو اور ستمگارون کی
قوت وجرأت کا موجب ہوتا ہو پس زنہار عفو اور اغماض کی جگہ نہین ہو کہ بعض خاطر سے
معلوم ہوا ہو کہ وَلَکُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوۃٌ اسلیے اوسکا تدارک واجب ہو شیر نے کہا جو کچھ فرمایا
تو نے بجان قبول ہو ماور شیر نے کہا کہ وہ دمنہ نمام بدانجام ہو کہ جسکی ترکیب اس امر قبیح کا ہوا
اور بادشاہ پر اوسکا دمدمہ اثر کر گیا شیر نے کہا کہ جا مین نے کل اسکا تدارک مناسب
کیا جائیگا ماور شیر نے اپنی منزل کو رجوع کی شیر نے بعد تامل بسیار احضار ارکان دولت
کو حکم کیا حسب الحکم شاہی سب ارکان دولت دوسرے دن حاضر ہوئے اور بعد شیر بھی

تشریف لائی اور دمنہ بھی آیا دمنہ نے فراست سے جانا کہ دربلا کھلا اور راہ رہائی بند ہی
تجاہل عارفانہ کرکے ایک خواص محفل سے پوچھا کہ اس جماعت کے اجتماع کا سبب کیا ہی اور
کون بات حادثہ ہوئی ہی کہ بادشاہ متغیر مزاج ہی یا درشیر نے سوال دمنہ کا سنکر باواز بلند
کہا کہ بادشاہ کو تیری زندگانی مے متنفر کیا ہی اور تو نے کا ایسے رفیق جان نثار کے حق مین خیانت
کی تھی پردہ اوسکا اوٹھ گیا اب بادشاہ چاہتا ہی کہ ایک دم تجھے زندہ نچھوڑے دمنہ نے
کہا کہ بزرگان متقدمین نے کوئی دقیقہ دقائق عالم سے باقی نہین رکھا ہی کہ متاخرین کے
واسطے روشن نکر دیا ہو ایک اونکے سخنان حکمت آمیز سے یہ ہی کہ جو شخص بادشاہ کی خدمت
مین بمحبت اور یکرو ہوتا ہی جلد پایہ تقرب کو پہونچ جاتا ہی مگر سب ارباب بمقتضاے حسد سے
اوسکے دشمن ہوجاتے ہین اور اپنے مطلب کے واسطے کو نقصان بادشاہ کا اوسمین متصور ہو
بر چاہتے ہین کہ ہزار حیلے سے اوسے خراب کرین اس لیے اکثر افترا اوسکے حق مین تجویز کیا کرتے
ہین بموجب مثل عرب کے والمخلصون علی خطر عظیم اسی واسطے اہل حقیقت پشت بدیوار اور
رو بپروردگار رکھتے ہین اور اس دنیاے ناپایدار پر نفرین کرتے ہین اور خدمت خلق اور
عبادت خالق مین مصروف رہتے ہین مگر خداے کریم کو غفلت اور ظلم ہرگز پسند نہین ہی
اور کبھی جزا بدی کی نیکی اور عوض نیکی کا بدی نہین ہوا ہی اور بادشاہون کے حق مین
عدل سے کوئی عمل بہتر نہین ہی مگر کمیاب ہی بشتر کام حکام کے بانواع تفاوت صفات خالق
سے برخلاف ہوتے ہین کیونکہ کبھی مجرمان لازم العقوبت کو مخلصون کی طرح سرفرازی
دیتے ہین اور کبھی بیگناہان واجب الرعایت کو خائنون کے مانند عذاب جانکاہ سے ماخوذ
کرتے ہین بقول سعدی علیہ الرحمۃ پہننے گا ہے لباس مجی بر نجبد و گاہے بدشنامی خلعت دہند
کسی نے کہ ہو انکے حال یہ مستولی ہی اور خطا انکے افعال مین غالب اور خیر و شر انکے نظر مین
یکسان ہی اور نفع و ضرر انکی نگاہ مین برابر بعض اوقات اگر کوئی خزانہ روے زمین کا
اپنا انکو دے کچھ احسان نہ مانینگے اور کبھی مسخرے کو دشنام پر سرفراز کرینگے لازم یہ تھا کہ
مین بادشاہ کی درگاہ سے دور رہتا بلکہ زاویہ خلوت سے قدم باہر نہ رکھتا کہ بادشاہ کی
نزدیکی آتش سوزان ہی اگر قریب اوسکے بجاتا تو اس سوز و گداز مین نہ پڑتا بیچ یہ ہی جو کوئی

ف جو لوگ دوست خالص خدا کے ہین بڑے خطر مین ہین ۱۲

کہ قدر رغبت کی نہ جاینگا اور بادشاہ کی خدمت کو طاعت خالق پر ترجیح دیگا اوسے
وہ پہونچیگا جو زاہد گوشہ نشین کو پہونچا شیر نے کہا کہ قصہ زاہد کا کیونکر تھا حکایت
دمنہ نے کہا ایک زاہد تعلق دنیا سے انقطاع کرکے گوشہ صحرا مین بیٹھ رہا تھا سوا نان
کشکین اور لباس پوستین کے کوئی خواہش نرکھتا تھا لمولفہ نظم تھا لباس عاریت سے
اوسکو عار ٭ دامن صحرا کو سمجھا جامہ دار ٭ بامزہ اُسکو نہ بھاتی تھی غذا ٭ پتیان مکھاتا
تھا وقت اشتہا ٭ تھا تنعم سے نہایت دل نفور ٭ فقر اور فاقے سے ہوتا تھا سرور
اوس پیر مرد کے صلاح و تقوے کا شہرہ تمام اوس ولایت مین مشہور ہوا اور مخلوق
جوق جوق دور و نزدیک سے زیارت اور حصول برکت کے واسطے آمد و شد کرنے
لگی چونکہ اثر نور عبادت کا جبین مبین زاہد سے ساطع تھا اسلیے اعتقاد خلق اللہ کا
روز بروز زیادہ ہوتا جاتا تھا ہر چند زاہد انکی آمد و شد سے کارہ تھا پر کوئی نہ مانتا تھا
اور بادشاہ اوس ولایت کا عاقل او باذل اور درویش دل تھا کہ رضاے الٰہی کو سوا
بادشاہی پر مقدم جانتا تھا اور اقتداے اخلاق انبیا اور پیروی سیرت اولیا کا بجان
خریدار تھا بیت سیرت پاکیزہ وخوے خوش و کردار نیک ٭ یا فقیری خوش بود
یا شہریاری خوشترست ٭ جبکہ خبر پیر گوشہ نشین کی اوس صدرنشین سلطنت کو پہونچی
بحکم نعم الامیر علےٰ باب الفقیر کے ملازمت کو زاہد کی باخلاص تمام حاضر ہوا اور استمداد
پند و اندرز چاہی زاہد نے کہا کہ اے بادشاہ اس جہان کی دو اقلیمین ہین ایک فانی
کہ اوسے دنیا کہتے ہین اور دوسری باقی کہ اوسکا نام عقبیٰ رکھا ہی ہمت عالی مقتضی اسکی ہی
کہ سر اپنا اقلیم فانی کی طرف نہ جھکاے بلکہ نظر اقلیم باقی کی طرف رکھے بادشاہ نے کہا کہ
تسخیر اوس سلطنت باقی کی کس طرح میسر آتی ہی زاہد نے کہا دستگیری کرنا مظلوموں کی اور
فریاد سننا محروموں کی کہ حدیث شریف مین آیا ہی ارحم ترحم یعنے رحم کر کہ تجھ پر رحم کیا جاے
اگر بادشاہ کو آسایش آخرت چاہیے تو آسایش رعیت مین کوشش کرے بیت
کرینگے عیش وہی بادشاہ عقبیٰ مین ٭ ملاہی جنسے رعیت کو عیش دنیا مین ٭ جبکہ زاہد نے
اسطرح کا وعظ فرمایا بادشاہ کا صندوق دل جواہر موعظت سے بھر گیا پس اوسی دم

حکایت زاہد گوشہ نشین کہ بادشاہ
در اندکین باد و
نسبتی رست و
کشکہ با لفتح
دوغ خشک
و طعامی معروف

[illegible]

دست ارادت دامن زاہد مین ڈالا یعنی مرید ہوا چندے روز گذرے تھے کہ ایک دن بادشاہ زاہد کی خدمت مین حاضر تھا کہ ناگاہ گروہ دادخواہون کا نعرۂ الغیاث تا آسمان پہونچانے لگا زاہد نے سب کو نزدیک بلا کر حال پوچھا اور داد اونکی شریعت کے موافق بادشاہ سے دلوائی بادشاہ صورت سے اس فیصلے کی کہ بائین خوبی زاہد نے کیا نہایت خوش ہوا اور کہا کہ اے راہنما امیدوار ہون کہ فیصلے دادخواہون کے آپکی رائے صواب اندیش کے موافق ہوا کرین تو بہتر ہی کہ بیشتر اہل کار غرض نفسانی سے پردۂ تقریر مین حق کو باطل اور باطل کو حق بنا دیتے ہین اور یہ مظلمہ روز جزا میری گردن پہ آئیگا کہ مین بذات خود کثرت امور سے سب جزئیات کو سمجھ نہین سکتا ہون زاہد نے اس بات کو سُنکے خیال کیا کہ جو شخص کہ باعث امور خیر ہوتا ہی ثواب اوسکا درگاہ خدا سے بے نہایت پاتا ہی اگر تیری جہت سے خلق خدا راحت پائے تو یہ تکلیف بہتر ہی راحت سے اس نیت سے کہنا بادشاہ کا قبول کیا اسکے بعد جو معاملے اور حاجتین مخلوق کی زاہد تک پہونچتی تھیں اوسے زاہد بادشاہ سے کہتا تھا بادشاہ اوسے بطیبِ خاطر[1] قبول کرتا تھا اس صورت مین عالم عالم[2] فیض جاری ہوا اور شہرۂ عدالت بادشاہ اور نیک دیانتی زاہد کی از ماہی تا ماہ پہونچی آخر کار انتظام اوس سلطنت کا زاہد عالی مقام کے دامن مین باندھا گیا اور تصرف امور مالی و ملکی قبضۂ اختیار مین زاہد کے روز بروز زیادہ ہونے لگا اور سودائے حب جاہ دماغ مین زاہد زہد پناہ کے دمبدم زیادہ ہوتا گیا اور تمنائے اسباب امارت نے سر زاہد کو بالین قناعت سے پھیر کے متوجہ تاج و تخت اور غرور و نخوت کا کیا بقول گویا بیت۔ بخود ہوا نہ کون بو[3] حب جاہ سے ❊ بہکا یا اس خمار نے کسکو زباہ سے یہ دنیا ے فریبندہ وہ بلا ہی کہ اسنے بہت سے شہر و دن کو اپنا صید کیا ہی اور یہ وہ نال غدار ہی کہ اکثر رستم منشون کو مانند بیژن کے چاہ محنت مین ڈالا ہی جبکہ زاہد نے بجاے آب شور ریاضت لقمہ غذاے راحت نوش کیا ذوق عبادت فراموش ہوا اور حلقہ حُبّ الدنیا راس کل خطیئۃ کان مین ڈالکر جان و دل سے دنیا کا حلقہ بگوش ہوا اور بادشاہ نے بھی جبکہ تدبیر زاہد کی موافق مصلحت کے دیکھی زمام

---

[1] بطیب یعنی بوی خوش مشغول یعنی فوشی ۱۲ اسکندر
[2] عالم عالم یعنی بہت ۱۲ اسکندر
[3] درویشی دنیا کی بیسب فصاحت و اسکا ۱۲

اختیار بالی و ملکی دست زاہد مین سپرد کی درویش کو پہلے اندیشہ ایک نان کا تھا
اب غم جہان کا پیدا ہوا اور آگے خیال ایک گلیم کا تھا اب فکر تسخیر اقلیم پیش نظر ہوئی
ایک دن ایک درویش صاحبدل کہ زاہد کی خدمت مین مدت سے فیضیاب تھا بعد
عرصہ دراز خدمت مین زاہد کی استفادے کے واسطے حاضر ہوا دیکھا کہ ورع زاہد کا سراپا
حب جاہ سے مبدل ہو گیا ہی اور باطن سے کچھ اثر باقی نہین رہا آتش حسرت کا تون سینہ
درویش مین شعلہ زن ہوئی لمؤلفہ بیت ہو گیا گمراہ سالک خضر فرخ پے کہان * مرجلا
بیمار جب تو چارہ عیسی ہی کہان * جبکہ شب کو خلق نے بالین خواب پہ سر رکھا اور غوغا
کم ہوا درویش نے زاہد کی خدمت مین عرض کیا کہ اے مرد خدا یہ کیا حالت ہی کہ مشاہدے
مین آئی ہی بیت گل کیا ہوئے جو کانٹون سے سب باغ بھر گیا * کیا ہو گئی وہ فصل وہ
موسم کدھر گیا * اور یہ کیا آتش حسرت ہی کہ خرمن تسکین یاران طریقت کو جلاتی ہی یعنی
آسایش نفس اور رضامندی رب کریم کو برباد کر کے اس بلا بے درمان کو کہ برہم
زن خانمان دین اور خراب کنندہ آرام نفس اور صدق و یقین ہی اختیار کیا ہی تو نے زاہد نے
سنکے زبان حیلہ سازی کھولی لیکن وہ بات کہ محک امتحان معرفت پر کامل العیار ہوتی نہ نکلی
کہ قلب ملمع کاری سے زر خالص نہین ہوتا ہی درویش نے کہا کہ اے زاہد با خدا بہر خدا انصاف
کر کہ تو تو خوب جانتا ہی کہ یہ جو فرمایا تو نے سب بہانہ نفس کا ہی مگر خلاصہ مافی الباب یہ ہی
کہ خاطر مبارک بکلی مائل متاع دنیا ہوئی ہی اور ضمیر منیر عالی قید مال و جاہ مین مبتلا ہو کے
اوج سعادت سے حضیض نکبت کا مائل ہوا ہی افسوس ہزار افسوس کہ کس جگہ پہونچکے
پھر کہان کا قصد کیا ہی اب بھی کچھ نہین گیا ہی پنجہ فریب شیطان سے نکل اور دامن توکل
از سر نو پھر ہاتھ مین مضبوط پکڑ اور نوالہ زہر آلود دنیا تھوک ڈال کہ عیش دنیا سب غم ہی
اور فربہی اسکی سب ورم ہی بموجب بیت واقف کے بیت عیش دنیا ہمہ غم بود ندیدا ستم
فربہی جملہ ورم بود ندیدا ستم * زاہد نے کہا کہ اے دوست غمخوار آمد و شد خلق سے
میرے حال مین کچھ تغیر نہین آیا ہی اور دل بہ یار اور دست بکار رکھتا ہون صاحبدل نے کہا
کہ تجھے اپنے حال سے خبر نہین ہی اس سبب سے کہ حب جاہ شراب بیہوشی ہی وہ اسقدر تجھے

پلائی ہی کہ چشم بصیرت بالکل جاتی رہی اور جبکہ آنکھین تیری سرمۂ قابض ارواح سے روشن ہونگی اسوقت سپر پشیمانی فائدہ نہ بخشیگی اس قطعہ پہ میرے نظر کر بیت دنیا کی نگر تو خواستگاری اس سے کبھی بہرہ ور نہوگا ٭ آخانہ خرابی اپنی مت کر یہ تجربہ ہی یہ اس سے گھر نہ ہوگا ٭ اور یہ مثل تیری اے زاہد اوس نابینا کی ہی کہ کوڑے اور سانپ مین کچھ فرق نہ کیا اور کہنا بھی کسی کا نہ مانا آخر اوسی باعث سے ہلاک ہوا زاہد نے کہا کہ یہ قصہ کیونکر تھا

حکایت

کہا کہتے ہین ایک نابینا ایک بینا کے ساتھ ہم سفر ہوا ایک شب صحرا مین مقام کیا جبکہ طیاری کوچ کی ہوئی نابینا اپنا کوڑا ڈھونڈھنے لگا قضارا ایک سانپ پڑا ہوا سوتا تھا اندھا سمجھا کہ یہ کوڑا ریشم کا بنا ہوا مجھے مفت ملیگا بہت خوش ہوا اور سوار ہو کر چلا جبکہ صبح ہوئی اور آفتاب نکلا اوسوقت اوس آنکھ والے نے دیکھا کہ اندھے کے ہاتھ مین سانپ ہی چلایا کہ اے اندھے تیرے ہاتھ مین سانپ ہی زہرناک جلد پھینکدے ورنہ کاٹ کھائیگا اندھے نے بدگمانی کی کہ یہ کوڑا بیش قیمتی ہی یہ ہمراہی میرا چاہتا ہی کہ اس حیلے سے اگر پھینک دے تو مین اوٹھا لون اندھا بولا کہ اے رفیق کوڑا میرا گم ہوا تھا اللہ تعالی نے اوس سے بہتر کوڑا مجھے بخشا ہی اگر نصیب تیرا یاری کریگا تو تجھے بھی ملجائیگا یہ کیا نیت ہی کہ میرے کوڑے پر کرتا ہی اور مین ایسا احمق نہین ہون کہ تیرے دم دینے سے ایسا کوڑا پھینکدون مرد بینا ہنسا اور کہا کہ اے برادر حق ہمراہی کا یہی ہی کہ مین جانتا ہون کہ یہ سانپ تجھے ہلاک نکرے نابینا آزردہ ہوا اور کہا کہ یہ صاف بدنیتی ہی کہ کوڑا میرا اس حیلے سے لیا چاہتا ہی یہ سودائے خام سر سے نکال ڈال کہ مین دھوکا نہین کھانے کا ہرچند اوسنے مبالغہ کیا نابینا نے نہ مانا آخر جب آفتاب بلند ہوا اور ہوا گرم ہوئی اور مار برف زدہ تابش آفتاب سے ہوش مین آیا اور افسردگی اوسکی رفع ہوئی دیکھا کہ مین ایک شخص نے ہاتھ مین لیا ہون اور وہ ہر بار ہاتھ سے ملتا ہی یکبارگی سانپ اوسکے ہاتھ مین لپٹ گیا اور بکمال غضب سے دانت مارا فوراً نابینا ہلاک ہوگیا یہ مثل اسلیے لایا ہون مین کہ تو اس دنیا پر فریفتہ نہو اور اسکی محبت کو دل مین جگہ ندے کہ زخم اوسکا مار سیاہ سے بہت زیادہ ہی زاہد کلام درویش کا سنکے سمجھا کہ واقعی یہ درویش سچ کہتا ہی اس

شروع کیا اور دولت گم گشتہ پر کہ حب جاہ جانکاہ سے برباد ہوئی تھی ہزار افسوس سے دست تاسف ملتا تھا اور تمام شب مانند شمع و پروانے کے گریان و سوزان رہا جس دم کہ زاہد سپیدہ پوش صبح نے سجادۂ آفتاب محراب مشرق مین بچھایا خلائق نے اپنی عادت کے موافق زاہد کے دروازے پر ہجوم کیا اور ہر ایک نے حسب عادت زبان ثنا و وصف کھولی اور شیطان نے پھر افسون تازہ دم کیا اور از سر نو باد نخوت نے انفاس مردم سے حرکت پاکے دماغ زاہد مین سرایت کی زاہد کو پند درویش اور ندامت شبینہ نسیًا منسیًا ہوگئی بموجب اس شعر کے بیت رفو کرتا ہون نہو نگا گلے سے مین رسواے عشق ٭ ہر سحر ہوتا ہے دونا جوش پر رسواے عشق ٭ القصہ زاہد بدستور سابق اپنے کام مین مشغول ہوا اور رفتہ رفتہ جمیع امور سلطنت مین دخل کلی کیا یعنی سب امرا اور وزرا کو اونکے عہدے سے معزول کردیا اور مقدمات عدالت مین بھی نفسانیت غالب ہوئی اور باب رشوت بھی بخوبی وا ہوا حتی کہ ایک شخص کو ناحق ناحق حکم قتل کا دیا اوس شخص کے قتل ہونے کے بعد اوسکے ورثا حضور بادشاہی مین مستغیث ہوئے کہ زاہد نے ناحق فلانے کو قتل کیا شرعًا ہمین قصاص زاہد پر پہونچتا ہے بادشاہ نے اونکا معاملہ دار القضا مین سپرد کیا بعد تحقیق حق قاضی نے حکم دیا کہ زاہد کو قصاص مقتول مین گردن مارین چنانچہ زاہد اوسکے قصاص مین مارا گیا یہ مثل اسواسطے وارد کی ہے کہ مین سر اپنا محراب طاعت خدا سے پھیر کر کے آستانہ بادشاہی پر رجوع لایا اور گردن کو فرمان پروردگار عالم سے کھینچکر جانب سریر شاہی جھکایا اب جو بلا کہ تجویز کیجائے اوسکے سزاوار ہون مین وشنہ نے جب کہ کلام دقایت انجام تمام کیا ملازمان سریر سلطنت اوسکی فصاحت لسانی پر متحیر ہوے اور شیر نے سر اپنا جھکا لیا اور حیران تھا کہ کیا کرون اسکے بعد کہا کہ کوئی دمنہ کو جواب دے سیاہ گوش نے کہ منصب حاجب بادشاہی مین اختصاص رکھتا تھا منہ دمنہ کی طرف پھیرا اور کہا کہ تونے یہ مذمت بادشاہ کی ملازمت کی بیان کی کہ جسکی دولت افتادہ خاک فلک الافلاک کو پہونچا یہ حد تیری نہ تھی کہ کلام واہی اور دور از ادب زبان پر لا کے آگاہ ہوا ے دمنہ ایک ساعت عمر بادشاہ کی کہ جو عدل و داد اور رعیت پروری مین گذرے تو اونکی ایک سال کی عبادت کے

سیرا بر ہی اور اکثر سجادہ نشینان محراب زہد وطاعت اور تاجداران کشف وکرامت نے خدمت بادشاہ کی اسیواسطے اختیار کی ہی کہ ملازمت کو نصف سلوک کہتے ہین کہ کارسازی ستم رسیدون کی اور سازگاری محنت کشیدون کی بہترین عبادت سے ہی اور اسپر حکایت پیر روشن ضمیر کی شاہد ہی دمنہ نے کہا کہ یہ قصہ کیونکر تھا **حکایت** کہا کہتے ہین کہ شہر فارس مین ایک شخص تھا کہ اوسے پیر روشن ضمیر کہتے تھے اور طنطنہ اوسکی ولایت وکرامت کا قاف سے تا قاف پہونچا تھا ایکروز درویش سیاح ماوراء النہر سے غربت احرام حریم زاہد بادیکر باشقت بسیار نواحی پارس مین پہونچا اور بعد قطع بادیہ حرمان منزل امن وامان زاہد مین نزول کیا اور بعد ازان آستان شیخ کو بوسہ دیا اور خادم خانقاہ سے کہا کہ مین مسافت بعید سے حاضر ہوا ہون میرا حال عرض کردو خادم نے کہا کہ ای درویش اندکے صبر کر کہ شیخ بادشاہ کی ملازمت کے واسطے گیا ہی آنکے بعد تیرا حال عرض کیا جائیگا اس درویش نے افسوس کیا کہ مین نے مفت اپنی اوقات برباد کی اور اتنا رنج راہ کھینچا واے اوس فقیر پر کہ جو بادشاہ کی ملازمت کو جاوے اور اغنیا کی صحبت کا مایل ہووے اوس سے کیا فائدہ ملیگا اور مطلب دینی ایسے دنیا دوست سے کیا حاصل ہوگا فقیر وہ ہی جسنے اس شعر پر گویا کے عمل کیا ہی **بیت** چھوڑ دنیا کر قناعت بیٹھ کنج فقر مین ٭ خاک مت سر پر اوڑا اطلس ہما کے واسطے ٭ اسکے بعد خانقاہ سے نکلا اور بازار کی طرف روانہ ہوا اور ہزار ندامت سے اپنی محنت رایگان پر متاسف چلا جاتا تھا کہ ناگاہ کوتوال شہر کی آنکھ اوسپر پڑی قضا را دزد قیدی اوسی شب زندان سے بھاگا تھا اور اوس شخص سے شبہ تھا کوتوال نے دزد گریختہ سمجھ کر گرفتار کیا اور سیاست گاہ مین بھیجا اور حکم دیا کہ ہاتھ اسکا کاٹ ڈالو ہر چند یہ عذر کرتا تھا اور اپنا آنا راہ دور و دراز سے اور وارد ہونا خانقاہ درویش مین بیان کرتا تھا کوتوال کب مانتا تھا آخر جلاد نے تیغ آبدار اوس درویش کے ہاتھ پر رکھی قریب تھا کہ پہنچہ دست بند سے جدا کر ڈالے کہ پیر روشن ضمیر یکبارگاہ اوس محلے مین پہونچا اور صورت حال دریافت کرکے کوتوال سے کہا کہ یہ درویش ہمارے خانقاہ کا ہے جس شبہ سے تم اسے متہم کرتے ہو یہ تمھاری خطا ہی ہرگز اسیر دست سیاست

ولایت ماوراء النہر نام

دراز نکرنا کوتوال نے سمر کپ شیخ کو بوسہ دیا اور فرمانا اوسکا قبول کیا درویش ظلم
کوتوال اور دست ستم جلاد سے نجات پا کے شیخ کے ہمراہ رکاب ہوا اثناے راہ مین شیخ
نے دوش پر درویش کے ہاتھ رکھکے آہستہ سے کہا کہ ای برادر بدگمانی فقرا کے حق مین
مناسب نہین ہوتی ہی اگر مین ملازمت بادشاہ کی اختیار نکرتا تو تجبسے مظلومون کو کیونکر
نکر ظالمون کے ہاتھ سے رہائی ملتی درویش سمجھا کہ خیال میرا محض نفسانیت اور غلبہ شیطانی
سے تھا واقعی یہہ ہی کہ جو فعل اہل کمال سے وجود مین آتا ہی خالی فائدے سے نہین ہوتا ہی
کسواسطے کہ ارادہ درویشان ارادہ خدا مین فانی ہوجاتا ہی جو چیز کہ اونسے صادر ہوتی ہی ارادت
اللہ کے موافق سرزد ہوتی ہی اگرچہ ظاہر اوسکا خلاف عقل اور طبع کے ہو خالی از مصلحت
نہین ہوتا ہی مثنوی مولانا روم علیہ الرحمہ مین ہی اشعار آن پسر را کش خضر ببرید حلق +
سر آنرا در نیابد عام خلق + در درون بحر کشتی را شکست + صد درستی در شکست خضر ہست
چون شکستہ بند آمد دست او + پس رفو باشد یقین اشکست او + کاملے گر خاک گیرد زر شود
ناقص ار زر برد خاکستر بود + غرض اس مثل کی ایراد سے یہ ہی کہ بزرگان دین ملازمت
سلاطین جو اختیار کرتے ہین اور مکروہات درگاہ ملوک سے عار نہین رکھتے یہی سبب ہی
کہ اوپر بیان ہوچکا دمنہ نے کہا کہ جو کچھ فرمایا تو نے بجا ہی اکابر خدمت ملوک مین جو تقرب سلاطین
ڈھونڈھتے ہین تو بنا اوسکی ایک مصلحت پر ہوتی ہی اور بغیر الہام الہی کے کسی امر کو شروع
نہین کرتے ہین اور کوئی غرض نفسانی اوسمین آمیزش نہین پاتی ہی اور جو کوئی کہ اس سیرت پر
ہو پھر جو کچھ کرے یا کہے کسی کی طاقت نہین ہی کہ اوسپر اعتراض کرے ولیکن ہمار امثال
اس پایہ کو کہان پہونچتے ہین اور یہ جو تو نے کہا کہ بادشاہ ظل اللہ ہوتے ہین یہ بھی مسلم
ہی مگر وہ بادشاہ کہ اونکے کام راہ خدا سے نزدیک ہون اور طریق باطل سے دور نہ کسی
کو بغرض نفسانی عفو کرین اور نہ بے محل عقوبت فرمائین کمیاب ہین اور پسندیدہ اخلاق
شہریاری یہ ہی کہ ملازمان ستودہ خصال کو عزیز رکھین اور غدارون اور بیوفاؤنکو خوار و
ذلیل کرین مادر شیر نے کہا کہ ای دمنہ یہ جو تو نے کہا سب درست ہی لیکن قصہ تیرا بالعکس اس
قول کے پایا جاتا ہی کسواسطے کہ مجموع حضار بارگاہ بادشاہی اسپر متفق ہین کہ تشتر بہ ملازمان

بادشاہی مین پسندیدہ صورت اور سیرت خیرخواہ اور صواب اندیش ریاست تھا سو میری آتش فساد سے اوسکا خرمن ہستی جل گیا بلکہ تیری فساد انگیزی سے بادشاہ کی بنیاد وفاداری منہدم ہوگئی بیت آتشے بہ فروختی زحسد + عالمے را بسوختی زحسد + لمؤلفہ بیت حسد کی آگ کو کیا شعلہ ور کیا تو نے + ہزار رنگ کا جہان کو جلا دیا تو نے + دمنہ نے کہا کہ ضمیر منیر عالی سے پوشیدہ نہین اور جانز حضور بھی سب جانتے ہین کہ مجہ مین اور شنزبہ مین کوئی منازعت نہ تھی اور اوسکو باوجود دست قدرت میرے ساتھ مخاصمت ایسا نہ پایا جاتا تھا اور مین بھی بادشاہ کی نظر مین ایسا خوار و ذلیل نہ تھا کہ اوسکی حشمت پر حسد لیجاتا لیکن جو بات کہ مین نے سنی تھی اوسسے بادشاہ کو آگاہ کیا اور بادشاہ نے بھی اوسکے آثار بچشم خود مشاہدہ کئے اور مجہپر واجب تھا کہ جسمین خیرخواہی بادشاہ کی ہو اوسے ظاہر کردون تا بار نمک میری گردن پر نرہ جاوے اور جو کچھ مین نے بیان کیا بادشاہ نے خود اوسے تحقیق کیا اور صدق سخن میرا برہان قاطع سے ملاحظہ کرکے اپنی راے کے موافق کام کیا اور وہ شخص کہ شنزبہ کی اس خیانت مین شریک تھے اونھین اندیشہ پیدا ہوا ہی کہ مبادا یون ہی ہمارا بھی راز تحقیق کرکے بیان کردے تو قباحت ہو سو وہ تقدم بالحفظ بچاؤ کا کرتے ہین اور بلاشک جبتک میرے دم مین دم ہی امر خیرخواہی مین دریغ نکرونگا کہ حق نمک میری گردن پر ہی گو اسمین جان جائے یا رہے اب انصاف اسکا بادشاہ کے ہاتھ ہی اور الحق اگرچہ بات بھی سچ ہی اس صورت مین کب مین کسیکو بھلا معلوم ہونگا بیت جس جس سے راست بولا وہ مجہسے کج ہوا ہی + خاموش ہو تو اے دل سچ بولنا برا ہی + اور مین یہ جانتا تھا کہ اہل نفاق میرے قتل پر اتفاق کرینگے پر مجھے یہ یقین نہ تھا کہ مکافات خیرخواہی اور نتیجہ خدمت گذاری یہ ہوگا کہ میری بقا بادشاہ کو منظور و مقبول نرکھیگی جبکہ دمنہ نے یہ بات یہانتک پہونچائی اور شام قریب آئی بادشاہ نے حکم دیا کہ دمنہ کو دار القضا مین سپرد کرو تا قاضی اسکا حال دریافت کرے کہ احکام سیاست مین جبتک شرائط شرعی تمام نہونگے کچھ حکم نکیا جائیگا دمنہ نے کہا کون حاکم راست کار بادشاہ سے زیادہ ہی اور کون قاضی عادل شہریار سے بالاتر ہی بحمد اللہ کہ ضمیر منیر

بادشاہ آئینہ ہی باصفا بلکہ جام جہان نماکہ ورت حال بسر ملازم ودعا یا گی ادس میں ہو یدا ہی
رباعی مسودا رباعی ایوان عدالت مین تمہاری پادشاہ + ہی ظلم کو کیا دخل عیاذاً باللہ +
نسیشے کا اگر طاق سے رہیے زبانون + پتھر سے نکلتی ہی صدا البسم اللہ + اور یہ بیقین
اتنا جانتا ہون کہ کشف شبہات اور رفع حجات مین کوئی چیز برابر فراست بادشاہ جم جاہ
کے نہین ہی اگر خود شہریار بنفس نفیس رای جہان آرا کو قاضی میرے حال کا فرمائے تو کذب
اور صدق میرا مانند صبح صادق کے روشن ہو جائے حافظ علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے بیت غرض
حاجت در حریم حضرتت محتاج نیست + راز کس مخفی نماند بر فروغ رای تو + شیر نے کہا کہ ای دمنہ
اندیشہ نکر کہ اس مہم مین جستجو سے تمام کیجائیگی اور تحقیق اس کام کی اوسطرح پر کہ زیادتی اوس سے
متصور نہو عمل مین آئیگی نظر جدا کرینگے ہم اسطرح حق و باطل کو + کہ جیسے دودھ سے مکھی نکال
لیتے ہین + نکال لیتے ہین جسطرح عطر پھولون سے + ہر ایک بات کا ہم تحقیق نکال لیتے ہین + دمنہ نے
کہا کہ مین بیگناہی کے سبب مبالغے مین اہتمام زیادہ کرتا ہون اور یہ بھی جانتا ہون کہ اس
تحقیق سے اخلاص میرا زیادہ تر ظاہر ہوگا اگر مین اس کام مین گنہگار ہوتا تو حاضر درگاہ
شہریار نرہتا اور فرار اختیار کرتا بلکہ فسیروا فی الارض پڑھکر اور اقلیم کی راہ لیتا کہ ملک
خدا تنگ نہین اور پاؤن بندے کا لنگ نہین ہی شیر کی مان نے کہا کہ ای دمنہ تیرا مبالغہ
و غدغے سے خالی نہین ہی مگر تو زیرکی سے چاہتا ہی کہ آپ کو بیگناہ کر دکھلائے و لیکن
اگر کوئی اچھی طرح دریافت کریگا تو اس مضیق سے خلاصی پانا تیرا فکر محال اور سودا ے
باطل ہی دمنہ نے کہا کہ میرے دشمن بیشمار ہین امید وار ہون کہ میرا کام ایسے امین کو سپرد
ہو کہ غرض اور شبہے سے پاک ہو اور جو کچھ کہ راست سبب آ ہو حضور مین بار یابان بادشاہی
کے عرض کیا کرے اور بادشاہ عالیجاہ بعد استماع مشورہ اپنی راے جہان آرا کے
کہ آئینہ جہان نما ہی حکم فرمائے تا مین بمجرد شبہے کے مارا نہ جاؤن اور شہریار روز جزا خون
ناحق مین مبتلا ہو بازخواست سلطان حقیقی نہو اور یہ مطلع مؤلف کا میرے حال کے موافق
ہی بیت غم نہین اسکا مجھے مین مرگیا + غم یہ ہی قاتل کا خنجر بھر گیا + شیر نے کہا
کہ مین نے اپنی دانست مین کسی حکم مین راہ عدل سے انحراف نہین کیا ہی اور اب بھی

ممکن نہین ہی کہ سواے راہ عدالت اور طرف قدم رکھون اگر پاک ہی تو مبارک رہ اگر یہ خیانت
تجھسے صادر ہوئی ہی تو وہ جزا کہ اس گناہ کے سزاوار ہی تیرے کنار مین رکھی جائیگی بموجب اس
مصرعہ کے ۔ مصرعہ ۔ ور فریع وہر آنچہ کاری ور دی ۔ دمنہ نے کہا کہ اس خیانت سے مجھے کچھ اندیشہ
نہین ہی کہ مین بادشاہ کی حق شناسی سے بہت مطمئن ہون کہ اپنے انصاف عالم آرا سے مجھے
محروم نرکھیگا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے دادگستری کے لیئے پیدا کیا ہی اتنے مین ایک حاضران
محفل سے بولا کہ جو کچھ کہ دمنہ کہتا ہی یہ بروجہ تعظیم بادشاہی نہین ہی بلکہ اس کلمات فریب
آمیز سے چاہتا ہی کہ اس بلا کو اپنے سر سے دفع کرے دمنہ نے کہا کون ہی مجھسے جا میرے اوپر شفق
تر اور کون ہی میری مخلصی مین میرے حق مین مہربان تر اور جو کوئی کہ اپنی ذات کے کام مین
ہیچکارہ ہوگا اوسکے کیا کام آئیگا ۔ بیت ۔ ہو سکا جب نہ تجھسے اپنا کام ۔ اگر سکیگا تو کیا پرایا
کام ۔ اور یہ بات تیری دلیل ہی قصور فہم اور وفور جہل پر کہ عین گفتگو مین بادشاہ
کے لقمہ دیتا ہی کہ جسکی راے جہان آرا نے لشکر ہاے گران کو اپنی فکر سے مقہور کیا اور خط
غور و تامل ضمیر منیر سے عالم کو عدل و داد سے معمور کیا وہ محتاج تم السیون کا کب ہی لاکن
تم سب نے کہ جو ہوا خواہ شنزبہ کے تھے اور جو ارادہ کہ کیا تھا وہ اقبال شاہی سے سب
گیا اوسکے اندیشے مین تم سب یہان تک فتنہ آرا اور از خود رفتہ ہوکہ اداب صحبت سلطانی
بھول گئے ہو اور جو چاہتے ہو سو کہتے ہو والا راے بادشاہ کی بموجب اس بیت کے
دلیل روشن ہی ۔ بیت ۔ جو کام تیری عقل سے ہوا ایک آن مین ۔ وہ عمر بھر نہو سکے سارے
جہان مین ۔ سیاہ گوش نے کہا کہ اس مکر و زبان آوری سے اگر چاہے تو کہ زبان کو خیر خواہ
کی بند سے بند کرے یہ ممکن نہین ہی دمنہ نے کہا کہ سچ ہی وقت بند کا ہی لیکن بشرطیکہ محل قبول
مین پڑے اور ہنگام مثل کا ہی اگر شمع خود پسند کرے مادر شنزبہ نے کہا کہ اے غدار ہنوز امیدوار
ہی کہ اس مکر سے اپکو رہائی دے ۔ دمنہ نے کہا کہ اگر کوئی نیکی کو بدی کے ساتھ مقابل کرے
اور خیر کی پاداش شر مقرر کرے تو مجبوری ہی والا وہ کام مین نے مقرر کیا ہی اور وہ عہدہ
عہد کا امانت و وفاداری بجا لایا ہون کہ اوسے بادشاہ کا دل خوب جانتا ہی بعد
اسکے کہا کہ خائن دلیری نکر سکیگا اور اگر عوض اس وفا کے ستم میرے حق مین تجویز

ف ۔ بعض نسخوں میں یہ بات تمام شدن ۔ سیاہ گوش ۔ باورزے ۔ ندماء سلاطین و امرا ۔ ... غیر ... حضرت شیخ ...

کرینگے تو مضرت اوسکی بالا بالا نجاپگی کہ منتقم حقیقی موجود ہے اور اگر میرے کام مین بے تحقیق تعجیل کرینگے تو آخر کار پشیمانی حاصل ہوگی اور روز جزا بدلا بھی اوسکا پائینگے بموجب **بیت** کام مین جسنے شتابی کی ہے + عقل کی اوسنے خرابی کی ہے + اور جسنے کہ شتابی کی فضیلت شکیبائی سے محروم رہا اور اوسے وہ پہونچیگا جو اوس عورت شتاب کار کو پہونچا جبکہ شیر نے یہ نکتہ سنا پوچھا کہ یہ ماجرا کیونکر تھا **حکایت** دمنہ نے کہا کہ شہر کشمیر مین ایک سوداگر تھا کہ مال و متاع فراوان کا مالک اور ایک زوجہ رکھتا تھا ماہر و شکین موکہ چشم فلک نے ایسا آفتاب نہ دیکھا تھا اور نہ سماعت مین دہر کے ایسا ماہتاب آیا تھا **بیت** رخے چون گل و آب گل ریختہ + میان لاغر و سینہ انگیختہ + ہمسایے مین اوس سوداگر کے ایک نقاش تھا چرب دستی مین انگشت نمائے جہان او نقشبندی مین دلپذیر اہل زمان تھا القصہ اوسکی جورو مین اور نقاش مین عشق بہم پہونچا چشم جوان خدیجہ شوق وصال مین مانند دل زاہدان تمام شب بیدار اور بسان ابر نیسان اشکبار رہتی تھی اور زن بازرگان کا بھی یہی حال تھا کہ جذبۂ عشق نے جانبین سے کشش بلا واسطہ دلالہ ایسی کی کہ با کمدیگر ملاقات بہم پہونچی اور راہ آمد و شد کی غبار اغیار سے صاف ہوئی ایک دن اوس عورت نے نقاش سے کہا کہ تو ہمیشہ تشریف لاتا ہے اور گاہے آواز اور گاہے سنگ اندازی کرتا ہے یہ روش دغدغے سے خالی نہین ہے لازم صنائی یہ ہے کہ کوئی صورت ایسی کرنی چاہیے کہ جسمین اندیشہ بدنامی کا برطرف ہو اور بلا خوف رقیب ملاقات ہوا کرے نقاش نے بموجب ایماے یار دلنواز ایک چادر سیاہ طیار کی اور اوسمین بوٹیان سفید بطور باندھنون کے چھوڑ دین اور کہا کہ جسوقت میرے بالا خانے پر یہ علامت نظر آئے تو اپنا دروازہ کھول دینا غرض یہی رائے مستقیم بنیا مین قرار پائی جسوقت کہ یہ دونون آپسمین وعدہ کرتے تھے غلام نقاش پس دیوار یہ حکایت سنتا تھا اسلیے بزرگون نے کہا ہے **بیت** لب بگشائی اگرت ہوش ہست + کز پس دیوار بسے گوش ہست + چند روز اسی طرح سے آمد و شد نقاش کی عہد

حکایت عورت شتاب کار

سوداگر کے پاس جاری رہی ایک دن نقاش کسی کام کو گیا تھا غلام نے دختر نقاش
سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ اوس چادر کے نقش و نگار دیکھون کہ کسطرح کے ہین
دختر نقاش اس شعبدہ سے غافل تھی اسلیے چادر غلام کے حوالے کی غلام نے
وہ چادر بالاخانے سے دکھائی اوسنے دروازہ کھول دیا یہ نقاش کی وضع بنا کے
اوسکے پاس چلا آیا وہ تو اشتیاق مین محو تھی اور اوس سیاہی شب مین کچھ تمیز نہ کی
اور شیطان نے پردہ غفلت ہوش و حواس پر زن بدکارہ کے ڈال دیا کہ بلا تامل
اوسکو آغوش تمنا مین کھینچا اور غایت شوق سے فرق درمیان ابرا و غمزہ کے نہ کیا
التباس پر تلبیس سے مانند ابلیس کے مراد اپنی حاصل کی اور بعد فراغت کار جلد روانہ
ہوا اتفاقاً نقاش اوسی دم باہر سے گھر مین آیا اور چادر دوش پر ڈال کر اور
بالاخانے سے دکھا کر روانہ خانہ یار ہوا جبکہ اوس زن نے دیکھا کہ یہ ابھی گیا تھا
اور ابھی پھر آیا کہا اے یار کیا چیز باعث ہوئی کہ تو خلاف عادت ابھی گیا تھا اور پھر
ابھی تشریف لایا نقاش سمجھا کہ یہ کلام اسکا خالی مطلب سے نہین ہے کچھ بہانہ کر کے
فوراً وہان سے خالی پھرا اور اپنی بیٹی سے آکے پوچھا کہ یہ چادر کوئی کیا مانگ کر
مجھسے لیگیا تھا اوسنے کہا کہ کوئی غیر نہین لیگیا تھا مگر اس غلام نے تمہارے آنے
سے پہلے مجھسے کہا کہ مین نے خوب اس چادر کو نہین دیکھا ہے کہ کیسے نقش و نگار ہین
مین نے غلام کو سمجھکر حوالے کی تھی یہ بالاخانے پر لیگیا پھر تھوڑی دیر کے
بعد دے گیا نقاش نے غلام کو تعزیر معقول دی اور چادر کو جلا دیا اسکے بعد
بجوش غیرت سے صحبت محبوب ترک کی اور کہا کہ اگر مین مرتکب حرامکاری نہ ہوتا تو
کیون اس بے غیرتی مین مبتلا ہوتا بس اگر وہ عورت جانب نگری اور یار اور غیر مین
تامل غور کرلیتی تو صحبت محبوب سے کیون محروم رہتی مگر شومی بخت اسکی آڑے آئی تھی کہ رنج
فراق مین مبتلا ہوئی بیت چون نہال شتاب بنشانی * بر دہد میوہ پشیمانی * پس
اسواسطے عرض کی مین نے کہ بادشاہ عالم پناہ اس بے برگ و بے نوا کے حق مین تعجیل
نفرمائے اور یہ بات کہ جو مین نے عرض کی خوف جان کے باعث سے نہین ہے بلکہ منشا

تلبیس زن در امتحان و پنہان داشتن مرد عیب

الحکایہ ہو کہ تا بادشاہ سرفراز ہین قاضی قضا میرے خون ناحق سے معرض بازخواست مین نہ پڑے والاموت ایک خواب ہی نامرغوب ور تسایش ہی خوف اسلوب ہر چند نفس خواہان اس شربت کا نہین ہی لیکن ساقی اجل خواہی نخواہی یہ جرعہ ہر ذی حیات کے حلق سے نیچے اتاریگا اور جامت کس کہ خیاط قضا نے ہر ذی حیات کی قامت پر قطع کرر کھا ہی طرح سے پہنایا جایگا پھر ایسے امر ناگزیر سے عاقل کو خوف کیا ہی بلکہ شادمی کی جا ہی کہ منصب شہادت مقبولون کے واسطے مقرر ہی مگر حق نمک سے دور ہی کہ ولی نعمت کو اپنے بہبود کے واسطے رنج بے سود مین ڈالون اور اطلاع نکرون اسلیے عرض کرتا ہون کہ شنزبہ غدار کو کہ اوسکے اطوار خود بادشاہ نے مشاہدہ کیے تھے قتل کر کے اسقدر رنج اوٹھایا اگر میرے کام مین جلدی ہوئی تو بادشاہ اپنی غیرت عدالت سے سبت رنج اوٹھایگا کہ ایسے رفیق ناصح کو عبث مارا اور اگر کوئی کار سرکار میرے قتل پر منحصر ہو بن بلیت خاطر سے قتل اپنا قبول کرون اور سعادت دوجہانی سمجھون مگر ایسا نہ ہو کہ کوئی بات مہمات کے لائق ہوا وسے ایسا جا کر کہ محل اعتبار اور سزاوار ترتیب ہو کمتر جانے انتہاہی بیت سالہا باید کہ تا یک سنگ اصلی ز آفتاب + لعل گردد در بدخشان یا عقیق در یمن + بیت له ولہ سالہا گوشت عالم مین بسیر ہوتے ہین + بارور تب کہین میوون کے شجر ہوتے ہین + مادر شیر نے دیکھا کہ دمنہ کا بادشاہ کے دل مین اثر کرنے لگا اور چرب زبانی اور شیرین بیانی اوسکی اس قضیے سے غافل کرنے لگی منہ شیر کی طرف پھیرا اور کہا کہ ای فرزند تیری خاموشی اسپر گواہ ہی کہ سخن اوسکے دروغ مین اور دروغ دمنہ کا ہیچ ہی اگر یہی ذہن اور ذکا اور فہم تیرا ہی تو سخن راست تجہ اثر نکریگا اور بدنیاتیکا در فریب دمنہ کا تجھے از خود رفتہ بنایگا بیت نواے بلبلت اخر کجا پسند افتد + کہ گوش ہوش بمرغان ہرزہ گو داری ایضا ہندی زمزمے عندلیب کے ہیچ ہی وہ کیا سمجھتے ہین + چند فغان کنان کو جو نغمہ سرا سمجھتے ہین + یہہ کہکر باشفتگی تمام اوٹھ گئی شیر نے کہا کہ دمنہ کو مسلسل کر کے قاضی کے پاس لیجاؤ کہ تفحص و تحقیق قرار واقعی کرے شب کو مادر شیر پھر خلوت شیر مین آئی اور کہا کہ اے فرزند مین ہمیشہ تو الجہی دمنہ کی سعی تھی اب مجھپر ثابت ہوا کہ یہ شخص اعجوبہ زمان

اور نادرۂ دوران ہی اگر ایسا شخص مجال سخن پائے اور بادشاہ اندک مہلت کو کام
فرمائے تو یہ ہزار رنگ و بو سے اسکو بجا لیجائے اور کذا بیانی اپنی بہتر صدق و صفا سے
کر دکھلائے صریح اسنے ایسے رفیق کو ناحق تیرے ہاتھ سے قتل کروایا اور چرب زبانی
سے اسکو کیسا پاک و صاف بناتا ہی بہتر یہی ہی کہ اسے جلد قتل کر کہ اسکا قتل موجب
راحت خلایق اور امن و امان سلطنت ہی مصرعہ تعجیل نکو نیست مگر در عمل خیر +
بیت کیا خوب یہ مصراع ہی دیوان ازل مین + تعجیل نہین خوب مگر نیک عمل مین +
شیر نے کہا کہ کام مقربون کا حسد ہی اور منازعت اور پیشہ ارکان دولت کا اکثر بیگانگی
اور مناقشہ ہی یہ رباعی حسب حال اوس گروہ کے ہی رباعی ابنای زمانہ مایہ شور و
شر اند + اینا شستہ اتفاق و عین ضرر اند + مانند قطار شتر این فرقۂ دون + با
یکدیگر اند و در پے یکدگر اند + خصوصاً جو کہ ہنر زیادہ رکھتا ہی اوسکے دشمن زیادہ
تر ہوتے ہین بلکہ بے ہنر کا دشمن کوئی کم ہوتا ہی اور دمنہ انواع ہنر سے آراستہ
اور میرے نزدیک قرب تمام رکھتا ہی ممکن ہی کہ حاسدون نے اوسکے دفع کرنے
پر اتفاق کیا ہو بادشیر نے کہا کہ ایسا حسد ہر ایک کو نہین ہوتا ہی کہ حسد سے
کسی کا قتل گوارا کرے شیر نے کہا کہ یہ خیال نکیجیے حسد وہ آتش ہی کہ جسوقت شعلہ
اسکا بلند ہوتا ہی سب تر و خشک جلا ڈالتا ہی کیا قصہ اون تینون حاسدون
کا آپ نے نہین سنا ہی باد شیر نے پوچھا کہ یہ کیونکر تھا حکایت شیر نے
کہا کہ تین شخص با یکدیگر ہمراہ ہوکر روانۂ سفر ہوی وہ جو سب مین بڑا تھا اوسنے
اون دونون سے کہا کہ تمنے کیا سمجھ کر سفر اختیار کیا ہی کہ مشقت سفر کی بہت
ہوتی ہی ایک نے جواب دیا کہ جس جگہ مین تھا وہان ایسی نیک صورتین لوگون کے
واسطے پیدا ہوتی تھین کہ مین آتش حسد مین جلا جاتا تھا اور تحمل دیکھنے کا نہو
تھا اسلیے سفر کیا کہ نا دیدنی دیکھنے مین نہ آئے دوسرے نے کہا کہ یہی رنج مجھکو
بھی دامنگیر ہوا اس سبب سے ترک وطن اختیار کیا اوس تیسرے نے
کہا کہ تم دونون میرے ہمدرد ہو مین بھی مبتلا اسی بلا کا ہون بیت

حکایت تین حاسدون کی

اسیطرح تو ہی تھا یہ جو مین دیکھا کرون + ساقیا سب بادہ کش ہون اور مین
دیکھا کرون + یہ تینون حاسد باہم چلے جاتے تھے کہ ناگاہ اثنائے راہ مین ایک
بدرہ پر زر دیکھا تینون نے اوسے اوٹھا لیا اور کہا کہ آؤ باہم تقسیم کرین اور
وطن کو پھر چلین اور چندے عیش بفراغت کرین اس گفتگو مین تینون کی رگ
حسد جوش مین آئی ہر ایک راضی اسپر تھا کہ دوسرے کو حصہ نہ ملے یہی خیال
تینون کے دل مین جاگیر ہوا کہ مین ہی تنہا اسے لیلون اسلیے منتظر تھے نہ یہ ہمت
کہ باہم تقسیم کرین اور نہ راہ مین چھوڑ سکتے تھے ایک شبانہ روز بے آب و دانہ اوس
صحرا مین حب زر کے پاس بیٹھے رہے اور منازعت کرتے تھے اور فیصلہ قرار نپاتا
تھا وہ جھگڑا رفع ہو. بادشاہ اوس دیار کا شکار کو نکلا اتفاقاً گذر بادشاہ کا اوسی
جگہ ہوا اون تینون کو اوس صحرا مین بیٹھا دیکھا حال پوچھا تینون نے سچ
سچ بیان کردیا کہ ہم تین شخص حسد مجسم ہین اور اسی سببسے وطن سے نکلے تھے
اور یہان بھی وہی قصہ پیش آیا چاہتے تھے کہ کوئی حکم معقول ہوتا کہ ہم تین مین
فیصلہ کرتا بارے الحمد للہ کہ اب وہ میسر ہوا بادشاہ نے کہا کہ تم تینون صفت
اپنے اپنے حسد کی بیان کرو تا تمھارے حسد کے فراخور تقسیم بدرے کی کیجاوے
ایک نے کہا کہ حسد میرا اس مرتبے پر ہے کہ نہین چاہتا ہون کہ کسی پر احسان کرون تو وہ
خوشوقت اور مرفہ الحال ہو جاوے دوسرے نے کہا کہ تو بہت نیک بخت ہے اور حسد سے
تجھے کچھ بہرہ نہین ہے مین وہ حاسد ہون کہ نہین چاہتا ہون کہ کوئی اور بھی دوسرے
پر احسان کرے تیسرے نے کہا کہ تم دونون اس حال مین بے بہرہ ہو مین نہین چاہتا
ہون کہ مجھپر بھی کوئی احسان کرے بلکہ نام احسان کا جہان مین باقی نرہے بادشاہ
نے انگشت تحیر کو دانتون مین دبایا اور کہا کہ تمھاری گفتار سے تمھارا کردار ظاہر
ہوتا ہے اسکے بعد ہر ایک کو اوسکے اظہار کے موافق سزا دی یعنی پہلے کو جو کچھ پاس
اوسکے تھا چھین لیا اور سر و پا برہنہ اوس صحرا مین چھوڑ دیا اور دوسرے
کے قتل کا حکم دیا اور تیسرے کو حکم دیا کہ بانواع عقوبت تا مدت مدید از تصور

عذاب اسپر یہان تک نہ جاؤ اور لعنت کیے جاؤ کہ مرغ روح اسکا چنگال باز ملک الموت
مین گرفتار ہوجاے ۔ نظم ۔ آنکہ نیکوئی نخواہد باکسے ۔ ہنیکوئی باوی نباید خواستن ۔ ہر نہالے
کان نداز ومیوہ ۔ از بن بیایدش پیراستن ۔ رباعی ۔ آن درد کہ درمان نپذیرد حسد ست
آئین حسد قاعدۂ دیو و دد ست ۔ گویند حسود خصم مردم باشد ۔ گر نیک تامل بکنی دیو خود است
سچ یہ ہی کہ کوئی رنج حسد سے زیادہ نہین ہی اسواسطے کہ حاسد ہمیشہ شادی مردم سے غمناک
رہیگا اور راحت غیر سے دردناک اور یہ مثل اسلیے بیان کی ہی تا معلوم ہو کہ حسد وہ بلاے
بد ہی کہ حاسد کو خسر الدنیا والآخرۃ نصیب ہوتا ہی اور مین گمان کرتا ہون قصہ دمنہ کا
حاسدون کے مکر وفریب سے خالی نہین ہی مادر شیر نے کہا کہ مین حاضران درگاہ کا شائبہ حسد
نہین دیکھتی ہون بلکہ ایک یہ بھی فہم میرا ایسا گمان نہین کرتا ہی تا بکل چہ رسد او اتفاق
سب کا اس بات پر محض خیرخواہی بادشاہ کی ہی اول یہ کہ سبکو تردد ہی کہ شتربہ سا بزرگ
و خیرخواہ اس حاسد نے بے سبب جہت قتل کروایا اب زیادہ تر اندیشناک ہین کہ باوجود
ایسے گناہ عظیم کے پھر دمنہ مقبول بادشاہ رہا تو اب ہمارا کیسا کیا انجام انکے ہاتھ سے
ہوگا بلکہ غالب یہ ہی کہ وقفہ جمیع ارکان دولت اور رعیت اور کسی اقلیم کی راہ لین
فقط بادشاہ اور دمنہ باقی رہجاوین ای فرزند مین دیکھتی ہون کہ یہ دمنہ وہ بلاے
بیدرمان ہی کہ جسنے سلطنت کو برہم کیا ہی تو بھی تجھے ہوش نہین آتا ہی دیکھ اب بھی اسکے
بچیانے قتل مین تعجیل کر ڈالا پھر تاسف کچھ سود نہ بخشیگا شیر نے کہا مین اس کام مین
تنگ رکھتا ہون اور یہ خوف کرتا ہون کہ مبادا اورون کی منفعت کے واسطے میری مضرت
ہوجاے یعنی خوشنودی خلایق کے واسطے کہین خشونت خالق مین مبتلا نہ ہون جیسا
کہ کار شتربہ مین تعجیل کی اور ہنوز اوسکی پشیمانی رفع نہین ہوئی ہی اب بہتر یہ ہی کہ تا
اس امر مین تحقیق واقعی نہوے بلکہ خود اپنی راے کو گواہ دمنہ کے گناہ کا نکرلون
تب تک خون ریزی کا حکم نہ دون یہ بات شیر اور مادر شیر مین تمام ہوئی مگر مطلب
ناتمام رہا اور ہر ایک اپنے خوابگاہ کو گیا اور دمنہ کو زندان مین لیجاکے طوق زنجیر
ڈالا اوسکا ہمو برادری و آشنائی سے زندان مین آیا جبکہ نظر دمنہ پر پڑی زار زار

رویا اور کہا کہ ای برادر کیونکر تجھے اس بلامین گرفتار دیکھ سکونگا اور لذت زندگانی
اب کیا باقی رہی دمنہ رویا اور کہا کہ ای برادر دلنواز مجھے یہ بند گران اور محنت زندان
چندان گران نہین ہی مگر رنج یہ ہی کہ تجھسے شفیق غمخوار کے بغیر کیونکر بسر کرونگا کہ جدائی
ایک دم کی موت سے صعب تر نظر آتی ہی کلیلہ نے کہا کہ ای دمنہ یہ روز مجھے اول دن سے
معلوم تھا اسیواسطے تجھے سمجھاتا تھا اور ہر چند پند دیتا تھا سود مند نہو لی تھی
کہ تجھے اپنی راے ضعیف و سست پر اعتماد تھا لیکن آخر وہی ظہور مین آیا کہ جو مین نے
اول کہا تھا اور اگر مبادی موعظت مین تقصیر کرتا تو آج مین بھی تیری خیانت مین شریک
ہوتا ای غافل کس کس سرزنش اور شفقت دل سے سمجھایا تجھے کہ علما نے کہا ہی کہ نمام
اور ساعی قبل از اجل مارا جاتا ہی اور وہ کیا چیز تھی کہ جسنے اس ناکردنی پر تجھے دلیر کیا تھا
کہ ہرگز میری نصیحت نہ سنی باوجودیکہ تو خوب جانتا تھا کہ مین محض شفقت سے کہتا ہون
نہ نفسانیت سے اور یہ تیرا حال میرے نزدیک بدتر مرگ سے ہی بیت چنین کہ ہست
دلت راز غصہ فرسودن + ہزار بار براز بودن ست نابودن + دمنہ نے کہا کہ ای برادر
جو کہ حق شفقت تھا کہا تو نے اور جو کہ شرط نصیحت تھی بجالایا تو نگر حرص مال اور تمنا ے
جاہ نے میری راے کو ضعیف کر ڈالا تھا اور تیری نصیحت دلپر کچھ اثر نکرتی تھی باوجودیکہ
تیرے فرمانے کو سچ اور درست جانتا تھا اور مضرت اس کام کی بھی میری نظر مین تھی لاکن
غلبۂ حرص سے برعکس چلا مین جیسا کہ بیمار جانتا ہی کہ خلاف مین حکم طبیب کے رنج اوٹھاونگا
لاکن ذائقۂ زبان اوسے بے عقل کر ڈالتا ہی پس وہی حال میرا ہوا اب جو رنج کہ پیش آئے
ہین اوسکا سزاوار ہون اور جو شکایت کہ کرون وہ شکایت اپنے ہی نفس کی ہی زہر ماست
کہ بر ماست اور یہ بیت حسب حال میری ہی بیت من نالہ زبیگانہ ندارم کہ دلم را + ہر زخم کہ
رسید ست ہم از خویش رسید ست + کلیلہ نے کہا کہ مرد عاقل وہ ہی کہ ہر کام کے آغاز
مین انجام پر نظر رکھے تا اوس کام کرنے سے پشیمانی اور کینے سے پریشانی حاصل
نہو کہ وہ پشیمانی اور پریشانی سوائے شماتت اعدا اور ملامت احبا اور فائدہ
نہین دیتی ہی بموجب بیت کام مین کی جو پہلے نادانی + پھر ہی بیفائدہ پشیمانی +

دمنہ نے کہا کہ اے برادر دشمن ہونا صفت مردم دون ہمت کی ہی اور ایمن گذران کرنا
اور خوش جینا کام سفلہ بے حرمت کا ہی اور جو کہ عالی ہمت ہوتا ہی دل اوسکا ایکدم رنج
کشی اور فکر ہاے دور دراز سے خالی نہین رہتا ہی کلیلہ نے کہا کہ دولت فانی اور جاہ
بے اعتبار کے واسطے رنج گوارا کرنا کام حریص خام طمع کا ہی بیت از سر البتان دولت
میوۂ شادی مجوے + زانکہ کمتر میوہ زین باغ انقلاب عالم ست + لازم تھا کہ مال
وجاہ کے واسطے آپ کو چاہ بلا مین نہ ڈالتا اور نہال حسد وبغض کو چمن سینہ مین نہ
پھیلاتا تا تو آج ذائقہ میوہ بلا ونکبت کیون چکھتا دمنہ نے کہا کہ اے برادر شفیق جو کچھ
مجھسے صادر ہوا دیدہ ودانستہ تھا نہ از راہ سہو اور جو تخم بلا کہ مین نے بویا تھا سو
آج وہی کاٹنا پڑا ہی بموجب بیت ز نیکی نیک بینی وز بدی بد + ز جو جو روید وگندم
ز گندم + یعنی زہر گیاہ کو بویا تھا اسلیے مہر گیاہ کی توقع نہین رکھتا ہون اب کام
ہاتھ سے اور ہاتھ کام سے جا چکا ہی انگشت تدبیر سے گرہ تقدیر کھلنا محال ہی اور
مین اپنی خطا پر دانا اور عیب پر بینا ہون کیا کرون کہ راے صواب اندیش کو حسد
نے مغلوب کر دیا مین ایسا سمجھتا تھا اور زبان آرائی پر مجھے دعوی تھا مصرع
کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا + اب ایسا معلوم ہوتا ہی کہ میری کشتی حیات
گرداب ہلاکت مین غرق ہونے والی ہی اور آفتاب لقا مغرب فنا مین غروب ہوگا لیکن
تا مقدور اپنی خلاصی مین دریغ نکرونگا باندیشہ اسکا اب زیادہ ہی کہ تو میری شہرۂ
دوستی مین گواہی کے واسطے گرفتار ہو اور اگر عیاذاً باللہ تجھے عقوبت کرین تو
جو راز میرا تجھے معلوم ہی صاف کہدیگا اور اپنے آپ کو مورد بلا نکرنا والا رنج میرا
دو بالا ہو جائیگا کہ چھوٹنا میرا تو ممکن نہین ہی دوسری ندامت یہ ہو کہ میرے
سبب سے تو گرفتار عذاب ہو اور راستی وصفائی تیری عالم پر روشن ہی اور اسکے
خلاف نکرنا کسواسطے کہ ملاقات میری اور تیری قیامت پر گئی کلیلہ نے کہا کہ
تو جانتا ہی کہ مین متحمل عذاب کا نہو سکونگا اور جو کچھ جانتا ہون پوشیدہ
نکرونگا اور کسی طرح اور کسی کے واسطے دروغ نہین کہونگا لیکن بہتر یہی ہی پہلے اس سے

کہ تجھسے پوچھیں توآپ راست براست کہدے کہ رنج دنیا کا اسان ہی ایک دم
مین ختم ہوجاتا ہی بلکہ قصاص مین لگاں آخرت سے پاک ہوجایگا اور عذاب آخرت
کہ دوام اور استمرار کو چاہتا ہی اوس محن جانگاہ سے نجات پائیگا دمنہ نے کہا کہ مین
دل مین یہی غور کرتا ہون مگر جو کچھ مشورہ دل کا ہوگا اوسے عمل مین لاؤنگا کلیلہ
رنجور اور پر غم با چشم پر نم پھرا اور بستر غم پر گرا اور تمام شب کرب خاطر سے
مانند مار سر و دم کو بیدہ پیچتاب کہاتا رہا اور آخر شب راہی ملک بقا ہوا اس
عرصے مین کہ یہا بین کلیلا اور دمنہ کے گفتگو تھی ایک درندہ کہ اوسی محبس مین مقید
تھا جبکہ آنکھ کھلی اور گفتگوان دونون کی سنی پھر نہ سویا اور انکی تمام حکایت
من اولہا الی آخرہ سنتا رہا دوسرے دن کہ شیر زرین چنگ بیضۂ مینا رنگ مین نمایان
ہوا بادشاہ نے بیدار ہوکے دمنہ اور قاضی اور تمام ارکان دولت کو بلایا اور
مجلس آراستہ کی مادر شیر نے حدیث دمنہ کو تازہ کیا اور کہا کہ زندہ چھوڑنا ستمگارون
کا پرہیزگارون کے قتل کرنے کے برابر ہی اور نیکی کرنا بدون سے ستم ہی نیکون
پر بیت نکوئی با بدان کردن چنان ہست + کہ بد کردن بجاے نیکمردان +
اور جو کوئی کہ باوجود قدرت فاجر ظالم کو زندہ چھوڑیگا یا ظالم کی مدد کریگا
جور و ظلم مین شریک اوسکا ہوگا شیر نے قضات ملک کو الزام دیا کہ کار دمنہ مین تاخیر
کیون کرتے ہو جو کچھ کہ خیانت یا دیانت ثابت ہوئی ہو عوض کیون نہین کرتے
ہو اوسوقت کہ قضات اور اشراف خاص و عام مجمع عام مین جمع تھے وکیل
قاضی نے حاضران مجلس کیطرف منھ کیا اور کہا کہ بادشاہ کو تحقیق حال دمنہ مین
مبالغہ تام ہی اور فرماتا ہی کہ تا مہم دمنہ اختتام نہ پائیگی اور کام نکرونگا اور دمنہ
کا حال اس طرح تحقیق کیا جائے کہ شرع کے موافق ہو اور مقتضاے عقل سے
بھی دور نہو اور شائبۂ نفسانیت اوسمین شامل نہونے پائے اب لازم ہی کہ جو کچھ
حق حق ہو معلوم ہو ہر ایک بیان کرے کہ اس ضمن مین بہت سے فائدے مقصور
ہین ایک یہ کہ حق کی یاری کرنا علم راستی بلند کرنا ہی دوسرے آئین مروت اور فتوت

دین کو جاری کرنا اور بناے ظلم کو گرانا اور اساس ستم کو منہدم کرنا اور خائن کو گوشمالی دینا موافق رضاے خالق اور ملایم طبایع خلائق ہی تیسرے رستگاری پانا ارباب مکر و فساد سے اور ایمن رہنا اصحاب عناد سے حاصل ہوتا ہی جبکہ وکیل قاضی نے یہ بات تمام کی اور منتظر جواب کا ہوا سب حضار محفل خاموش ہو گئے اور کسی نے جواب کچھ نہ دیا کس لیے کہ دمنہ کی حقیقت مفصل کسی کو معلوم نہ تھی قیاس سے جانتے تھے اسو اسطے اندیشہ کرتے تھے کہ اگر ہم کچھ کہین اور بادشاہ اسکے قتل کا حکم دے تو ہم مبادا خون ناحق مین ماخوذ ہون جبکہ دمنہ نے سب کا یہ حال دیکھا دل اوسکا مانند نسیم بہار تازہ اور مانند گل نو شگفتہ ہوا اور کہا کہ اے اکابر دین و دولت آگاہ ہو کہ مین بیگناہ ہون اگر مجرم ہوتا تو مقابلے مین اتنے عالی منزلتون کے کہ اسوقت کلہم اجمعین میرے قتل پر ناحق کمر باندھے ہین ہوش بیجا نہ رہتا بلکہ یاراے کلام باقی نہ رہتا لیکن چونکہ پاک ہون اسلیے بیباک ہون اور تمھین سبکو قسم دیتا ہون کہ جو میرے قضیے سے آگاہی رکھتا ہو راست براست بیان کر دے اور رعایت میری نہ کرے مگر نفسانیت کو بھی دخل نہ دے کیونکہ اول راے جہان آراے شہریار آئینہ حق نما ہی کہ حق کو باطل سے جدا کر ڈالیگی دوسرے اللہ تعالی کہ سمیع و بصیر ہی اوسنے بھی ہر عمل کیواسطے جزا اور ہر شر کی سزا مقرر رکھی ہی اگر آج میرے واسطے بتقاضاے نفس بدی چاہیگا کل دار جزا مین کیا کریگا اور بادشاہ عالم پناہ اوسکی نفسانیت پر اپنے ضمیر منیر سے مطلع ہوگا تو بھی خالی سزا سے نچھوڑیگا اب لازم ہی کہ بے شائبہ ظن و تخمین بلکہ از روے صدق و یقین شہادت ادا کرے اور اظہار حق مین مطلق دریغ نفرمائے اور اگر کوئی از روے حسد مجکو معرض تلف مین ڈالیگا اوسے وہ پہونچیگا جو اوس طبیب کے علم و عمل کو پہونچا وکیل قاضی نے پوچھا کہ وہ کیونکر تھا حکایت دمنہ نے کہا کہتے ہین کہ ایک مرد بے سرمایہ دانش اور بے پیرایۂ تجربہ نے دعوی طبابت کیا نہ علم طبابت کا رکھتا تھا نہ بصیرت حکمت اور دوا کے پہچاننے مین یہانتک جاہل تھا کہ جوز ہندی اور درمنہ ترکی مین فرق نکر سکتا تھا

اور تشخیص امراض مین اس مرتبے بیگانہ تھا کہ رند اور نقرس مین امتیاز نہ رکھتا تھا اور دوا کے بنانے مین خیساندے اور جوشاندے کو جدا نہ جانتا تھا اور نسخہ لکھنے کی کیفیت اور کمیت غذا و شربت سے مطلق آگاہ نہ تھا بیت بد علاجے کہ ہر کہ نسخۂ او + دید دیگر ندید روے حیات + چنانچہ سودا کے یہ اشعار اوسی بزرگ کی شان مین موزون ہوئے ہین ابیات صاحب پیچش کو بتایا کتول + واسطے ہیضے کے لکھا اسبغول + لکھدیا مجنون کو شیر شتر + کہدیا مستسقی کو جا فصد کر + جسکو یہ سمجھا کہ آسیب ہی صرع + کہنے لگا دو دوا سے مار القرع + تھا متوطن وہ شقی روم کا + بستی مین رکھتا تھا اثر بوم کا + شکل تھی شیطان کی درویش نام + سچ ہی بلا کو کا تھا قایم مقام + اور شہر مین کہ اس شخص نے دکان جہالت کھولی تھی اور شہرۂ مردم کشتی بلند کیا تھا ایک اور طبیب نہایت ہنر سے آراستہ کہ دم اوسکا مانند دم حضرت عیسی جان بخش اور قدم اوسکا مثل حضرت خضر کے فرح بخش تھا چونکہ عادت روزگار غدار کی ہمیشہ سے یون ہی کہ ہنرمندون کو اپنے دسترخوان سے سواے نوالۂ محنت اور لقمہ نہین دیتا ہی اور بے ہنرون کی امداد مین دریغ نہین کرتا ہی اتفاق یہ ہوا کہ مرد باہنر کی جبکہ روز بازار حشم جاتی رہی گوشۂ کاشانے مین بیٹھا اسکے بعد اس جاہل کی دکان طبابت زیادہ تر چمکی بیت پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمہ و ناز + بسوخت عقل زحیرت کہ اینچہ بوالعجبی ست + اندک فرصت مین اوسکی شہرت کا ذبہ زبان عوام پر جاری ہوئی اور اوس شہر کے شہریار کی ایک بیٹی تھی کہ مطلع حسن سے ایسے آفتاب نے کبھی طلوع نہین کیا تھا اور عطر فروش صبا نے اوسکے زلف مشکبار کی طرح اور نافہ کبھی نہین کھولا تھا اوسکو اپنے برادرزادے سے تزویج کیا تھا بمجرد نکاح ہونے کے وہ حمل سے ہوئی اور بعد انقضاے مدت حمل وقت وضع کے ایک مرض مہلک حادث ہوا اور قریب بہلاکت پہونچی طبیب دانا کو بادشاہ نے طلب کیا اور حقیقت حال بیان کی حکیم حاذق نے خوب تشخیص کر کے یہ تجویز کیا کہ اسکی دوا سواے مہران کے اور نہین ہی وہ چار رتی مشک خالص اور دارچینی سے باہم ملا کے

شربت تبرزد مین آمیختہ کرکے بیمار کو کھلادو انشاء اللہ تعالے فی الحال صحت
کامل ہوگی پوچھا کہ ای طبیب وہ دوا کہان ملیگی اوسنے کہا کہ مین نے شفاخانۂ
بادشاہی مین دیکھا ہی کہ سیم خام کے ڈبے مین رکھی ہی اور اوسپر زر سرخ کا قفل
دیا ہوا ہی اب نابینائی کے سبب سے مین مجبور ہون کوئی اس پتے سے کہ جو بتا مین نے
دیا ہی ڈھونڈھ لے آئے اس حال مین وہ طبیب جاہل آیا اور کہا کہ پہچاننا کام میرا ہی
اور ترکیب اوسکے بنانے کی مین خوب جانتا ہون آخر وہ شفاخانے مین آیا اوسی طرح
کے ڈبے کو ڈھونڈھتا تھا اور اوس طرح کے ڈبے بہت تھے متحیر ہوا کہ کیا کرون
آخر ایک ڈبا رجماً بالغیب ہاتھ مین لیکر باہر آیا قضارا اوس ڈبے مین زہر ہلاہل تھا
اور اوس کمبخت جاہل کو مہران اور زہر ہلاہل مین کچھ تمیز نہ تھی زہر کو نکال کے اور اجزا
مذکور کے ساتھ ملاکے شاہزادی کو دیا گلے سے اوترتے ہی ہلاک ہوگئی بادشاہ
نے اپنا سر زمین پر دے پٹکا اور حد سے زیادہ غم کیا اور اوسی رنج مین کہا کہ بقیہ
اوس دوا کا اس طبیب بیحیا کو کھلادو کھانے کے ساتھ وہ بھی سرد ہوگیا اور
بپاداش عمل نا ملایم کی فی الحال پائی ابیت نیکو مثل ست اینکہ ہر کس بد کرد
با دگرے نکرد ہم باخود کرد + یہ مثل اسلیے لایا ہون مین کہ معلوم ہو کہ جو کام کہ کوئی
جہالت سے کرتا ہی انجام اوسکا ناپسندیدہ ہوتا ہی اور جو کام کہ گمان اور شبہہ سے
کیا جاتا ہی متضمن خطرہاے کلی کا ہوتا ہی ایک حاضران مجلس سے بولا کہ ای دمنہ یہ بات
بیان کی محتاج نہین ہی کہ تیرا خبث باطن خواص پر ظاہر اور ناپاکی تیری طینت
کی سب عوام پر روشن ہی قاضی نے کہا کہ یہ بات کہان سے کہی تو نے اور اسکے واسطے
حجت اور دلیل کیا ہی اوسنے کہا کہ حکماے قیافہ شناس نے لکھا ہی کہ جو کشادہ ابرو
کہ اوسکی بائین آنکھ دایم الاختلاج یعنی پھڑکتی ہو اور بینی اوسکی جانب چپ کو مایل ہو
اور اکثر اوسکی نظر زمین کیطرف رہتی ہو یعنی تل نظر آتا اوسکی ذات نامبارک
مجمع فساد اور مکر اور مستجمع فجور و غدر ہوتی ہی اور وہ علامتین سب اسمیں
موجود ہین دمنہ نے جواب دیا کہ احکام الٰہی مین دخل ... خطا کا نہین

بیت غلط و سہو بر من و تو روا است + بر جہان آفرین غلط نرود + یہ علامت
کہ بیان کی تو نے اگر دلیل صدق اور برہان حق ہو سکتی ہے تو عالم نے گواہ اور سوگند
سے رستگاری پائی اور حاجت قاضی اور مرافعہ اور محاکمے کی کچھ باقی نہ رہی ہیں اسکے
سوا نیک کی ثنا اور بد کی مذمت کرنا نچاہیئے کیونکہ اس علامت سے یا اسکے بالعکس
سے کوئی شخص خالی نہین اور اسکا دفع از خود کوئی نہین کر سکتا ہی پس چاہیئے کہ اس حکم پر
پاداش ارباب غرض کی اور جزا اہل خبر کی جاری رہے اور چاہیئے کہ احکام شرع صفحۂ عالم
سے محو ہو جائین اور مین نے نعوذ باللہ اگر یہ گناہ کیا بھی ہوتا تو ہر آئینہ بجبر ہوتا کہ دفع
اسکا میرے امکان سے باہر تھا اور تقدیر الہی پر کسی کو مواخذہ نہین پہونچتا ہی بموجب
بیت مکن در پیچ چشم سرزنش بخود در دلی + چنانکہ پرورشم مید ہند میرویم +
اب چاہئے مین بقول تیرے اس بندیلا سے کہ برہان جہل و نادانی ہی رستگاری پاؤنگا
والا ایسا کلام بے معنی حضور مین بادشاہ کے اور محفل فضلا اور امرا مین کہنا لایق نہین
ہی بیت سخن سے حال کھلتا ہی بشر کا + مثل ہی تانت باجے راگ پوچھا + جبکہ دمنہ
نے ایسا جواب دیا سب حاضران مجلس نے مہر سکوت لب پر رکھی اور اسکے بعد کسی نے دم
نہ ملا قاضی نے حکم دیا کہ دمنہ کو پھر زندان مین لیجاؤ جبکہ دمنہ محبس مین آیا ایک بوزنیہ
دوست کلیلہ کا اوس راہ سے گذرا اوسے بلا کے کہا کہ کل سے خبر کلیلہ کی کچھ نہین
پائی ہی بوزنیہ نے آہ سرد کھینچی اور رو دیا دمنہ نے گھبرا کر پوچھا کہ ای بوزنیہ سچ کہ
کیفیت حال کیا ہی اوسنے کہا کہ ای دمنہ کیا مین کہون کہ وہ یار وفادار تیرے غم مین اپنا
بار سر منزل فنا سے اوٹھا کے دار بقا کو لیگیا اور داغ فراق مصاحبون اور ہمدمون کو دیگیا
اور یہ مطلع گویا کا پڑھا مطلع اوٹھ گیا یار مر گیا باعث + ہاے مین مر نہ گیا کیا
باعث + جبکہ کلیلہ کے مرنے کی خبر دمنہ نے سنی بیہوش ہو گیا بعد ساعت کے ہوش
مین آیا بانالہ جانکاہ چلایا اور زار زار روتا تھا اور یہ اشعار پڑھتا تھا نظم خون
میشود ز دیدہ روان وا مصیبتا + سر میزند رشتہ فغان وا مصیبتا + اقلیدس
زمان و ارسطوے عہد رفت + زین کہنہ عالم گذران وا مصیبتا در عین فصل

آن و سنی آن
بزبان یونانی کلید
ہندسہ بمعنی اقلی
بمعنی کلید و دوس
بمعنی ہندسہ آمدہ
و بفتح اول و کسر دال
نیز گفتہ اند ۱۲

گل بگلستان عدم شد تم + ناگه وزیده باد خزان وا مصیبتا + بگذشت از جہان و بدلہا گذاشت
داغ + جان جہان وحید زمان وا مصیبتا + اور کبھی یہ شعر مؤلف کا تکرار کرتا تھا
بیت عدم مین قافلہ یاردن کا آہ جا پہونچا + لبسان نقش قدم ہم ہین وا پنیون
مین + جبکہ دمنہ نے زاری حد کو پہنچائی بوزنیہ نے نصیحت آغاز کی کہ ای دمنہ جان
تو کہ منشی تقدیر نویس ازل نے نام بقاے جاودانی کسی آفریدہ کے نامۂ زندگانی پر رقم
نہین کیا ہے اور نقاش موجودات نے نقش حیات صفحات ممکنات پر سواے
رقم کل شیئٍ ہالکٌ الا وجہہ ثبت نہین فرمایا ہے اور خیاط کارخانۂ قدم نے جامۂ
وجود کا بغیر رشتۂ عدم نہین سیا ہی اور فراش قدرت نے شمع زندگانی کو بے
شمول تند باد آفت اجل روشن نہین کیا ہے اے دمنہ گلستان عمر کسی کا باد
خزان مرگ سے محفوظ نرہیگا یہ وہ شربت ہی کہ سب کو پینا ہوگا اور یہ وہ
محنت ہی کہ بار اسکا ہر ایک کو اوٹھانا پڑے گا مرہم اس زخم کا سواے صبر کے بنایا
نہین ہی اور نسخہ اس مرض کا بغیر شکیبائی کے لکھا نہین گیا ہی بیت صبوری
ضرور است لیکن در درد دل + بغیر از صبوری علاجے نباشد + اور یہ مصرع گویا کا واسطے
تسکین کے کافی ہی مصرع ہی یہ وہ درد کہ جسکا کبھی درمان نہوا + ای دمنہ خیال ماضی سے
درگذر اور بموجب شعر مؤلف کے فکر مستقبل کر بیت صبر کر ای دل ابھی روتا ہی کیا
آگے آگے دیکھیو تو ہوتا ہی کیا + دمنہ نے ان باتون سے فی الجملہ تسکین پائی اور کہا کہ اس
جزع مین حق میری طرف ہی کلیلہ سا دوست مشفق اور ناصح مہربان کہ مین ہر حادثے
مین پناہ اوسکی طرف لیجاتا تھا اور ہر مہم مین نصیحت اوسکی پشت پناہ میری تھی
اور جو کچھ کہ نقد اسرار عالم غیب السموات نے اوسکے خزینۂ دل مین امانت رکھا تھا
آسمان کو اوسپر ہرگز اطلاع نہ تھی اور جاسوس زمانہ ہمیشہ اوسکی اطلاع سے
محروم تھا افسوس ہے کہ ایسے دمساز نے میرے سر سے سایہ اوٹھالیا اور گوشۂ کاشانۂ
دنیا مین مجھے بے رفیق و مونس محروم چھوڑ گیا اب میری زندگانی بدتر از مرگ ہی
کہ مین ورنہ لا مبتلاے بلاے عظیم ہون بعد اوسکی زندگانی تک مطلق کسی بات

طغرا بالضم نشانیکہ برسر فرمان سلاطین کنند ۱۲ منہ
الہٰشی ہالک بوسو ا وہ مالی منہ
محروات اویس
بجمود و دلکاری ۱۲ منہ

سے نہ ڈرتا تھا بلکہ یقینی جانتا تھا کہ اوسکی راے صواب اندیش ایک آن مین مشکل کشا
میری ہوگی واحسرتا کہ اب سواے مرگ کوئی چارہ باقی نرہا یہ کہا اور رو دیا اور یہ شعر گویا
کا پڑھا بیت خاک مین اوسکے ملانے کے لیے گردش مین تھا + مرگیا وہ اب تو ساکن آسمان
ہوجائیگا + بوزینہ نے کہا کہ ای دمنہ سچ ہی کلیلہ ایسا ہی تھا لیکن زمانہ خالی نہین رہتا ہی
بیت غم مخور گر زین چمن شاخ گلے پژمردہ شد + روے نسرین تازہ ہست و چند
سنبل تابدار + دمنہ نے کہا درست ہی تیری ذات بھی تدارک ہر خلل کا اور دفع ہر
ضرر کا کر سکتی ہی اور آج سے تو بجاے کلیلہ برادر میرا ہی اور ہاتھ لاکہ عقد
مواخات تجھسے باندہون آخر دونون نے عہد و پیمان برادری محکم کیا دمنہ نے کہا
کہ ای برادر جب تک کہ مین قید ہون تو اتنی تکلیف کر کہ شبانہ روز در دولت شاہی
پر حاضر رہا کر اور میری بات مین جو گفتگو سنے اوس سے مجکو آگاہی دیا کر بوزینہ نے
دمنہ کے کہنے کے موافق عمل کیا دوسرے دن مادر شیر آئی حیرانی اور پریشانی
شیر کی دیکھکر مضطر ہوئی اور دل مین کہا کہ اگر زیادہ عضہ کرتی ہون تو شیر برہم
ہوتا ہی اور اگر سستی کرتی ہون تو دمنہ بچا جاتا ہی اور قضیہ معطل رہتا ہی یہ سمجھ کر
اتنا کہا کہ مجھے کیا کام ہی کہ بادشاہ کے مقدمات مین دخل دون جیسا جانے
ویسا کرے ہر کوئی اپنی مصلحت خوب جانتا ہی یہ سنکر شیر نے کہا کہ ای مادر مہربان
اہل نصیحت کو لازم ہی کہ بلا اندیشہ بات کہنے کی کہین اور تیری بات کہ میرے
نزدیک بلا شبہہ شائبہ نفسانیت سے مبرا ہی پھر جو کچھہ لائق بیان کے ہے
اوسے کیون نہین فرماتی ہی مادر شیر نے کہا کہ بادشاہ راست و دروغ مین
فرق نہین کرتا ہی اور منفعت اپنی مضرت سے ہوا کرا نہین جانتا ہے اور اگر دمنہ نے
فرصت پائی تو وہ فتنہ اوٹھاے گا کہ راے سب کی اوسکی تدارک مین عاجز ہوجاے گی
شیر نے کہا کہ جلد قضات مع دمنہ حاضر ہون جبکہ سب حاضر ہوے قاضی بولا
اے حضار کار دمنہ تم کیا کہتے ہو کسینے جواب ندیا جبکہ سب خاموش رہے قاضی نے
دمنہ سے کہا کہ اگرچہ کوئی اسوقت جواب نہین دیتا ہے مگر سبکا دل تیرے گناہ پر گواہی دیتا ہے

قتل پر سب کا اتفاق ہو پس تجھے اس حال مین کیا لطف زندگانی ہو اب تیری فلاح
دارین اسمین ہو کہ اپنے قصور پر اعتراف کرے اور اس راست گوئی سے عقوبت
آخرت سے نجات پائے اور تیری موت مین بہر نوع دو فائدے متصور ہین ایک یہ کہ
اس کاو کاو سے ہم سب رہائی پائینگے اور دوسرے یہ کہ تو عذاب دنیا اور عقبا سے مخلصی پائیگا

شعر زیرکان گویند کاین مرگ نوعے راحت ست ٭ در بیان این
سخن بر خلق منت می نهند ٭ گفته اند آنکس که میرد خالی از دو حال نیست ٭ یا بود
باید که خلق از جور او کمتر جهند ٭ یا کم آزاری نکو خلقی که خلق روزگار ٭ مهر او در زند و
اور او در دل خود جا دهند ٭ گر نکو کار ست زین زندان محنت وا رهد ٭ ور بد اندیش ست
خلق از محنت او وا رهند ٭ آخر دمنہ اگر اپنے گناہ کا اعتراف کرے تو دو فضیلتین
تجھے حاصل ہوتی ہین اور اسکا مذکور عالم مین باقی رہیگا ایک یہ کہ اعتراف اپنی
خیانت کا نشان ہو حق گوئی اور جوانمردی کا اور بسبب راست گوئی کے اختیار کرنا ملک بقا کا
اور دوسرے یہ کہ شہرۂ فصاحت زبان آوری اور بلاغت سخن گستری تیرا مشہور ہوگا کہ ایسے
جواب دلپذیر اور عذر مقبول تقریر کیے کہ افواہ خاص و عام مین قیامت تک یہ مذکور
باقی رہیگا باوجود این ہمہ کہ سب جانتے تھے کہ جرم اسکا بیشک تھا مگر اسیطرح کا
زبان آور تھا اور ایسے جواب عقلی ہر کسی کو دیتا تھا کہ کسی کو مجال کلام باقی نہ رہتی تھی
اب یہی بہتر ہے کہ موت کو نیکنامی کی بدنامی کی زندگانی سے عزیز کر کہ اسکا تذکرہ قیام
قیامت تک عالم مین قائم رہے اور قصاص کے باعث عقوبت عقبی سے نجات پائے
ورنہ جبر حق حق ہے اگر کوئی پہلو تحقیق کا نکل آیا تو بادشاہ مقرر قصاص کریگا اسوقت یہ
نیکنامی بھی باقی نہ رہیگی بلکہ یہ سب کہینگے کہ اگرچہ فتنہ پردازی مین ہزار نوع سے زبان
آوری اور فتنہ پردازی کی مگر اہل محفل سلطانی سے کہ ایک ایک حکیم بے بدل تھا کب
چھوٹ سکتے آخر مطلب کو کھول ہی لیا اسوقت یہ دونون فائدے تیرے ہاتھ سے
جاتے رہینگے بہتر یہی ہو کہ جو حق ہو اسپر اعتراف کر بیت مردن کس بہ نیک فرجامی ٭ بہتر
از زندگی بدنامی ٭ ایضا نیکنامی سے ہو مرنا زندگی سے خوبتر ٭ زیست بدنامی کی مرجانے

معیوب تر ہو دمنہ نے کہا کہ قاضی کو فقط گمان پر بغیر دلیل روشن کے حکم کرنا نچاہیے
بمجواے ان بعض الظن اثم اور اگر تمہیں بھی یہی شبہہ پڑا ہی اور طبیعت میری گناہ پر
قرار پکڑتی ہی تو وہبا فرماو لیکن میں اپنے کام میں بہتر دانا ہوں پس گمان غیر کو
کیونکر اپنے یقین پر غالب کروں اور یہ بات نہ بطریق فتوے درست ہی اور نہ بقاعدہ
تقوے کہ بمجرد گمان کے کہ خون شتر بہ حجہ ثابت کرتے ہو اور اعتقاد فاسد کو بیر حق میں
جائز رکھتے ہو پس میں جو اپنے قتل پر بموجب راضی ہوں تو کس تاویل سے اللہ تعالے
کے نزدیک کہ مالک ذات کل موجودات ہی عہدہ خطاب ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکہ سے
بچوں اور ظاہر ہی کہ ہر ایک کا حق اسکی ذات پر غیر کی ذات سے زیادہ تر ہی پھر بھلا کس
طرح بدخواہ اپنے نفس کا بجرم وخطا ہوں اے قاضی اس بات سے درگذر لازم حق شناسی
یہ ہی کہ حاکم شرع بغور تمام حق و باطل میں امتیاز کرے اور حرف لغو اور حکم بیجا سے احتراز
کرے کہ بے ثبوت قصور حکم دے بیٹھے اور تو تو ہمیشہ راست گو اور عادل تھا اب میرے
ضعف طالع سے اس حادثے میں طریق احتیاط کو کنارے رکھکر ارباب غرض کے گمان
پر دیدہ راے انور کو غفلت سے بند کرتا ہی بقول گویا نظم سحاب لطف ہی تو بہر
مزرع عالم * ہوئی یہ برق جفا کیوں ہمارے خرمن کو * ہر ایک کسر کو ہی ظل ہما ترا سایا
بنا ہی تیغ بلا کیوں ہمارے گردن کو * قاضی کو کہ محکمۂ دانش میں قبالہ ہنر پر مہر توقیع
احکام سے مسجل رکھتا ہے یوں چاہیے کہ بغیر اس شہادت کے کہ یقین صافی سے آراستہ
حکم دے اور اگر اسکا خیال نہ رکھیگا تو اوسے وہ پہونچیگا جو اس بازدار کو پہونچا
قاضی نے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر تھا حکایت دمنہ نے کہا بیان کرتے ہیں کہ ایک مرزبان
تھا دانش و فراست میں معروف اور حسن صفات سے موصوف اسکی ایک جورو تھی کہ حسن
آفت جان اور بغمزہ فتنۂ جہان باوصف اس حسن و دلربائی کے عفت اور پارسائی میں
بھی بے مثیل تھی نظم دیدہ فردوسے نگار جہان * گشتہ پس پردۂ عفت نہان آئینہ نادیدہ
جمالش ز دور * بود ز ہمراہی سایہ نفور مطلع بیت نگاہ اسکی قدم پر تھی حیا سے
ہر گل جسکو شرم آے صبا سے * اور اوس مرزبان کا ایک غلام تھا بہت بیباک اور بد

اور نایاک اوسکی خدمت مین حاضر رہتا تھا اور مرزبان شکاری کی خدمت اوسکے ذمہ تھی ایک
دن نظر اوس کورنمک مردود کی اسپر پڑی مرغ دل اُسکا اوسکے دام عشق مین پھنس گیا اس غلام نے
ہر چند تدبیر وصال عفیفہ کی ہر گز اوسنے قبول نہ کیا اور کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی بیت بردایں
دام بر مرغ دگر نہ ✤ کہ عنقا را بلندست آشیانہ ✤ جبکہ وہ نمک حرام محروم ہوا بد نفسون کی سیرت
کے موافق چاہا کہ اوسکے حق مین ایسا فتنہ اوٹھائے کہ جان اور حرمت اوسکی برباد ہو جائے اوسکے بعد
دو طوطے خرید کرکے زبان بلخی مین اونھین یہ پڑھانا شروع کیا ایک یہ کہتا تھا مینے ساربان کو کدبانو
کے ساتھ سوتا دیکھا ہی دوسرے کو سکھایا کہ مین اس مقدمہ مین کچھ نہین کہتا ہون ایک دن مرزبان
محفل شراب آراستہ کرکے بفراغت مسند نشاط پر بیٹھا تھا بازدار آیا اور دونون طوطے بطور ہدیے
کے نذر گذرانے اون طوطون نے خوش زبانی سے ترانہ سرائی اور زمزمہ پیرائی شروع کی اور
یہی دونون کلمہ تکرار کرتے تھے مرزبان زبان بلخی نہ سمجھتا تھا مگر تناسب الفاظ اور خوش لہجے سے
اونکی مسرور ہوتا تھا آخر اپنی عورت کو دونون طوطے سپرد کیے کہ اچھی طرح رکھے وہ عورت بیچاری
زبان بلخی سے آگاہ نہ تھی مگر دشمنون کو دوستون کی طرح پرورش کرتی تھی بیت نفس را
پروردم آخر خود شدم رسوا ازو ✤ من چہ دانستم کہ خصم خویش را می پرورم ✤ اور اسقدر
مفتون اون طوطون کی خوش الحانی پر ہوئی کہ کبھی اونکے بغیر بزم شراب مین نہ بیٹھتی تھی
القصہ ایک گروہ تجار کا بلخ سے مرزبان کے گھر وارد ہوا مرزبان نے محفل مہمانی اونکے واسطے
ترتیب دی اور اُن طوطون کو بھی مرزبان نے اوس محفل مین منگوایا اونھون نے وہی دو کلمے
کہنے شروع کیے مہمان کہ واقف اوس زبان کے تھے پس اون الفاظون کے سنتے ہی متحیر ہوکر
سر خجالت سب نے جھکالیا مرزبان نے فراست سے معلوم کیا کہ مہمان منغص ہوئے اور نشاط دلکی
زائل ہوگئی یہ کیا سبب ہی پوچھا کہ سبب اس افسردگی کا کیا ہی ہر چند اونھون نے عذر اور حیلے کیے
ہرگز قبول مرزبان کے نہ ہوئے ایک نے اونمین سے کہ جرات تجارت زیادہ رکھتا تھا کہا کہ اے
مرزبان یہ طوطے جو کہتے ہین تو نہین سمجھتا ہی مرزبان نے کہا کہ مین ہرگز یہ زبان نہین سمجھتا ہون
مگر اونکی خوش الحانی پر البتہ دلدادہ ہون تم مجھے اسکے معنی سے آگاہ کرو بیت من ندیدم گہے
سلیمان را ✤ چہ شناسم زبان مرغان را ✤ اوسنے اون طوطون کے کلام کے معنی سے مرزبان کو

آگاہ کیا پس وہ سنتے ہی متغیر ہوا اور نہایت شرمندہ ہو کر کہا کہ اے عزیز مطلق اس حال سے
مین آگاہ نہ تھا والا دانستہ مین یہ رسوائی کیونکر قبول کرتا بلکہ ہمارے شہر مین یہ رسم ہو کہ جس گھر مین
زن بدکار ہو جبتک کہ اوسے قتل نہ کرلین کھانا نہین کھاتے ہین یہ گفتگو باہم تھی کہ بازدار نے
کہا کہ مین نے بارہا یہ حال اپنی آنکھ سے دیکھا ہو مگر مارے خوف کے زبان پر نہین لاتا تھا مرزبان
از خود رفتہ ہو گیا اور حکم دیا کہ جلد اوسے قتل کرین جبکہ عورت کو خبر پہونچی اپنے پیغام بھیجا کہ اے
مرد اگر میری ہلاکت پسند کرے خواہ بقا تجھے اختیار ہو لیکن اس کام کو خوب تحقیق کرے تعجیل نہ
فرما کہ میرا قتل ہر دم تیرے اختیار مین ہو مگر ارباب خرد ہر کام مین خصوصاً مقدمۂ خون
مین تامل واجب جانتے ہین اسی واسطے کہ اگر وہ شخص لائق خونریزی کے ہو تو فرصت
باقی ہو اور عیاذاً باللہ اگر تعجیل کی اور بیگناہ قتل ہوا اور قتل کے بعد معلوم ہوا کہ مقتول بے گناہ
تھا پھر اُسکا تدارک دائرۂ امکان سے باہر ہو جائیگا اور اوسکا وبال ابدالآباد باقی رہیگا
بیت بے تامل مکوش در آزار ٭ تا پریشان نگردی آخر کار ٭ مرزبان نے اوسکو مجلس کے
نزدیک بلا کے پس پردہ بٹھایا اور بازدار کا حال اور طوطون کا قال اوس سے کہا کہ یہ مطلق
انسان کی جنس سے نہین ہین کہ انکی بات غرض نفسانی پر محمول ہو جو کچھ اونھون نے
دیکھا ہو سو کہتے ہین اور بازدار بھی انھین کے موافق گواہی دیتا ہو اور یہ ایسا جرم نہین ہو
کہ زبان آوری سے اسکا عذر بن سکے عورت نے کہا کہ میرا تدارک از جملہ فرائض ہو
مگر جسوقت تحقیق اسکی بواقعی ہو پھر ایکدم بھی تامل میرے قتل مین نکر مرزبان نے کہا کیونکر
تحقیق اسکی ہو عورت نے کہا مردم بلخی سے پوچھو کہ یہ طوطے سوائے ان دو کلمون کے اور بھی
الفاظ سے آشنا ہین اگر ان کلمون کے سوا اور بات نہین جانتے ہین تو جانیو کہ اوس بے
حیا نے کہ مراد جسکی مجھسے حاصل نہوئی خباثت نفس سے یہ دو کلمے انکو سکھائے ہین
تا میرے قتل سے دل شاد کرے اور اگر اور بھی کلمات بلخی یہ طوطے جانتے ہین تو خون
میرا تجھپر حلال ہو اور زیست میری مجھپر حرام ہو مرزبان نے احتیاطاً تین دن مہمانون سے
تفتیش کی علاوہ سوا ان دو کلمون کے اور کچھ زبان پر نلائے جبکہ یقین معلوم ہوا کہ
وہ عورت اس گناہ سے پاک ہو اوسکے قتل سے درگذرا اور بازدار کو بلوایا بازدار

اشخاص نامعلوم باز بازخانہ میں لیکر بامید انعام حاضر ہوا عورت نے کہا کہ اے غدار ستمگار تو نے دیکھا
تھا کہ میں مرتکب اس گناہ کی ہوئی تھی باز دار نے کہا بلے بجبر دیے کے باز نے جست کر کے
آنکھ باز دار کی نکال لی عورت نے کہا کہ جو کوئی نادیدہ گواہی دے اوسکی یہی سزا ہو
الحمد للہ کہ اللہ تعالی نے جزا اس تہمت کی بواقعی دی بیت برکندہ بہ آن چشم کہ بد بین
باشد ٭ بہ زین ہمہ جا دہ خود لفریں باشد مولفہ بیت بُرا اوسکا ہوا جسنے کسی کا کچھ بُرا
چاہا ٭ ہمیشہ دیکھتے ہیں ہم گردش میں گردون کو یہ مثل اسلیے لایا ہوں کہ تا
معلوم ہو کہ تہمت پر دلیری کرنا اور نادیدہ گواہی دینا مخرب دین اور فضیحت کنندہ آخرت
ہوتا ہے جبکہ کلام دمنہ کا تمام ہوا وقائع نگار نے خبر من وعن لکھکر شیر کو گذرانی مادر شیر نے
کہا کہ اے برخوردار اہتمام میرا دمنہ کے کام میں اسلیے زیادہ ہے کہ یہ ملعون آگاہ ہو چکا ہے
کہ بادشاہ کو مجھسے بدگمانی ہے اگر اب کی خلاصی پائی تو مقرر کام تیرا تمام اور حال رعیت
اور حضار محفل کا ایسا خراب کریگا کہ چارہ جسکا نہو سکیگا کیونکہ طبیعت بد سے سوا ے
فعل بد کے اور کچھ سرزد نہیں ہوتا ہے قطعہ زبوم شوم توقع مدار میں ہماے ٭ طمع مبند کہ
کنجشک کار باز کند ٭ چنین کہ پایہ مفسد بلند شد چہ عجب ٭ کہ دست فتنہ زہر جانبے دراز
کند ٭ اس بات نے شیر کے دل میں تاثیر بخشی اور کہا کہ اے مادر سچ بتا اگر قصہ دمنہ کا
کسی شخص سے سنا ہے تو سچ ارشاد کر کہ تا میں فکر دور و دراز سے نجات پاؤں اور قتل دمنہ
میں تاخیر نکروں کہ مقدمہ خون میں کوئی حیلہ شرعی ضرور چاہیے مادر شیر نے کہا کہ اے
فرزند کسی نے جو مجھپر اعتماد کر کے راز اپنا سپرد کیا ہو اظہار اوسکا شرع مروت میں حرام ہے
اور جو چیز کسی نے امانت سونپی ہو اوسکی محافظت اوصاف سے ارباب کرم کے ہے مگر
آج میں اوس شخص سے اجازت لیتی ہوں اسکے بعد مفصل بیان کرونگی شیر نے کہا
کہ اچھا مادر شیر نے اپنے مکان پر آکر پلنگ کو بلوایا اور نہایت تکریم کر کے کہا کہ بادشاہ جو
تمہارے ساتھ سلوک کرتا ہے اور مروت اور عزت تمہاری منظور نظر رکھتا ہے اوسکا ادا ے
شکر تمپر واجب ہے تا در عدد لئن شکرتم لازیدنکم سے لطف شاہی روز بروز زیادہ ہو
پلنگ نے عرض کیا کہ اے ملکہ نوازش شاہانہ اور مرحمت خسروانہ شہریار روزگار حق ...

ترجمہ ہر آئینہ اگر شکر کرو گے البتہ زیادہ دونگا میں تمکو

اس خاکسار کے ہی پوشیدہ نہین اب ارشاد فرما کہ شکر اوسکے انعام کا کونسی خدمت سے
ادا ہو اور سپاس اوسکے انعام و اکرام کا اگر ہزار درجہ مین سے ایک بھی ادا ہو تو مین اپنی
سرفرازی کو نہین سمجھون بیت تو فرض کن کہ چو سوسن ہمہ زبان گردم * بجا ز عہدہ
احسان آن شوم آزاد * بلکہ اپنی دانست مین ہمیشہ میدان ہواداری کو قدم شکر
گذاری سے طی کیا ہی مین نے اور اب جو کچھ ملکہ فرماے اوسے بھی بجان و دل بجالاؤن
بیت بنیاد نہادہ جو مردان * آن را بکرم تمام گردان * اور عرب کا قول ہی وما الانعام
الا بالتمام مادر شیر نے کہا کہ بادشاہ نے اول اپنا حال دل تجھسے کہا تھا اور تو نے وعدہ
کیا تھا کہ شتربہ کے انتقام لینے مین دشمن غدار سے تا مقدور کوتاہی نکرونگا اب اس
وعدے کو وفا کیا چاہیے سو صلاح یہ ہی کہ شیر کی خدمت مین ایسے ساتھ چل اور جو کچھ
کلیلہ اور دمنہ سے سُنا یا دیکھا ہی مشروحاً بیان کرتا ولی نعمت تیرا اس رنج سے رہائی
پاوے اور وہ غدار مارا جائے نہین تو قریب ہی کہ وہ مفسد اپنی زبان آوری سے آپکو
بیجرم ٹہرا کر رہائی پا کے اس تقدیر پر کوئی اسکے شر سے پھر امین نہ رہیگا بلکہ ایک ایک کو
قتل کروائیگا اور اندک فرصت مین افسانہ ہاے مکر آمیز سے سب امرا اور فضلا کو دالله
ہلاک کروائیگا خصوصاً جنھون نے کہ اوسکے قتل و قید مین سعی کی ہی اونکو بہزار مکر و فریب
خرابی مین ڈالیگا پلنگ نے کہا کہ اے ملکہ اس راز کے چھپانے سے غرض یہ تھی کہ تا
بادشاہ مکر اور حیلے سے اس غدار کے پہلے کچھ مطلع ہو لے تو بہتر ہی کہ اگر ابتدا اس امر کی
مجھسے ہو اور بادشاہ کو شبہہ میرے حسد پر آئے تو خوب نہین علیہذا مین سبقت مین
قباحت سمجھتا تھا اب کہ نوبت اس درجے کو پہونچی ہی تو کوئی دقیقہ مین فرو گذاشت
نکرونگا اور اگر ہزار سر میرے ہونگے تو خدائے آرام شہریار کرونگا کہ جو کچھ حق نمک اوسکا
میری گردن پر ہی ہزار مین سے ایک بھی ادا نہین کر سکتا ہون بھلا ایسی جگہ کب
دریغ کرونگا اسکے بعد پلنگ ہمراہ ملکہ کے دربار شہریار مین آیا اور ماجرا کلیلہ اور دمنہ کا
جو کچھ سنا اور دیکھا تھا بطریق گواہی کے تسمیہ عرض کیا اور درندہ دوسرا اوس شخص
جسنے زندان مین گفتگو دمنہ اور کلیلہ کی سنی تھی بطریق شہادت اوس سے بھی کہوایا

حاشیہ: نہین ہی انعام مگر ساتھ تمام کے یعنے احسان وہی ہی جو تمام کیا جاوے

شیر نے پوچھا کہ پہلے تو نے کیون نہ عرض کیا پلنگ نے کہا کہ گواہی ایک شخص کی عند الشرع
مقبول نہین لیکن جبکہ اور نے گواہی دی اور دوسرا گواہ مین تھا اگر اب کتمان اسکا
کرتا تو عند اللہ ماخوذ اور خلاف وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ کے ہوتا شیر نے
دونون کی اداے شہادت کے بعد حکم سیاست دمنہ پر واجب جانا اور کہا کہ اسکو سلسل
اور مطوق کرکے زندان عذاب سخت مین رکھکے ہلاک کرو اوسوقت سے آب و طعام اوسکا
بند کیا حتی کہ کام اوس نام بدانجام کا تمام ہوا آخر شامت مکر و فریب سے ہلاک ہوا اور دوزخ
زندان سے زندان دوزخ کو پہونچا معلوم ہوا کہ آخر راہ مکارون کی یہی ہے بیت
خلق کی راہ مین جو کوئی بچھائیگا خار ✤ پانون ہوجائینگے آخر کو اوسی کے افگار ✤ ہوئیگا
دانہ باروت جو کوئی ناوان ✤ پھول کوئی بھی کھلیگا نہ کبھی غیر شرار ✤ جو عمل جس سے
کہ ہوگا وہی پیش آئیگا غفلت نکرے چاہیے کوئی ہشیار

باب تیسرا دوستون کے منافع اور موافقت مین ہے

راے نے کہا کہ سنا مین نے اے برہمن قصہ غماز اور مفسد کا کہ عداوت سے بیگناہ
کو قتل کروایا اور اللہ تعالی جل و علے نے مکافات فساد کی اوسکو بواقعی پہونچائی
اب بیان فرما معلوم ہو صورت فائدہ دوستان یکدل اور یکجہت کی اور برخوردار
ہونا نہال محبت سے اور تدبیر دفع دشمنان دورویہ کی کہ اپنی رضا کو دوسرے کی
رضا پر مقدم کرتے ہین برہمن نے بعد دعا و ثنا خسروانہ عرض کیا کہ اے بادشاہ
جانتے ہو خردمندان کامل الذات اور ہنروران ستودہ صفات کے نزدیک کوئی نقد
گرانمایہ وجود دوستان مخلص سے اور کوئی درجہ بلند تر حصول صحبت یاران خالص سے
نہین ہے کہ وقت دولت کے باعث بہجت و شادمانی ہوتے ہین اور زمانہ نکبت مین
مددگار اور غمگسار رہتے ہین قطعہ یار بدست آر کہ این ہیکس است ✤ ہر کہ جز او در جہان
ادرفست ✤ این ہمہ نعمت کہ درین عالم است ✤ ہیچ بہ از یار وفادار نیست ✤ اور از
جملہ حکایات یاران یکدل اور دوستان یکرنگ ہے کہ جو صفحات تاریخ پر ثبت ہوئی

کتمان و شیون ۱۲
ترجمہ نہ چھپاؤ تم گواہی کو اور جو کوئی چھپائیگا گواہی کو پس تحقیق گنہگار ہے دل اوسکا ۱۲

ہین حکایت زاغ اور موش اور کبوتر اور کچھوے اور ہرن کی ہر گاہ اقبال روشن اور قصہ
شیرین تر ہر گز نے پوچھا کہ یہ کیونکر تھا حکایت کہا کہتے ہین کہ حوالی کشمیر مین ایک
مرغزار دلپذیر تھا کہ اوسکی نسیم عطر بیز جان تازہ ہر دم پیدا کرتی تھی اور شکار وحوش و طیور
کا بھی بہت تھا اور صیاد اکثر دام شکار وہان لگایا کرتے تھے اور اوس جگہ ایک درخت
پر زاغ نے بھی آشیانہ بنایا تھا بہزار انبساط اوس پر بیٹھکر نظارہ گل و ریاحین کیا کرتا تھا
اور احتیاطاً چپ و راست نظر رکھتا تھا ایکدن دیکھتا کیا ہے کہ ایک صیاد دام گردن
پر اور توبڑہ پشت پر اور عصا ہاتھ مین تعجیل تمام سے اوسی درخت کی جانب چلا آتا ہے
زاغ ڈرا اور دل مین کہا قطعہ یارب اس شخص کو ہوا کیا ہے * کہ یہان اضطراب
آتا ہے * نہین معلوم کچھ سبب اسکا * اسقدر کیون شتاب آتا ہے * شاید کہ میرے
قتل پر اسنے کمر باندھی ہے احتیاط کرنی لازم ہے اور دیکھا چاہیے کہ کیا کرتا ہے مصرعہ
تا بہ بینم کہ چہ از پردہ برون می آید * زاغ برگہائے درخت مین چھپکر دیکھنے لگا اور صیاد
آتے ہی اوس درخت کے تلے دام بچھا کے چند دانے اوسمین ڈالے اور آپ کمین گاہ
مین جا بیٹھا بعد ایک ساعت کے گروہ کبوترون کا آیا اور سردار اونکا مطوقہ نام
کمال ذہن و ذکا سے آراستہ تھا یہ سب کبوتر نہایت انقیاد سے خدمت اور متابعت
اوسکی بجا لاتے تھے جبکہ کبوترون کی نظر اوس دانے پر پڑی غلبۂ اشتہا سے بے خیال
ہو گئے مطوقہ نے منع کیا بیت نزدہ حرص تعجیل سوے دانہ مرو * بہوش باش
کہ دامے ست زیر ہر دانہ * کبوترون نے جواب دیا کہ اے حضرت کام ہمارا غلبۂ اشتہا
اضطرار کو پہونچا ہے کہ مجال استماع نصیحت اور ملاحظۂ عاقبت اندیشی باقی نہین رہا ہے
اور بزرگون نے بھی کہا ہے بیت گرسنہ بر بلا دلیر بود * زانکہ از عمر خویش سیر بود *
سمجھا کہ حریصان دانہ دام نصیحت مین گرفتار نہونگے اور بیرسی رسن ملامت انکو چاہ
جہالت سے نکال سکیگی مگر آپ کنارہ کیا چاہیے اسکے بعد بتقاضاے قضا نے تقاضا کیا
کریون خیال مین گذرا کہ ایک عمر انھون نے تیری رفاقت مین بسر کی ہے اسوقت انہین
تنہا چھوڑنا اس خاطر سے مین مروت سے دور ہے آخر زنجیر تقدیر نے اسے بھی باندھکر

سبھون کے ساتھ اوس دام مین ڈالا ہنوز دانہ نہ اوٹھایا تھا کہ صیاد نے دام کھینچا اور سب
گرفتار ہو گئے مطوقہ نے فریاد کی کہ مین نہ کہتا تھا کہ تعجیل ایسے موقع مین شرکت شیطان سے
خالی نہین ہوتی ہی کبوتر شرمندہ اور خاموش ہوے اور صیاد شادی کنان دوڑا کہ
پر و بال اوکھاڑ کر سب کو لیجائے دیکھتے ہی صیاد کے سب تڑپنے لگے مطوقہ نے کہا کہ اب
جد لجدا اپنی کوشش کرنے سے بہتر یہ ہی کہ سب باتفاق ایسی سعی کرو کہ سب کی رہائی ہو اب
تم سب اتفاق کر کے باہم ایک ہی بار جست کرو شاید کہ قوت ہمت سے صورت سب کی
رہائی کی نکل آئے آخر سب نے جست کی اور دام اوکھڑا اور سب نے پرواز کی اور ایک
جانب کو مع دام چلے زاغ نے اپنے دل مین کہا کہ اگر مدت مدید آسمان چرخ ماریگا تو بھی تماشا
سانحہ عجیب بر روے کار نہ آویگا دیکھا چاہیے کہ یہ کہان جاتے ہین اور کیا کرتے ہین زاغ
انکے پیچھے اوڑا اور صیاد نے بھی دور تک تعاقب کیا آخر تھک کے رہگیا اور زاغ نے خیال کیا کہ
یہ قصہ عجیب فائدہ سے خالی نہین ہے پیچھے کبوترون کے جاتا تھا قطعہ عاقل آنست
کہ در تجربہ نفع و ضرر ✻ از حریفان دگر بہرہ خود بردارد ✻ ہر چہ دانست کز و نفع رسد بستاند
و آنکہ از روے ضرر فہم کند بگذارد ✻ اور حدیث شریف ہے کہ السعید من وعظ بغیرہ کبوترون
نے مطوقہ سے کہا کہ اب کیا کرین اوسنے کہا کہ بغیر امداد یار وفادار اس جھگڑے سے نجات
نملیگی سو وہ ایک موش ہے زیرک نام میرے یارون مین سے کہ اوس پاس یار وفادار ہی
اوسکے سوا اور کوئی مددگار اس جھگڑے مین نہیگا اب اوسکے پاس چلیے القصہ جس ویرانے
مین کہ اوسکا مسکن تھا پہونچے مطوقہ نے آواز دی زیرک مطوقہ کی آواز پہچان کے باہر آیا
جب کہ مطوقہ کو گرفتار بند بلا دیکھا زار زار رویا اور کہا کہ اے یار وفادار یہ کیا حال ہی
اور تجسا وانا کیونکر مبتلا ایسے دام بلا کا ہوا مطوقہ نے جواب دیا کہ اے مونس رنج و بلا
تمام انواع خیر و شر اور اقسام نفع و ضرر وابستہ احکام قضا و قدر ہین اور جو کچھ کہ منشی ارادت
نے دیوانخانہ وجود مین قلم مشیت سے صفحہ احوال مخلوق پر لکھا ہے لا بد ہی کہ عرصہ کون
و فساد مین جلوہ ظہور پائے اور احتراز اور اجتناب کسی کا فائدہ نہ پہونچائے بیت
علم تسلیمی مشیر یعنی اے پسر رفت است ✻ اگر تو خوش نہ نشینی قضا چہ غم دارد ✻ اے زیرک

مجھے قضاے ربانی اور تقدیر یزدانی نے اس ورطۂ ہلاک مین ڈالا اور مجھے اور میرے یارون
کو دانہ دام نے پھنسایا ہرچند مین انھین منع کرتا تھا مگر باوجود ممانعت کے دست تقدیر نے پردۂ غفلت
انکے دیدۂ بصیرت پر ڈالا اور مین بھی ان سب کے ساتھ گرفتار بلا ہوا موش نے کہا کہ بہت
تعجب کی جگہ ہے کہ تجھسا دانا گرفتار ہو جاے اور محافظت نکر سکے مطوقہ نے کہا کہ اے برادر توبہ
کردہ لوگ کہ جو مجھسے ہزار درجہ قوت و شوکت و فہم و فراست مین بالاتر ہین وہ بھی تقدیر
ازلی اور قضاے علم یزلی سے ناچار رہے ہین اور بچ نہین سکے ہین جبکہ حکم نافذ الحکم سلسلۂ
ارادت کو جنبش دیتا ہے ماہی کو قعر دریا سے اوج ہوا پر لاتا ہے اور مرغ ہوائی کو اوج
ہوا سے قعر زمین مین لیجاتا ہے بلکہ کسی آفریدہ کو قضا و قدر سے تسلیم و رضا کے سوا چارہ نہین ہے
بیت گرشود ذرات عالم ہیچ ہیچ * با قضاے ایزدی ہیچ اند ہیچ * جاننا چاہیے کہ دانا
کو چون و چرا کی حکم قضا مین اور رعیت حقیر کو نفوذ فرمان سلطان عالیشان مین گنجایش چون
و چرا کی کسیطرح نہین ہے زیرک نے کہا کہ اے مطوقہ دل خوش رکھ جو لباس کہ خیاط ارادت حضرت
ایزدی نے اپنے بندون کی قامت پر سیا ہے محض عنایت اور کرامت سمجھا چاہیے اور
واقعی بھی یہی ہے کہ کوئی بندہ اپنی حقیقت حال سے آگاہ نہین ہے اور جس چیز نے کہ ضمن
مین اوس کام کے اندراج پایا ہے اوسے کوئی نہین جانتا ہے کہ کیا ہے اسی واسطے حافظ
علیہ الرحمۃ نے کہا ہے بیت بہ دُرد و صاف ترا کار نیست دم درکش * کہ ہرچہ ساقی ما
ریخت عین الطاف است * اور سچ ہے جو جسے پیش آتا ہے اگر خوب نگاہ کرے تو
اوسکی صلاح فلاح اوسی مین ہوتی ہے کہ بزرگون نے کہا ہے نوش صفاے نیش جفا
اور گل راحت بلخار محنت کمتر دیکھا ہے مصرعہ بسے مراد کہ در ضمن نامرادیہاست * جبکہ
زیرک نے یہ حکایت کہی اور حلقۂ دام کے اوسکی گردن سے کاٹنے شروع کیے مطوقہ نے کہا
کہ اے مہربان پہلے یارون کی گردن سے بند کاٹ اسکے بعد میری طرف متوجہ ہو زیرک نے
التفات اسکی بات پر نکیا اور اپنے کام پر مشغول رہا مطوقہ نے پھر مبالغہ سے کہا کہ اے
زیرک اگر مجھ پر احسان کرتا ہے تو اول میرے یارون کے بند کاٹ اور بار منت میری
گردن پر رکھ موش نے کہا کہ اس بات کو مکرر تو نے کہا اور مبالغہ حد کو پہونچا شاید تجھکو

دوستی تو نے جانا ہے مگر حق نفس سے مطلع نہین ہوا اور نکتہ ابدا بنفسک[1] تجھے معلوم نہین ہوا ہی
مطوقہ نے کہا کہ مین اس امر مین مجبور ہون کہ ان کبوترون کی پیشوائی کا منشور میرے نام پر
لکھا گیا ہے اور انکے احوال کا تعہد میرے ذمے رکھا ہے اس لیے کہ یہ رعیت ہین اور مین
انکا بادشاہ ہون اگر اسوقت اپنے نفس پر انھین ترجیح نہ دون تو میرا نام دفتر وفاداری
سے نکال دیا جائیگا اور جو بادشاہ کہ اپنی آسائش طلب کرے اور رعیت کا بند بلا مین پڑنا
گوارا کرے تو تھوڑے دنون مین چشمۂ دولت اوسکا تیرہ اور دیدۂ حشمت خیرہ ہو جائیگا
موش نے کہا کہ بادشاہ رعیت مین بجاے جان ہے اور بدن مین بمنزلۂ دل اسلیے ملاحظہ
احوال دل مقدم ہے کہ اگر جان مع دل نہو تو بدن بیکارہ ہے اور اگر بعض اعضا بدن کے
نہون تو چندان مضرت نہین ہے **بیت** چاکران گر اگر شوند چہ غم ✤ از سر شہ مباد موے کم
مطوقہ نے کہا کہ اے یار اس مبالغے سے حاصل یہ ہے کہ مین ڈرتا ہون کہ اگر پہلے میرے
حلقۂ دام کے کاٹے اور تیری طبیعت گھبرا جائے اور یار میرے پھنس رہین تو مروت
اور وفا سے بہت دور ہو جاؤنگا اور اگر اورون کے حلقے پہلے کٹ گئین اور تیری طبیعت کو
ہرچند کلفت ملول بھی کرے تو بھی ممکن نہین کہ تو میری گرفتاری گوارا کرے موش نے کہا
کہ عادت اہل کرم کی یہی ہے اور عمل اہل فتوت[2] کا یون ہی چاہیے سچ تو یون ہی کہ اسی
خصلت پسندیدہ اور سیرت ستودہ سے اعتقاد خلائق کا تیری دوستی مین صاف ہی
اور اعتماد رفیقون کا تیرے کرم اور جوانمردی پر حد سے زیادہ ہی القصہ موش نے پہلے
اورون کے حلقے کاٹ ڈالے اور بعد سب کے مطوقہ کے اور کبوترون نے دعا دیکر پرواز کی
اور موش اپنے سوراخ مین گیا زاغ وفاداری اور احسان موش کا معاینہ کرکے کمال
مشتاق موش کی دوستی کا ہوا اسکے بعد سوراخ کے پاس جا کر آواز دی موش نے پوچھا
کہ تو کون ہی زاغ نے کہا کہ مین زاغ ہون اور کار ضروری تجھسے رکھتا ہون زیرک کا اسم
بامسمی اور جہاندیدہ تھا گفتگو سے دشمن قوی سنکر متحیر و ترسان ہوا اور کہا کہ مجھسے تجھے
کیا نسبت اور تجھے مجھسے کون جنسیت ہی زاغ نے صورت حال کبوترون کی جو مشاہدہ
کی تھی اور وفا اور احسان اوسکا جو دیکھا تھا بیان کیا کہ انتہا مروت و فتوت تیری دیکھکر

[1] شروع کر اپنے نفس سے ۱۲
[2] فتوت بضمتین و تشدید واو جوانمردی ۱۲

معلوم ہوا کہ تیرا ثمرہ دوستی اور نتیجہ محبت مشکل کے وقت کار آمدنی ہے اسلیے میری ہمت
لگی مصروف اس بات پر ہو کر باقی عمر تیری رفاقت مین بسر کرون موش نے کہا کہ راہ
مصاحبت میری اور تیری مسدود اور طریق مواصلت ازل سے ممنوع ہی بیت
ببازار تو سودے جز زیان جان نمی بنیم * کہ بعد المشرقین آمد میان ما درین سودا
اس خیال سے درگذر اور جو چیز کہ ہاتھ آنا اوسکا کسی وجہ سے نہو سکتا ہو طلب کرنا اوسکا
ایسا ہے کہ کشتی کو خشکی مین چلانا اور گھوڑے کو دریا مین دوڑانا جو شخص کہ جستجو محال کی
کرتا ہو اپنے اوپر عالم کو ہنسواتا ہو بیت این دام بر قصد شکار دگرے کن * کان جعبہ
کہ دیدہ ی بسکند تو نیا رند * زاغ نے کہا کہ اے زیرک یہ حرف زبان پر نہ لا کہ ارباب
کرم اہل احتیاج کو محروم نہین کرتے ہین اور مین حوادث زمانے سے پناہ اس آستانے
پر لایا ہون موافق اس بیت حافظ قدس سرہ کے بیت جز آستان توام در جہان
پناہ ہے نیست * سر مرا بجز این در حوالہ گاہے نیست * اور مین دل سے عہد کر چکا ہون
کہ باقی عمر تیری رفاقت مین بسر کرون اور اگر ہزار امتحان سے تو میری آزمایش
کریگا تو بھی مین ثابت قدم رہونگا بیت گر شمشیر سیاست می نوازی حاکمی * در یہ
تشریف غلامی مے پذیری بندہ ام * زیرک نے کہا کہ اے زاغ حیلہ چھوڑ اور فریب سے
ہاتھ اوٹھا کہ مین طبیعت تیری ہر نوع کی خوب جانتا ہون اور تو میرے ہمجنس نہین
ہے کیا نہین سنا ہے تو نے مصرعہ روح را صحبت ناجنس عذابے ست الیم * اور مین کسی
طرح تجھسے امین نہین ہو سکتا ہون اور جو کوئی کہ غیر جنس سے مصاحبت کریگا اوسے وہ
پہونچیگا جو اوس کبک کو پہونچا زاغ نے پوچھا کہ یہ حکایت کیونکر ہے حکایت کہا کہتے
ہین کہ ایک کبک دری دامن کوہ مین خرامیدہ اور غلغلہ اوسکے قہقہے کا گنبد سپہر مین
پیچیدہ تھا قضارا باز شکاری ہوا پر اوڑا جاتا تھا جبکہ باز کی نظر اوسکی خوشخرامی پر پڑی
اور قہقہہ اوسکا کان مین آیا بے اختیار مائل اوسکی مصاحبت کا ہوا اور دل مین کہا
کہ مثل سچ ہے کہ جو کوئی بے یار ہے ہمیشہ بیمار ہے ایسے شخص کی مصاحبت محض راحت اور
سراپا سرور ہو بیت کسی کاندر جہان یارے ندارد * درخت عمر تش بارے ندارد

یہ کبک عجب خوش منظر اور شیرین حرکات ہی ایسے شخص کی مصاحبت اور ایسے رفیق
عجائب کی صحبت مین دل نہایت خوش رہیگا اسکے بعد آہستہ اوسکی طرف مائل ہوا کبک
چکہ باز کو آتے دیکھا جلد شگاف سنگ مین جا چھپا باز اوس شگاف کے قریب آیا اور
کہا کہ اے کبک کیون چھپتا ہی کہ مین عاشق تیرا ہون کہ جب سے خوشخرامی تیری
دیکھی ہی ہزار جان سے تیرا فدائی ہون لازم ہے کہ تو مجھسے خوف نکر اور اپنی صحبت سے
مجھے مسرور فرما کہ نتیجہ محبت کا منفعت بہت رکھتا ہی اور شجر دوستی ثمر مراد دیتا ہی
بیت نخل محبت کہ از و میوہ مقصود ٭ ہر چند کسے پیش برد بیش برآید ٭ کبک نے
آواز دی کہ اے مہربان کامگار مجھ بیچارے سے ہاتھ اوٹھا لے اور ایک کبک اور
بھی اپنے دل مین کھایا سمجھ لے یہ کیا خیال محال ہی اگر آب و آتش بہم آمیختہ ہون اور سایہ
و آفتاب باہم مجتمع ہون تو بھی صحبت میری اور تیری نہین ہوسکتی ہی ع زین فکر
درگذر کہ بجائے نمیرسد ٭ باز نے جواب دیا کہ اے عزیز اپنے دل مین سمجھ کہ مجھے مہربانی کے
سوا اگر خیال بد ہوتا تو اس لطف سے کیون تیری ملاقات مین مبالغہ کرتا نہ میرے
جنگل مین نقصان ہی کہ مین اور کبک کا شکار نہین کرسکتا ہون اور نہ منقار مین
میرے کچھ فتور ہے کہ اپنے طعمے کے شکار سے عاجز رہون بس وجہ کیا تھی کہ مین دعا کرتا
مگر تمنائے موانست و ہمنشینی تیری سلسلہ جنبان ہوئی کہ اتنا اصرار کرتا ہون اور
میری صحبت سے تجھے فائدے بہت متصور ہین پہلے یہ کہ تیرے ابنائے جنس جب
دیکھینگے کہ باز اپنی سایۂ عاطفت مین رکھتا ہی تو قدر تیری چھوڑینگی بلکہ دیدہ حرمت سے دیکھینگے دوسرے یہ کہ تجھ
اپنی آشیانے مین لیجاؤنگا کہ اوس بلندی پر بیٹھ کر تماشا کوہ و صحرا کا بقدر نظر دیکھتا رہیگا اور اپنے ابنائے
جنس کا محسود ہوگا تیسرے یہ کہ جسکو اپنی ہمقوم سے پسند کریگا اوسکو تیرا جفت کرونگا
کہ بفراغت تمام داد عشرت دیگا بیت نہ از زمانہ جفا و نہ از سپہر ملال ٭ امید حاصل و
جام مراد مالامال ٭ کبک نے کہا کہ تو پرندون کا سردار ہی اور مین ایک ادنی تیری رعیت
سے ہون اور میری امثال قصور و گناہ سے خالی نہین ہوتے ہین ممکن ہی کہ کوئی
قصور خلاف مزاج عالی مجھسے صادر ہو اور اوسکے عوض مین بہ نوبت غضب سے تو مواخذہ

کرے پھر بجز ہلاکت اور چارہ نہوگا اس سے یہی بہتر ہی کہ گوشۂ قناعت مین زندگانی بسر
کرون اور اپنے حوصلہ سے زیادہ طمع نکرون بیت مین قابل نظارۂ خورشید کہان ہون
سایے کی طرح بس پس دیوار نہان ہون * باز نے کہا کہ اے برادر نہین جانتا ہی تو کہ دیدۂ محبت
عیب بینی مین کور رہتا ہی اور جو عمل کہ دوست سے سرزد ہوتا ہی زیبا دکھائی دیتا ہی چنانچہ
یہ شعر پشتو کا تصنیف کاظم خان خان زادے کا مناسب اس مضمون کے ہی بیت پاک طینت
نگہ عیوب جیران وینی * استر کی کلک نہاد نرگان وینی * کبک ہر چند جواب دیتا تھا
مگر باز رد الجواب مین غالب رہتا تھا آخر کار کبک ناچار ہوا اور بعد عہد و پیمان کے شگاف
سے باہر آیا باز نے بکمال شفقت گلے لگایا اور عہد محبت ایمان و اقسام سے مضبوط کیا باز
نیچے مین او تھا کے اپنے آشیانے مین لیگیا جبکہ دو چار دن گذرے کبک کے دل سے
خوف کم ہوا پھر ہر کلام مین گستاخی باز سے کرنا شروع کیا اور ہنسی کے سوال و جواب مین کرنے لگا
باز ہمت عالی کے سبب سے شنیدہ کو ناشنیدہ سمجھ کے درگذر کرتا تھا مگر ہر روز دل مین
خشونت جگہ پکڑتی جاتی ایک دن طبیعت باز کی سست تھی اسلیے شکار کے واسطے آشیانے
سے جنبش ندکی تھی جبکہ شب ہوئی اور آتش اشتہا مشتعل ہوئی اور وہ کینہ جو سینۂ باز مین
کبک کی طرف سے جمع ہوا تھا اوسوقت اس رنج مین یاد آیا ہر چند عہد و پیمان کو یاد کرتا
تھا اور دل کو روکتا تھا مگر کبک کی بے ادبیون نے از بس ملول کر رکھا تھا اور عہد شکنی کے
واسطے ادنی بہانہ بھی بہت ہو جاتا ہی لہذا سخت آشفتہ تھا اور کبک آثار غضب باز کے
چہرے پر مشاہدہ کرکے سمجھا کہ اب ہلاکت کا سامنا ہی اوسوقت آہ سرد دل پر درد سے
بھر لایا اور کہا بیت چو عاشق میشدم گفتم کہ بردم گوہر مقصود * ندانستم کہ این دریا چہ موج
بیکران دارد * افسوس کہ اول مین نے نظر پایان کار پر نہ کی اور غیر جنس تو ہی باز کے
ساتھ دوستی کی اور پند بزرگون کی دل سے بھلائی کہ مصاحبت ناجنس کی بلائے عظیم ہی
ہر آئینہ آج کشتی عمر کی گرداب ہلاکت مین پڑی کہ ملاح فکر اوسکی تدبیر سے عاجز ہے اور
رشتہ میری حیات کا اسطرح ٹوٹا ہی کہ کوئی صناع اوسکو جوڑ نہین سکتا ہی یا خود لیہ اندیشہ
کرتا تھا اور جانتا تھا کہ موت نزدیک آ پہونچی ہے اور ادھر باز نے پنجۂ آزار کھول رکھا تھا

اور سنان منقار خونخوار کو زہر ستم سے بارٹہ دے رکھی تھی اور اونے بہانے کا انتظار تھا
جبکہ کبک ذرا بھر ادب کے سوا او رباف نکرتا تھا اور باز بھی کوئی حیلے کے بغیر قصد اوسکا
نکرتا تھا آخر باز نے بیتاب ہوکے کہا کہ اے کبک یہ بات روا ہی کہ مین دھوپ مین بیٹھون
اور تو سائے مین کبک نے کہا کہ اے امیر عالمگیر یہ شب ہی آفتاب کہان اور دھوپ اور
سایہ کیسا باز نے کہا کہ اے بے ادب مگر تو مجھے جھوٹا جانتا ہی اور میری بات کو رد کرتا ہی
اب لائق یہ ہی کہ تجھے سزا دون یہ کہا اور نیچے مین پکڑ کے کھانا شروع کیا یہ مثل اسواسطے
وارد کی ہی کہ جو کوئی غیر جنس سے انس کریگا کبک دری کے مانند جان شیرین کھوئیگا
اسیطرح مین بھی تیرا طعمہ ہون اور کسی طرح تجھسے امین نہین ہو سکتا ہون موافقت
اور موانست مجھ مین اور تجھ مین محال ہی زاغ نے کہا کہ اے زیرک عقل کی طرف رجوع کر
کہ مجھے تیری ایذا مین کیا فائدہ اور تیرے کھانے سے کیا حاصل بلکہ تیری بقا مین بہت سے
فائدے متصور ہین یہ مروت سے دور ہی کہ مین صرف تیری دوستی کی امید پر راہ دور
و دراز طی کرکے آیا ہون اور تو منھ مجھسے پھیر کے دست رد میرے سینے پر مارتا ہی اور اس
نیک سیرت اور پاکیزہ خصلتی کے ساتھ کہ تو رکھتا ہی میرا حق غربت ضائع کرتا ہی اور غریب
تیری آشنائی سے ناامید پھر اجاتا ہی اور جو مکارم اخلاق کہ تجھسے مشاہدہ کیے ہین مین نے
یقین اوس سے یہ ہی کہ اپنے کرم سے تو مجھے محروم مطلق نہ چھوڑیگا بلکہ میرے مشام امید کو
رائحہ مدح پرور سے معطر کریگا موش نے کہا کسی کو یہ طاقت نہین ہی کہ عداوت ذاتی کو
دفع کر سکے کس واسطے کہ اگر دو تن کے درمیان عداوت عارضی کتنی ہی بڑھ جائے پر اندک
سبب سے مدافعہ بھی اوسکا ممکن ہی اور اگر اصل مین باہم دشمنی پڑے تو اور دونون
طرف سے اوسکا اثر نمایان ہوا اور باوجود اوس عداوت قدیمی کے سبب جدید بھی لاحق
ہوئے ہون اور ایک تحریک دینے والا بھی ہر دم ساتھ لگا ہو یعنی اشتہا وغیرہ جبکہ اتنے
مخالف جمع ہون پھر مدافعہ اوسکا دائرۂ امکان سے باہر ہی اور حکما نے کہا ہی کہ دشمنی ذاتی
دو نوع پر ہی ایک یہ کہ کبھی یہ اوس سے ضرر پہونچتا ہی اور کبھی وہ اوس سے متاذی ہوتا ہی
جیسا کہ دشمنی ذاتی شیر اور ہاتھی کی کہ اونکی ملاقات بے محاربہ نہین ہوتی ہی اور کبھی ایسے

ظفر رہتی ہی اور کبھی وہ فتحیاب ہوتا ہی یہ عداوت گو گنجایش تسلی کی رکھتی ہی کہ دونو گروہ
اپنی فتحیابی کی رہتی ہی اور دوسرے یہ کہ ہمیشہ مضرت ایک طرف اور منفعت ایک جانب ہی
جیسے کہ گربہ اور موش اور گرگ اور گوسپند مین دشمنی دائمی ہی مضرت ایک طرف اور راحت
دوسری جانب ہے اور اس عداوت نے یہان تک استحکام پایا ہے کہ نہ گردش فلکی اُسکو
تغیر دے سکتی ہے اور نہ اختلاف زمانے کا اس عقدے کو کھول سکتا ہی پس جبکہ یہ
ثابت ہوا کہ نقصان جان کا ایک طرف ہی پھر کیونکر صورت ملاقات کی روا ہو نظم
آن لحظہ کہ روز و شب بہم پیوندند * یا رشتۂ مہر و سایہ باہم بندند * من با تو نشینم در ان
حالت نیز * ارباب خرد تمام بر من خندند * زاغ نے کہا کہ الحمد للہ کہ عداوت تیری میرے
دل مین نہین ہی مگر میرے ابنائے جنس تیرے دشمن ہون تو باک کچھ نہین ہی کہ میرا
آئینہ دل تیرے غبار مخالفت سے بالکل پاک ہی اور یہ مثل مشہور ہے من القلب
الی القلب رَوزَنہ یعنے دل سے دل کی طرف ایک سوراخ ہی پس غالب ہی کہ تیرا دل
میرے خلوص محبت پر گواہی دے موش نے کہا کہ مبالغہ حد سے زیادہ کرتا ہی اور
تکلیف دوستی کی خواہی نخواہی دیتا ہی لیکن اندیشہ کرتا ہون کہ اندک سبب سے
یہ رشتہ محبت کا ٹوٹ جائیگا اور وہی عداوت اصلی ظہور کریگی اور تو اپنی عادت
اصلی پر عمل کریگا جیسا کہ پانی ہر چند ایک جگہ پر بند ہوا اور رنگ و بو اور ذائقہ بھی بدل
گیا ہو مگر خاصیت اصلی باقی رہیگی یعنے جبکہ آگ پر ڈالینگے تو بجھا دیگا چنانچہ حکما کا
اتفاق ہے کہ دشمن کے کلام پر کبھی فریفتہ نہو اگرچہ ہزار عہد و پیمان کرے پر ہرگز
اعتماد کرنا نچاہیے اور جو کوئی ترہات دشمن پر عمل کریگا اسے وہ پہونچیگا جو اوس
شتر سوار کو پیش آیا زاغ نے کہا یہ قصہ کیونکر تھا حکایت کہا کہتے ہین کہ
ایک شتر سوار اثنائے سفر مین ایک مقام پر پہونچا کہ اُسکو کاروانیون نے کوچ کے وقت
آگ لگا دی تھی ازبسکہ باد تند وزان تھی خس و خاشاک اوس جگہ کے جلاتی جلاتی
گوشۂ صحرا مین جا لگی اور دور دور اس صحرا مین پھیل گئی لالہ زار کے مانند تابان تھی
اتفاقاً مار کلان اوس آگ مین گھر گیا کسی طرف راستہ بنا نا تھا اور گرمی سے قریب تھا

کہ ہلاک ہو جاے کہ ناگاہ ایک شتر سوار کو دیکھا فریاد کی کہ درماندہ اور بیچارہ ہون اگر رحمت
کرے اور مجھے اس بلا سے بچائے تو بموجب آیہ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ خالی فائدے
سے نہوگا شتر سوار خدا ترس اور رحیم مزاج تھا جبکہ زاری اور بیچارگی سانپ کی سنی اپنے
دل مین کہا کہ اگرچہ مار دشمن انسان ہی مگر اسدم درماندہ و حیران ہی اب بہتر یہ ہی کہ اسپر
رحم کرون اُسکے بعد توبڑے کو نیزے پر رکھکے سانپ کے نزدیک گیا سانپ جلدی
سے اوس توبڑے مین در آیا سوار نے نیزہ کو کھینچکر توبڑہ اپنے نزدیک کیا اور منہ
توبڑے کا کھول کے سانپ سے کہا کہ آگ سے تو نے نجات پائی اب جسطرف چاہے جا
اور شکر اوسکا یہ ہی کہ پھر مردم آزاری نکرنا کہ انسان کی جنس نے تجپر احسان کیا ہی
بیت ۔ بترس از خدا و میازار کس ٭ رہ رستگاری ہمین ست وبس ٭ سانپ
آستین مین شتر سوار کے لپٹ گیا اور کہا یہ کلام نکر مین جب تک تجھے اور تیرے
اونٹ کو نہ کاٹونگا نہ جاونگا شتر سوار نے کہا کہ مین نے تجھے بلا سے نجات دی ہے اوس
احسان کا بدلا یہی ہی سانپ نے کہا واقعی تو نے نیکی کی مگر غیر محل مین واقع ہوئی اور
شفقت کی تو نے لیکن ساتھ غیر مستحق کے صادر ہوئی کیا تو نہ جانتا تھا کہ مین تو ظلم
مجسم ہون مجھسے آدمیون کو نفع پہونچنا غیر ممکن ہی پس جبکہ ایسے سے نیکی کی تو نے کہ
سزاوار بدی کا تھا اب جزا اوسکی یہی ہے کہ مجھسے الم پہونچے کہ نیکی کرنا بدون سے
ایسا ہے کہ جیسے نیکون سے بدی کرنا قطعہ ۔ چنانکہ از روش عقل و شرع ممنوع ست ٭
بدی بہ نسبت پاکان و نیکوان کردن ٭ بجاے دون صفتان کہ مردم آزارند ٭
ہیچ وجہ نکوئی نمی توان کردن ٭ جو کہ مجھ مین اور تجھ مین عداوت جبلی تھی تو عاقبت اندیشی
مقتضی اسکی تھی کہ مجھے جلنے دیتا اور میری زاری اور چرب زبانی پر خیال نہ کرتا بلکہ
اور سرکوبی کرتا کہ قَتْلُ الْمُؤْذِیْ قَبْلَ الْاِیْذَا آیا ہی تو نے خلاف شرع اور احتیاط کے کام
کیا بھلا مین کیون اپنی وضع کے خلاف کام کرون ہر آئینہ مین تجھ کا ٹونگا تا اپنی بنی
نوع مین تیری طرح احمق نٹھہرون شتر سوار نے کہا کہ اے سانپ انصاف کو کام کر کیا
مکافات مین نیکی کے بدی کرنا کسی مذہب مین روا نہین ہی سانپ نے کہا کہ عادت

۱ ترجمہ تحقیق خدا نہین ضائع کرتا اجر نیکی کرنے والون کا
۲ عسی ۱۷ مجسم سانپ شدہ بزرگ گردانیدہ شدہ
جبلی بکسر تین وتشدید لام مکسور
۴ قتل ... ترجمہ ... ایذا دینے والے کو ...

تم سب آدمیون کی یہی ہی مین بھی تمھارے فتوے پر عمل کرتا ہون جو کچھ کہ بازار
مکافات مین تمسے خرید کیا ہی وہی تمھارے ہاتھ بیچونگا ع یک لحظہ بخر آنچہ فروشی ہمہ عمر
ہر چند شتر سوار نے تقریر مین مبالغہ کیا کچھ فائدہ نہوا سانپ نے کہا کہ اب تبا پہلے تجھے
کاٹون یا تیرے اونٹ کو سوار نے پھر عذر کیا کہ نیکی کا عوض بدی نہین ہی حق فراموشی
نکر سانپ نے کہا یہی طریقہ آدمیون کا ہی مین نے جو کچھ تمسے سیکھا ہی وہی کرونگا سوار نے
کہا کہ اگر اس دعوے کو گواہان عادل سے ثابت کیا ہی کہ انسان نیکی کے بدلے بدی کرتے
ہین تو زخم تیرا بجان قبول کرتا ہون سانپ نے چار طرف نگاہ کی دور سے ایک
بھینس کو چرتے دیکھا کہا کہ چل اس بھینس سے پوچھین شتر سوار سانپ کو لیکر گاو میش کے
پاس آیا سانپ نے کہا کہ اے گاو میش جزا نیکی کی کیا ہے اوسنے کہا اگر آدمیون کے مذہب
مین پوچھتا ہے تو جزا نیکی کی بدی ہے سر دست یہ ہی کہ مین مدت دراز سے ایک
شخص کے پاس تھی ہر سال ایک بچہ دیتی تھی اور گھر اوسکا شیر و روغن سے بھر رکھتی
تھی اور اوسکا سامان شادی و غم میرے سے ہی شیر و روغن پر موقوف تھا جبکہ مین بوڑھی
ہوئی اور بچہ اور دودھ دینے سے عاجز آئی پہلے دانہ اور چارہ میرا موقوف کیا اسکے
بعد صحرا مین ہانک دیا مین بدشواری تمام اپنے منھ سے خس و خاشاک عرصہ دراز سے
چرتی رہی کل وہ اتفاقا ادھر آنکلا جبکہ مجھے دیکھا اوسکی نگاہ مین اندک فربہ نظر آئی
قصاب کو لاکے اسکے ہاتھ مجھے بیچا آج وہ مسلخ مین لیجا کے ذبح کرکے بند بند میرا جدا
کریگا انکے مذہب مین مکافات نیکی کی یہ ہی سانپ نے کہا سنا تو نے اب آمادہ
زخم کا ہو سوار نے کہا شرع مین ایک گواہ پر حکم نہین کرتے دوسرا گواہ بھی چاہیے
سانپ نے ایک درخت دیکھا اوسکے نزدیک آکے پوچھا کہ جزا نیکی کی کیا ہی درخت نے
کہا انسان کے مذہب مین نیکی کا بدلا بدی ہے چنانچہ اس صحرا مین ایک پانون سے
ایستادہ ہون جو آدمی کہ گرمی مین آتا ہی میرے سایہ مین ٹھہرتا ہی جبکہ ہوا اس دشت
ہوتے ہین تجویز کرتا ہی کہ اسکی شاخون کی یہ چیزین بنینگی اور اتنے مین اتنے تختے اسکے
کرایان نکلینگی اگر قابو ملتا تو ضرور اسے کاٹتا جسکے پاس تبر ہوتا ہی وہ ایک دو شاخ میری

کاٹتے بیچاتا ہی یہ حال ہی بنی نوع انسان کا سانپ نے کہا کہ دو گواہ عادل گذر چکے اب
مین تجھے کاٹتا ہون سوار نے کہا کہ جان بہت عزیز شی ہے اگر ایک گواہ اور بھی ہو تو بلا
مضائقہ تو مجھے کاٹ پھر کچھ عذر نہ کرونگا اتفاقاً ایک روباہ بھی کھڑی یہ حکایت سنتی تھی
سانپ نے کہا کہ اے روباہ تو بتا کہ جزا نیکی کی کیا ہی روباہ نے کہا کہ کیا نہین جانتا ہی تو
کہ عوض نیکی کا بدی ہے اسکے بعد روباہ نے پوچھا کہ اے شتر سوار تو نے سانپ کے
حق مین کیا نیکی کی ہے کہ مستحق بدی کا ہوا ہے شتر سوار نے صورت حال بیان کی روباہ
نے کہا کہ مرد عاقل کو خلاف بولنا نہ چاہیے بیت زعاقل کی روا باشد سخنہا ے خطا
گفتن ٭ نزیبد مرد دانا را خلاف ماجرا گفتن ٭ سانپ نے کہا یہ سوار سچ کہتا ہے
یہی توبڑہ ہے کہ اسمین کرکے مجھے آگ سے بچایا ہے روباہ نے کہا یہ بات کسی طرح
خیال مین نہین آتی ہی کہ تو اتنا بڑا اور اتنے ذرا سے توبڑے مین در آئے اور نیز سے
یہ سوار اوٹھالے اگر برای العین مشاہدہ کرون تو البتہ مجھے باور ہو اسکے بعد ایک
ہی فیصلہ کرونگی خوف یہ ہے کہین ایسا نہو کہ خلاف راستی حکم کرون اور ناحق
گنہگار خدا ہون سانپ اوسی توبڑے مین در آیا اور سوار نے نیزے پر رکھ کے دور کیا
چاہتا تھا کہ پھر اوسی طرح اپنی طرف کھینچ کر روباہ نے کہا کہ اے سوار دشمن کو قابو مین لاکر
مہلت نہ دے بیت دشمن چو بدست آمد مغلوب تو شد ٭ حکم خرد آنست امانش نہ دہی
سوار نے توبڑے کو اوٹھا کر زمین پر دے پٹکا کہ سانپ مرگیا اور شتر سوار نے امان پائی
مصرعہ این چنین بد زندگانی مردہ بہ ٭ فائدہ اس حکایت کا یہ ہے کہ دشمن کی زاری
پر فریب نہ کھائے اور کسی طرح اسکے قول پر اعتماد نکرے اگر سیاہی زاغ کی جاتی رہے
تو بھی دشمن اصلی دوست نہین ہونیکا رباعی ہر کس کہ بقول خصم مغرور شود ٭ شمع
خرد وشش تیرہ و بے نور شود ٭ دشمن دانی بہ وقت میگردد دوست ٭ آنوقت کہ
تیرگی شب دور شود ٭ زاغ نے کہا کہ یہ باتین محض حکمت ہین کہ بیان کین تو نے
سو سنین مین نے اور یہ جواہر روشن کہ کان خرد سے باہر لایا تو دیدہ و دل اس سے
منور ہوا اگر تیرے مروت اور فتوت اسپر غالب ہے لازم ہی کہ خیال صفائے دل سے

اوٹھاوے اور یقین میرے سخن کا کر اور اب طریقۂ مواصلت کا جاری فرما قول حکما ہے
کہ کریمون سے آمیزش اور لئیمون سے گریز چاہیے کہ کریم دوستی ایک ساعت کی برابر
عمر دراز کے جانتے ہین اور لئیم دوستی صد سالہ کو طرفۃ العین مین برباد کر دیتی ہین
یہ بارہا دیکھا ہے کہ آزاد لوگ دیر مین دوست ہوتے ہین اور سبب قوی کی بدولت
دیر مین دشمنی کرتے ہین مانند کوزۂ زرین کہ دیر مین بنتا ہے اور دیر مین ٹوٹتا ہے
اور سفلے جلد دوست ہوتے ہین اور دشمن بھی جلد ہو جاتے ہین جیسا کہ کوزۂ سفالین
جلد بنتا ہے اور جلد ٹوٹ جاتا ہے اور دوسرا سبب سفلون کے دشمن ہونیکا یہ ہی
کہ کبھی کسی کے دل سے دوست نہین ہوتے ہین مگر زبانی اور مین نے سب طرح کی خوبیان
تیری ذات مین سمجھ لی ہین اسلیے تیری ہمنشینی اور دوستی کا مشتاق ہون اور یہی عہد کیا
کیا ہے کہ جبتک تو مجھے عزیز نکریگا کچھ نہ کھاؤنگا اور نہ تیرے آستانۂ فیض سے سر اٹھاؤنگا
موش نے کہا کہ تیرا کلام اول ہے میرے دل پر اثر کر گیا تھا اگر مین غدر عاقلانہ نکرتا اور
پہلے ہی سوال کو قبول کر لیتا تو تو جانتا کہ یہ دوست سست عنان اور نرم شانہ ہے
اور عاقل ایسے کی دوستی کا اعتقاد نہین کرتے ہین اس گفتگو کے بعد اب مجھے جان سے
بھی دریغ نہین ہے بیت سپردم بتو مایۂ خویش را ۔ تو دانی حساب کم و بیش را ۔
یہ کہکر موش نکلا اور در سوراخ پر کھڑا ہوا زاغ نے کہا مگر اب بھی کوئی خلجان اور تردد
باقی ہے کہ تشریف آگے نہین لاتا ہے موش نے کہا اگر انصاف کر کہ باوجود دلائل
قویہ کے کہ جو بیان ہو چکے اور مین نے خیال نہین کیا اور دیدہ و دانستہ جان شیرین
تیری محبت پر فدا کیا اب مجھے کون جگہ اندیشے کی باقی رہی مگر یہ البتہ کہ جو عہد و پیمان
تو نے کیا فقط اپنی ذات سے کیا ہے لیکن تیرے ابنائے جنس اگر قصد میرا کرین تو اوسکا
کیا علاج تجویز کیا ہے زاغ نے کہا کہ مجھ مین اور میرے ہمجنس مین شرط یہ ہی کہ میرے
دوست کے دوست رہین اور دشمن کے دشمن موش نے کہا حقیقت بھی یہی ہے کہ دوست کو
دوست زیادہ دشمن سے سمجھنا چاہیے اور دوست کا دشمن وہ بھی اپنا دشمن ہے چنانچہ
حکما نے تفصیل دوستون اور دشمنون کی لکھی ہے کہ دوست تین طرح کے ہوتے ہین

یعنی دوست خالص اور دوست کا دوست اور دشمن کا دشمن اور دشمن بھی تین وضع کے ہین
دشمن ظاہر اور دشمن دوست کا اور دوست دشمن کا بیت از دشمن خود چنان نترسم *
کز دشمن یار و یار دشمن * زاغ نے کہا مطمئن ہوا مین الحمد للہ کہ ہمارے محبت نے فیما بین اتنا
استحکام پایا کہ مین آج سے یار اوسے جانونگا کہ جو تیرا محو رضا ہوگا اور جو کوئی کہ تجھسے خلاف کریگا
وہ بلا شبہہ دشمن میرا ہے بلکہ آنکھین اور زبان میری کہ دیدبان تن و دل کی ہین اگر خلاف
تیرا اختیار کرینگی تو قسم اوسکی کہ میر النفس جسکے دست قدرت مین ہے ایک اشارت مین
ساحل وجود سے نکال کے گرداب عدم مین پھینکدونگا تا بدیگرے چہ رسد بیت عضوے کہ
از تو گر دوست شود با دشمن * دشمن دو شمر تیغ و کش زخم دو زن * موش اس عہد کے
سننے سے خوش دل ہوا اور نزدیک آیا اور باہم معانقہ کیا اور بساط انشا کو بچھایا جبکہ
چند روز شرائط مہمانداری کے موش نے بوجہ احسن ادا کیے زاغ سے کہا کہ اے برادر اب
مفارقت ایک دم کی برس برس کی ہے اگر اس جگہہ مع اہل و عیال تشریف لائیے تو جو منت تیری
میری گردن پر ہے دو چند اوس سے بڑہ جائے کس لیے کہ یہ موضع جاے پاک اور مقام
دلکش ہے زاغ نے کہا کہ اے عزیز سچ کہا تو نے کہ یہ جگہہ خوب ہے مگر نقصان یہ ہے
کہ شارع عام سے نزدیک تر ہے اور جادۂ راستے پر متصل واقع ہے اور مسافرون کی
آمد و شد سے ایذا و گزند کا اندیشہ ہے اور جہان کہ میرا مسکن ہے مرغزار ہے نہایت
مصفا بالاتش بید و منہ خلد کے مانند پر نور اور ہوا اوسکی مثل باغ ارم دلربا و صحت و سرور ہے
اشعار سبزہ کی عکس افگن ہے سبزہ سبزون پر * شجر سے کہکشان گمان ہمرون پر *
ہے شگوفے کی ہر طرف کو بہار * ہر نگ گئے غنچہ نافہ تاتار * جوش ایسا ہے نکہت گل کا ہر نفس
مشکین نخی ہے * مع ہوا * اور طعمہ میرا اور تیرا اوس حوالی مین بہت اور گزند سے خالی ہے
اور ایک سنگ پشت کہ تیرے مانند یار وفادار ہے وہ بھی اوس جا مسکن رکھتا ہے اگر
اوس جگہہ تشریف فرما ہو تو ہم تینون یار بے رنج و غبار بقیۃ العمر بسر کرین موش نے کہا بیت
تا دامن کفن نہ کشم زیر پاے خود * باور مکن کہ دست ز دامن بدارمت * اور مجھے اب کوئی
آرزو تیری شرف ملاقات کے برابر ہے نہین اب جس طرف تو آفتاب وار خرام کریگا سایہ کی

طرح پہچانا نہ چھوڑونگا اور جبتک گریبان میرا ہاتھ مین ہاذم اللذات کے پہونچے نہین تب تک ہاتھ دامن
ارادت تیرے دامن صحبت سے کوتاہ نہ کرونگا بیت دامن دولت بیدار نہ چھوڑونگا مین
سر ہے جبتک قدم یار نہ چھوڑونگا مین ۔ اور یہ بقعہ وطن اصلی میرا نہین ہے بلکہ سانحہ عجیب
یہان آنے کا باعث ہوا ہے اگرچہ قصہ دراز ہے مگر عجائب بسیار سے تعلق رکھتا ہے اگر
سمع قبول سے سننا منظور ہوگا تو مختصر اوسکا بیان کیا جائیگا آخر سخن اسپر ختم ہوا اور موش
مستعد چلنے پر ہوا زاغ موش کی دُم منقار مین پکڑکے ہوا پر اوڑا آخر اپنی منزلگاہ پر پہونچا
اوسوقت سنگ پشت چشمے سے باہر نکلا تھا دور سے سیاہی زاغ کی دیکھکے اندیشناک
ہوا اور چشمے مین در آیا زاغ نے موش کو آہستہ زمین پر رکھکے آواز دی سنگ پشت
آواز آشنا سنکے باہر آیا اور دیدار گرامی دیکھکر خروش شادی بلند کیا اور یہ بیت تکرار
کرتا تھا ہندی شکر یارب سفر سے یار آیا ۔ دل بیتاب کو قرار آیا ۔ ہوئے داغ غم
خزان سب محو ۔ گل کھلے موسم بہار آیا ۔ بایکدیگر کمال گرمجوشی کی اور کہا کہ اے یار اب
تک کہان تھا اور کیا حال گذرا زاغ نے سرگذشت من اولہ الی آخرہ موبمو بیان کی سنگ
پشت تفصیل ماجرا سنکے اور جمال موش دیکھکے کمال خرسند ہوا اور کہا مولفہ بیت
مُردہ تھا مین تو جو آیا جان آئی جان مین ۔ تیرے پانون کی صدا ہے قم باذنی کان
مین ۔ الحمد للہ کہ بخت ہمارے یاور ہوئے کہ تجھسا شفیق تشریف لایا موش نے
کہا کہ مین کس لائق ہون محض بندہ نوازی ہے جو تو فرماتا ہے بلکہ حوادث روزگار
سے تمہارے سایہ دولت مین پناہ لایا ہون آگے اختیار تمہارا ہے جبکہ رنج راہ سے
آسودہ ہوئے زاغ نے کہا کہ اے برادر وہ سرگذشت کہا چاہیے کہ ماجرا تجھسے شخص کا
خالی فائدے سے نہوگا بیت بکشا لب ازان حدیث شیرین ۔ کام دل ما بران شکر کن ۔
موش نے آغاز سخن کیا کہ دیار ہند مین شہر ہے کہ اوسے ماروت کہتے ہین اوس شہر کے
زاویے مین ایک زاہد تھا کہ اوسکے مکان مین مین نے رہنا اختیار کیا تھا اور موش چند
میرے ملازم تھے جبکہ نعمتہاے گوناگون پر ہاتھ میرا کشادہ دیکھا روز بروز اور موش
زیادہ ہوتے جاتے تھے مین بھی ہر ایک سے باخلاق پیش آتا تھا اور زاہد کے حجرہ مین روز

کچھ کھانے کے واسطے طعام اور غلہ لاتے تھے زاہد کچھ خرچ کرتا تھا اور باقی دوسرے وقت واسطے رکھتا تھا اور جو بچہ جاتا تھا اوسکا ذخیرہ کرتا جاتا تھا جسوقت کہ زاہد اندک اوس جگہ سے جنبش کرتا تھا مین فورًا اوس مین سے دست برد کرکے کچھ آپ کھاتا باقی سب موشون کو کھلاتا تھا زاہد ہر چند میری ہلاکت کی تدبیر کرتا تھا مفید نہوتی تھی ایک دن مہمان دانا کاشانۂ زاہد مین وارد ہوا زاہد نے مراسم محبت بخوبی ادا کیے اور طعام مہمانداری کو سرانجام دیا بعد اکل وشرب کے باہم حکایت کرنے لگے زاہد اوس سے مولد مسکن اور سبب مسافرت پوچھتا تھا مہمان کہ مرد جہاندیدہ اور سرد وگرم زمانہ چشیدہ تھا جواب زاہد بطریق صواب ادا کرتا تھا اور عجائب وغرائب ہر دیار کے جو کچھ مشاہدہ کیے یا سنے تھے بہ تقریر دلپذیر بیان کرتا تھا زاہد اثناے کلام مین ہر دم ہاتھ پر ہاتھ مارتا تھا اور چپ وراست نظر کرتا تھا مہمان نے جب یہ حرکت زاہد کی چند بار ملاحظہ کی آشفتہ ہوکر کہا کہ اے زاہد یہ کیا حرکت بیجا ہے کہ بے سبب ہر دم ہاتھ پر ہاتھ مارتا ہی یہ حرکت نامناسب خلاف تمکین کیا ہے مگر مجھسے تمسخر کرتا ہی اور استہزا تجھسے شخص سے بہت بعید ہے اُسکے بعد یہ قطعہ پڑھا قطعہ بہ استہزا وسخریت مکن میل ⁂ کہ اینہا لائق آزادگان نیست ⁂ کسی کو ہزل بازی ساخت پیشہ ⁂ از و بے آبروتر در جہان نیست زاہد نے کہا کہ حاشا کہ غبار ہزل کبھی میرے دامن خاطر مین اوٹھا ہو اور غبار تمسخر کبھی میرے ہواے صافی مین آمیختہ ہوا ہو یہ حرکت کہ مشاہدہ کرتا ہے تو محض موشون کے ہٹنے سے ہو کہ نہ اُنسے ذخیرے مین دانہ بچتا ہے نہ سفرے مین نان بلکہ جان سے عاری کر دیا ہے مہمان نے کہا کہ سب موش ایک ہی طرح سے چیرہ دستی کرتے ہین یا ایک دو اُنمین سے زاہد نے کہا کہ ایک اون سب مین کلان تر ہے بس وہی اس درجہ دلیر ہے کہ ہاتھ سے چیز لے بھاگتا ہے مہمان نے کہا کہ یہ جرأت اوسکی بے سبب نہین ہے قصہ وس موش کا شاید کہ مشابہ اوس مرد کے ہے کہ زن میزبان سے مبالغہ کرتا تھا کہ آخر کچھ سبب ہے کہ کنجد مقشر کو غیر مقشر کے برابر دیتی ہے زاہد نے کہا کہ اُسکا بیان کیا ہے جبکہ مہمان نے کہا کہ مین راہ مین آتا تھا شب کو ایک قریے مین پہونچکر ایک آشنا کے

استہزا بالکسر تمسخر کردن ۱۲ ک ملو
ہزل بالفتح بیہودہ گفتن ضد جد ۱۲ ص منتخب
چیرہ دست بمعنی غالب و زبردست ۱۲

گھر مین اوترا بعد شام کھانے سے فراغت ہوئی مین نے بستر پر آرام کیا اور ہنوز بیدار
تھا کہ میزبان اپنے گھر مین گیا مگر مجھ مین اور میزبان مین ایک بوریے کا پردہ تھا کہ جو
کلام میزبان گھر مین کرتا تھا مین سنتا تھا مرد نے کہا کہ اے زن مین چاہتا ہون کہ کل
اکابر اس قریہ کے بلاکر مہمان عزیز کے ساتھ خوب مہمان داری کر دن اور ضیافت معقول
فراخور حال بجالاؤن عورت نے کہا کہ اے مرد مین متعجب ہون کہ ایک دن کا خرچ عیال کے
لائق نقد و جنس گھر مین موجود نہین ہے کہ ہمارے رزق کا سبب ہوا اسباب ضیافت
کہان سے موجود ہوجائیگا اگر اتنا مقدور ہے تو اپنے عیال کے واسطے کچھ جمع کر کہ چند روز
بخاطر جمع گذران ہو اور اگر اس سے زیادہ ہے تو نگاہ رکھ کہ تیرے بعد زن اور فرزند
محتاج کسی کے نہون مرد نے کہا بیت ندا شتہ بچشم بصیرت کہ گرد کرد و نخورد ؎ بہ برد گوے
سعادت کہ خرچ کرد و برد ؛ اگر توفیق احسان اور جمال شفقت کا اتفاق پڑے اور ہمت مدا
نہ کرے کہ وہ ذخیرہ عاقبت کا ہے اور جسنے کہ دنیا مین جمع کیا اور خرچ نہ کیا عاقبت
مین وہی مال وبال گردن اسکا ہوگا کہ جمع کرنا مال کا اس طرح سے ناپسندیدہ ہے
جیسا کہ اوس گرگ کا قصہ ہے عورت نے کہا کہ وہ کیونکر تھا حکایت مرد نے کہا کہ صیاد

حکایت گرگ و صیاد و خوک و آہو

ہنرمند کہ آہو اسکے ہیبت دام سے پانون صحرا سے باہر نرکھتا اور شیر اسکے خوف حیلہ و
تزویر سے سر کنام سے باہر نہ نکالتا تھا بیت دیدہ ورے پرہنرے تیز ہوش ؛
حیلہ ورے سخت دلے سخت کوش ؛ ایک دن اسنے جال لگایا تھا اتفاق سے ہرن
پھنسا صیاد دام کے نزدیک پہونچا کہ ہرن نے اس قوت سے جست کی کہ حلقے دام کے
توٹ گئے اور آہو بھاگ گیا صیاد نے تیز دستی کرکے ایسا تیر جگر دوز مارا کہ آہو گر پڑا صیاد
ذبح کرکے اور پشتارہ اوسکا کمر سے باندھکے روانہ خانہ ہوا چند قدم چلا تھا کہ ایک خوک
صحرائی دوچار ہوا اور اوسپر حملہ کیا صیاد نے تیز دستی کرکے خوک کے بھی ایک تیر مارا
کہ کام خوک کا بھی تمام ہوا مگر گرتے گرتے ایک دانت اوسنے بھی سینہ صیاد پر ایسا
مارا کہ ادھر خوک ادھر صیاد سرد ہوگیا اس حال مین ایک گرگ گرسنہ وہان وارد
ہوا دیکھا کہ صیاد اور آہو اور خوک تینون بیجان پڑے ہین اس نعمت کے مشاہدے

بہت خوش دل ہوا اور باخود کہا کہ وقت ذخیرہ کرنے کا ہی اگر اسراف کرون تو منسوب بہ حماقت ہوتا ہون بہتر یہ ہی کہ بقدر اشتہا کہالون اور جو باقی رہے ایک گوشے مین ذخیرہ کردون کہ ذخیرہ ایام کلفت مین کام آتا ہی جیسا کہ شاعر کہتا ہی **قطعہ** چون تیشہ مباش جملہ برخود متراش ٭ چون رندہ مباش جملہ انسو مخراش ٭ تعلیم ز ارہ گیر در علم معاش ٭ چیزے سوئے خود میکش و چیزے می پاش ٭ پھر خیال کیا کہ گوشت تازہ ذخیرے کے لائق ہی پہلے کمان کا رودہ اور چلہ کہ چرمی ہی کہایا چاہیے باقی پھر سمجھ لونگا **القصہ** زہ کمان کو چبانے لگا تھوڑے فشار مین وندان خارا شگاف سے چلہ کمان کا کٹ گیا کمان از بسکہ سخت تھی دونون گوشے بھیڑیے کے پیٹ مین پہنچتے ہی در آئے اور تمام اعضائے باطنی اسکے باہر نکل آئے گرگ بھی اوسی جگہ مردار ہوگیا **ع** این نیز نشد آن ہمہ ناخوردہ بماند ٭ فائدہ اس مثل سے یہ ہی کہ جمع کرنا مال کا بیشتر جان وایمان کا وبال ہوجاتا ہی بہتر یہ ہی کہ جو آج میسر ہوا و سپر خوش ہووے اور غم فردا نکرے **بیت** آنچہ داری بخور امروز غم دہر مخور ٭ چون بفردا برسی روزی فردا برسد ٭ کوتاہ اندیش جان پر کر مال دنیا بہزار رنج پیدا کر کے ذخیرہ کرتے ہین اور مصرف مناسب مین مضائقہ کرتے ہین اور مرنے کے وقت ہزار حسرت سے چھوڑ کر مواخذہ اسکا اپنی گردن پر لیجاتے ہین اور وہ مال اور کے کام آتا ہی **قطعہ** تا کے ای خواجہ مال جمع کنی ٭ کہ بمرگ از تو باز خواہد ماند ٭ گنج قارون اگر ذخیرہ تست ٭ ہمچنان حرص و آز خواہد ماند ٭ بر سیفرو زآتشے کہ ازو ٭ بر تو سوز و گداز خواہد ماند ٭ وہ آگ نہ جلا کہ آپ اسکے سوز مین گداز پائے جبکہ زن پیر بان نے یہ باتین حکمت آمیز سنین اور ملہم سعادت نے مژدہ الرزق علی اللہ اسکے گوش ہوش مین پہونچایا بولی کہ اسے مرد گھر مین تھوڑے چاول اور کچھ تل اطفال کے واسطے مین نے جمع کیے ہین اب معلوم ہوا کہ ذخیرہ کرنا منع ہی مین دس آدمیون کا کھانا پکاتی ہون تو جسے چاہے بلا عورت نے صبح تلون کو مقشر کیا اور دھوپ مین رکھا اور کہا کہ جو مین اور کام کرتی ہون تو نگہبانی کرنا جانوران اسے خراب نکرین اور آپ اور کام مین مشغول ہوئی مرد پر نیند غالب ہوئی سو گیا ایک کتا آیا اور تلون مین منھ ڈالا عورت نے دیکھا کہ کتے نے منھ ڈال دیا نہایت مکروہ سمجھی اور اوٹھا کر بازار کو لیگئی مجھے کچھ اور ضرورت تھی مین بھی اوسی کو گیا تھا کہا کہ ... کنیز ... در مقشر کو غیر مقشر سے مت بھاع ...

برابر بدلتی ہی ایک شخص لور اوس جگہہ وارد تھا آوازدی کہ اے عورت اسمین کچھ نکتہ ہو کہ کنجد مقشر کو کنجد پوست دار سے برابر بدلتی ہی یہ حکایت اسلیے کہی مین نے کہ میرے بھی خیال مین آتا ہی کہ اس موش کو جو اتنی جرأت اور چابکی ہی گمان غالب ہی کہ کچھ نقد اپنے سوراخ مین رکھتا ہی اوس سببسے اتنی دلیری کرتا ہی اور اگر مفلس ہوتا تو یہ چال اوسکا نہوتا مثل مشہور ہی کہ بے زر مانند مرغ بے بال و پر ہی مجھکو یقین ہی کہ اوس موش کا زور زر کے سببسے ہی کوئی کدال لاکہ اسکے سوراخ کو کھودکے دیکھون زاہد کدال لایا اوسوقت مین دوسرے سوراخ مین تھا متحیر ہوا کہ ہزار اشرفیان میرے سوراخ مین جمع تھین مین ہمیشہ اونپر لوٹا کرتا تھا اور میری قوت واقعی اوسی کے باعث تھی جبکہ مہمان نے سوراخ کو کھودا آخر نوبت زرتک پہونچی کہا کہ اے زاہد اسے لے کہ یہ قوت اور جرأت موش کی اس باعث سے تھی کبھی اسکے بعد دلیری نکریگا اور متعرض نان وخوان کا نہوگا مین یہ سب باتین اونکی سنتا تھا اور دمبدم افسردگی اور ضعف دل پر مستولی ہوتا جاتا تھا اور کیا دیکھتا ہون کہ اوسی دم سے سب موش آنکھ چرانے لگے اور ایک ایک حیلے سے اپنی اپنی راہ لینے لگا قطعہ در دل کس مہر و وفا کے نماند ۞ باغ مرا مہر گیاہی نماند ۞ مایۂ صد برگ ونوا بود زر ۞ زر بشد و برگ ونوائے نماند ۞ اور جو موش کہ میرے بظاہر ہوا خواہ اور جان نثار تھے اب وہ فرمان برداری اور ہوا خواہی سے اغماض کرکے عیب جوئی اور بدگوئی کرنے لگے اور ترک صحبت کرکے میرے دشمنونسے جا ملے بموجب مثل مشہور کے مَن قَلَّ مَالُہٗ قَلَّ وِقَارُہٗ جیسا کہ عاقلون نے کہا ہی کہ جو کوئی بھائی نہین رکھتا ہی اگر وطن مین ہی تو بھی غریب ہی اور جو کوئی فرزند نہین رکھتا ہی نام اُسکا صفحۂ روزگار پر باقی نرہیگا اور جو کہ مفلس ہوتا ہی کوئی اسکا یار نہین ہوتا ہی اور دوستی سفلون اور دون ہمتون کی محض غرض نفسانی پر ہوتی ہی پھر کیونکر وہ دوست دلی ہون ایک نے اہل دل سے پوچھا کہ تو کتنے دوست رکھتا ہی کہا کہ ابھی تو عالم دوست ہی خدا نخواستہ اگر ایام نکبت آئین اوسوقت معلوم ہو کہ یار کون ہی اور اغیار کون دوست نکبت کے وقت پہچانا جاتا ہی اور یار محنت کے وقت دریافت ہوتا ہی چنانچہ صحائف لطائف حکما مین لکھا ہی کہ ایک فاضل سے پوچھا کہ اسمین کیا نکتہ ہی کہ مالدار کی ہر کوئی تعظیم کرتا ہی اور چشم وقار سے دیکھتا ہی اور مفلس کو سب چشم کم سے نگاہ کرتے ہین اوسنے جواب دیا کہ مال محبوب عالم ہی جسکے پاس جمع ہوتا ہی لوگ اوسکی تعظیم بجا لاتے ہین اور جسکے ہاتھ سے جاتا رہتا ہی

پھر آپکے نزدیک کوئی نہین آتا ہی رباعی چون گل کمین دامن پر زر بنمود ⁂ بلبل بہزار صورت دو صفان
بستود ⁂ ما نگہ کہ بہار رفت برگشت کہ بود ⁂ کس نام گل از زبان بلبل نشنود ⁂ اور اُن سب
موشون مین ایک موش تھا کہ میری ملازمت مین افتخار رکھتا تھا اور طریق یاری اور بیان
وفاداری اسطرح پر بیان کیا کرتا تھا کہ مین تیرے عشق مین یہانتک دلدادہ ہون کہ اگر تو تیغ
میرے سر پر ماریگا تو مین شمع کے مانند پانون اپنی جگہ سے نہ سرکاؤنگا وہ سب سے پہلے کنارہ کش ہوا مین نے
اوس سے کہا کہ اے یار وفادار اب کیا ہو گیا ہی کہ دفعتہ تو نے کنارہ کیا اوسنے جواب دیا کہ عجب احمق ہی
جسوقت کہ تو صاحب درم تھا ہر کسی کو التفات کا باعث وہ درم ہوتے تھے اور ہر ایک کا تو محتاج الیہ تھا
اب وہ سب شرطین اوس شرط کے ساتھ جاتی رہین اذا فات الشرط فات المشروط اور حکمانے جو کہا ہی
کیا تو نے نہین سنا ہی کہ مرد محتاج جیسا کہ لذت دنیا سے محروم ہوتا ہی غالب ہی کہ درجات آخرت سے بھی
محروم رہے اور سبب ظاہر سمین موجود ہی کہ شاید اضطراب قوت کے باعث اور نفقہ عیال کے سبب طلب
مین روزی غیر مشروع کی جرأت کرے اور وہ موجب وبال و نکال عقبی ہو اور اس سبب سے جیسا کہ اس عالم
مین محنت افلاس سے درماندہ تھا عقبی مین زندان شقاوت ابدی مین محبوس ہو بموجب مصرعہ
چون کافر درویش نہ دین ساخت نہ دنیا ⁂ پس اگر ایسے شخص کی نزدیکی سے کہ مال دنیا ہاتھ سے
کھو چکا ہو اور آخرت مین گرفتار اتنے اندیشون کا ہو اگر اوس سے کنارہ کوئی کرے تو معذور ہی
مین نے کہا کہ یہ بات بیہودہ ہی کہ فقر بادشاہی ہی کہ تاج الفقر فخری سر پر انبیائے کرام کے رکھا گیا ہی
بیت کار درویشی ورای فہم تست ⁂ سوی درویشان تو منگر سست سست ⁂ بیت رتبہ ہی
برتر فقر کا ⁂ فخر کرتے تھے پیمبر فقر کا ⁂ نظم ایضاً الجواہر فقر وسوی الفقر عرض ⁂ والفقر شفاء
وسوی الفقر مرض ⁂ باینہمہ تو فقر کی مذمت اور صحبت درویش سے بیزاری بیان کرتا ہی اوس
موش مصاحب نے کہا کہ ہیہات وہ فقر کہ پسندیدہ انبیا اور ستودہ اولیا ہی اس افلاس کو اوس سے
کیا نسبت وہ فقر عبارت اس سے ہی کہ سالک راہ حقیقت نقد دنیا اور سرمایہ آخرت سے سوا فضل الٰہی کے
کوئی چیز قبول نہین کرتے ہین مظہر اوس فقر کا درویشی ہی اور صاحب اس فقر کا گدا گدائی اور چیز ہی اور درویشی
اور درویش وہ ہی کہ ترک دنیا کیا ہو اور گدا وہ ہی کہ دنیا نے اوس سے ترک کیا ہو اوسی فقر کے حق مین کہا
کہ الفقر کنز من کنوز اللہ یعنی فقر خزانہ ہی خزانون سے خدا کے اور وہ اسرار توحید ہی اور خلاصہ معرفت کا اور وہ فقر

لغہ ترجمہ جب جاتی رہی شرط جاتی رہی وہ چیز کہ جسکی شرط تھی ۱۲ ⁂ لغہ ترجمہ فقیری فقر میرا فخر ہی

کیمیا ہو نسخہ گون نیکیون سے اور اسرار فقر کی ایک کیفیت حالی ہی کہ جسپر ورود فرمائے وہی جانے اور
مجال زبان کی نہین ہی کہ اوسکی شرح کرے لیکن احتیاج اور درویشی ظاہری نعوذ باللہ منہا اصل سبب بلاؤن
کی ہی اور واسطہ ہی دشمنی خلق خدا کا اور اوٹھانے والی شرم و حیا کی اور خراب کنندہ بنا مروت اور مجمع
شر و آفت اور قاطع ہمت و حمیت اور باعث خواری و مذلت ہی اور جو کوئی کہ پابند احتیاج کا افلاس
اور حرص کے سبب سے ہو بجز اسکے چارہ نہین ہی کہ پردہ حیا کا اوسکے منھ سے اوٹھا لین اور جبکہ رقم الحیاء شعبۃ
من الایمان اوسکے ورق حال سے محو ہوا زندگانی منغص ہوئی اور ایذا و آزار مین مبتلا ہو انگهبان
شادی کے رخت راحت اوسکے ساحت سینے سے اوٹھالینگے اور لشکر غم نہاد حرکت مین آ سپیلائیگا
شمع خرد اوسکی بے نور ہو جائیگی اور ذہن و کیاست اور فہم و فراست رو بجانب قصور پھیرینگے
اور منافع تدبیر کے اوسکے حق مین نتیجے مضرت کے بخشینگے اور وجود امانت کا معرض تہمت و خیانت
مین آئیگا گمان نیک کہ دوستون کو اوسکے حق مین قدیم سے ہوگا منعکس ہو جائیگا اور جو کوئی
گناہ کریگا مجرد گمان پر بغیر تحقیق کے خیانت اوسکی طرف متوجہ کرینگے اگر کام عقل کا کریگا تو بھی
نسبت حمق کی کرینگے اور جو کام کہ مالدارون کا باعث مدح و ثنا ہوگا وہ اوسکے واسطے موجب
طعن و مذمت ہو جائیگا مثلاً اگر مفلس جرأت کریگا تو دیوانہ کہینگے اور اگر سخاوت کریگا تو مسرف
اور بیہودہ نام رکھینگے اگر در گذر اور بردباری کریگا تو بے غیرتی و بے عزتی مین شمار کرینگے اگر وقار
کریگا تو گران جان اور کاہل کہینگے اگر زبان آوری اور فصاحت کریگا بسیار گو لقب کرینگے اور
اگر خاموشی اختیار کریگا تو نقش دیوار سے مثال دینگے اگر کنج خلوت مین بیٹھیگا تو وحشت سے
نسبت کرینگے اگر خندہ روئی اور آمیزش شعار کریگا تو ہزال اور مسخرا نام رکھینگے اگر خوردنی
اور پوشیدنی مین اندک بھی تکلف کریگا تو تن پرور کہینگے اگر کھانے اور پہننے مین تکلف گوارا
کریگا تو دوانہ زدہ اور لئیم لقب کرینگے اگر سفر اختیار کریگا تو برگشتہ بخت کہینگے اگر سبب سے ترک کرکے
گوشۂ کاشانے مین بیٹھیگا تو آرام طلب اور پست ہمت نام رکھینگے اگر تجرد اختیار کریگا نامرد
اور سست کہینگے اور اگر کدخدا ہوگا تو بد نفس اور بندۂ شہوت شمار کرینگے حاصل الامر محتاج اہل عالم
کے نزدیک مردود اور بے مقدار ہوتا ہی اور جو حاجت کسی سے پیش کریگا عیاذاً باللہ حاجت
اوسکی روا بھی نہ کرینگے اور جواب سخت دینگے اس حال مین جو خواری اوسے پہونچیگی منشا اوسکا

وہی طمع ہو ذلیل مین طمع یعنی جسنے کہ طمع کی ذلیل ہوا جبکہ اوس موش نے یہ بات تمام کی کہا مین نے
کہ سچ کہا تو نے رائے تیری صواب پر ہے مین نے بھی بزرگون سے بارہا سنا ہے کہ اگر کوئی شخص ایسا
بیمار ہو کہ محال شفا حاصل ہو اور یا ایسی بلا مین گرفتار ہو کہ نہ رہے باز گشتن اور نہ اسباب اقامت
میسر ہو یہ سب آسان ہے مگر افلاس اور تنگدستی سب سے مشکل تر ہے اب یہ سب میرے
مشاہدے مین آیا اور یہ کلام تیرا سراسر حکمت پایا **نظم** ز احتیاج تر در جہان بلائے نیست ٭
بہ ہیچ وجہ تہیدست را نوائے نیست ٭ کسیکہ گشت دلش مبتلائے رنج طمع ٭ بگو بمیر کہ این درد را
دوائے نیست ٭ اور اپنے ہمجنس سے کچھ طلب کرنا موت اوس سے ہزار درجہ بہتر ہے بلکہ ہاتھ دہان
مار مین کرنا اور اوس سے زہر قاتل اپنے کھانے کو نکالنا اور شیر گرسنہ کے آگے سے طعمہ لے بھاگنا اور
پلنگ خشم آلودہ سے ہم کاسہ ہونا آسان ہے مگر حاجت لئیمون کے آگے لیجانا اور ذلت سوال کی
اوٹھانا یہ بہت مشکل ہے جبکہ بات یہان تک پہونچی مُنہ اوس سے پھیرا مین نے اور سوراخ کی طرف
آکر دیکھتا کیا ہون کہ اوس زر کو زاہد اور مہمان نے باہم قسمت کیا ہے اور زاہد نے حصہ اپنا ایک خریطہ
مین کرکے زیر بالین رکھا ہے اوس وقت طمع خام پھر متحرک ہوئی کہ اگر اس مال سے کچھ بھی دستیاب ہو
تو قوت روح اور پر و بال دل کے عود کرتے ہین اور یار اور ہمساز میری خدمت مین پھر رجوع لاتے
ہین اور مجلس بدستور قائم آراستہ ہوتی ہے اس اندیشے مین اتنا توقف کیا کہ زاہد سو گیا اسکے بعد
آہستہ آہستہ متوجہ بالین زاہد ہوا لیکن مہمان ہوشیار اور پختہ کار ہر خیال مین بیدار تھا
جبکہ مین نزدیک پہونچا اوسنے ایک چوب دستی اس طرح ماری اگر بدن پر پڑتی تو استخوان
سرمہ ہو جاتے لیکن وہ ضرب اتنی قریب زمین پر پڑی کہ اوسکے صدمے مین ایسا کوفتہ ہو گیا
کہ پائے کشان سوراخ تک بدشواری پہونچا چند ساعت توقف کیا کہ وہ صدمہ دل سے دور ہوا
بار دیگر اوسی طمع پر سوراخ سے باہر آیا اوس مہمان نے کہ کمین گاہ مین تھا پھر ایسی ضرب دی کہ مجروح
ہو کر بہزار خرابی سوراخ مین در آیا اور تمام شب اوسی جراحت کے رنج مین بسر کی اور خواہش
مال اور طلب دنیا سے دل سرد ہو گیا اور بموجب اس ماہیت کے خیال مین گذرا **بیت** نام ہے زیست
تندرستی کا ٭ ہے لقب موت ضعف و سستی کا ٭ اور تجربے سے دل پر متحقق ہوا کہ پیش آہنگ سب
بلاؤن کی طمع ہے جبتک کوئی مرغ طمع دانے کی نہ کریگا گردن اوسکی بستہ دام نہو گی **قطعہ** اے

ہو اور طمع مکن کہ طمع * آدمی را خراب سازد و خوار * دو سخن بشنو از ہمین خواہی * کہ شود سے
از حیات برخوردار * پا در دامن قناعت کش * طمع از مال مردمان بگزار * تعجب ہر اون شخصون پر
کہ راحت بہت سے مال مین سمجھتے ہین یہ نہین جانتے ہین کہ تھوڑے مال مین بہت آرام ہے اور افسوس ہے
اون لوگون کے حال پر ہے کہ تونگری مال کے جمع کرنے مین تصور کرتے ہین اور اتنا نہین غور کرتے
ہین کہ ترک کرنے مین دنیا کے انسان پایۂ بلند کو پہونچتا ہے بیت عزت آن یافت کہ برکند دل
از مہر جہان * راحت آن دید کہ او دست طمع باز کشید * القصہ اس حادثے سے ایسا افسردہ دل
ہوا کہ نہال طمع گلشن دل سے اوکھاڑ ڈالا اور شاخسار رضائے پروردگار سے میوہ قناعت بست
تصور مین لیکر قضائے ایزدی پر راضی ہوا ہون اور عنایت پروردگار سے یہ فائدہ ہوا
کہ دنیا نے اس ماجرے کے ضمن مین پا خصائص اور معائب سے مجھکو مطلع کیا اگر دیدۂ عقل ترے تئین
سے نابینا نہو تو بخوبی ظاہر ہے کہ کون وہ دولتخانہ تھا کہ وہ مسکن گرگ و شغال کا ہوا اور کون سا
قصر بلند تھا کہ سیلاب فنا نے جڑ سے کھود ڈالا اور کسنے اوٹھایا کہ نہ گرایا اور کسکے ساتھ محبت
کی کہ اوسکا لہو نہ پیا اور کسکے منھ پر دروازہ دولت کا کھولا کہ پھر بند نہ کیا اور اوسکو ہزار
رنج و محن مین نہ ڈالا **قطعہ** زنے نا حفاظ است دنیائے دون * کہ ہرگز از و شوہرے
برنخورد * کہ بر پایۂ تخت او پا نہاد * کہ از دست او تیغ بر سر نخورد * پس ایسی بیوفا کے
واسطے رنج اوٹھانا اور بود و نابود اور زیان و سود پر ایسی کے غم و غصہ کھانا سراپا جہل و نادانی ہے
اسکے بعد خانۂ زاہد سے صحرا کی طرف روانہ ہوا اور اوس جگہ کہ دیکھا تو نے مسکن اختیار کیا مین نے
اسکے بعد وہ کبوتر کہ مجھسے دوستی رکھتا تھا جو خدمتگزاری اوس کی کہ مجھسے ہو سکی عمل مین لایا
تو نے بواوید آشنائی میری اور کبوتر کی طرح دوستی کی ڈالی ہرچند عذر کیا مین نے کہ دوستی میری
اور تیری دور از عقل اور خلاف رائے حکما کے ہے اور مثال درست اور گواہ چست گذرا سنے
مین نے کہ دوستی موش و زاغ کی عقل سے دور ہے لاکن اصرار تیرا کم نہوا اور نوبت زاری کی حد سے
گذری اور مجھسے مروت شکنی نہو سکی متوکلا علی اللہ دل مین کہا مین نے کہ بیش ازین نیست
کہ زاغ اگر بد عہدی کریگا اور تجھے ہلاک کریگا پس ایک دن مرنا مقرر ہے سو وہ بھی تا آنکہ تئین
روز اجل کسی کی جرأت نہو سکیگی کہ ہلاک کر سکے فلہذا جو کچھ تو نے کہا مین نے بدل قبول کیا بعد

عہد و میثاق کے تو نے بیان کیا کہ سنگ پشت یار دوست ایسا اور ایسا ہی ہے یہانتک محامد
اور فضائل بیان کیے کہ ترک مسکن کو راحت سمجھا مین جبکہ سنگ پشت سے ملاقات ہوئی
ہزار چند تیرے بیان سے زیادہ پایا للہ الحمد کہ میری محنت بجا ہوئی اور احسان تیرا کس زبان سے
ادا کرون کہ تیری بدولت ایسی راحت بے پایان کو پہونچا مین کہ دنیا مین کوئی شادی دوستون کی
مجالست کے مانند نہین ہے اور کوئی غم ہمدمون کے غم فراق کے برابر نہین ہوسکتا ہے یہی سرگذشت
میری کہ جو بیان مین آئی اب تمہارے جوار مین آیا ہون یقین ہے کہ تمہارے صیقل لطف سے میرے
آئینۂ دل کا زنگ باقی نہ رہے سنگ پشت نے جبکہ یہ حکایت استماع کی ایسا ملاطفت کو بجا لاکے
طرح ملائمت کی آغاز کی اور کہا کونسی سعادت تیری شرف مجاورت سے موازنہ کرون مین اور کونسی
مسرت تیری بہجت ملازمت کے مقابل کیجاے جیسا کہ تو اس ناچیز کی دوستی سے خوش ہے
زیادہ اس سے ہزار چند مین تیری ملاقات سے افتخار کرتا ہون جبتک میرا چراغ حیات صدمۂ
باد ہادم اللذات سے گل نہوگا پروانہ وار تیری شمع جمال پر تصدق رہونگا اور یہ حکایت کہ بیان
فرمائی تو نے اسکے ضمن مین ہزارون پند اور نکات فوائد آمیز مندرج ہین ایک فائدۂ جلیل
اوسمین یہ ہے کہ تدبیر متاع دنیا اوسقدر کرے کہ دست حاجت اپنا جنس کے روبرو دراز نہو
زیادہ اس سے فکر کرنا رنج اور بیہودگی ہے اور اگر زیادہ ضرورت سے ہوس کریگا بادیۂ ضلالت
مین سرگردان ہوگا اور اوسے وہ پہونچیگا جو اوس گربۂ حریص کو پہونچا موش نے پوچھا کہ قصہ اوسکا کیونکر ہے
حکایت سنگ پشت نے کہا کہتے ہین کہ ایک شخص نے بلی پالی تھی اوسقدر گوشت کہ غلبۂ
گرسنگی فرو ہوجاتا مقدار اتب اوسکا مقرر کردیا تھا سو دیے جاتا تھا مگر اوسکو غلبۂ اشتہا و حرص سے
قناعت نہ تھی تلاش سے ہاتھ کوتاہ نہ کرتی تھی ایک دن کسی کبوتر خانے مین گذر ہوا کبوترون
کی صدائے دل آویز سے گربہ از خود رفتہ ہوگئی اور آپ کو اوس برج یعنے بکھو مین ڈال دیا کبوترون کے
نگہبانون نے اوسے گرفتار کرکے مار ڈالا اور پوست اوسکا کھینچا اور اوس مین بھوس بھرکے کبوتر خانے کے
دروازے پر لٹکا دیا اتفاقاً مالک گربہ اوس طرف سے گذرا دیکھا کہ گربۂ حریص کا یہ حال ہے کہا کہ اے
حریص بے خبر اگر اوسقدر گوشت پر قناعت کرتی تو پوست تیرا گوشت سے کیون جدا ہوتا اس مثل کے
فائدہ [illegible] اللہ تعالی [illegible]

اور خوف دشمن سے امین رکھا اب اوسپر قناعت کر اور جو مال کہ ضائع ہوا زنہار غم اوسکا نکر بیت غم دنیا
مخور کہ بیہودہ ست * ہیچکس در جہان نیاسودہ ست * اور ہر کسی کا شرف کمال سے ہی نہ مال سے جو شخص کہ ہنر سے
آراستہ ہی اگرچہ تھوڑی بضاعت رکھتا ہو پر ہر جگہ عزیز و مکرم ہوگا شیر اگرچہ بستہ زنجیر ہو پر اوسکی ہیبت
کم نہین ہوتی ہی اور تونگر بے ہنر ہمیشہ ذلیل اور بے قدر سگ کے مانند ہی ہر چند طوق و خلخال سے زینت
دیجاے ہر کسی کی نظر مین ناپاک اور بیمقدار ہے اب فکر کربت غربت دل سے دور کر اور ہجرت مسکن و وطن کا
خیال دل مین نہ لا کہ عاقل جہان جائیگا ہر کسی کے دل مین گھر بنائیگا اور جاہل بے ہنر اگرچہ وطن مین ہے
بدتر غربت سے ہی کہ کسی کو التفات اوسپر نہوگا اور مال دنیا سخت بے اعتبار ہے کہ آنا اور جانا اوسکا
دونون صورتون سے عقلا کی نظر مین اعتبار نہین رکھتا ہی حکما نے لکھا ہے کہ چھ چیزون سے امید بقا
اور توقع ثبات کی نرکھا چاہیے پہلے سایہ کہ بچشم زدن مین اپنی جگہ سے گذر جاتا ہی دوسرے دوستی
غرض کی کہ تھوڑے سے سبب مین زائل ہو جاتی ہی تیسرے دوستی عورت کی کہ اندک باعث مین
بدتر دشمن سے بنجاتی ہے چوتھے جمال خوبصورت کا کہ ذرا سے عارضے مین متغیر ہو جاتا ہی پانچوین ستایش
دروغ کی کہ مطلق فروغ نہین رکھتی ہے چھٹے مال و دولت دنیا کہ انجام اسکا بے ثبات ہی اور کبھی
اپنے خداوند سے طریق وفا پایان کار کو نہین پہونچاتی ہی عاقل وہ ہے کہ حصول مال دنیا پر چندان
خوش نہو اور جانے پر مطلق غم نکرے کہ اہل بصیرت کے نزدیک تمام متاع دنیا برگ کاہ سے کمتر نظر آتا ہی
پس ایسے بے مقدار کی طلب مین عمر عزیز کو برباد کرنا محض بیخردی ہے بلکہ ہمت اپنی نقد قناعت
پر صرف کرے اور تحصیل اسباب آزادی مین سعی تمام بجا لاوے اور متاع دنیا سے دونون کو بیقدر جانے اور
حاصل ہونا اور فوت ہو جانا ان دونون صورتون کو ایک بازی طفلانہ سمجھے بموجب قطعہ
گر جہانے زدست تو برود * مخور اندوہ آن کہ چیزے نیست * عالمے نیز اگر بدست آید * ہم مشو
شادمان کہ چیزے نیست * اور فی الحقیقت اپنا مال وہی ہے کہ اپنے جانے سے پہلے اوس جہان کو
پہونچ رہے اور متاع اپنی اوسے جا کہ عالم آخرت مین ذخیرہ ہووے بلکہ کردار نیک اور گفتار پسندیدہ وہ
مال ہے کہ نہ فانی ہوتا ہی اور نہ کوئی اوسے چھین سکتا ہی اور حوادث روزگار اور گردش لیل و نہار کو
اوسمین تصرف نہین ہوتا ہی اور مال دنیا ایکطرف بلکہ حیات دنیا کا بھی یہی حال ہی کہ بیک ناگاہ پیک
اجل آتا ہی اور اوسوقت فرصت دم لینے کی نہین دیتا ہی تا بہ خبرگیری مال ہو منال چہ رسد چنانچہ

اسی مضمون کے حسب حال گویا نے کہا ہی شعر زبان چلتی ہی گویا آج کچھ ذکر خدا کر لے * اجل آئی تو پھر ہرگز نہ ویگی بات کی فرصت * اور حال اوس مال سریع الزوال کا یہ ہی کہ یا تھوڑے سبب سے خود فوت ہو جاتا ہی یا اوندکے در ننگ ہو تو خود صاحب مال ہلاک ہوتا ہی اور بمجرد دم نکلنے کے اور کی ملک ہو جاتا ہے پس ایسے بیوفا سے دل لگانا زیادہ اس سے کوئی ابلہی نہیں ہے، واے اون لوگون پر جو اسکے مبتلا ہین اور خوش حال اونھون کا کہ جنھون نے اسکو بقدر حاجت پیشتہ ... ہین ہر بندہ خدا کو چاہیے کہ ہوشیار ہو جاے اور شیطان کے فریب سے عمر عزیز کو بچائے لموَلفہ بیت فرصت نہین کہ غنچہ بر منقار کھل سکے * ہون عندلیب کس چمن بے ثبات کا * اگرچہ تو میری نصیحت سے بے نیاز ہے اور نفع اور ضرار اپنے خوب پہچانتا ہی لیکن مین نے چاہا کہ مین بھی حق دوستی اپنی عقل ناقص کے موافق ادا کرون آج سے تو میرا دوست اور برادر ہے جو کچھ مواسا اور مدارات میرے امکان مین ہے، اوسمین راضی بقصور نہونگا اگر بفرض محال تیری طرف سے بے التفاتی بھی ظہور کریگی پر اوسمین سواے اخلاص اور بات نہوگی اور اگر تو ترک میرا اختیار کریگا پر مین تجھسے کنارہ نکرونگا حتی کہ تو دل شکنی بھی میری کریگا پر مین عہد شکنی ہرگز نہ کرونگا جبکہ سنگ پشت نے یہ باتین تمام کین اور زاغ نے ملاطفت سنگ پشت کی موش کے حق مین سنی خوش ہوا اور کہا کہ اے برادر مجھے خوش کیا تو نے خدا تجھسے خوش ہو سچ ہی کہ تجھسے بہتر اس زمانے مین دوست یکرنگ پیدا نہوگا اخبار مین آیا ہی کہ ایک شخص دوست رکھتا تھا ایک شب اوس دوست کے دروازے پر آیا اور آواز دی اوس بزرگ نے قیاس کیا کہ اس وقت کا آنا بے سبب نہین ہے، فکر دور و دراز مین پڑا بعد تامل بسیار ایک توڑا درہم کا ہاتھ مین لیا اور شمشیر حائل کی اور کنیز حسینہ سے کہا کہ شمع ہاتھ مین لیکے آگے چل جبکہ دروازہ کھولا معانقہ کیا اور کہا کہ اے دوست تیرا آنا اس شب تاریک مین تین صورت پر میرے خیال مین آتا ہی ایک یہ کہ احتیاج مال کی کچھ ہوئی ہے یا دشمن جانی نے غلبہ کیا ہی یا تنہائی ملال کا باعث ہوئی ہے اس لیے مین تینون چیزین مہیا کرکے حاضر ہوا ہون اگر حاجت مال کی ہی تو یہ توڑا حاضر ہے اور اگر مدد چاہتا ہی تو بندہ مع شمشیر آبدار موجود ہے اور اگر خادمہ کی حاجت ہی تو یہ کنیز خوش لمو روبرو ہی بیت جو ہو زبان تیرا تابع فرمان ہون مین * ہدیہ مقبول ہو تو بندہ احسان ہون مین * دوست نے عذر کیا کہ ہرگز کوئی حاجت نہین ہی فقط تیرا اشتیاق لایا ہی اسکے بعد استحکام محبت نے

ایک سے ہزار درجہ بیر ترقی پائی مرد کریم اگر گرداب حوادث مین گرفتار ہو تو سوا ارباب کرم کے کوئی ہمدم و
دستگیر نہین ہوسکتا ہی جیسا کہ ہاتھی اگر دلدل مین پھنس جاتا ہے تو ہاتھیون کے بغیر کوئی اوسے نکال نہ
سکتا ہی شاید موش کی جانب سے تجھے رنج بھی ہو پہنچے تو بھی دلتنگ نہونا کہ عاقل ہمیشہ عالی ہمتی کو کام
فرماتے ہین بلکہ بدی کا عوض بھی نیکی سے کرتے ہین اور ذکر جمیل اونھین لوگون کا زمانہ دراز تک
باقی رہتا ہی **بیت** دنیا مین ہی جسکا نام زندہ + لاریب وہ ہی مدام زندہ + اور جسکی دولت
مین کچھ خلق شریک نہون کریمون کے زمرے مین شمار نہ کیا جائیگا اور جسکی زندگانی کہ بدنامی
مین بسر ہو وہ زندہ نہین ہی بلکہ بدتر از مردہ ہی بقول سعدی علیہ الرحمہ **بیت** سعدیا مرد نکو
نام نمیرد ہرگز + مردہ آنست کہ نامش بہ نکوئی نبرند + زاغ سنگ پشت کے ساتھ اس گفتگو مین
تھا کہ ایک آہو دور سے نمود ہوا اور بکمال جلدی سے دوڑتا آتا تھا گمان یہ ہوا کہ کوئی شکاری در پئے ہی
سنگ پشت نے اس اندیشے سے پانی مین جست کی اور زاغ درخت پر جا بیٹھا اور موش سوراخ
مین در آیا آہو ایک بار قریب پانی کے آکے ٹھٹک کر کھڑا ہوا اور زاغ ہر جانب کو نظر کرتا تھا کہ کون
اس آہو کے پیچھے آتا ہے جبکہ کوئی نظر نہ پڑا زاغ نے آواز دی کچھوا پانی سے اور چوہا سوراخ سے
باہر آیا سنگ پشت نے دیکھا کہ آہو بے حواس پانی کو دیکھتا ہی مگر پیتا نہین ہی سنگ پشت نے آہو
کی تسلی کی کہ یہ جگہ خوف کی نہین ہی اگر تشنگی ہے تو پانی پی لے اور اگر کچھ حادثہ ہی تو بیان کر اور اتنا مضطر
مت ہو آہو نے کہا کہ اکثر تیرانداز میری فکر مین رہتے ہین اسلیے اندک شبہے سے بھی مین وہان سے دور بھاگ
جایا کرتا ہون آج ایک بھیلیا میرے لیے بہت تدبیرین کر رہا تھا اوسکا خوف از بس غلبہ لایا سمجھا
مین کہ یہ کسی حیلے سے ضرور گرفتار کریگا اوسی اضطراب سے بھاگ کے یہانتک پہونچا ہون کچھوے نے
کہا کہ اب ہرگز اندیشہ نکر کہ یہان ہرگز صیاد کا گذر نہین ہوسکتا ہی بلکہ تیرا دل چاہے تو ہماری صحبت
قبول فرما کہ اپنے دائرہ دوستی مین تجھے بھی داخل کرین کہ ہم تین شخص ہین چار ہو جائین کہ از زمین
تا آسمان کوئی چیز چار رکن کے سوا مضبوط نہین ہوتی ہی اور اکابر نے بھی فرمایا ہی کہ دوست
جسقدر زیادہ ہون ہجوم بلیات کا کمتر ہوتا ہی اور پسندیدہ عقلا بھی یہی ہے کہ دوست اگر ہزار ہون
کم ہین دشمن اگر ایک ہو تو بہت جانے **بیت** دوستی را ہزار کس شاید + دشمنی را یکے بود بسیار
اسکے بعد موش اور زاغ بھی کلمات ملائم سے پیش آئے آہو نے دیکھا کہ یاران لطیف طبع او

مصاحبان پاکیزہ خصلات باہم آمیزش دلی رکھتے ہین بانے بعد مواثیق مغلظہ اوسی مرغزار مین قرار پکڑا
یارون نے آہو کو نصیحت کی کہ اس چراگاہ سے قدم باہر نرکھنا اور اس چشمے کے سوا کہ جگہ امن وامان کی ہی
دور کا ارادہ نکرنا آہو نے قبول کیا اور بایک دیگر اوقات بسر کرتے تھے ایک روز موافق عادت ہر روزہ کے
سب یکجا ہوئے آہو کو نہ دیکھا بعد انتظار بسیار ان تینون کو اضطرار ہوا زاغ سے التماس کیا کہ تو
جلد پرواز کر کے خبر لے کہ آہو کو کیا حادثہ پیش آیا اور کدھر گیا زاغ تھوڑے عرصے مین خبر لایا کہ آہو اسیر
دام صیاد ہوا سنگ پشت نے موش سے کہا کہ اس حادثے مین تیرے سوا مشکل کشائی آہو کی کوئی
نہین کر سکتا ہی جلدی کر کہ وقت ہاتھ سے نہ جائے موش زاغ کی راہ بری سے آہو تک پہونچا اور کہا
کہ اے برادر کیا پیش آیا کہ تجسا عاقل اس بلا مین گرفتار ہوا آہو نے کہا کہ تقدیر الٰہی کے مقابل مین
تدبیر کیا کام آتی ہی موش نے کہا کہ سچ ہی اسکے بعد جلد جلد پھندے جال کے کاٹنے لگا اس عرصے
مین سنگ پشت بھی علاقہ صحبت سے کشان کشان آہو تک پہونچا اور دل کا ملال بیان کیا آہو نے
کہا اے یار عزیز تیرا آنا اس مقام پر میرے حادثے سے بھی دشوار تر ہی کہ اگر موش بندیرے کاٹے اور
صیاد آ پہونچے تو جست کر کے بھاگ سکتا ہون اور زاغ پرواز کریگا اور موش سوراخ مین
در آئیگا مگر تجھے نہ دست مقاومت اور نہ نیروے ستیز اور نہ سر مخالفت اور نہ پاے گریز ہی یہ کیا کیا
تونے اور کیون ہماری حیرانی دوبالا کی سنگ پشت نے کہا کہ کیونکر نہ آتا اور میدان محبت
مین پھر کسطرح قدم رکھتا امر محبت مین مجبور ہون اور اگر تجھے یار کے واسطے جان بھی جاوے
تو خوش ہون کہ میرا نام وفاداروں مین لکھا جائیگا اب شکر کی جا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے تیری
نجات کا سبب پیدا کیا قریب ہی کہ تو اس بلا سے فراغت پائے اور ساتھ یاران ہمدم کے اپنی منزل کو
معاودت کرے سخن ناتمام تھا کہ صیاد نمودار ہوا مگر موش سب بند کاٹ چکا تھا کہ آہو نے جست کی
اور زاغ اوڑا اور موش ایک سوراخ مین جا چھپا مگر سنگ پشت اوسی جگہ رہگیا کہ صیاد قریب
دام کے آ پہونچا افسوس کرتا تھا در چپ و راست دیکھتا تھا کہ یہ بند کسنے کاٹے کہ نظر سنگ پشت پر
پڑی با خود کہا کہ اگرچہ متاع حقیر الم آہو جستہ و دام گسستہ کی تلافی نہین ہو سکتی ہی مگر خالی ہاتھ
پھرنا حمیت صیادی کے خلاف ہی اوسیوقت سنگ پشت کو پکڑ کے توبڑے مین بند کیا اور
پشت پر رکھ کے راہ شہر کی لی اوسکے جانے کے بعد یہ تینون جمع ہوئے معلوم ہوا کہ سنگ پشت کو

امید ارتینی جیتے جی ت کیسی بقیبے ان اشعار ۱۲ کم اسلا لافتح بانیکی وجیکی حنیم ۱۲ م

باندھکر لیگیا نہایت اندوہ مین مبتلا ہوئے اور نالہ وفریاد کرتے تھے زاغ نے کہا کہ اس نالے اور
زاری سے سنگ پشت کے واسطے کچھ فائدہ نہوگا تدبیر صائب کرنی چاہیے کہ اوسکی نجات کی صورت ظہور
مین آئے بزرگون نے کہا ہے کہ امتحان چار گروہ کا چار جگہہ پر ہوتا ہے حال اہل شجاعت کا جنگ کے وقت
کھلتا ہے اور اہل امانت داد وستد کے وقت پہچانا جاتا ہے اور مہر و وفا زن و فرزند کی تنگدستی کے
وقت اور حقیقت دوستون کی نکبت اور مشقت مین معلوم ہوتی ہے موش نے کہا کہ اے آہو ایک
حیلہ میرے خیال مین گذرا ہے کہ تو صیاد کے نزدیک جا کے اسطرح لنگ کرتا ہوا سست و ضعیف بن کے
آگے آگے چل کہ وہ سمجھے یہ مجروح ہے اور زاغ تیری پشت پر آواز دے جیسا کہ زخمون سے زاغ
کرتے ہین جبکہ صیاد کی آنکھ تجھپر پڑیگی مقرر سمجھیگا یہ زخمی ہے وہ بے اختیار سنگ پشت کا رکھ کے
تیرا تعاقب کریگا جبکہ نزدیک آ پہونچے اوسوقت لنگ کرتا ہوا اسطرح آہستہ چل کہ وہ تجھ تک نہ
پہونچے اور اتنا بھی دور نہ بھاگ کہ نا امید ہو جائے یون ہی تیرے تعاقب مین نہ دور نکل جائیگا
اس عرصے مین اگر اللہ نے چاہا ہے تو مین بند تو بڑے کے کاٹ کے سنگ پشت کو کسی غار مین
لے چھپونگا سب نے راے صواب اندیش پر موش کے آفرین کی اور آہو اور زاغ اوسی نوع سے
کہ بات مقرر ہو چکی تھی صیاد کو نمودار ہوے صیاد خام طبع کو یقین ہوا کہ آہو زخمی ہے جو زاغ
اسکے گرد ہو رہا ہے یہ بدلا میرے آہو گم گشتہ کا حاصل ہوا تو بڑا سنگ پشت کا دوش سے اوتار کے
زمین پر رکھا اور تعاقب مین آہو کے چلا موش فی الحال تو بڑے کے بند کاٹ کے سنگ پشت کو لے بھاگا
اور ایک امن گاہ تک جا پہونچا جبکہ عرصہ بہت ہوا اور صیاد گرفتاری آہو سے مایوس ہوا تو تو بڑے
کی طرف پھرا یہان تو بڑا کٹا پایا اور نشان سنگ پشت کا بھی نہ ملا متحیر اور سرگردان تھا کہ
اول آہو کے بند دام کٹے پائے پھر آہو مجروح اسطرح پر ہاتھ نہ آئے اور پھر تو بڑا کاٹ کے
سنگ پشت بھاگ جائے یہ بات اسرار سے خالی نہین ہے غالباً یہ زمین جنات اور پریون کا مسکن ہے
یہانسے بھاگا چاہیے وہی تو بڑا کٹا اور جال پھٹا بغل مین داب کے بھاگا اور یہ دعا کرتا تھا کہ الٰہی
اگر اب اس بلا سے تو بچا دے تو پھر اس میدان کے شکار کا حوصلہ نہ کرونگا بلکہ اور صیادون کو
دوستانہ منع کرونگا کہ کبھی شکار اس میدان کا نہ کرین جبکہ صیاد اپنے مکان پر پہونچا اور یار دو
اشنا جمع ہوے یہ حکایت سب سے کہی اور حد سے زیادہ مبالغہ کیا کہ کوئی اوس طرف کو نجانے یہ منش

اتفاق کا تھا کہ آمو اور سنگ پشت یون بچ گئے اور آیندہ کو صیاد اودہر آنے سے باز رہے قطعہ
رشتہ ہا بگذاشتہ آنرا ار زور زال بگسلد ✽ چون دو تا شد عاجز آید از گسستن زال زر ✽ گل کہ تنہا
یعنی آخر خشک گرمو زد دماغ ✽ در شکر تنہا خوری ہم گرم گرداند جگر ✽ زین دو تنہا ہیچ قوت ناید
اندر جان و دل ✽ قوت جان را و دل را گل شکر بہ گلشکر ✽ یہ ہے حکایت موافقت دوستان
باوفائی اور داستان معاضدت ہمنشینان باصفا در صدق و مودت ایام دولت و نکبت اور
رعایت محبت ہنگام راحت و محنت اور ادا حقوق صحبت ہنگام نعمت و شدت کی اور جن لوگون
مین کہ نوائب ایام و حوادث زمانہ مین اخلاص تمام سے دلبستگی رہے اونھون نے برکت اور امداد
یکدیگر سے ورطہ ہلاکت سے خلاصی پائی ہے اور اسکے بعد فراغ خاطر سے مسند معاشرت پر خوشحالی تمام
تمام عمر متمکن رہے ہین خردمند کو چاہیے کہ نور عقل اور صفائی فکر سے اس حکایت مین تامل کرے
اور نکات اور باریکیان اسکی دیدہ دل سے دیکھے کہ جانوران ضعیف راے کو ان کامون سے
کیا کیا ثمرات پسندیدہ اور نتائج برگزیدہ حاصل ہوے ہین اور گروہ انسان کا کہ اشرف المخلوقات ہے
اگر اپنا سینہ بے کینہ کرکے باہم اتفاق کرین اور طرح مصادقت کی بلا شائبہ ریب باہم ڈالین
تو کون سے فوائد اتفاق بھلا کس درجہ ظہور کرین اور اساس محبت کو اگر اس قانون سے مضبوط
رکھین اور صفائی باطن سے انجام تک پہونچائین تو کیونکر فوائد کل سے برخورداری پائین
مثنوی صحبت آنکس کہ بصدق و صفاست ✽ دامن او گیر کہ اہل وفاست ✽ میل کسے کن
کہ وفایت کند ✽ جان بسپر تیر بلایت کند۔

باب چوتھا ملاحظہ کرنے مین احوال دشمنون کے اور نڈر نہ رہنے مین اونکے مکر و حیلے سے

راے نے برہمن سے کہا کہ داستان دوستان صادق اور مصاحبان موافق کی سنی مین نے اور
نتیجہ انکے اتفاق اور یکجہتی کا معلوم ہوا بیت ہر کرا یار وفادار بود غم نبود ✽ ہر کرا یار نباشد
دل خرم نبود ✽ موافق اسکے مولف کہتا ہے بیت بن ترے فردوس لیکن بھی دل خرم نہین ✽
نخل طوبے نخل ماتم سے مجھے کچھ کم نہین ✽ اب امید یہ ہے کہ از راہ عنایت مثال دشمن کی بھی فرمایئے
کہ اوسکے فریب سے کس طرح اجتناب کرے اور اوسکی تواضع اور تضرع پر کیا کرے کہ مضمون چوتھی
نصیحت کا یہ ہے کہ عاقل دور اندیش دشمن پر اعتماد ہرگز نہ کرے کہ کسی طرح دشمن اصلی دوست

نہین ہوتا ہے بموجب **بیت** ز دشمن دوستی کردن چنان ست ٭ کہ یکجا جمع کردن آب و آتش ٭
حکیم بیدپا نے فرمایا کہ خردمند کو لازم ہے کہ کلام دشمن پر کبھی التفات نکرے اور اوسکی متاع نفاق
کو ہرگز خرید نہ کرے کہ دشمن دانا اپنی صلاح کے واسطے بکمال لطف سے مطلب ظاہر کرتا ہے
اور ظاہر کو بخلاف باطن آراستہ بناتا ہے اور اوس حیلے کے ضمن مین فکر کا دور و دراز مد نظر
رکھتا ہے پس عاقل دور بین کو چاہیے کہ جسقدر دشمن سے تلطف اور مدارا دیکھے زیادہ تر بدگمانی
اور خویشتن داری مین مبالغہ کرے اور ہرچند دشمن قدم ملائمت آگے بڑھائے وہ دامن موافقت
کو کوتاہ کرے اگر اندکے غافل ہوجائیگا تو دشمن ہمیشہ مترصد قابو اور وقت کا رہتا ہے یقین ہے
کہ تیر تدبیر ہدف مراد کو پہونچائے اوسوقت ندامت اور تدارک سے فائدہ نہوگا اور اوسے
وہ پہونچیگا کہ جو زاغ سے بوم کو پہونچا دابشلیم نے پوچھا کہ یہ حکایت کسطرح پر ہے **حکایت**
زاغ و بوم برہمن نے کہا کہتے ہین کہ ایک ولایت مین ایک کوہ تھا از بس مرتفع اور باغبان
حکمت نے اوسپر ایک ایسا درخت بلند پیدا کیا تھا کہ اوسپر ہزار زاغ کے آشیانے تھے اور تمین
پیروز نامی زاغ بادشاہ اُن سب زاغون کا تھا ایک شب بومون کا بادشاہ عداوت قدیم کے
سبب سے شبخون اُس گروہ پر لایا اور اوس شب تار مین خرمن حیات زاغان سیہ کردار کا آتش
کارزار سے جلا دیا اور مظفر و منصور اور خرم و مسرور اپنی قرارگاہ کو پھر گیا دوسرے دن غراب سیاہ بال
شب نے جبکہ مُنہ آشیانہ مغرب کو کیا اور خیل ستارگان مانند زمرہ بومان گوشہ خلوت مین متواری ہوا
اور اختر عالم افروز نے تیغ درخشندہ نیام مشرق سے کھینچی پیروز نے لشکر بقیۃ السیف کو جمع کیا اور
حکایت لشکر بوم درمیان مین لاکر کہا کہ شبخون اور دلیری بومون کی دیکھی تم نے اس سے بھی زیادہ انکی
جرات اور دلیری ہے اور جیسا کہ یہ قوم زاغون کی ایذا رسانی مین جرات رکھتی ہے محتاج بیان کی
نہین ہے اور اب تو یہ ہماری ماوا اور مسکن اور حرب و ضرب سے خوب مطلع ہو گئے اور اس فتحیابی نے
اور بھی اونمین دلیری کردی غالب ہے کہ پھر جلد ہمارا قصد کرین اور پہلے سے بھی دست برد پر کار ظہور
مین لاوین اور یقین ہے کہ ابکی بار ایک کو زندہ و سلامت نہ چھوڑین اس کام مین تامل کرو اور
غور تمام سے کچھ ایسی تدبیر بروے کار لاؤ کہ دفع دشمن اوس سے متصور ہو والا بموجب بیت کے
دیکھو گے جو کچھ کہ دیکھو گے **بیت** آج کر تدبیر دشمن تا نہو دشوار کل ٭ گربہ کشتن روز اول ہے

نقل اوستاد کی جبکہ بیروزنے یہ بات تمام کی بانغ زاغ جوان کہ سب زاغون مین بعقل و حکمت آورستہ و مصلحت مین برگزیدہ تھے آگے بڑھے اور بعد ادائے دعاے شاہانہ عرض کیا کہ جو کچھ کہ بادشاہ نے فرمایا علیہ باحکمت ہے اور اسرار بسیار اسمین مندرج ہین لیکن بغیر خوب سمجھے ہم کیا عرض کرین بادشاہ نے کہا کہ مجھے تمھاری رائے رہنما سے اعتماد ہے اور آج دن امتحان کا ہے جو جواہر کہ درج ضمیر مین ذخیرہ رکھتے ہو رشتہ بیان مین کھینچو اور جو نقد کہ دار الضرب خاطر مین جمع ہے سکہ خانہ امتحان سے بازار ظہور مین لاؤ زاغون نے زبان ثنا کھولی اور یہ اشعار موکف کے پڑھے اشعار الٰہی تا رہے گلزار خلد و باغ جنان * چمن مین پھرتی رہے جب تلک نسیم بہار * شہا بحشمت و اقبال و شوکت و جاہ و جلال * ترا مدام رہے تخت و تاج جاہ و وقار * رائے عالی اس بات مین جو کچھ تجویز کریگی وہی بہتر ہوگا اور جو کچھ کہ ہم عرض کرینگے زیادہ تر اوس سے خاطر خداوندی پر روشن ہوگا اور کیا خبر ہے کہ ہم جو جانتے ہونگے ہزار چند زیادہ اوس سے لوح دانش شہنشاہی پر مرتسم نہو گا لاکن بحکم المامور معذور تو جو کچھ ارشاد ہو بقدر وسعت عقل ناقص کے عرض کیا جائیگا بادشاہ نے اُنمین سے ایک سے کہا چارہ دفع دشمن کا کیا ہے اوسنے کہا کہ اے بادشاہ عقلاے سلف اسطرح کے کام کے حیلے یون فرماتے تھے کہ جب مقابلہ دشمن قوی سے عاجز آتے تھے تو مولد و مسکن سے فرار کرکے ترک ملک و مال اختیار کرتے تھے کس لیے کہ جنگ مین خطر عظیم ہے خصوصاً اوس دشمن سے کہ مالش معقول ہے پس ایسے دشمن سے کہ حرب و ضرب جسکی اپنی فوج کے دلون پر اثر کرگئی ہو اوس سے ارادہ مجادلہ کا کرنا گنجد کاہ سیل پر خوابگاہ بنانا ہے بموجب بیت کے بیت جو غالب ہو چکا ہو لڑنہ اوس سے * مثل ہے پیچ نعمان رامیتوان زد * بادشاہ نے مُنھ دوسری طرف پھیرا اور کہا کہ تو کیا اس کام مین مصلحت دیتا ہے اوسنے عرض کیا جو کچھ وزیر سابق نے کہا میری رائے اوسکے خلاف ہے کیونکہ اول جلاے دشمن میں مولد و مسکن چھوڑنا ارباب خرد کی نزدیک موجب ناموس و باعث بے حمیتی ہے شیر مردون کو اندک زخم مین از جار فتہ ہونا کمال بے ننگی ہے بہتر یہ ہے کہ ہم استعداد حرب کی شوکت تمام سے پیدا کرین اور جنگ معقول برکار لائین دیکھین کہ زمانہ کس سے یاری کرتا ہے اور کسے خواری مین ڈالتا ہے اشہریار بادشاہ کامگار جب عروس مملکت کو زیب کنار کریگا کہ پہلے بوسہ دم تیغ آبدار کا لیگا بیت عروس ملک کسے در بغل بگیرد تنگ ❊

کہو سہ بر لب شمشیر آبدار زند * اوسوقت سامان رحمت لب مراد شہنشاہ کو بوسہ دیگا پیمانہ تمناء دشمن کو سنگ
تفرقے توڑ دیگا اور نمک خواران قدیم پر واجب ہی کہ پاے استقلال ایسا مضبوط معرکۂ دشمن مین گاڑین
کہ چہرۂ نصرت میدان غبار سے نظر امید مین نمایان ہو اور سلاطین نامدار پر لازم ہی کہ روز جنگ اور وقت نام
وننگ کے عواقب امور پر التفات نکرین بلکہ ہنگام تیغ نبرد جان و مال کو بیقدر سمجھین بادشاہ نے منہ تیسرے کی طرف
کیا کہ تیری کیا راے ہی کیا اقتضا کرتی ہی اوسنے عرض کیا کہ میری راے اسپر ہی کہ جاسوسان عاقل اخبار دشمن کے
واسطے مقرر کیے جائین تا حال اور مصلحت اونکی ہر دم دریافت ہوتی رہے اگر باج و خراج لینے پر راضی ہون
اور صلح قبول کرین تو ہم بھی صلح کرین اور بقدر مقدور خرچ و باج دیکر وطن مالوف مین پڑے رہین تا آفت
شبخون اور محنت جنگ سے امان پائین کیونکہ جب غلبۂ دشمن رعیت و سپاہ کے دل مین متمکن ہو جائیگا
اور معرض تفرقہ و ہلاکت مین سب گرفتار ہو جائین اوس جگہ سواے مکر و حیلے کے کار برآری دشمن سے نہوگی
دور از دانشمندی ہی بموجب غ زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ بساز * بادشاہ نے وزیر چہارم سے
کہا کہ تو کیا کہتا ہی اوسنے کہا کہ اے شہریار میرے نزدیک ترک ملک و مال اس سے بہتر ہی کہ وہ شخص کہ ہمارے
زیر دست تھے اونسے التجا کرنا اور خراج کا حرف زبان پر لانا اور اونسے ملتجی ہونا اور اونکی ناموسی
گوارا کرنا بدتر از مرگ ہی اور اگر خراج پر وہ راضی نہون یا اسقدر طلب کرین کہ ہمسے نہو سکے تو بجز ذلت کے
کیا حاصل ہوگا اس سے جنگ ہزار بار اولی ہی بیت مردہ بودن بزیر سنگ اندرہ نہ کہ زندہ
بزیر سنگ اندر * بادشاہ نے وزیر پنجم کو کہ کارشناس نام رکھتا تھا کہا کہ مجھے تیری راے عالم آرا
پر اعتماد کلی ہی تو جلاء وطن اور صلح اور باج و خراج مین کون بات پسند کرتا ہی کارشناس نے عرض کیا
کہ جلاء وطن اور باج و خراج دینا یہ امر تو نہایت ناپسندیدہ ہی اور حالت اضطرار مین جنگ بھی
اختیار کرنا نچاہیے کیونکہ وہ ہمارے لڑائی پر دلیر ہو گئے ہین اور ہمارا لشکر اونکی لڑائی سے بزدل
ہو چکا ہی اور اونکی قوت و شوکت آج ہمسے بہت زیادہ ہی حاصل یہ کہ میرے نزدیک بالفعل
جنگ مناسب نہین ہی اور اودھر بھی دانا ہین حتی الوسع جنگ مین تعجیل نکرینگے کہ دانا جنگ سے
پرہیز کرتے ہین اور سبب اوسکا یہ ہی کہ جنگ کا نتیجہ قتل نفوس ہی اور وبال اوسکا عنداللہ
بہت اور عوض اوسکا ممکن نہین ہی بادشاہ نے کہا جلاء وطن اور صلح نکرین اور جنگ بھی نکرین
اور باج و خراج بھی ندین تو کیا کیا جائیگا کارشناس نے عرض کیا کہ اس کام مین تامل ہو اور

نشیب و فراز اس عقدہ لاینحل کا قدم تفکر سے پیمایش کیا جا بادشاہون کو راے صایب اور تدبیر درست سے وہ کام حاصل ہوتا ہی کہ خزینہ و دفینہ بسیار سے وہ میسر نہین آتا ہی اور اس کام مین اصل راے بادشاہ کی ہی اور مشورہ وزیرون کا محض واسطے قوت خرد بادشاہ کے ہی جیسا کہ دریا کلان کو چشمہاے خرد سے مدد پہونچتی رہتی ہی اسی طرح راے بادشاہ کو اندک راے زنی سے وزراکے بعضی بات نئی نکل آتی ہی نظم اے آفتاب اوج سپہر منوری + ذرہ ہی تیرے سامنے خورشید خاوری + نوشیروان کہ عدل مین مشہور خلق ہی + سیکھا ہی تجھسے قاعدہ عدل گستری + لیکن بادشاہ نے جو مجھے اس مصلحت مین مختار کیا ہی اسلیے خلوت مین ایک بات عرض کرونگا جیسا کہ بندہ مانع جنگ کا ہی اسی طرح تذلل اور التجا سے بھی کنارہ ہی اور قبول خراج وغیرہ سے بھی ہمت عار رکھتا ہی جسمین کہ بزرگ ہمارے ننگ کرتے تھے اوسمین گردن رکھنی بڑی شرم کی بات ہی بیت خصم را گردن نہادن خوار سازد مرد را + مردن اولی تر ازین بے اعتباری زیستن + اور مرد صاحب ہمت زندگانی واسطے بقاے ذکر بلند نامی کے چاہتے ہین اور نعوذ باللہ اگر کوئی عار یا سبب بدنامی کا لاحق ہو تو کوتاہی عمر کو ہزار زندگانی سے عزیز تر سمجھتے ہین میرے نزدیک شہریار کو اظہار عجز اور بیچارگی بہت نازیبا ہی اور جو کوئی کہ زبونی قبول کرتا ہی دروازے بلا کی ہر طرف سے اوسپر کھلتے ہین اور راہ امان کی بند ہو جاتی ہی بیت معرکہ مین ہو نہ عاجز اپنے دل کو رکھ دلیر + عجز دیکھیگا تو ہو گا دشمن بزدل بھی شیر + باقی عرض بندے کی لایق خلوت کے ہی کہ جو کچھ مافی الضمیر رکھتا ہون راے جہان آراے بادشاہ پر ظاہر کرونگا آگے اختیار شہریار ہے ایک اونمین سے بولا کہ کارشناس فایدہ مشورے کا یہ ہی کہ سب ارباب خرد اوسے سنین اور اپنی اپنی فکر کے لایق اوسکے نشیب و فراز اور اطراف و جوانب نظر کرین شاید انھین مین سے کسی کا تیر تدبیر ہدف مراد پر درست بیٹھے اور بزرگون نے بھی کہا ہی کہ مشورت تمام اجماع عقول کا ہی جس جگہ جماعت عقلا کی کسی مہم مین شروع کرین تو لازم کہ تمامی اضرار اور فواید اوسکے مد نظر کرکے ایک وجہ بات کو جسپر اکثر کا اتفاق ہوا اوسے برگزیدہ کرکے اختیار کرین کہ شاورھم فی الامر کی برکت سے لغزش اور نقصان اوس امر مین کمتر راہ پاتا ہی اور تو جو مصلحت کو خلوت پر حوالہ کرتا ہی سلاح خلاف اسکے عقد کے ہی کارشناس نے کہا کہ سب اسرار منظورہ مین نہین ہوتے ہین واسرار بادشاہ سے

رسمیات عرفی اور سعایلات عوام کے مانند نہین ہین اسلیے ہر کسی سے مشورہ مقدمات
ملکی کا نچاہیے اور اسرار بادشاہی کے فاش ہونے کے چند سبب ہوتے ہین ایک یہ کہ ارباب مشورہ سے
جو شخص کہ قابلیت اسکی نہین رکھتا ہو اور وہ ایلچی دشمن اور جاسوس سے اکثر حال کہ دیتا ہو اور
یہ بھی احتمال ہو کہ اس محفل مین دشمن کے دوست کہ گوش بر آواز رکھتے ہین حاضر ہون تو کیا
عجب ہو کہ وہ جسوقت کچھ سنین فوراً پہونچاوین اور وہ رخنہ بندی اس تدبیر کی اس طرح پر کرسے
کہ ہمارا تیر تدبیر نشانی تک پہونچنے نہ پائے اور بالفرض دشمن کا جاسوس بھی نہ ہو تو سننے والے
عوام اس محفل خاص کے اپنے اپنے عزیزون اور دوستون سے مقرر سب ماجرا بیان کرینگے ہر
ایک کی زبان سے سیکڑون کے گوش زد ہوگا بموجب مثل مشہور کہ ع نہان کے ماند آن
رازے کز وسازند محفلہا ۔ غرض بہرکیف دشمن پر انکشاف راز ہو جائیگا اسی واسطے اخفاے
راز مین حکماے مبالغہ کیا ہے بیت چہ زیبا گفتہ است آن مرد ہشیار ۔ کہ گر سر بایدت سر را نگہدار
اور جنے اخفاے راز مین سہل انکاری کی ہے ندامت اوٹھائی ہے بیت ہرگز نہ راز دل سے
خبر کر زبان کو ۔ ایسا نہو زبان خبر کر دے کان کو ۔ اور بہت لوگ گذرے ہین کہ ملک و بادشاہی
بلکہ زندگانی افشاے راز کے سبب برباد کی ہے جیسا کہ بادشاہ کشمیر راز دل کہ گرامی شہر یاری سے
حنیف خواری مین پڑا اور اوسکا آفتاب عمر مغرب فنا مین غروب ہوا پیروز بولا کہ یہ قصہ کیونکر تھا
حکایت عرض کیا کہ شہر کشمیر مین ایک بادشاہ تھا کہ اوسکی شمشیر برق آثار کے خوف سے
ہوا کا مقدور نتھا کہ اوسکے حکم کے خلاف چل سکے اور ہیبت سنان جان ستان صاعقہ کردار سے
طاقت پانی کی نہ تھی کہ روے زمین پر کجی سے بہ سکے یہ اشعار مولف کے لائق اوسکی شان کے ہین
اشعار یہ عدل ہو کہ نکالے ہو گرگ ناخن سے ۔ جو لگ کے ٹوٹ رہے پاے گوسفند مین خارہ
ہو سے صورت آتش چراغ روشن ہو ۔ بسان دوست ہو دشمن ہر ایک کا غمخوار ۔ نگاہ گرم
سے دانے انار کے ہون شرر ۔ شرار سنگ تلطف سے دانہاے انار ۔ اور یہ بادشاہ حریم حرمت
اور پردۂ عشرت مین ایک محبوبہ رکھتا تھا کہ اوسکی زلف شبرنگ درازی شب یلدا پر رازہ
دستی کرتی تھی اور اوسکا روے جان بخش کمال حسن چودھوین رات کے چاند سے سبقت لیگیا تھا
بادشاہکو اوس نازنین سے ایسی دلبستگی تھی کہ مشاہدہ اوسکے جمال کا حاصل زندگانی سمجھتا تھا

اور اوس فتنہ انگیز نے جو مرغ دل شاہ کو اسیر اپنی کمند زلف کا پایا تھا تو کمان ابرو کو تا نبا گوش کھینچکر خدنگ غمزے کو ہر دم ہدف سینہ پر مارتی تھی کہ اوسکے بے حکم حس و حرکت نہ کر سکتا تھا بموجب **بیت** رسم عاشق کشی و شیوہ شہر آشوبی * جامہ بود کہ بر قامت او دوختہ بود *۔ ہندی جسے تیر نگہ لگتا ہی ہر گز ہل نہیں سکتا * لب سوفار آسا زخم نہان ہل نہیں سکتا * لیکن وہ یہانتک بے ہوش شراب شہوت تھی کہ فقط بادشاہ پر اکتفا نہ کرتی تھی بلکہ ہر طرف نظر ڈالتی رہتی تھی ایک خواص بادشاہ کا نہایت حسین اور برگزیدہ اور ذی اعتبار تھا کہ مخدرۂ[1] بادشاہ کو بھی اوس سے پردہ نہ تھا اوسپر یہ بیگم دل دادہ ہوئی اور وہ بھی بہ دل و جان اسکا فدا تھا آخر کار رسم اختلاط کامل باہم پیدا ہوئی اور ملاقات مخفی جاری ہو گئی ایک شب بادشاہ نے محفل عشرت آراستہ کی اور شاہ و بیگم ایک جا بیٹھے اور یہ خواص بھی خدمت شاہ مین حاضر تھا اور بادشاہ ہر دم نگران جمال بیگم تھا اور یہ گوشۂ نگاہ و ذدیدہ سے محو تماشاے گل رخسار خواص تھی اور اس سے غافل تھی کہ بادشاہ میری حرکات پر متنبہ ہوا ہی تبسم اور اشارات مین سرگرم تھی جبکہ بادشاہ نے چند بار یہ حرکات اوسکی دیکھین شعلۂ غیرت عشق اور آتش حمیت بادشاہی کانون[2] سینہ مین مشتعل ہوئی اوسی دم اوسکی صحبت سے دل برداشتہ ہوا بموجب **بیت** اہل تحقیق بر آنند کہ بر نتوان خورد * از درختی کہ برد میوہ بباغ دگرے * لیکن دل مین کہا کہ اس کام مین شتابی کرنا طریقہ احتیاط سے دور ہی اسلیے ایسا دھوکا دیا کہ اونپر ثابت نہو کہ بادشاہ کچھ سمجھا ہی اوسی طرح تمام شب موافق معمول کے بسر کی مگر آتش غیرت سے دل کباب کے مانند بھنتا رہا جبکہ کار فرماے شب نے حجاب ظلمت ایوان سپہر مینا گون سے اوٹھا لیا اور شمع عالم افروز[3] نے علم نور قبہ قصر فیروزہ فام[4] پر بلند کیا بادشاہ داد گستر دولت سرا سے باہر آکر رونق افزاے تخت عدل و داد ہوا اور قضیے داد خواہون کے موافق دستور العمل کے بذات خود فیصل کرتا رہا **بیت** شہ کہ با عدل آشنا باشد * سایۂ رحمت خدا باشد * بعد انفراغ کار سلطنت خلوت مین بیٹھا اور اوس وزیر کو کہ مشار الیہ امورات سلطنت تھا طلب کیا اور جلاد فہمیدہ اور رشتۂ نیکنامی بریدہ ہوا اور کار فرماے عقل یہ کہتا تھا کہ یہ راز وزیر سے بھی نہ کہو متقاضی تھا کہ ماجراے شب کا وزیر سے ظاہر کرکے تدبیر اونکے قتل کی اس طرح پر کرے کہ پردۂ ناموس

---

[1] مخدرہ بضم میم و فتح خاء و تشدید دال مفتوح و فتح را پوشیدہ شدہ و دیردہ ۱۲

[2] کانون فضم نون اول انگیٹھی

[3] شمع عالم فروز آفتاب ۱۲

[4] قصر فیروزہ فام آسمان ۱۲

کہ بڑے شرم کی بات ہی آخر جانب تہر کی غالب ہوئی اور ماجرا شب گذشتہ کا بیان کیا اور مشورہ
وزیر سے چاہا اوسنے بھی اونکے قتل کی اسطرح پر صلاح دی کہ دونون کو زہر ہلاہل سے ہلاک کیجے اور سوا
دوزیر کے تیسرے کو اطلاع نہو بیت کار ہاے این چنین آن بہ کہ نہانی بود ٭ آشکارا گر بود
آخر پشیمانی بود ٭ اسکے بعد وزیر اپنے گھر کو آیا اوسکی ایک بیٹی تھی کہ اوسے بہت عزیز رکھتا تھا
اوسے نہایت غمگین پایا سبب پوچھا معلوم ہوا کہ اوسے ملکہ نے آج بہت بے عزت کیا ہی یعنی از
لبس ذلتین سر محفل دی ہین وزیر کمال خشمناک ہوا اور براے تسکین اوس غمگین سے کہا کہ تو
غم نہ کر اور دل شاد رکھ کہ بس دو چار ہی دن مین چراغ اوسکی عمر کا افسردہ اور گل حیات اوسکا
پژمردہ ہوا چاہتا ہی بیٹی نے وزیر کی اس اجمال کی تفصیل مین مبالغہ کیا وزیر نے بطریق دلداری
غمہ اوس راز کا بیان کیا لیکن اوسکے کتمان مین مبالغہ تام کیا دختر وزیر اس بشارت سے
خوش ہوئی اور باہر آئی بمقارن اس حال کے ایک خادمہ خاتون کی اسکے پاس آئی اور عذر
خواہی اور دلداری سے پیش آئی دختر وزیر نے کہا کہ کچھ غم نہین ہی خاتون نے مجھے بے سبب ذلت
دی ہی عنقریب اُسکی سزا اور جزا دیکھیگی خادمہ نے کہا کہ اے وزیر زادی تو جانتی ہی کہ مین
خاتون سے زیادہ تیری تابع فرمان اور فدائی ہون جسمین کہ تجھے راحت ہو عین میری تمنا ہی
تو مجھے اس حال کو نہ چھپا کہ اوسکی جفا سے مین بھی بہت خفا ہون خدا کرے کہ یہ بات سچ ہو
کہ مین بھی اوس مردم آزار بدکار سے نجات پاؤن بلکہ اگر کام اسمین کچھ میرے کرنے کا ہو تو مجھے
بلاؤن وزیر کی بیٹی نے کہا کہ مجھے یقین ہی کہ تو میری دوست صادق ہی لیکن اگر تو اُسکی رکھتی ہو
کہ راز کو زبان سے نہ نکالے تو حال مفصل نے کم و کاست تجھسے کہ دون خادمہ نے سوگند کھائی اُسکے
بعد اوسنے کل حال اوس سے بیان کر دیا خادمہ فوراً وہان سے پھری اور خاتون سے شرح سب حقیقت
حال بیان کی خاتون نے اوس جوان کو خلوت مین بلا کے کہا کہ جان ہم دونون کی جائیگی اگر ہوسکے
تو بادشاہ کو مار دے دونون نے باہم مشورہ قتل کا کیا شب کو جبکہ بادشاہ سویا اور بغیر خواب بلند ہوئی
جوان پردے سے نکلا اور سر بادشاہ کا تن سے جدا کیا فائدہ اس مثل کا یہ ہی کہ بادشاہ وزرا سے
مشورہ لین مگر وہ راز کہ جسمین مصلحت ملکی ہو اوسے اصلا ظاہر نکرین وہ اللہ ایسا ہی کچھ پیش آئیگا
ہر چند یہ وزیر خیر خواہ بادشاہ کا تھا مگر خطا سے بے تدبیری سے بادشاہ کو قتل کروا دیا اور یہ ظاہر ہو گیا

بادشاہ باوجود فہم و تیز دانی اور ہمت بلند کے راز اپنا چھپا نہ سکیگا بھلا اور لوگ کہ پایہ مین کمتر اور عقل و دانش مین اوس سے فروتر ہین کسطرح مخفی کرسکین گے **بیت** چون تو نتوانی کہ راز خویش را پنہان کنی ۞ پس چرا رنجی کہ او را دیگران افشا کنند ۞ کارشناس نے جبکہ یہ حکایت بیان کی ایک شخص نے کہا کہ اس حکایت سے معلوم ہوا کہ راہ مشورے کی چاہیے کہ مسدود ہو جائے کہ جو کچھ بادشاہ کرے بقصد اپنی رائے پر کرے اور حال آنکہ ترک کرنا مشورے کا پسندیدۂ عقل و حکمت نہین ہی اور آیہ کریمہ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ مقتضی اسکی ہی کہ بغیر مشورے کے کوئی کسی مہم کا ارادہ نکرے **بیت** بنائے کار خود از بر مشاورت نہ نہی ۞ نہ حق شرع گزاری نہ داد عقل دہی ۞ اور کلام الٰہی پیغمبر برگزیدہ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واسطے مشورے کے حکم کرتا ہی یہ دلیل اسپر ہے کہ مشاورت محمود ہی اور خلاف اسکا زنہار پسندیدہ نہوگا **بیت** شد پیمبر بمشورت مامور ۞ تو چرا زین طریقہ باشی دور ۞ کارشناس نے کہا کہ امر حق تعالیٰ کا کرنا اپنے رسول کو مشورت مین اسواسطے نہین ہی کہ اوسکی رائے کو اور ون کے مشورے کے سبب سے مدد حاصل ہو کس لیے کہ ضمیر منیر حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وحی الٰہی سے مؤید اور آئینہ جہان نما تھا کہ حقائق اشیا اوسمین بالتمام ظاہر تھے مگر فائدہ مشورے کا یہ ہی کہ اس طریقہ پسندیدہ کو لوگ سیکھین اور اپنی عقول ضعیفہ کے واسطے اور ون کی عقل سے مددگاری چاہین جیساکہ نور چراغ کا تیل سے روشنی زیادہ پکڑتا ہی اور فروغ آتش کا ہیزم کے زیادہ کرنے مین دوبالا ہو جاتا ہی اور ان باتون سے یہ نہین نکلتا ہی کہ ترک مشورے کا کرنا چاہیے بلکہ یہ ہی کہ جو کچھ مشورے سے حاصل ہو اور اپنی رائے بھی اوسپر قرار پکڑے اوسے چھپائے کہ اخفائے راز اور کتمان ما فی الضمیر مین دو فائدے کلی حاصل ہوتے ہین ایک یہ کہ تجربے مین آیا ہی کہ جس بات کو مخفی رکھو تاثیر یہ ہی کہ جلد عقدہ کشائی اوس امر کی ہوتی ہی اور غالب ہی کہ یہی مضمون حدیث شریف کا بھی ہو دوسرے یہ کہ اگر شخص سے ایک تدبیر قرار دے اور تقدیر الٰہی کے موافق نہو تو شماتت اعدا سے اور عیب جویون کی خردہ گیری سے بچتا ہی بموجب بیت کے **بیت** ایکہ وصل تو بیسر فشود چندان نیست ۞ کہ رقیبان زدہ طعن زبان بکشایند ۞ پیروز نے بلا کر اوسے کارشناس مین نے سب ملازمان درگاہ مین ہر خویش و بیگانے سے تجھے برگزیدہ کیا ہی اور تیری رائے ہمارہ پسندیدۂ دل ہی تونے جو کچھ تجویز کیا ہی

فرباالفتح در فارسی بمعنی زیبائی و شکوہ ... در اصل این لفظ بسکون راست چون فارسیان تشدید تخفیف و تخفیف مشدد روا دارند لہذا

بلا تکلف کراور تا مقدور راضی بقصور ہو کارشناس نے بعد دعا خسروانہ عرض کیا کہ ہر نمک خوار پر
واجب ہے کہ جب کوئی مہم اپنے ولی نعمت کو درپیش آئے جو کچھ از راہ صواب اندیشی اوسکے خیال میں
آئے عرض کرے اور اگر رائے مخدوم مائل بہ خطا پائے تو ضرور اطلاع کردے کہ اس تدبیر میں نقصان
متصور ہیں اور جب تک سرانجام اوس تدبیر کا دلپذیر نہ ہاتھ آئے ہمت کو قاصر نہ کرے اور اوسکے
تدارک میں خواب و خور فراموش کردے آخر کوئی بات کام کی ہاتھ آئی ہی جاویگی اور بادشاہ
جسکو جاوۂ امانت داری سے اندک منحرف پائے اوسکی سزا میں ہرگز تامل نکرے اور جسکو
خیر خواہ بدل اور امانت داری اور مصلحت کار درست پائے اوسکی سرفرازی میں کوئی دقیقہ
علے قدر حال خود فرو گذاشت نہ فرمائے جب کہ اپنا نسق اس طریق پر جاری رکھے تو اوسے وزرا
کافی اور مشیران امین خود بخود ہاتھ میں آئینگے کیونکہ خائن خوف جان سے کبھی ایسے بادشاہ کی
نزدیکی قبول نہ کریگا لامحالہ جو ہوگا وہ امین ہوگا کیونکہ جب بادشاہ نے سزائے خائن اوسطرح
پر اور امین کی جزا اسطرح پر اپنے اوپر لازم کی پھر غالب ہے کہ اوس بادشاہ کی سلطنت بائدار
رہے اور راز اوسکا افشا نہو اور حوادث زمانہ کو اوسکے ملک پر دست برد نہونے پائیگی
بادشاہ نے پوچھا کہ چھپانا راز کا کسطرح اور کن کن شخصوں سے چاہیے اور کن لوگوں سے
نہ چاہیے کارشناس نے کہا کہ اوسکے حفظ میں حال کو نہ چھپا کہ راز متفاوت ہیں بعضے وہ راز کہ جن لوگوں کی
بارہا آزمایش کی ہو اور تمام اونکا شبہہ اور شک سے خالی ہو اور اونکے دین و دیانت میں کبھی
خلل پایا گیا نہو اونکے اور سے زنہار نہ کہے اور اونسے بھی جو کہے تو اول اقرار تاکید سے
موکد کرلے تب اسکے بعد زبان پر لائے والا بے سبب اونسے بھی نہ کہے جبکہ کوئی اونسے مشورہ
مطلب ہو یا کوئی کام لینا منظور ہو تو البتہ اوسطرح پر کہ مذکور جسکا ہوچکا مضائقہ نہیں ورنہ ہرگز
حرف زبان پر نہ لائے بلکہ اپنی ذات سے بھی اخفا کرے یعنی مبالغہ ہے کہ بادشاہ جانے کہ میں
گویا خود اسے نہیں جانتا ہوں جب کہ ایک بات کو خود کوئی نہ جانے گا تو کاہیکو غیر سے کہیگا

بیت اسرار دل کو رکھیو نہاں جان کی طرح ٭ غماز تیرے ساتھ ہیں شیطان کی طرح ٭ اور
بعضے وہ راز ہیں کہ جنمیں چنداں قباحت نہیں ہے تو بعض بعض شخصوں کو کہ راز دار اور معتمد
ہیں کہنا اونکا بقدر ضرورت مضائقہ نہیں رکھتا ہے مگر بعضے موں کو قضیے میں کہ جو خاطر عالی میت

تاکہ

گنتا ہی اوس راز کی چار کانون کے سوا اور کوئی قابلیت محرمیت کی نہین رکھتا ہی اسکے بعد
بادشاہ متوجہ خلوت کا ہوا اور تنہا کارشناس کو طلب کیا اول پوچھا کہ ہم مین اور بومون مین
عداوت کا کیا سبب ہی وزیر نے کہا کہ زمانۂ سابق مین ایک زاغ نے ایسا کلمہ کہا تھا کہ وہ کینۂ
دیرینہ اس قوم کے دل مین اب تلک چلا آتا ہی اب تابو وقت کا پاکے اوسکا انتقام کیا بادشاہ نے
پوچھا کہ یہ ماجرا کیونکر تھا عرض کیا **حکایت** کہ زمانۂ سابق مین بہت سے پرندے باہم جمع ہوئے
اور صلاح کی کہ ہم مین ایک دانا بادشاہ ایسا چاہیے کہ سلطنت کے وقت اوس سے رجوع
لایا کرین یا دشمن پیدا ہو تو اوسکے دفع کی تدبیر اوس سے پوچھین آپسمین ہر ایک پرندہ اپنی
فکر کے مناسب ایک کو لائق بادشاہی کے سمجھ کے پسند کرتا تھا اور دوسرا دلیل و برہان سے
اوسکے کلام کو رد کرتا تھا آخر کار نوبت بوم کی آئی ایک گروہ اسپر راضی ہوا کہ بوم سرداری کے
سزاوار ہے اور دوسرا گروہ اوسکی رد و قدح مین کوشش کرتا تھا اسمین آتش فتنہ برپا ہوئی
کہ بات قال سے جدال پر آگئی القصہ قرار پایا کہ ایک جانور کہ اس مجمع مین داخل نہوا ہے
حکم کرین اور جو کچھ کہ وہ حکم کرے اوسپر عمل کرین اتفاقاً ایک زاغ وہان اوسوقت وارد ہوا
سبنے کہا کہ یہ جانور ہمارے معاملات سے کچھ آگاہ نہین ہی اور غیر جنس بھی ہی اسے حکم کرو سبنے
پسند کیا اور تجویز سلطنت بوم اور انکار فریق ثانی بیان کیا زاغ نے کہا کہ یہ فکر خام اور سعی
نا فرجام ہی بوم شوم کو منصب حکومت سے کیا نسبت اور اوس منحوس صورت کو رتبۂ اختیار
و اقتدار سے کیا کام مگس کو عرصۂ جولانگاہ سیمرغ سے کیا مناسبت آیا شاہباز بلند پرواز کہ
نسر طائر سے مرتبۂ بلندی مین لاف برابری مارتا ہی کیا ہوا اور ہمارے ہمایون فال کہ جسکا
سایۂ بال تاج افتخار سلاطین ہوتا ہی کہان ہی اور عقاب باعز و شکوہ کہ گروہ اوسکی صدا پر و بال سے
لرزتا ہی کیا ناپیدا ہو گیا اور اگر سب مرغ نامدار جہان سے نابود ہو گئے ہوتے تو اوسکے
یہ تھا کہ ہم بغیر بادشاہ کے اپنی گذران کرتے اور ننگ متابعت بوم و شوم اپنے سر سے نمارتے
اور اس عار کو قبول نہ کرتے کہ وہ قطع نظر منظر کریہ کے عقل ناقص رکھتا ہی اور مغلوب الغضب
اور متکبر ہی اور علاوہ اسکے جمال عالم افروز سے کہ آیۂ وجعلنا سراجاً منیرا اوسکی شان مین ہی
محروم رہتا ہی اور دشوار تر یہ ہی کہ حدت غضب او خفت عقل اسکے افعال سے ظاہر ہی اور

بے معنی اور لایعنی ہونا اوسکا اوسکے حال سے روشن ہی لیکن بہتر یہ ہی کہ اندیشہ ناصواب سے
درگذرو اور تدارک ہر قضیے کا اپنے مشورے اور مصلحت پر رکھو اور بادشاہ الیق کی تلاش کرتے
رہو اس صورت مین مرفہ الحال اور فارغ البال ہوگے اگر یون کروگے تو تم بھی ہر مہم کو سرانجام
دوگے جیسا کہ اوس خرگوش نے اپکو رسول ماہ کیا اور بہت سے ہاتیون کو اپنی قوم سے
دفع کیا مرغون نے پوچھا کہ یہ کیونکر تھا حکایت کہتے ہین کہ ایکبار ہاتیون کی ولایت
مین ایک سال خشک سالی ہوئی اور یہانتک نوبت پہنچی کہ قطرہ آب کسی کو نہ ملتا تھا آخر
رنج تشنگی سے بے طاقت ہوئی اور اپنے بادشاہ سے عرض کیا بادشاہ نے حکم دیا کہ ہر طرف
جاسوس جاوین اور جہان پانی اور چراگاہ خوب ہو خبر لاوین ایک فیل خبر لایا کہ ایک مقام ہی
کہ اوسے چشمہ ماہ کہتے ہین عجب مقام وسیع و سیراب ہی اور مرغزار بے شمار اوسمین واقع ہوئے ہین
بادشاہ فیلان سب حشم و خدم لیکر اوس چشمے پر وارد ہوا اور اوس چشمے کے حوالی مین ایک گروہ
خرگوشون کا بھی رہا کرتا تھا ہاتیون کے ہجوم سے اونھین زحمت پہونچتی تھی بلکہ اکثر پاؤن کے
تلے کچل گئے تھے آخر سب خرگوش اپنے بادشاہ کے آگے روئے بادشاہ عادل مظلومون کی
پناہ اور دستگیر محرومون کا ہوتا ہی اور تخت پر بیٹھنا داد دینے کے لیے سزاوار ہی نہ خواب غفلت کے
واسطے اب وقت ہی کہ داد ہماری دے اور انتقام ہمارا لے کہ اکثر ہمارے مرگئے اور بعضے جو بچے
ہین وہ مجروح اور کوفتہ ہین اور باقی ماندے بھی اونکے ہجوم سے [illegible] خوفناک ہین
بادشاہ نے کہا کہ یہ بات سرسری نہیں ہی کہ بے سمجھے جواب دیا جاے پہلے سب عقلا جمع ہون تا
مشورے کے بعد ایک تدبیر قرار دیجاے اور مقدمہ سنگین مین بغیر مشورے حکم کرنا خلاف طریقہ
خردمندی ہی بزرگون نے کہا ہی اگرچہ بڑا ہو عادل و ہوشیار اور رکھتا ہو دانش بسیار
لیکن نکرے ہرگز بے مشورے کار و شعار آخر کار بادشاہ نے سب کو جمع کیا اور مشورہ چاہا کہ
وضع کا پوچھا ان خرگوشون مین ایک تیز ہوش تھا کہ اوسے بہروز کہتے تھے اوسے سب خرگوش
اوسکی حسن تدبیر کے معتقد تھے اوسنے قد اپنا راست کیا اور کہا بیت شاہا ہمیشہ بخت بیدارہ
ی خوری • این ست رسم ملک داد گستری • انحال بیکسان نظر لطف داد آر • تا ز
تاج و تخت و دولت و اقبال برخوری • اگر مصلحت ہو تو مجھے رخصت دیجیے کہ بادشاہ کے

پاس بھیجے اور ایک امین ساتھہ کیجیے تا جو مین کہون اور گردن وہ اوسے دیکھے اور سنے پادشاہ نے کہا کہ اب مجھے تیری راے صواب اندیش اور امانت اور دیانت پر کمال وثوق ہے حاجت امین کی کیا ہے مبارک ہے جا اور جو مناسب سمجھے سو کر لا کہ رسول زبان پادشاہ کی ہوتا ہے تیر اکثر کنایہ لگتا ہی جو چاہیے کہ بغیر ملاقات اوسکا راز دل دریافت کرے تو اوسکے فرستادہ کے گفتار و کردار سے معلوم کر لے کہ وہ کیسا ہے کہ جسنے ایسے کو برگزیدہ کیا ہے اور حکما نے بھی اسمین تاکید کی ہے کہ پادشاہ کو چاہیے ایسے کو وکیل کرے کہ برگزیدہ سب قوم کا اور دانا تر اوس گروہ مین ہو چنانچہ سکندر ذوالقرنین بیشتر تبدیل لباس مین آپ رسالت کو گیا ہی اسلیے کہ فرستادہ دانا اور دلیر اور توانا چاہیے کہ ہر سوال کا اپنے ذکا سے جواب دے کہ راہ صواب سے نزدیک تر ہو یعنی پسندیدہ اہل تحقیق اور مقبول نظر ارباب تدقیق ہو بہت لوگ ہوتے ہین کہ حدیث درشت سے ایسی آتش برپا کرتے ہین کہ جہان جل جاتا ہی اور بعضے ایسے ہین کہ گفتار دل پسند سے دو گروہ مین طرح محبت کی پیدا کرتے ہین بہروز نے عرض کی کہ اے بادشاہ اگرچہ مجھے طریقہ رسالت مین کچھہ دخل ہی لیکن بادشاہ سالم شاہ بھی اپنے درج حکمت سے جواہر چند اس ذرہ بمقدار کے گوش ہوش مین آویزان فرمائے تو اوسے سرمایہ رسالت کرکے اوسی قانون سے ہر بات کو حسن ترتیب دیتا رہون بادشاہ نے کہا کہ اے بہروز بہترین طریقہ رسالت یہ ہی کہ تیغ زبان مانند تیغ آبدار تیزی اور برش مین درست رکھے لیکن جوہر لطف مدارا بھی شنے نہ پائے اگر اوسطرف سے ابتدا تلخی ہو تو اپنی طرف سے پہلے وہ کلام کرے کہ ابتدا اوسکی لطف و ملائمت پر ہو اور اگر دیکھے کہ وہ نرم نہین ہوتا ہی اور راستی پر نہین آتا ہی تو نرمی کے پردے مین ویسی تیزی بیان مین ادا کرے کہ زہرہ دشمن کا آب ہو جاے گا اور سامعین پہ یہ واضح ہو کہ یہ آب پرخاش کا بانی نہین ہی مگر جواب پرخاش مین بہت پرکار ہی بیت لطائف سخن از سینہ تخم کین ببرد زبان رفق زابروے خشم چین ببرد حاصل یہ کہ کلام رسول چاہیے کہ قاعدہ لطف و خشم اور ساختن اور سوختن پر مبنی ہو اور ناموس شکوہ بادشاہی ہر حال مین کم نہ ہونے دے اور مطالب اور کتائے دشمن کے بخوبی سمجھ لے غرض کہ دانا کو پند دینا تحصیل حاصل ہے

لہ تدقیق باریک کردن و نرم کردن ۱۲
سہ بفتح لفظ فارسی ہندی تیار دکنا ۱۲ از دلیری و شجاعت

پس رخصت ہوئی امان اللہ بہروز آداب بجالایا اور رخصت ہو گئے شب کو گروہ پیلان مین
آیا خیال کیا کہ یہ سب سرمست بادۂ نخوت ہین بے اسکے کہ حال مفصل بیان ہو تیری کیا
قدر جانینگے اگر تجھسے ہزار کو پامال کرڈالین تو بھی انکے چہرۂ جاری پر غبار نہ آئیگا بیت
کب دست موج کرتے ہین ماتم حباب کا ٭ دریاے لطمہ زن کو کہان غم حباب کا ٭ ایضاً
گذر جس جا ہو پیلان دمان کا ٭ کسے وہان دھیان ہو زنا توان کا ٭ پس بہتر یہ ہے کہ ایک
بلندی پر بیٹھ کے پہلے پیغام ادا کرون اگر سماعت کی تو فہو المراد و الا جان تو سلامت رہیگی
اسکے بعد بلندی پر آکے آواز دی کہ اے شاہ پیلان مین پیغامبر ماہ کا ہون اور پیغامبر کو
چاہیے جو کچھ کہ مالک نے کہا ہو اوسے حرف بحرف ادا کرے کہا ہو معذور ہوتا ہے اور
رسول کی بات گو تلخ ہو لیکن سماعت کے قابل ہوتی ہے اور تو جانتا ہے کہ ماہ باعث رونق
بازار شب نایب ہے بادشاہ روز کا اگر کوئی اوسکا خلاف اختیار کرے اور بات اسکی سمع
قبول سے نہ سنے تو تیشہ اپنے پاؤن پر مارتا ہے بادشاہ پیلان اپنی جگہ سے نکل آیا اور
کہا کہ پیغام ماہ کا کیا ہے کہا کہ ماہ کہتا ہے کہ جو شخص اپنے زور و قوت پر مغرور ہو کر زیر دستون
کو آزار پہونچائے تو یہ دلیل روشن ہے اوسکی رسوائی کی کیا وہ ہمارے زور و قوت سے
آگاہ نہین ہے جو اپنے کو بھول گیا ہے بیت خدائے کہ بالا و پست آفرید ٭ زبر دست
ہر دست دست آفرید ٭ اور تو جو اس غرے سے سرکش ہے اور بہائم سے قوی تر ہوا ہے اور
یہ قوت و شوکت کہ ادنی عوارض سے معرض زوال مین آجاتی ہے پس ایسے وسیلے سے تو نے
یہانتک خیرگی کی ہے کہ ہمارے چشمے مین تیرگی کر دی ہے کیا تو نہین جانتا ہے کہ عقاب تیز
پر اگر میرے چشمے پر اوڑے تو اوسکے بال و پر جل جائین اور اگر نسر طائر کبھی چشم بد سے اودھر
نگاہ کرے تو قوت باصرہ اوسکی فور آزائل ہو جائے پس تو آپ کو کیا سمجھا ہے کہ خیال فاسد کو
دل مین راہ دی ہے لیکن مین نے نہایت کرم سے تجھے آگاہ کیا ہے اگر اپنی جگہ سے قدم دور
نرکھیگا تو آرام سے بسر کریگا والا ندامت خود مین آویگا اور عذاب عظیم سے تجھے ہلاک کرونگا اور اگر
اسمین کچھ شک واقع ہو تو جلد آکہ مین اس چشمے مین اسوقت موجود ہون برائے العین مشاہدہ کر
اور چشم عبرت کھول شاہ پیلان اس بات کے سننے سے متعجب ہو کر ادہم چشمے پر حاضر ہوا

اور صورت ماہ کو پانی مین دیکھا بہروز نے کہا کہ ای بادشاہ تھوڑا پانی اوٹھا کے منہ دھو کے ماہ پر سجدہ
کیجئے اور سمجھیو راضی ہو پیل نے خرطوم پانی مین ڈالی جنبش خرطوم سے پانی ہلا پایا اور معلوم ہوا کہ ماہ ازبسکہ
غضب مین ہے کہ ایک طور خفگی کا پایا جاتا ہے پیل نے آواز دی کہ ای وکیل ماہ جناب ماہ اپنی جگہ سے
جابجا کیون حرکت کرتا ہے بہروز نے کہا کہ واقعی ماہ جیسے کہ بر سر قہر ہے ہی جانی تو جلد سجدہ کر کہ تا
غضب فرو ہو اور تو اوس کے پیل نے سجدہ کیا اور کہا کہ اب زنہار اس چشمہ کے گرد کوئی پیل نہ آئیگا قصور
گذشتہ کو نادانستہ گناہ سمجھ معاف ہو یہ کہکر پانی سے خرطوم باہر کی ایکدم کے بعد پانی ٹھہر اور ماہ نے قرار پکڑا
بہروز نے کہا جا تیرا قصور معاف ہوا پر ہرگز ایسا نہ کرنا پیل آخر چشمہ کو روانہ ہوا بہروز نے آ کے اپنے
بادشاہ کو خوشخبری دی بادشاہ نے تحسین بہروز کی رای سلیم پر کی اور حسن تدبیر اوسکا سبب فراغ خرگوشوں
کو باعث امن و امان ہوا زاغ نے کہا کہ یہ مثل اس لیے بیان کی ہے کہ تم مین ایک ایسا عاقل چاہیے
تا وقت ضرورت تدبیر دفع دشمن کرتا ہے اگر آج تم مین کوئی زیرک صلاح کار ہوتا تو کب
پسند کرتا کہ بوم شوم کو تم اپنا فرمانروا اور وہ کہ باوجود اتنے خصائل ناپسندیدہ کے کہ مذکور
ہو چکا فریب اور دغا اور بے وفائی اوسکی سرشت مین داخل ہے اور بادشاہ کا اس سے
زیادہ کوئی عیب نہین ہے کہ دغا اور بیوفائی اوسکی طینت مین ہو کیونکہ بادشاہ سایہ پروردگار
کے ہوتے ہین غرض نہ کے آفتاب عدالت سے عالم کو منور کیا ہے اور انکے عدل و انصاف کے
بغیر امن و امان عالم مین وجود نہین پاتی ہے پس چاہیے کہ بادشاہ وفادار ہو نہ جفاکار اور رعیت کے
ساتھ مہر و الطاف سے پیش آئے نہ قہر سے اور زنگار کینہ سے لوح سینہ کو صاف رکھے نہ مکدر اور جو
کوئی کہ مکار کا محکوم ہوگا اوسے وہ پہونچیگا جو اوس کبک اور تیہو کو مکار سے پہونچا مرغون نے
پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر تھا

حکایت زاغ نے کہا کہ فلان کوہ مین میرا آشیانہ تھا ہمسایہ میرے
ایک کبک کا بھی مسکن تھا باعث قرب و جوار سے ایسی محبت باہم پیدا ہوئی کہ بغیر تلاش ملاقات
مفارقت ایکدم کی گوارا مجھے نہ تھی ناگاہ وہ کبک ایسا غائب ہو گیا کہ آثار نہ نشانہ معلوم
نہ ملا یقین ہوا کہ ہلاک ہو گیا بعد مدت دراز ایک تیہو پیدا ہوا اور اوسکے آشیانے مین مسکن کیا
مین نے خیال کیا کہ آشیانے کے خالی رہنے سے تیہو کا رہنا بہتر ہے اگر معلوم ہوتا کہ وہ زندہ ہے تو البتہ
مین متعرض ہوتا [illegible] زندگی بھی ہو وہ بیکسی سے [illegible] خاموش ہو رہا مین تھوڑی ہی

مدت اسطرح پر گذری کہ کبک موجود ہوا دیکھا کہ غیر میرے آشیانے مین متمکن ہی
کہا تو میری جگہ چھوڑ دے تیہو نے کہا کہ اب مین صاحب قبض ہون اور بمقتضای القبض
دلیل الملک کے اب اسکا مالک مین ہون اگر اپنی حقیقت سمجھتا ہی تو حجت شرعی سے اثبات کر
کبک نے کہا کہ تیرا قبض غصب اور تغلب سے ہی اور غصب سب کے نزدیک روا نہین
ہی اس بات مین سند شرعی رکھتا ہون القصہ دونون مین نزاع کلی واقع ہوئی
چنانچہ مین نے ہرچند صلح تدبیر کی پر کوئی بات درست نہ ہوئی آخرکار اسپر قرار پایا
کہ رجوع بحاکم عادل کرین کہ دونون کی بات سنکے حق کو باطل سے جدا کر دے کبک
بولا کہ یہان سے نزدیک ایک گربہ ہے روزہ دار اور عابد اور خداشناس اور
کم آزار دن روزے مین بسر کرتی ہے اور رات کو شب بیدار ایک قدم سے تا صبح
سوز و گداز عشق الٰہی مین کھڑے ہوکے اشکباری کیا کرتی ہی مثنوی آب دیدہ دست از
کون شستہ * از گنج فقر گنج فیض جستہ * زدہ بر ہر دو عالم پشت پائے * ز خود بیگانہ با حق
آشنائے * افطار آب کاہ سے کرتی ہے اور خونریزی جانورون کی حرام جانتی ہی اوس سے
زیادہ قاضی عادل اور نہ ملیگا اور وہ حکم کہ اس قضیے مین حکم براستی کرے بہتر اوس سے
اور ہاتھہ نہ آئیگا دونون اس بات پر راضی ہوگئے گربہ کی طرف روانہ ہوئے مین نے
ازراہ شفقت کہا کہ ای عزیز متعجبو یہ تقریر کی قابل اعتماد کے نہین غالب ہی کہ اسے
تمہاری خطا پر ہو بغور اسے سمجھو کہ گربہ کو تقوی سے کیا علاقہ کوئی اور تدبیر اپنے فیصلے کی کرو
اور اس خیال محال سے درگذرو اونہون نے اسمین مبالغہ کیا مین نے کہا ع ہر کسی مصلحت
خویش نکو میداند * خیر بہتر ہی روانہ ہو لیکن دل مین کہا کہ یہ قضیہ نوادر روزگار سے ہی تماشا
انکا دیکھا چاہیے کہ گربہ روزہ دار بین الخصمین کیا فیصلہ کرتی ہی مین بھی اونکے پیچھے لگ کے
ایک شاخ درخت پر بیٹھا نظارہ کرتا تہا جبکہ دور سے گربہ نے دیکھا کہ دونون میری طرف آتے
ہین جلد کھڑی ہوکے نماز پڑھنے لگی اور تعدیل ارکان مین جیسا کہ چاہیے کوشش کرتی تہی مثنوی کلید در
دوزخ است آن نماز * کہ در چشم مردم گزاری دراز * کبک اور تیہو یہ دار و اوراد کار اوس مکار کے دیکھ
کر اور زیادہ تر معتقد ہوئے اسکے بعد تامل اتنا کیا کہ نماز سے فارغ ہوئی دونون سر نیاز

رکھکر بولے کہ ہم دونون مین باہم قضیہ ہی بے توجہ آپکے فیصلہ دشوار ہی بعد انکار تمام بولی کہ
صورت حال بیان کرو دونون نے صورت قضیہ کی عرض کی گربہ نے کہا کہ اے صاحبو چرخ دوار
زیان کار نے غبار ضعف میرے ہر عضو مین پہونچایا ہی اور دست برد خزان روزگار نے
آب طراوت اور لطافت کو میرے بوستان حیات سے مسترد کرلیا ہی اور شب جوانی کہ
سراسر قوت اور پہلوانی تہی صبح پیری سے کہ مجمع جملہ عیب و حقیری ہی مبدل ہوگئی بینائی اور
شنوائی نے جواب دیا اب تمہارا چہرہ خوب نہین دیکہتی ہون اسلیے قضیہ تمہارا تہوڑا سنا اور اکثر بسبب
ضعف سماعت کے نہین سنا گیا بہتر یہ ہی کہ مجہے معاف کرو کہ چند انفاس کہ باقی ہین یاد خدا مین
بسر کرون اور قضیہ دنیا کا کہ سراپا مخرب دین اور مانع یاد الہی اور باعث نفرین ہی اس سے
گربہ مسکین کو معاف رکہو کبک اور تیہون نے عرض کیا کہ حاجت روائی مخلوق کی باعث
خوشنودی خالق ہی اگر یہ امر عبادت مین داخل نہوتا تو انبیای کرام کب کسی کے حال کی سماعت
فرماتے گربہ نے کہا کہ تم ایسی دلیل قوی لائے ہو کہ اب لامحالہ سننا پڑا لیکن مین اونچا سنتی ہون
بہت نزدیک آکے آواز بلند دونون اپنا حال بیان کرو البتہ بعد سماعت حکم شرعی کیا جائیگا مگر
پہلے اس سے کہ قضیہ تمہارا سنا جائے ایک نصیحت دوستانہ کہ فوائد دینی و دنیائی اسکے ضمن مین
مندرج ہین تمسے بیان کرتی ہون اگر آج اوسے گوش دل سے نہ سنوگے تو فردا پشیمانی کہینچوگے
اور اگر قبول کروگے تو اوسکا دنیا اور عقبی مین ثمرہ پاؤگے اتنا سمجہ لو کہ مال و متاع دنیا ہر دم معرض
زوال مین ہی اسپر زنہار مغرور نہوتا اور اس بے بقا سے کوئی چیز اگر مکر و غدر سے حاصل ہوا ہے
ہرگز قبول نکرنا کہ یہ مال ایکدن زندگی مین خواہ موت کے بعد تمسے جدا ہونیوالا ہی مگر وبال اوسکا
دوام طوق گردن رہیگا ایسے زہر ہلاہل کو اپنے ہاتہہ سے دیدہ و دانستہ اپنی حلق مین ڈالنا کام
دانشمند کا نہین ہی اولی تو یہ ہی کہ اسکی الفت بالکل دل سے اوٹہا کے چند یاد الہی مین مصروف ہو
جیسا کہ مولف کہتا ہی بیت زبان چلتی ہی گویا آج کچہہ ذکر خدا کرلے + اجل آئی تو پہر ہرگز نہ دیگی بات
کی فرصت ہو اور اگر یہ نہو سکے تو ناحق سے ضرور اجتناب کریں یہ دو کلمے کہ حق حیوانیت تہا
مین ادا کردیا اب جو کچہہ مطلب ہو اوسے بیان کرو کبک نے عرض کیا کہ اے حاکم عادل اگر سب
لوگونکو ہمت طلب حق کی ہوتی تو ہر ایک صفت دیانت و راستی کو شعار اپنا کرتا اور یہ جگڑا ہم دونہ

احتیاج محاکمہ اور تصدیع حکام کی ہوتی اور رسم مرافعہ اور مدافعہ اور سوگند اور گواہ کی دفتر
ایام سے اوٹھہ جاتی چونکہ مدعی اور مدعا علیہ عالم کی آنکھین رمد غرض سے کور ہین اور راستی
کی صورت اونکے دیکھنے مین نہین آتی ہی اسواسطے وہ شخص کہ جسکی چشم دل کحل الجواہر صدق سے
پروردگار نے روشن کی ہی اور غبار ناحق کوشی کا اونکے آئینہ دل پر نہین بیٹھا ہی اونکے سبب
محتاج ہوتے ہین تا جمال صواب اونکے توسط سے دیکھنے مین آتا ہی گربہ خداشناس الحمد للہ
کہ زنگار غرض نے تیرے آئینہ دل کو سیاہ نہین کیا ہی اور شومی رشوت سے تیرا دیدہ دیانت
کور نہین ہوا ہی اس باعث سے یقین صادق ہی کہ جو کچھ حق ہی اوسپر تیرا حکم جاری ہوگا اور
جسکے کہ فرمان سے تیرے گردن کشی کی ہوگی عقوبت تیرا فوراً اوسکے سر کو اونچا دار پر سرفرازی
بخشیگا گربہ نے کہا کہ بات اچھی کہی تو نے حقیقت یہ ہی کہ تم دونون اپنے دل سے سمجھو کہ
حق تعالی حق کی طرف ہی اور حق غالب ہی ہر چند ظاہر مین حقدار ضعیف و ناتوان ہو اور ظالم مین زور
اوسی کو غلبہ ہی یعنی اگرچہ ایک بالادست زیردست پر جور کرے اول یہ ہی کہ حاکم عادل اوس زور دار سے داد
حق کا ہوگا پھر قوت باطل اوس ناحق کوش کی کچھ کام نہ آئیگی اور بالفرض والتقدیر دنیا مین
بچ گیا تو عاقبت مین کیونکر رستگاری پائیگا اور سوال اوسکے اور وہ کلمے کہ حاصل شفقت ہین
یہی تمسے کہے دیتی ہون لازم ہی کہ گوش دل سے سنو اور مجھے اپنا خیرخواہ سمجھو وہ یہ ہی کہ کردار نیک
کا ذخیرہ کرو اور اس عمر بے بقا کو مانند ابر تابستان اور نزہت گلستان سمجھو اور اعتماد اسکا
ہرگز نہ کرو اور خاص و عام اور دور و نزدیک تمام عالم کو اپنے اعضاے بدن کے مانند سمجھو
یعنی جو کچھ اپنے اوپر روا نہ رکھو اونپر بھی جائز نہ رکھو کیونکہ بنی آدم اعضاے یکدیگر اند غرضکہ
یہانتک افسون اور وہ کلمے اونپر دم کیے کہ اونکو زیادہ تر انس پیدا ہوا اور بے تعلق اندیشہ
نرہا بخوف و خطر گربہ کے نزدیک آبیٹھے پس وہ ہر نزدیک ہوتا تھا کہ او دہر ایک ہی حملے مین دونو
کو پکڑ کے مطبخ معدہ کو انکے گوشت لذیذ سے گرم کیا اور اثر نماز و روزہ اور صلاح و عفت کا
خبث طبع ناپاک نے اوتنی ہی طعمے کی طمع مین برطرف کر دیا اور یہ مثل اسلیے کہی گئی ہی کہ تا معلوم
ہو کہ عہد و پیمان پر بدسیرت کے ہرگز اعتماد نہ کرو اور بوم نفاق اندیش وہ دشمن ہی ہمیشہ یہی
یہی مزاج رکھتا ہی معائب اسکے جنایات اور قبائح اسکے بے نہایت ہین اور یہ عیوب اسکے جو بیان کیے

مین نے قطرہ ہو دریاے بیکران سے اور ذرہ ہو از روی سپہر گردان کے اور اگر مبادا تمنے یہی کام اختیار کیا کہ اوسے تخت پر بٹھایا دیکھنا جسوقت کہ تاج شاہی اوسکے فرق نامبارک پر رکھا گیا بیشک سنگ ادبار اس دیار کے سر پر پڑیگا اور جسد جم کہ پایۂ تخت حکومت اوسکے پاے شوم سے چہو گیا آتش غضب کرۂ نکبت سے تمام عالم پر لگیگی اور خس و خاشاک اس دیار کا خاکستر کی طرح ہبا باد فنا ہو جائیگا اس سے کہ طینت اوسکی ناپاک اور جوہر اوسکا ناقابل تربیت اور صلاح کسی ناصح کی اوسپر کچھ کام نکریگی بیت گوہر پاک بباید کہ شود قابل فیض ورنہ ہر سنگ و کلوخے دُر و مرجان نشود + جبکہ مرغون نے یہ داستان زاغ سے سنی اس کام سے انکار کیا اور ارادہ بوم کی متابعت کا بالکل دل سے اوٹھا دیا بوم پریشان روزگار سر اسیمہ و شرمسار گوشۂ ادبار کی طرف روانہ ہوا اور چلتے چلتے زاغ سے کہا کہ او سیاہ دروں بے شرم وہ فتنہ تو نے میرے حق مین برپا کیا کہ سو سال تک اوسکا دفع ممکن نہین ہے اور وہ آتش فساد تو نے میرے حق مین بھڑکائی ہے کہ اوسے دریاے محیط بجھا نہین سکتا ہے مین نہین جانتا ہون کہ کیا قصور مین نے تیرا کیا تھا کہ جسکا عوض تجھسے یہ ہوا لیکن سمجھے کہ جراحت شمشیر قابل الالتیام ہوتا ہے مگر زخم زبان کا علاج ہے کہ کسی مرہم سے ہو کہ ایک جانور کہ اس مجمع مین داخل ہوا وسے حکم اون اور جو کچھ کہ وہ حکم کرے اوسپر عمل کرے اتفاقاً ایک زاغ وہان اوسوقت وارد ہوا سبنے کہا کہ یہ جانور ہماری حکایات سے کچہ آگاہ نہین ہے اور غیر جنس بھی ہے کیسے حکم کرو سبنے پسند کیا اور تجویز سلطنت بوم اور انکار فریق ثانی بیان کیا زاغ نے کہا کہ یہ فکر خام اور سودا نا فرجام ہے بوم شوم کو منصب حکومت سے کیا نسبت اور اس منحوس صورت کو رتبہ اختیار و اقتدار سے کیا کام ہمکس کو عرصہ بوم سیمرغ سے کیا مناسبت آیا شاہباز بلند پرواز کہ نسر فلک سے مرتبہ بلندی مین لاف برابری مارتا ہے کیا ہوا اور ہما ہمایون فال کہ اوسکا سایہ بال تاج افتخار سلاطین ہوتا ہے کہان ہے اور عقاب با فر و شکوہ کہ کوہ اوسکی ہیبت سے لرزتا ہے کیا ناپیدا ہو گیا اور اگر سب مرغ نامدار جہان سے نابود ہو گئے ہوتے تو اولیٰ یہ تھا کہ تم بغیر بادشاہ کی اپنی گذران کرتے اور ننگ متابعت بوم شوم اپنے سر نہ لیتے اور اس عار کو قبول نکرتے وہ قطع نظر منظر کریہہ کے عقل ناقص رکھتا ہے و بدخلق و غضب ور ہے اور دراسکے جمال عالم افروز ہو کر آیہ و جعلنا بینکم سراجاً ... ہے ... محروم ہے اور روشنی آفتاب

معائب وہ کیا خود نہ جانتے اور بالفرض اگر نہ جانتے تو پھر اس سے کیا حاصل تھا وہ جانتے اور
اونکا کام اونھون نے دانائی کی اور بقول من صمت نجی کے کام کیا یعنی جسنے خاموشی اختیار کی نجات
پائی اور ہین نے فضول بیوجہ کرکے اپنی قوم کو معرض زیان مین ڈالا پسچ کہا ہی کہ زبان کو بشکل تیغ
اسلیے پیدا کیا ہی کہ بے ضرورت اسے نیام دہن سے باہر نہ نکالے جیسا کہ مرد شمشیر زن جبتک
معرکہ کارزار نہو بطور بازی بیہودہ تیغ کو نہین نکالتے ہین اور جو کوئی کہ بے ضرورت ہر دم بازی
کے طور سے شمشیر سیاق سے نکالا کریگا نگاہ مین خلق کے سبک اور ذلیل نظر آئیگا اسی طرح
جو شمشیر زبان کو بے ضرورت و بے احتیاط باہر نکالا کریگا ایکدن مبتلا کسی بلا کا ہوگا واقعی بڑی
خطا کی ہین نے اور روش دشوار تر کو اختیار کیا کہ قوم بوم کے سوا جتنے ہین یہ سب کچھ کہا کہ جسکا حیلہ بھی
بن نہین سکتا ہی مقرر کینہ بے حد نے اونکے سینے مین جا پکڑی اور حق بجانب اونکے ہی چنانچہ
خردمندون نے کہا ہی اگرچہ اپنی شوکت و قوت پر اعتماد تمام ہو مگر تو بھی کسی ادنی کی عداوت
کو جائز نہ رکھے بلکہ لازم یہ ہی کہ دشمن سے بھی مدارا اور تملق مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرے
جیسا کہ نظام الملک والی حیدرآباد نے فرمایا ہی بیت بے دل بردن سلاطین تملق را سبب کردم ۔
بدشمن نیز جوشیدم بدان گرمی کہ تپ کردم ۔ اور دشمن انگیزی سے پرہیز کرے اگرچہ تریاق
مجرب اور انواع ادویہ مجرب رکھتا ہو پر اس اعتماد پر زہر ہلاہل کھانا حماقت ابلہی ہی بیت
ہر چند کہ تریاق بدست ست ترا ۔ زنہار کہ تا زہر ہلاہل نخوری ۔ حکما اسپر متفق ہین کہ فعل
کو قول پر ترجیح ہی یعنی فعل نیک کا اول مین کم ظاہر ہوتا ہی مگر انجام مین رونق پکڑتا ہی
اور وہ شخص کہ قوت گفتار غالب رکھتا ہی اور کلام اپنا حسن عبارت سے لوگون کی نظر مین چرب
زبانی سے شیرین کر دکھلاتا ہی لیکن تھوڑے سے عرصے مین ورطہ مذمت و ملامت مین پڑتا ہی
اور نتیجہ قول بے عمل کا سوا حسرت و ندامت کے اور کچھ نہین ہوتا ہی اور ہین وہ رائج قول اور خام
عمل ہون کہ انجام کار پر نظر نہ کری اگر آج تاج خرد سے فرق حال میر مزین ہوتا تو پہلے کسی
عاقل سے مشورہ کر لیا ہوتا اسکے بعد اس گفتگو مین جرأت کرتا تو سخن بے ضرر اور پاکیزہ
کہتا اور بیہودہ گوئی سے احتراز کرتا مین بقول شاعر بیت سخن را سخت ناسنجیدہ گفتم ۔
ورنا سفتنی بود انیکہ سفتم ۔ افسوس کہ بے مشورت ناصحان عاقل اور خردمندان کامل

کہی مین نے اور بے ضرورت محض کلمات خصومت انگیز زبان پر لایا مین غالب ہی کہ مفسد دن کے
زمرے مین شمار کیا جاؤن اور نادانی اور جہالت سے منسوب ہون کسی نے سچ کہا ہی کہ بسیار گو
بیہودہ گو ہوتا ہی بلکہ آدمیون اور بہائم مین کلام سے امتیاز کیا جاتا ہی **بیت** جو کرے بات
اوسے چاہیے ہوش ۔ گر نہین ہوش تو بیٹھے خاموش ۔ القصہ زاغ اسی طرح پر بے قرار رہا
اور آپ کو نفرین کرتا تھا اور اسکے بعد اپنے مسکن کی طرف پرواز کی پس ہم مین اور قوم
بوم مین سبب عداوت یہ ہوا بادشاہ نے کہا اے کارشناس یہ حکایت فوائد آمود سنی
مین نے اور حاصل حکایت کو سرمایۂ دل اور سعین خرد کیا اور مین نے بزرگون سے سنا ہی
کہ خردمندان کو مصاحب کرنا اور انکے کلمات طیبات کو اپنا پیشواے کار بنانا نشانی
ہی سعادت و اقبال اور حصول مرتبہ کمال کی اور حکما کا اسپر اتفاق ہی کہ صحبت نیکون کی
مشک کے مانند ہی کہ اوسکے فیض نسیم سے مغز جان کو قوت حاصل ہوتی ہی اور فعل نیکون کا
دلیل دانش ہی اور قول انکا حکمت کی طرف راہبر ہی خانۂ دل میرا تیرے بیان سے روشن ہوا
اب بتا کہ تدارک دشمن کے دفع کا کسطرح پر کیا جائے کارشناس نے دعاے شاہانہ دی
اور کہا کہ وزراے روشن راے نے جنگ و صلح اور قرار و فرار اور قبول باج و خراج سے
جو کچھ کہ تجویز کیا ہی میرے ایک بھی انمین پسند نہین ہی امید خدا سے رکھتا ہون کہ ایسا حیلہ
بروے کار لاؤن کہ جس سے خوشی اور کامیابی شہریار کو حاصل ہو چنانچہ زمانہ سابق مین بہت
شخصون نے حیلے سے پیشتر مقصود اپنے حاصل کیے ہین جیسا کہ طرار ولایت گرگانی گوسپند
کو ایک ہی حیلے مین زاہد کے ہاتھ سے لیگئے بادشاہ نے کہا کہ یہ قصہ کیونکر تھا **حکایت**
کہا کہ ایک زاہد صاحب ورع قربانی کے واسطے ایک گوسپند فربہ خرید کر کے اپنے صومعہ کو لیے
جاتا تھا گروہ طرارون کا اوس گوسپند کو دیکھ کے لوٹ گیا اور چاہا کہ فریب سے یہ گوسپند اوس سے
لیجیے صلاح کر کے راہ مین ٹکڑے ہو رہے جبکہ زاہد نزدیک آیا ایک بولا کہ یا شیخ یہ سگ کتنے کو
لیا ہی دوسرا بولا کہ یہ کتا کہان لیجائیگا تیسرے نے کہا کہ اے شیخ مگر ارادہ شکار کا ہی کہ اس
سگ کو ہاتھ مین لیا ہی ایک کہتا گیا کہ غلبۂ شوق سے زاہد ناچار ہی دوسرا طعنہ دیتا تھا کہ باوجود
صلاح و تقوے کے سگ مردار کو ہاتھ مین لیا ہی کہ خانہ نمازی کو ناپاک کرے غرض اسی طرح

ہر ایک مکاری سے نئی طرح کا کلام کرتا تھا زاہد نے دل مین کہا کہ اتنے شخص کچھ واہی تو نہین ہین کہ
گوسپند کو سگ کہتے ہین مگر حقیقت مین یہ کتا ہی اور فروشندہ اسکا ساحر تھا اسلیے اوسنے میری نگاہ
مین اسے بکری کر دکھلایا ہی اسکے بعد زاہد نے طراردن سے کہا کہ اگر اتنی مہربانی کرو کہ اسے پکڑے
رہو تو مین اسکے فروشندے کو دوڑ کے پکڑ لاؤن اور کتے کو اوسکے حوالے کر کے اپنے دام پھیر لون طراردن
نے قبول کیا اور زاہد فروشندے کے پیچھے دوڑا اودھر زاہد روانہ ہوا ادھر ایک طرار نے بکری کو
اپنے گھر مین پہونچایا جبکہ زاہد اوسے پکڑ لایا پوچھا کہ بکری کہان ہی طراردن نے کہا کہ اے زاہد
خدا شناسی بہت دور ہی کہ سگ درندہ تو ہمارے حوالے کر گیا تھا کہ تیرے جانے کے بعد وہ ہمین
کاٹنے دوڑا ہمنے خوف گزندہ سے چھوڑ دیا سو وہ اسطرف بھاگ گیا ہی زاہد نے ہر چند اونسے
فضیحہ کیا پر بکری نہ ملی اور دام بھی فروشندے سے پھیر نہ پائے آخر کار ناچار ہو کر اپنے گھر آیا
اور طراردن نے اس حیلے سے کام دل حاصل کیا مقصود اس مثل سے یہ ہی کہ ایسے مواقع
مین ایسے ہی کرون سے کام نکلتا ہی چاہتا ہون کہ ایک ایسا حیلہ بروے لاؤن
کہ جس سے یہ مہم قوی سر ہو **بیت** گر نہ دشمن پر تو غالب ہو سکے شمشیر سے * مکر کرنا چاہیے
آخر اوسے تزویر سے * بادشاہ بولا کہ جو کچھ دل مین رکھتا ہی زبان پر لا کارشناس نے عرض کیا
کہ مین اپنی جان و آرام بادشاہ کے واسطے فدا کرتا ہون کیونکہ ایک شخص کی موت اگر جماعت
کثیر کی باعث حیات ہو تو عقلاً و نقلاً پسندیدہ ہی میرے نزدیک صلاح یہ ہی کہ بادشاہ خلوت سے
باہر تشریف لا کے بخشونت تمام یون ارشاد فرمائے کہ یہ کور نمک خیر خواہ بومون کا ہی سب
پر و بال اسکے نوچ ڈالو اور اسے آشیانے مین چھوڑ دو کہ تڑپ تڑپ کے بے آب و دانہ مر جائے
اور مین اون وزرا کے مشورے سے کہ میرے خیر خواہ ہین جلاے وطن اختیار کرونگا اسکے
بعد میرے پر و بال نوچ کے آپ مع لشکر چلے جائین اور کوئی یہان باقی نرہے اسکے بعد جو کچھ تدبیر
مجھے بن آئیگی اوسے درست کر کے اور وقت فرصت کے حاضر ہو کے عرض کرونگا اوس وقت جیسا کہ
موقع ہوگا اوسے عمل مین لائیے دیکھیے پردہ غیب سے کیا لطیفہ بروے کار آتا ہی بادشاہ نے
کہا کہ اے کارشناس تیری مفارقت از بس شاق ہی اور خصوصاً اس خواری سے تجھے دشمن قوی
کے منہ مین چھوڑنا بہت مجھے ناگوار ہی لیکن کیا کرون کہ تیری راے وابستہ اندیشہ پرپیچ

واقعی تمام ہو اسلیے جو کہتا ہو ناچار وہی کرتا ہون بعد اس صلاح کے خلوت سے باہر آئے
تمام دربار اور لشکری منتظر اسکے تھے کہ دیکھیے شاہ و وزیر کیا تدبیر دلپذیر ٹھہراتے ہین جبکہ بادشاہ
کو خشمگین اور وزیر کو چین بجبین دیکھا سب متحیر ہوئے کہ یہ کیا سبب ہے کہ اسمین بادشاہ نے کہا کہ یہ
کور نمک خیرخواہ بوسون کا ہو اسکے پر و بال نوچ کے چھوڑ دو تا یہ تڑپ تڑپ کے بلے آپ دانہ
اس آشیانے مین مر رہے بموجب حکم بادشاہ کے پیران غضب نے پر و بال نوچ کے وہین چھوڑ دیا
اور آپ مع تمام لشکر مقام معین کو روانہ ہوا جبکہ شب ہوئی بوسون کے بادشاہ نے باہم صلاح کی کہ
زاغ ایک ہی شبخون مین خستہ اور بدحال ہو گئے ہین اگر دوسرا شبخون مارا جائے تو انکی بنیاد برباد
و فنا ہو جاوے الا دشمن کو مار سیاہ کی طرح دم بریدہ چھوڑنا نہ آپ کو معرض و غدغے مین ڈالنا ہے
اگر مہلت پاکے اور کوئی تدبیر معقول ٹھہرا کے قصد ہمارا کرین تو عجب نہین کہ ضرر کلی پہونچائین ابیت
دشمن نیم جان کو زندہ چھوڑنا رائے دوراندیش کے خلاف ہی بیت جب عدو بیہوش ہو جائے
اجل کے جام سے تو خوب چھنکے نہ ہم عشرت تب مے گلفام سے ۔ آخر بادشاہ مع فوج ظفر موج
روانہ ہو کر جبکہ زاغون کے مسکن تک پہونچا نشان زاغون کا نہ دیکھا متحیر ہوا کہ یہ کہان گئے
چارطرف جستجو کرتے تھے کہ کارشناس آشیانے مین بیقراری کر رہا تھا اور آہستہ آہستہ آہ کھینچتا تھا
ایک نے بادشاہ کو خبر اسکی دی اوسنے چند مقرب بھیجے کہ دریافت کرو کہ یہ کون ہے اور کیا حال ہے
وہ سب اسکے نزدیک آئے اور حال پوچھا کارشناس نے کہا کہ مین بادشاہ سے عرض کرونگا جبکہ
بادشاہ کے نزدیک لائے اوسنے نام اور عہدہ وزارت اپنا بیان کیا بادشاہ نے کہا کہ نام تیرا اکثر
سنا گیا ہے مگر بتا کہ یہ حال تیرا کیونکر ہوا اور زاغ سب کہان گئے اوسنے کہا کہ میرا حال خود شاہد ہے
کہ مین اونکے حال سے خبر نہین رکھتا ہون بوسون کے بادشاہ نے کہ شب آہنگ نام تھا پوچھا کہ
تو وزیر اور مشیر اور مشار الیہ اوس گروہ کا تھا کیا خیانت تجھسے صادر ہوئی کہ مستحق ایسی سزا کا ہوا
کارشناس نے کہا کہ بادشاہ مجھسے بدگمان ہوا اور حاسدون نے سخن سازی کر کے آتش فتنہ کو زیادہ
تر افروختہ کیا اور وہ میری خدمت کے حقوق سب بھول گیا اون سب کا عوض یہ ہوا جو حضور نے
معائنہ فرمایا بیت بے ثمر بود رحمت ہر خدمتے کہ کردم ۔ یارب مباد کس را مخدوم بے عنایت ۔
شب آہنگ نے پوچھا کہ بدگمانی کا کیا سبب تھا کہا کہ تمہارے شبخون کے بعد بادشاہ نے وزرا کو

جمع کرکے پوچھا کہ تدبیر اس حادثے کی کیا ہی ہر ایک نے اپنی اپنی راے کے موافق عرض کیا جبکہ
میری نوبت آئی مین نے عرض کیا کہ اول مقابلہ جنگ کے واسطے قوت اپنے دشمن سے زیادہ چاہیے
اگر یہ نہو تو مقابلہ برابر کا ہو سو وہ بھی نہین ہی کہ اونکی شوکت اور جلادت زاغون سے بہت زیادہ
ہی دوسرے صاحب اقبال سے پنجہ جدال ملانا دلیل ہی نکبت اور پشیمانی کی اور خداوند اقبال روز
افزون سے ارادہ جنگ کا کرنا نشانی ہی بربادی اور نادانی کی میرے نزدیک صلاح یہ ہے کہ
سفیر قابل کو بھیجا چاہیے اور تدبیر صلح کی اگر باج وخراج سے درست ہو جاے تو نہایت مناسب ہی
کہ خزانہ واسطے حفظ جان اور عزت کے جمع کیا جاتا ہی **بیت** چو سر بایدت سر متاب از خراج *
وگرنہ نہ سر باتو ماند نہ تاج * بس اسکے ساتھہ ہی بادشاہ نے متغیر ہوکے کہا کہ یہ کیا کہا تو نے اور جرأت
اس بے ادبی کی کس چیز نے دلائی تجھے مگر تو مجھے جنگ بوم سے ڈراتا ہی اور میرے لشکر کو اونکی بالا
خوانی کرکے ہراس دلاتا ہی **قطعہ** اگر دشمن از تیغ دارد ستیز * مرا ہم زبان سنانست تیز * چو من
آرزوے بزم آورم * دل دشمنان را بدرد آورم * مین نے از روے خیر خواہی مکرر عرض کیا کہ اے
شہریار جادۂ صواب سے انحراف نہ فرمایئے اور شتابکاری کا محل نہین ہی تامل سے غور کر کہ دشمن
قوی سے بغیر لطف و مدارا کے نجات نہین ملتی ہی **بیت** آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرفست
با دوستان تلطف با دشمنان مدارا * اور جینے کا ایسے موقع مین متابعت نفس کی ہی تقریر
شیر جنگ آزمائی بہتر یہ ہی کہ میری نصیحت پر عمل فرمایئے بلکہ مجھی کو بھیج تو مین بومون کے بادشاہ کو
بر سر صلح لاؤن بمجرد سننے کے خشمناک ہوا اور کہا کہ وہ بات سچ نظر آتی ہی لوگون نے مجھے خبر دی
تھی کہ ہمارے رفقا بومون سے ملے ہوے ہین سو واقعی اسمین کچھ شک نہین ہی اسکے بعد حکم کیا
کہ پروبال اسکے نوچ کے چھوڑ دو تا بے آب ودانہ ہلاک ہو جاے بس یہ حال میرا کیا کہ تو مشاہدہ فرماتا
ہی پھر وہ سب کے سب ایکطرف روانہ ہو لیے اور ارادہ اونکا محض جنگ کا ہی قابو وقت کا پاکے
ضرور جنگ کرینگے یہ سنکے شب آہنگ نے ایک وزیر سے پوچھا کہ اسکے حال کی حقیقت تیرے
خیال مین کیا گذرتی ہی وزیر نے کہا کہ اس بات مین حاجت فکر کی کچھ نہین ہی یہ شخص بلا
بے درمان ہی جلد اسے شربت مرگ چکھانا چاہیے اور مین اس اخگر نیم فسردہ مین آتش سوزان
دیکھتا ہون کہ جب شعلہ زن ہوگی تو بجھانا اوسکا محال ہو جائیگا **مصرع** نعوذ باللہ ازین آتش تیز

برآر دسمرؔ اور جو کوئی کہ فرصت پاکے ایسے دشمن کو چھوڑ دیگا مقرر پشیمانی اوٹھائیگا اور پھر قابو نپائیگا اور جبکہ دشمن کو ضعیف پائے ہرگز کوتاہی نکرے دالا دشمن ورطۂ ہلاک سے جسوقت نجات پاکے قوت پکڑیگا قابو کے وقت کبھی کوتاہی نہ کریگا بموجب حکم اس رباعی کے عمل کرنا چاہیے رباعی

دشمن چو بجست از تو از دے نہ جہی ؛ ور زبند تو چون رست تو از وے نرہی ؛ خواہی کہ امان باشدت از آفت و درد ؛ در دست تو چون فتد امانش ندہی اے بادشاہ زنہار اسکی بات پر التفات نہ فرما اور اوسکے افسون جانگداز کو کان مین جگہ نہ دے بزرگون نے تاکید کی ہے کہ دوست ناآزمودہ پر کبھی اعتماد نکرے تا بدشمن چہ رسد ؛ **بیت** درین زمانہ کہ با دوست اعتمادے نیست ؛ چگونہ غرہ توان شد بگفتن دشمن ؛ کارشناس یہ کلام وزیر کا سنکے درد دل سے رو دیا اور کہا کہ اے وزیر مین یونہی دل دردمند مجروح رکھتا ہون کیا زخم پر زخم لگا کے نمک ڈالتا ہے اوسکی فکر کرنی چاہیے کہ جسے امید زندگانی ہو اور بعاجزون سے جوانمردون نے کبھی عداوت نہین کی ہے اوس وزیر کی بات شب آہنگ کے دل مین جچی اور منھ دوسرے وزیر کی طرف پھیر کے پوچھا کہ تو اس مقدمے مین کیا کہتا ہے اوسنے التماس کیا کہ مین اسکے قتل کی صلاح نہ دونگا کہ صاحب مروت اور بہادر جبکہ دشمن کو ضعیف اور بیچارہ پاتے ہین اوسکا تدارک ترحم فرماتے ہین یہ شخص اوج عزت سے گرکے آپ کے جوار رحمت مین آیا ہے اگر اسپر احسان اسوقت مین ہونگا تو اوسکے عوض مین مقرر جانفشانی کریگا اور شخص کام کا کمتر پیدا ہوتا ہے یہ شخص اپنی قوم مین بے نظیر اور نیکنام تھا اگر بادشاہ اسکا اپنی حماقت سے اسپر خشم نہ کرتا تو یہ حال اسکا کیون ہوتا اسمین گنجایش خدع کی نہین یہ سرگردان اور پریشان روزگار ہے اور بادشاہ کا اقبال بلند رہے اسکا تمام لشکر تاب اقبال عالی کی نہ لا سکا اس تنہا بیدست و پا کی کیا طاقت ہے کہ بدی کریگا اور بعضے سبب ایسے ہین کہ دشمن مہربان ہو جاتا ہے جیسا کہ خوف سے چور کے زن بازرگان اپنے شوہر پر مہربان ہوئی بادشاہ نے کہا کہ یہ کیونکر تھا **حکایت** کہا کہتے ہین کہ ایک سوداگر نہایت مالدار تھا مگر بدخو اور زشت رو اور گرانجان اور بدزبان اور بے مروت اور نامہربان اور اوسکی ایک عورت تھی پاکیزہ سیرت اور زیبا صورت کہ چودھوین رات کا چاند اوسکے لمعۂ رخسار سے اقتباس نور کرتا تھا اور چراغ جہان افروز آفتاب اوسکی شعاع عارض سے ضیا وام لیتا تھا

اور یہ رشت رو مردم وصف خوانی اوسکے حسن جہانتاب کی نظم سے کرتا رہتا تھا **نظم**
آنکھ آہو ہی مگر بے آہو ٭ زلف سنبل ہی مگر عنبر بو ٭ رخ ہی وہ گل کہ نہین جسکو خزان ٭ قد ہی شمشاد ولیکن ہی روان ٭ ہی دہن غنچہ ولیکن گویا ٭ تنگ ایسا کہ سخن کی نہین جا ٭ شوہر ہزار دل سے جویا اوسکے وصال کا تھا اور وہ کسی طرح اوسکی مائل نہوتی تھی اور ہر چند انواع دلجوئی سے پیش آتا تھا مگر یہ کارہ اور متنفر رہتی تھی اور کبھی اپنے وصال اوسے شاد کام نہ کرتی تھی ایکدن چور اوسکے گھر مین آیا یہ عورت بیدار تھی دیکھتے ہی چور کو ڈر گئی اور مرد کے سینے سے چمٹ گئی جبکہ آنکھ بازرگان کی کھلی دوست کو سینے سے چمٹا پایا خروش عاشقانہ زبان پر لایا اور نہایت خوشی سے جوش مین آیا اور کہا **بیت** مجھسے لپٹ گیا ہی مرا یار خواب مین ٭ خوابیدہ بخت ہو گئے بیدار خواب مین ٭ اور کہا کہ آج یہ کیا شفقت ہی کہ خلاف عادت ظہور مین آئی اور کون چیز اسکی باعث ہوئی عورت نے کہا کہ چور گھر مین آیا ہی کہ اوسکے خوف سے یہ حرکت مین نے کی ہی مرد نے کہا کہ اے دزد مبارک قدم جو کچھ چاہے سو میرے مال سے اوٹھا لیجا کہ تیرے برکت قدم سے یہ لطف مجھے حاصل ہوا دزد نے اوسکے حال وقال پر ترحم کرکے کچھ نہ لیا اور خالی پھر گیا بازرگان نے یار کو اوسدم وفادار پایا اور مال بھی سلامت رہا یہ مثل اسلیے عرض کی گئی کہ بعضی صورت مین ایسا ہوتا ہی کہ دشمن کے سبب سے حصول مطلب ہوجاتا ہی اور حال اس زاغ کا بھی اسی قبیل سے ہی بادشاہ نے وزیر سوم سے پوچھا کہ تیری رائے اس قضیے مین کیا حکم کرتی ہی اوسنے کہا کہ میرے نزدیک اولی یہ ہی کہ شہریار لباس حیات اسکے بدن سے نہ اوتارے بلکہ خلعت امان پہنا کے الطاف و پرورش سے دریغ نفرمائی تا وہ اوسکے مکافات مین خدمت بادشاہ کی اپنے اوپر واجب جانے اور امور نصیحت اور خلوص خیرخواہی مین عرق ریزی کرتا رہے دوسرے یہ بات ہی کہ عقلا ہمیشہ سے اسمین کوشش کرتے رہے ہین کہ جماعت دشمن سے جتنے لوگ ٹوٹ آئین اور جتنے سنگ تفرقہ اوس گروہ پر پڑین موجب فراغ خاطر اور انتظام کار اوسمین متصور ہی جیسا کہ دزد اور دیو کا خلاف باعث جمعیت خاطر زاہد ہوا بادشاہ نے کہا کہ یہ قصہ کیونکر تھا **حکایت** کہا کہ زاہد پاک طینت پاکیزہ سیرت کا نواحی بغداد مین صومعہ تھا اوقات صبح و شام عبادت ملک علام مین بسر کرتا تھا اور غبار تعلقات اپنے دامن سے جھاڑ ڈالتا تھا اور تصور کیا تھا کہ نوش مسرت بے نیش مشقت حاصل نہین ہوتا ہی

اور نقد گنج غنا بغیر رنج دعنا ہاتھ نہین آتا ہی پھر واسطے چند انفاس مستعار کے اتنی بلاؤن کا خریدار ہونا بڑی حماقت ہی بیت ہاتھ اوٹھا گل ہے کہ تا اندازہ بہت نچے خارسے ❊ مار بھوگر گنج کو پھر خوف کیا ہی مار سے ❊ یہ سمجھکر زاہد نے پاؤن قناعت مین سمیٹ کھینچا تھا اور جو وظیفہ کہ عالم غیب سے عنایت ہوتا تھا اوسپر بہزار شکر راضی رہتا تھا ایک مرید صادق نے معلوم کیا کہ شیخ ہمارا اکثر فقر و فاقے مین بسر کرتا ہی ایک گاؤمیش شیردار بہزار منت نذر کی اور کہا کہ حسبةً للہ آپ کی نذر ہی کہ اکثر پریشانی روزی کی اوقات شریف کو مکدر کرتی ہی وقت ضرورت اس سے رنج گرسنگی فرمایا کیجیے بلکہ وارد و صادر بھی اس سے فیض پائینگے زاہد نے خیال کیا کہ بے طلب اللہ نے اسے بھیجا ہے پس بحکم لا ترد و لا تکد کے قبول کیا ایک چور نے گاؤمیش شیردار دیکھکے باخود کہا کہ اسے چرا لیجیے الغرض ہر شب کو صومعۂ زاہد کا ارادہ کیا اتفاقاً ایک دیو بھی بشکل آدمی بن کے ذرد کے ساتھ ہوا ذرد نے کہا کہ تو کون ہی اور کہان جائیگا اوسنے کہا کہ مین دیو ہون بشکل آدمی بنکر صومعۂ زاہد کا قصد رکھتا ہون کہ اکثر لوگ اوسکی برکت تلقین سے طریقۂ توبہ و تقوے مین کامل بن گئے مین چاہتا ہون کہ اگر فرصت پاؤن تو اوسے قتل کرون تا سبیل ہدایت مسدود ہو جاے یہ ہی حال میرا جو سنا تو اب تو بتا کہ تو کون ہی اور تیرا حال کیا ہی ذرد نے کہا کہ مین عیار پیشہ ہون اور شب و روز اسی فکر مین پھرتا ہون کہ کسی کا مال پاؤن تو اوسے چرا لیجاؤن اور داغ حسرت دل پر رکھون بلکہ آج اسلیے آیا ہون کہ زاہد کی بھینس کہ خوب شیردار ہے اوسے چرا لیجاؤن اور صرف معاش کرون دیو نے کہا ع اے جان جہان تو یار مائی ❊ الحمد للہ کہ رشتۂ جنسیت کا تجھ مین مجھ مین مستحکم ہی اور میرا مشرب اور تیرا ایک ہی شب کو دونون صومعۂ زاہد مین آئے زاہد عبادت کرکے سو رہا تھا ذرد نے اندیشہ کیا کہ اگر دیو ارادہ زاہد کے مارنے کا کرے اور وہ فریاد کرے اور مردم ہمسایہ دوڑ پڑین تو مطلب میرا فوت ہو جائیگا اور دیو نے خیال کیا کہ ذرد جبکہ بھینس لیچلے گا تو دروازہ کھولیگا اوسکی آہٹ سے اگر زاہد جاگ اوٹھا تو مارنا زاہد کا توقف مین پڑیگا دیو نے کہا کہ اے ذرد اندک تامل کر کہ مین پہلے زاہد کو قتل کرون اسکے بعد تو مطلب اپنا کر ذرد نے کہا کہ مین پہلے گاؤمیش کو خانۂ زاہد سے باہر لیجاؤن اسکے بعد زاہد کو مارنا یہ قصہ ان دونون مین پڑا آخر دونون کا مقال جدال کو پہونچا ذرد نے اوس

جھگڑے مین زاہد کو آواز دی کہ اے زاہد غافل ہوشیار ہو کہ دیو تیرے مارنے پر مستعد ہے
دیو نے کہا کہ یہ دزد تیری گاؤ میش چرائے لیے جاتا ہے زاہد انکے عربدہ و شور انگیز سے بیدار ہو کر
چلایا مردم ہمسایہ دوڑے اور یہ دونون بھاگ گئے نفس اور مال زاہد کا دشمنون کے خلاف سے
محفوظ رہا **بیت** چو در لشکر دشمن افتد خلاف ✤ تو بگذار شمشیر خود در غلاف ✤ جب تقریر
کہ تیسرے وزیر نے بات تمام کی پہلا وزیر آشفتہ ہوا اور کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ زاغ مکر و فسون سے
تمہین فریفتہ کرکے خراب کریگا زنہار غفلت نہ کرو اور پنبہ پندار و غفلت گوش ہوش سے نکال ڈالو
عاقلون نے تاکید کی ہے کہ کلام دشمن پر کبھی اعتماد نہ چاہیے یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ عداوت اصلی دل سے
ہرگز محو نہین ہوتی ہے دشمن ہزار رنگ سے دھوکا دینے کے واسطے چاپلوسی سے پیش آئے
مگر اوسے سراپا دغا اور فریب سمجھا چاہیے طرفہ تر یہ کہ مین سبکو اوسکے فریب پر گرویدہ پاتا ہون
حال تمہارا اوس دروگر کے مانند ہے کہ گفتار زن بدکردار پر فریفتہ ہوا بادشاہ نے پوچھا کہ یہ
ماجرا کیا تھا **حکایت** کہا کہتے ہین کہ شہر سراندیب مین دروگر تھا کہ خوبی کسب مین حد
کمال کو پہونچا تھا اور ایک عورت رکھتا تھا نہایت حسن و جمال سے غیرت پری تھی **بیت**
نگارے دلفریبے جان گدازے ✤ پری پیکر بتے عاشق نوازے ✤ دروگر از بس اوسکا مائل
تھا لیکن وہ در پردہ دروگر سے کنارہ اور غیرون کے تیر کی گھائل تھی اور اوسکے ہمسایہ مین
ایک شخص تھا کہ سرو رعنا ایسے ہی قد کی صفت ہے **نظم المولفہ** دونون عذار رشک مین خورشید
و ماہ کے ✤ آہو تمام صید ہین چشم سیاہ کے ✤ سب مرغ جان اسیر ہین زلفون کے دام مین ✤ سب
مرغ دل شکار ہین تیر نگاہ کے ✤ ایکدن نظر انکی باہم دوچار ہوئی یہ دونون آپسمین فریفتہ ہوئے
القصہ نامہ و پیغام سے کام بعیش و آرام پہونچا اور مدام اسی وتیرے پر داد عیش و دیتے تھے وہ لوگ
کہ اسکے وصال کی تمنا مین مانند سیماب کے بیقراری کیا کرتے تھے اور شبانہ روز اسکے ہر حال کی
جاسوسی مین رہتے تھے آخر اس قصے سے مشروحا آگاہ ہو کے اور آتش رقابت کا نون سینہ مین
شعلہ زن ہوئی لہذا اس حال سے دروگر کو خبردار کیا ہر چند دروگر خندان غیرت وار نہ تھا
مگر اس صدد مین ہوا کہ اس بات کو دریافت کرے عورت سے کہا کہ مجھے ایک منزل پر کچھ ضرور
کام ہے ہر چند دور نہین ہے مگر چند روز اوسی جا رہونگا کچھ توشہ پکا دے تو مین جاؤن عورت نے

انکار ہی سے رو کر کہا کہ مجھے مفارقت ایک دن کی بھی گوارا نہین ہو لیکن ضرورت سے مجبور ہون
چند روٹیان پکاکر حوالے کین درودگر رخصت کے وقت کہنے لگا کہ شب کو دروازہ خوب بند کرنا
اور اسباب بہت محافظت سے رکھنا کہ مبادا میری غیبت مین کوئی چور دست برد کرے غرض کہ
بعد قیل وقال بسیار درودگر روانہ ہوا اور اوسنے فوراً یہ مژدہ یار کو بھیجا کہ آج گھر اغیار سے
خالی ہو بیت آج اس باغ مین سب گل ہین کوئی خار نہین * جلد آ یار کہ اب نام کو اغیار
نہین * جوان نے کہلا بھیجا کہ پہر رات کے بعد آونگا عورت نے اسباب مہمانی اور سامان عیش
وشادمانی مہیا کر رکھا تھا اور انتظار وقت کی بیٹھی درودگر سر شام گھر کے ایک کونے مین آچھپا جبکہ
وہ جوان آیا دیکھا اوسنے کہ دونون ہم آغوش ہوئے اور بوس وکنار ہزار ناز ونیاز اور
کلمات تعشق اور عہد وپیمان وفاداری بسوگند بیان کرتے ہین جبکہ بعد اختلاط کے دونون
خوابگاہ مین گئے درودگر آہستہ آہستہ اسلیے نزدیک آیا کہ تماشاے بوس وکنار تو دیکھ چکا
اب تماشاے مباشرت معاینہ کرے ناگاہ نظر اوس عورت کی اس درودگر کے پاؤن پر پڑی
سمجھی یہ کہ جانا اسکا محض بہانہ تھا اپنے یار سے کہا کہ ماجرا یہ ہو اب تو یون کہنا اور مین یون کہونگی
اوسنے پوچھا کہ تو مجھے بہت چاہتی ہو یا اپنے شوہر کو اوسنے کہا کہ اے نادان اگر سچ پوچھتا ہو
تو یہ ہو کہ عورتون کو اکثر بجہت غلبۂ شہوت یا بواسطہ لہو ولعب یا بسبب کسیکے ورغلانے کے
ایسا اتفاق ہوجاتا ہو لیکن جب وہ حاجت روا ہوچکتی ہو فی الحال پھر کچھ نسبت اوسے آشنا سے
باقی نہین رہتی ہو اور شوہر بمنزلہ روح وبصر کے ہو اور عورتون کو جان ودل سے شوہر زیادہ تر
عزیز ہوتا ہے چنانچہ ایک مین ہون کہ وہ موجود اس جا نہین ہے اور مین جسوقت دھوکے سے
اور بہکے ورغلانے سے تیرے دام مین پھنسی اونکا خدا جزا کرے مین اوسکی پاپوش کے برابر
تجھے نہین سمجھتی ہون اور اسوقت اتنی پشیمان ہون کہ مرجانے پر راضی ہون ہر چند اپنی مین نے
عزت برباد نہین کی ہو فقط بنا جاری بوس وکنار تونے کیا ہو لیکن مار سیاہ اگر میری بغل مین
ہوتا تو مین راضی ہوتی پر تجھسے راضی نہین ہون اور اپنے شوہر کے بغیر یہ بستر مجھے آتش سوزان سے
بدتر ہے موئے نے کہا کہ حق بجانب تیرے ہے اور تو سچ کہتی ہو لیکن مین تو بدکار نہین ہون
فقط تیرے دیدار اور بوس وکنار کا خریدار ہون جسوقت درودگر بے غیرت وبے عقل نے

یہ حکایت عورت کی زبان سے سنی شفقت اور رافت اوسپر غالب آئی اور دل مین کہا کہ مین بد
تھا کہ اس عورت سے بدی کرتا مگر خیر گذری کہ نزدیک اللہ کے گنہگار نہ ہوا یکیا گمان بد تھا
کہ مین اوسکے حق مین کرتا تھا وہ بیچاری میرے عشق مین نزار و بیقرار ہے اور اس محبت و جان
نثاری کے ساتھ اگر کوئی خطا بھی اوس سے صادر ہوتی تو مضائقہ کیا تھا کہ کچھ کمس تو نہ جاتی اور
اوسکے سوا کون آفریدہ جہان مین خطا و نسیان سے خالی ہے بموجب مصرع کسی کجاست کہ دامان
و نیا لودہ است ✤ مین نے بیہودہ آزار رنج اوٹھایا اب صلاح یہ ہے کہ عیش اوسکا منغص
نکرون اور اوسکی آبرو شخص غیر کے روبرو خاک مذلت مین نہ ملاؤن کہ یہ عمل اوس سے
ناچاری سہوا ہے مجھے چاہیے کہ نظر اوسکے ہنر پر رکھون نہ عیب پر بموجب بیت کے
بیت گر ہنرے داری و ہفتاد عیب ✤ دوست نہ بیند بجز آن یک ہنر ✤ یہ دل مین
سمجھکر اوسی تخت کے تلے دم بخود لیٹا رہا جسوقت کہ علم شب تار نگونسار ہوا اور آفتاب عالم افروز
نے گوشۂ مشرق سے پیش خیمہ نکالا مرد بیگانہ اپنے گھر گیا اور عورت نے بالاے تخت آپ کو
نگونسار سونے مین ڈالا مرد دوگر باہستگی تخت کے تلے سے نکل کے عورت کے پاس آ بیٹھا اور
بتلطف تمام غبار ملال اوسکے خاطر سے پاک کرنے لگا نرم نرم اپنے ہاتھ بکمال محبت اوسکے بدن پر
پھیرتا تھا کہ زن پر فریب کی آنکھین کھلین اور شوہر کو دیکھ کے جلدی سے اوٹھی اور یہ شعر
گویا کا پڑھا قطعہ شب فراق مین دم بھر نہ مجکو خواب آیا ✤ لبون پہ آہ تو آنکھون مین
خون ناب آیا ✤ عجیب صبح مبارک نے اب کیا ہے طلوع ✤ کہ میرا ماہ بھی ہمراہ آفتاب آیا ✤ پوچھا
کہ سلامتی سے کب تشریف لائے کہا کہ جسوقت اوس مرد بیگانے سے تو دست و بغل تھی اور
اوسکے بعد معلوم کیا مین نے کہ یہ کام اپنے ارادے سے تو نے نہین کیا بلکہ مجبوری فریب سے لوگون کے
واقع ہوا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تم دونون مین محبت پاک ہے اوسوقت رنج دنیا مجھے
انصاف و مروت سے دور سمجھا مین اور جب سے کہ شفقت تیری بدل اپنے حال پر پائی اور
اپنی دوستی مین تجھے مستغرق دیکھا تب سے بہ یقین معلوم ہوا کہ تو اپنی زندگانی محض میرے لیے
اور بینائی میرے مشاہدۂ جمال کے واسطے چاہتی ہے اور یہ حرکت کہ تجھسے صادر ہوئی محض مکاروں کے
فریب سے ہوئی اس باعث سے تیرے اور تیرے دوست کے آرام کا لحاظ مجھپر واجب ہوا تو دل

خوش رکھ اور کچھ خوف وہراس نکر اور مجھے معاف کر کہ مین نے اول تیری طرف گمان بد کیا تھا بارے
الحمد للہ کہ خیال میرا باطل تھا اور تو ایسی نہ تھی جیسا کہ میرا ظن تھا عورت مکارہ نے شرم وحیا سے
معذرت اپنی بے اختیاری اور خطا کی چاہی اور اظہار تعشق شوہر کرتی تھی اور نجار اپنی خطا
معاف کرواتا تھا اور یہ بیت تکرار کرتا تھا بیت کی تجھسے بدگمانی مین نے بڑی خطا کی ٭
کر دے معاف اے بت تجکو قسم خدا کی ٭ یہ مثل اسلیے بیان کی گئی ہے کہ تم درودگر کے مانند کلام
فریب آمیز پر اوسکے فریفتہ نہو اور عیوب ظاہر کو ہنر نہ سمجھو تا اس زاغ مکار کے کلام پر تم فریب نہ کھاؤ
اور اسکے مکر وشعبدہ پر بھول نہ جاؤ کہ اس سے بوے خون مجھے آتی ہے اور سو وقت ہے سکا فریب تمپر ظاہر
ہوگا کہ چارۂ کار اختیار سے باہر ہو جائیگا بیت بقول خصم بداندیش غرہ نتوان شد ٭ کسیکہ کرد
چنین عاقبت پشیمان شد ٭ اور دشمن دانا جبکہ دوری مسافت مین کچھ قابو نہین پاتا ہے
کسی حیلے سے آپ کو نزدیک پہونچاتا ہے اور نفاق ومدارا سے محرم راز بنجاتا ہے جسوقت اونکے
راز اور چارہ کار پر مطلع ہوتا ہے فرصت پاکے ایسا زخم کاری لگاتا ہے کہ صاعقۂ آتشبار کے
مانند دشمن کے خرمن ہستی کو جلا دیتا ہے زاغ نے کہا کہ اے وزیر صاحب تدبیر چشم خدا بین سے
دیکھ اور خواہش نفس سے ایسا ظلم نکر کہ خدا اور مردان خدا پسند نکرین اور بھلا انصاف تو کر
کوئی عاقل ایسا حیلہ اپنے حق مین پسند کریگا کہ مرتبۂ وزارت سے قصداً اس ذلت مین پڑے
کہ پر وبال نچواکے لشکر دشمن قوی مین آپ کو ڈالے اگر بادشاہ رحیم مزاج نہ ہوتا تو اب تک
مجھے زندہ وسلامت نہ چھوڑتا اور اس سے مجھے کیا فائدہ تھا کہ دیدہ ودانستہ امر موہوم کے
واسطے ایسا حیلہ کہ پیش بجا یا نہ جاے کر کے اپنی ہلاکت سر دست قبول کرتا اور ایسا ستم
اپنے حق مین روا رکھتا کہ غیر کی آسایش کے واسطے اپنی موت اس ذلت سے قبول کرتا
تو مجھسے زیادہ کون احمق جہان مین ہوتا بلکہ طفل دہ سالہ تا پیر صد سالہ کوئی ایسے حیلے کو
پسند نہ کریگا سب زاغ جانتے ہین کہ یہ خواری باختیار مین نے قبول نہین کی ہے اور
کیا بادشاہ کے جاسوسون نے خبر نہ دی ہوگی کہ تمام لشکر میرے واسطے متاسف اور روتا
تھا کیونکہ مین نے عمر بھر کسیکو رنج نہ پہونچایا ہے بلکہ ہمیشہ بادشاہ سے جرائم
مخلوقات کے عفو کرواتا رہا ہون اگر یہ بات عمداً مین کرتا تو تمام لشکر اور میرے

اقربا کا ہمکو گریہ وزاری کرتے بلکہ سب کی تشفی ہوتی کہ حکمت علمی کے واسطے یہ امر کیا ہی
ہرچند مین نے اپنے بادشاہ کو خیر خواہی سے نصیحت کی تھی مگر اوسپر یہ ثابت ہوا کہ یہ
بدخواہ بوموں کا ہی اور اونسے سازش رکھتا ہے اسلیے میرا یہ حال کیا اور اگر مین جھوٹا
ہوتا تو یہی کہتا کہ مین نے تمہاری خیر خواہی سے کہا تھا اور حاشا کہ مین نے تمہاری
خیر خواہی سے نہین کہا تھا مگر اوسنے یہی جانا کہ اس نوبت کو مجھے پہونچایا بلکہ اور
وزرا کہ میرے دشمن تھے سر عام اونھون نے یہی مشورہ دیا کہ اسے زندہ نہ چھوڑا
چاہیے بادشاہ نے کہا کہ بہتر یہ ہی کہ تڑپ تڑپ کے اپنے دوستون کے آگے مرے
تو اچھا ہے اے وزیر کچھ تو خوف خدا کر اور انصاف سے نہ گذر اور بموجب اس رباعی
کے عمل کر رباعی گر بر سر نفس خود امیرے مردی ÷ ور بر دگرے خردہ نگیری مردی
مردی نبود فتادہ را پاے زدن ÷ گر دست فتادہ بگیری مردی ÷ وزیر نے کہا کہ اے
زاغ مکار یہ بات کچھ نئی نہین ہے جو تونے کی ہے آگے بھی لوگون نے ایسے کام بلکہ
اسسے بھی زیادہ کیے ہین کہ ہلاک دشمن کے واسطے اپنے اوپر بڑی بڑی عقوبتین گوارا
کی ہین اس تصور سے کہ ولی نعمت کی کاربراری مین جان بھی جا دے تو مضائقہ نہین
ہے کہ ایک دن مرنا ہے بلکہ نام حق گزاری کا تنہا جریدہ روزگار پر باقی رہیگا جیسا کہ
اوس بندر نے آپ کو ہلاک کیا اور انتقام یارون کا لیا بادشاہ نے پوچھا کہ یہ قصہ
کیونکر تھا حکایت کہا کہ گروہ بندرون کا ایک جزیرے مین کہ جہان میوہ تر و
خشک بہت تھا اور ہواے خوب دمرغوب تھی رہا کرتا تھا ایکدن چند بزرگ اس
قوم کے ایک درخت کے سایے مین باہم بیٹھے حکایت ہر طرح کی کرتے تھے کہ اتفاقاً ایک
خرس اوس راہ سے گذرا اپنے دل مین کہا کہ یہ بات روا نہین ہے کہ مین کوہ مین از بسکہ
بامل تنگ گذران کرتا ہون اور ہزار محنت سے بیخ گیاہ حاصل کرکے شکم پروری
کیا کرتا ہون اور بندر اس جزیرے مین ایسی ہواے خوب اور میوہ زار مین باادل
شادمان بسر کرتے ہین اور مین کہ اونسے قوی تر اور بہتر ہون اس ذلت سے گذران
کرتا ہون یہ ہمت کے خلاف ہی بیت تعبان دربہار وصل دل بشگفتہ ہمچون گل ÷

چرا من در خزان ہجر بے برگ و نوا باشم + اس فکر کے بعد خرس نے جماعت بوزینہ
مین جا کے چاہا کہ سبکو درہم و برہم کرکے اس جزیرے سے بھگا دے اور ذخیرہ اونکا
کھا لے دیکھتے ہی سب بندر چلائے فوراً ہر طرف سے جوق جوق سب جمع ہو گئے اور
خرس کو یہانتک کاٹا اور نوچا کہ از سر تا پا مجروح اور خون آلودہ ہو کر خوار او پشیمان
کوہستان کو بھاگا اور وہان پہونچ کے غوغا کیا خرس سب جمع ہوئے اور حال پوچھا
خرس نے صورت ماجرا بیان کی خرسون نے کہا کہ وا ے ناموسی کہ بوزینہ ضعیف الجثہ
خرس قوی ہیکل کو یہ ذلت دین کبھی ایسی ذلت ہمارے قوم کو نہین ہوئی تھی یہ بدنامی
قیامت تک اس قوم کے ذمے پر باقی رہیگی آخر خرسون کی رگ حمیت غرور حرکت مین
آئی اور بعد لاف و گزاف یہی مشورہ ٹھہرایا کہ ہم سب جمع ہو کے ایسا شبخون مارین کہ ایک
بندر سلامت نرہے بیت ہمن عدو ما نند روبہ شیر ہم + ایک حملے مین کرینگے زیر ہم
جبکہ شب ہوئی لشکر ریچھون کا جزیرۂ بوزینہ پر متوجہ ہوا اضطراراً بندرون کا بادشاہ
اس روز ایک اور صحرا کی طرف شکار کو گیا تھا اور شب کو بھی اوسی جنگل مین قیام کیا
تھا تھوڑے سے بندر اوس جزیرے مین آرام کرتے تھے جبکہ فوج خرسون کے مانند
مور و ملخ کے وہان پہونچی اکثر بندر قتل ہو گئے کم تھوڑے سے جو خستہ و مجروح باقی تھے
جا بجا بھاگ گئے ریچھون نے جو جزیرہ دلچسپ اور میوہ دار خالی پایا اوسی جا قرار کیا
اور اوسی خرس ستم رسیدہ کو اپنا امیر کیا بندرون نے جو میوہ کہ مدت دراز مین جمع کیا
تھا ایکدم مین ریچھون نے کھا ڈالا جبکہ صبح ہوئی بادشاہ بندرون کا اس حال سے
غافل ہو متوجہ اپنے جزیرے کا ہوا بندر خستہ و پریشان جو باقی رہے تھے راہ مین بادشاہ
کو ملے اور داد خواہی کی بادشاہ نے اس ماجرے سے اطلاع پا کے انگشت حیرت
دانتون مین دابی اور کہا کہ ہاے ملک موروثی مفت ہاتھ سے گیا اور افسوس کہ بخت
نے برگشتگی کی اور دولت بے اعتبار نے منھ پھیر لیا سچ کہا ہے کہ فریب آباد دنیا پر اعتماد
کرنا نہ چاہیے اور اسی طرح اور بندر بھی اپنی قوت مال و منال اور اہل و عیال پر گریہ
زاری کرتے تھے اون بندرون مین میمون نام ایک بندر تھا کہ فضیلت و حکمت مین

نہایت آراستہ اور مرتبہ کیاست مین سب گروہ سے برگزیدہ تھا اور بادشاہ ہمیشہ اوسکے مشورے پر کام کرتا تھا نظم این روشندلے صاحب ضمیرے + بتدبیر درست اقلیم گیری + عطارد بجاکرش در خامہ رانی + زحل شاگرد او در نکتہ رانی + میمون نے جبکہ بادشاہ کو حیران اور یارون کو سرگردان دیکھا نصیحت کی اور یہ قطعہ پڑھا قطعہ در بلا تا جزع مکن کہ از ان گوزیاق ست گوش کن از من + اولاً دوستان شوند ملول + ثانیًا شادمان شود دشمن اور کہا کہ جزع کرنا بندہ خدا کو صواب اندیشی سے محروم رکھتا ہی اور بے صبری اور سبکی کے ساتھ مشہور کرتا ہی اور ایسے مواقع مین سوا فضیحت کے اور کسی مین فائدہ نہین ہی ایک صبر اور دوسرے ثبات کہ صبر و ثبات وہ درخت ہین کہ میوہ مراد بار لاتے ہین بحکم اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ یعنے صبر کلید ہی ابواب نجات کی نظم کلید درِ گنج مقصود صبر است + در بستہ انگس کہ بکشود صبر ست + از آئینہ سینہ دردمندان + غبار ستم آنکہ بزدود صبر ست + اے بادشاہ رائے نیک اور تدبیر درست سے ہزار سالہ غم ایک ساعت مین رفع ہوتا ہے بیت توان بہ مرہم تدبیر نیک و رائے صواب + جراحت دل صدپارہ را دوا کردن + بادشاہ نے پوچھا کہ اس قسم کی تدبیر کیا ہی میمون نے خلوت چاہے اور اسکے بعد کہا کہ خرسون نے میرے عزیز اور فرزند سب قتل کیے ہین اب مجھے انکے دیدار کے بغیر زندگی سے لذت اور نہ دولت سے راحت ہے بلکہ یہ زندگی ہزار درجہ موت سے بدتر ہے آخر اس غم سے گھل گھل کے مرجاؤنگا چاہتا ہون کہ جتنا جلد تر اس مضیق تعلقات سے مخلصی پاکے راحت عقبیٰ حاصل ہو وا تنا ہی بہتر ہے اسلیے چاہتا ہون کہ ایسی تدبیر کرون کہ اس گروہ ناخدا ترس سے انتقام دوستون اور عزیزون کا اسطرح لون کہ یہ نقش میرا جریدہ روزگار پر تا قیام قیامت باقی رہے اور اگر اس تدبیر مین مارا بھی جاؤن تو بھی دو حال سے خالی نہین ہے ایک یہ کہ حق نمک بادشاہی سے سبکدوش ہون کہ جان نثاری سے بہتر نمکخوار کے لیے کوئی عمل نہین ہے اور دوسرے عزیزون اور فرزندون سے جلد ملتا ہوگا بادشاہ نے کہا کہ اے میمون لذت انتقام کی کام حیات کو البتہ شیرین کرتی ہے اور ذوق غلبے کا دشمن پر واسطے آسایش زندگانی کے مطلوب ہوتا ہے اگر تو خواہان

جزع — نغمہیت بے صبری
۱۲ صبر — ۱۲ فراخی
مضیق — تنگ ۱۲ سبکدوش — ۱۲ تنگی یا ظرف یعنی جامہ تنگی ۱۲ بمعنی رفع نقص بعنی تنگی

تجھے ان صورتون سے کیا فائدہ ہے دوسرے تیرے بغیر تمام عالم میری آنکھون مین تیرہ ہو جائیگا اور بن تیرے ایسا انتقام میرے دل کو ہرگز خوش نکریگا وہ بات سوچ کہ جسمین تجھے مضرت نہ پہونچے اور مین المناک نہون میمون نے عرض کیا کہ اے شہریار نامدار یہ حال کہ مین رکھتا ہون اس صورت مین موت کو لاکھ درجے حیات پر ترجیح ہے کس لیے کہ نور آنکھون کا فرزندون کے تماشاے جمال سے متعلق ہوتا ہے سو اونھون نے اپنا منھہ نقاب تراب مین چھپالیا اور خرمن جمعیت میرا تندباد فنا نے برباد کر دیا اور قوام معیشت کا کہ مال و منال سے تعلق رکھتا ہے تاراج دشمن مین تلف ہوا سو اس کا بھی اندیشہ کچھہ نہ تھا جو فرزند اور عزیز سب سلامت رہتے اب بجز موت کوئی چیز میرے دل کو آرام نہ دیگی اس سے یہ بہتر ہے کہ حق گذاری ولی نعمت کی بجالاؤن اور سبب قوم کہ مجروح دل اور خستہ خاطر ہے مرہم انتقام دشمن سے اونکے زخمون کو التیام دون اور نقد جان دیکے متاع نیکنامی خریدون بیت بنام نکو گر بمیرم رواست + مرا نام باید کہ تن مرگ راست + بادشاہ کو چاہیے کہ میری موت سے دریغ نکرے بلکہ جب بزم عیش مین بیٹھے تو میری وفاداری کو یاد فرماوے بادشاہ نے کہا کہ کون حیلہ ٹھہرایا ہے میمون نے کہا کہ انکو ایسے ریگستان مین ڈالون گا کہ باد آتشبار دہان وزان ہوگی اور ایک قطرہ آب کسی طرح دستیاب نہوگا تڑپ تڑپ کر جان دینگے کہ نوع انکی از بس حار مزاج ہوتی ہے تاب اونکے حرارت کی نہین لاسکتی ہے چہ جائیکہ وہ گرمی اور لو کا چلنا اور پانی کا نہ ملنا غالب ہے کہ میری راے صواب سے نزدیک ہو اور یہ تیر تدبیر ہدف مراد پر پورا بیٹھے اب صلاح یہ ہے کہ بادشاہ سب بندرون کو حکم دے کہ دونون کان میرے نوچ ڈالین اور ہاتھہ پانون توڑ کے اوسی اپنے جزیرے کے قریب پھینک دین اور بادشاہ اس جزیرے کے گرد و پیش سب بندرون کو پریشان کردے کہ مخفی رہین دور دراز انتظار کیجیے تیسرے دن بفراغت تمام اپنے مسکن پر متمکن ہو جیے اور اسمین مطلقاً شبہہ اور تردد نہ کیجیے کہ اونمین سے ایک بھی زندہ و سلامت نہ رہیگا بادشاہ نے

بموجب صلاح میمون کے حکم زادہ سب عمل مین لائے اور بادشاہ بندرون کو منتشر کرکے آپ
ایک گوشے مین چھپ رہا میمون نے تمام شب ایسے نالۂ جان خراش کیے کہ دل سنگ اوسکے
اضطراب سے آب ہوتا تھا اور کوہ اوسکی صداے الم ناک سے فریاد کرتا تھا صبح وقت شاہ انجم
نے تکیہ گاہ خاور سے سریر گردون پر قدم رکھا بادشاہ خرسون کا خواب ناز سے اوٹھکر دیوان
عام مین آیا اور وہ نالۂ زار سنکے اوسکی طرف روانہ ہوا دیکھا کہ ایک بندر خستہ حال ہے پوچھا
کہ تو کسکی جفا کا پامال ہے اوس نے احوال اپنا مشروحاً بیان کیا باوجودیکہ سخت دل تھا اوسپر
بھی مہربان ہوا اور کمال شفقت سے استفسار حال کرکے تاسف کرنے لگا میمون نے
فراست سے پہچانا کہ بادشاہ ریچھون کا یہی ہے دعا اور ثنا شروع کی بعد ادا ے مراسم بادشاہی
کہ لائق بادشاہان جلیل القدر کے ہوتے ہین عرض کیا کہ مین وزیر ہون بندرون کے
بادشاہ کا اتفاقاً اوس روز مین بھی بادشاہ کے ساتھ شکار کو گیا تھا اور وہ شب اوسی جنگل مین
بسر ہوئی دوسرے دن بقیۃ السیف پہونچے اونھون نے حال شبخون کا بیان کیا بادشاہ
کو کہ ہمیشہ سے میری تدبیر پر اعتماد تھا تدبیر اس مہم کی بھی مجھسے پوچھی مین نے خیر خواہی سے
عرض کیا کہ پہلے اس طرف سے خطا صادر ہوئی کہ اپنے سے بہتر اور مہتر کو ذلیل کیا یہ
دور اندیشی سے بہت دور تھا بقول سعدی علیہ الرحمۃ بیت ہر کہ با فولاد بازو پنجہ
کرد * ساعد مسکین خود را رنجہ کرد * اور اوسکی سرہنگ جو پائی سو حضور کے ملاحظے مین
آئی اب صلاح یہ ہے کہ معذرت سے پیش آؤ اور کمر خدمتگاری الصدق وصفا مستحکم باندھو
تا تمام عمر آسایش سے بسر کرو کہ جوانمرد عذر عاجز کا قبول کرتے ہین ورالا اب بھی اونکی عداوت
سے جانبری نہوگی کہ جہان سراغ تمہارا پائینگے پھر حال یہی بنائینگے اور تم کسی طرح
اونکے مرد میدان نہو سکوگے بادشاہ سخن میرا سنتے ہی آشفتہ ہوا اور حضور ہی کی شان مین
زبان طعن کھولی کہ وہ کیا چیز ہے مین ایک تدبیر مین نام و نشان اس قوم بے خرد کا صفحہ ہستی
سے مٹا دونگا مین نے دوسرے بار خیر خواہی سے تکرار کی حکم دیا کہ اسکے کان کاٹ کے
خستہ اور مجروح ہاتھ پانون توڑ کے اوسی جزیرے مین پھینکدو کہ جہان کا یہ ہوا خواہ ہے
وہین جائے ہر چند مین نے عذر کیا کہ اے بادشاہ مین تیرا ملازم اور خیر خواہ ہون

اوسسے کیا کام ہے محض تیری خیر خواہی سے اتنا عرض کیا ہی کہا تو مقر او نہین کا ہوا خواہ ہے
کہ خیر خواہی کے پردے مین میری فوج کو ہراسان کرتا ہی اب جا اور اونکوا پنا حامی بنا غرض کہ یہ
حال میرا کیا کہ جو مشاہدے مین شہریار کے آیا غرضکہ عوض خدمتگذاری کا اوس بادشاہ کے نزدیک
دل آزاری تہا سو مین نے حاصل کیا یہ کہا اور گریہ دردناک شروع کیا بادشاہ دریچھون کا اگرچہ
غلیظ القلب تہا لیکن اتنا بر سر ترحم آیا کہ چند قطرے آنسوؤن کے آنکھون سے باہر لایا بادشاہ
نے پوچھا کہ اب لشکر بندرون کا کہان ہی کہا کہ ایک صحرا ہی کہ اوسے مرد آنا کہتے ہین اوسمین پناہ لی ہی
اور ہر طرف سے لشکر جمع کرتے ہین اور ساعت بساعت لشکر جرار خونخوار زیادہ ہوتا جاتا ہی
بادشاہ ریچھون کا یہ سنکے آشفتہ ہوا اور کہا کہ اے میمون اب صلاح کیا ہے مبادا ان بدکارون
سے آفت میری جماعت پر پہونچے میمون نے کہا کہ البتہ وہ کوتاہی نکرینگے مگر اونکی تدبیر
سہل ہے پر کیا کرون کہ میرے پانون توڑ ڈالے ہین والا عند الغفلت لشکر عالی کو اونکے
سر پر لیجاتا اور سزا اون ناحق شناسون کا ایک آن مین انکلو اڈالتا خرس نے کہا کہ جانتا ہون
کہ انکے حال اور مسکن سے تو خوب آگاہ ہے اگر میرا لشکر اون تک پہونچادے تو کمال تیرا
احسان اس گروہ پر ہو اور ہمیشہ تیرے خدمتگذار رہین کہ ہمارے فرقے مین شیوہ بیوفائی کا
نہین ہے اور جتنا تجھے آزار دیا ہے اوسکا انتقام تیرے ہاتھون سے لون تب میرا دل
خوش ہو میمون نے کہا کیا کرون کہ چلنا ان پانون سے متعذر ہے اور حرکت کرنا ان پانون سے
متعسر بادشاہ نے کہا کہ مین تیرے لیے چلنے کی تدبیر کرونگا حکم دیا کہ امرا اور مقربان درگاہ
حاضر ہون جبکہ سب حاضر ہوئے صورت حال ظاہر کرکے کہا کہ آمادہ رہو کہ مین آج کی رات
دشمن پر شبخون جاؤنگا آخر شب کو میمون کو ایک خرس کی پیٹھ پر باندھ کے اوسکی نشاندہی
پر روانہ ہوئے تمام شب اوس بیابان ہولناک مین چلے آخر کو وہان لے گیا کہ جہان بجز سنگون
بجز ریگ رو ان نام پانی کا نہ تہا کہ کبھی بھولے سے اوس دیار پر ابر گذرا تہا اور کوئی ذیحیات
اوس وادی مین کبھی وارد ہوا تہا اور موسم گرمی کا تہا اسطرح سے باد گرم چلتی تہی کہ بدن
جلے جاتے تہے اور ریگ اوس کی آہنگرون کی بھٹی کی طرح شعلہ زن تہی اور کوئی گیاہ
اوس زمین شورہ زار سے مردم خوار مین کبھی روئیدہ نہ ہوئی تہی مثنوی بیابان وسیع ہو مخافت

ف غلیظ القلب وہ کہ جسکا دل سخت ہو اور سنگینہ
ف ۲ جرار ... شور

ہمرگاہ کہ از وصد گونہ آفت + ہوا ایش آتش و آبش ہوا بود + زنیش سنگ و سنگ آہن رباہ بود +
میمون نے کہا کہ آفتاب برآمد نہونے پائے کہ کام بندرونکا تمام کرو خرس جلدی سے اوس میدان
مین در آئے جلد جلد آگے کو دوڑے جاتے تھے اور میمون کہتا تہا جلدی کرو اور جلدی پہونچو
کہ غفلت مین سب کو مارلین القصہ جبکہ آفتاب نکلا یہ سب وسط میدان مین پہونچے تمام رات
کے چلے اور تہکے آخر ماندے ہوکے ایک جگہ بیٹہہ گئے اور بندرونکا کچہ سراغ نہ ملا اور میمون
افسون اور افسانے مین یہانتک اونکو لگائے رہا کہ آفتاب بلند ہوا اور ہوا مین ایسی گرمی
شروع ہوئی کہ آنکہہ اوٹہا کر جو کوئی ہوا کی طرف دیکہتا تہا بینائی جاتی رہتی تہی اور جو کوئی
قدم زمین پر رکہتا تہا مانند موم کے پگہل جاتا تہا دمبدم سموم سوزندہ نے بڑہنا آغاز کیا اور
ہرایک بیتابی سے سر دہنے لگا خرسون کے بادشاہ نے میمون سے کہا کہ بند کہان ہین اور
یہ کونسا بیابان ہے کہ اسکی ہیئت سے زہرہ آب ہوا جاتا ہے اور یہ کون سی آتش ہے
کہ دمبدم تیز اور تند ہوتی جاتی ہے میمون نے کہا کہ اے ستمگار دل آزار یہ میدان اجل ہے اور
یہ جو باد تیز و تند آتی ہے پیغام موت لاتی ہے سب خاطر جمع رکہو کہ اگر ہزار جان رکہتے ہو
تو ایک بہی سلامت نہ لیجاؤ گے ابہی کیا دیکہا ہے تمنے اب کوئی دم مین وہ ہوا گرم آتی ہے
کہ سبکو جلا کے خاکستر بناتی ہے یہ بات تمام نہ ہوئی تہی کہ ایک جہونکا باد سموم کا ایسا سوزندہ
آیا کہ تمام خرسوں کو مع میمون اور شاہ اور سپاہ ہلاک کر ڈالا ایک بہی زندہ و سلامت
اوس میدان ہلاکت گاہ سے باہر نہ نکلا تیسرے دن حسب الایماے میمون بادشاہ بندرونکا
مع لشکر اوس جزیرے مین داخل ہوا اور مسکن اغیار سے خالی اور مال اور اموال سے
بہرا پایا یہ مثل اس لیے لایا مین تا بادشاہ جانے کہ اہل کینہ نے انتقام کے واسطے اپنی
جان تک دی ہے اور قضیہ اس زاغ کا بہی مجہے اسی طرح پہ نظر آتا ہے اور بیشتر زاغونکی
آزمایش ہوئی ہے کہ یہ قوم فراست اور کیاست اور مکر و دغا مین ثانی اپنا نہین رکہتے ہین
اور مین نے جب سے کہ بشرہ اسکا دیکہا اور نظر پرستی ہے یقین کامل ہوا کہ راے اسکی
صواب سے قریب ہے اور خطا سے بعید اور جہانتک کہ گمان کیا جاے خرد اسکی اوس سے
زیدہ ہے اور اس سے جو کچہ ظہور مین آئے اوس سے تہوڑا جاننا چاہیے یہ شخص آفت دہر

ہو اس سے ڈرنا لازم ہے بلکہ جلد اسے چاشنی مرگ کی چکھانا ضرور ہے اور اگر اسکے قتل مین
تاخیر کی تو اپنی ہلاکت کے آمادہ ہو بومون کے بادشاہ نے جب یہ حکایت سُنی چین بجبین ہو
اور کہا کہ یہ کیا بیرحمی ہے کہ ایک فقیر کو ہماری ہواداری مین یہ آزار پہونچا ہو اور پھر اوسکی
آزار اور قتل کی تجویز کرین مگر یہ شعر سترجم کا نہین تو نے سُنا ہے بیت برا اوسکا ہو اجس نے
کسیکا کچھ برا چاہا + ہمیشہ دیکھے رہتے ہین ہم گردش مین گردون کو + اسکے بعد حکم دیا کہ اس
زاغ کو باآرام تمام اوٹھالاؤ وزیر نے عرض کیا کہ اے شہریار میری بات پر التفات نکیا
اور نصیحت میری کہ سراپا حکمت اور محض صواب تھی اوس سے روے قبول پھیر لیا تو نے
لیکن اتنا اور عرض کرتا ہون کہ اگر رکھنا اسکا منظور ہے تو اسے دشمنون کی طرح زندگانی کرنا
چاہیے اور بغیر آزمایش قرارواقعی کے اسکے مکر سے غافل نہوا چاہیے اور اتنا بہ یقین جاننا چاہیے
کہ یہ رنگ لانا اسکا بومون کے ضرر سے اور زاغون کے صلاح کار سے خالی نہین ہے اور
اگر پرورش ہے منظور ہے تو بطور نظر بندون کے اپنے سے دور رکھیے اور چند شخص
کار آزمودہ مخفی اسپر متعین رکھیے کہ ہر دم حرکات اور سکنات اسکے سمجھا بوجھ کے حضور اقدس
مین عرض کرتے رہین بادشاہ کو بات مطلق وزیر کی پسند نہ آئی اور وہ جو ہونی تھی وہی ہو
سمائی یعنے بادشاہ نے کارشناس کو اپنی خدمت مین باکرام تمام مختار کیا تو یہ ہمہ دان تھا
اسطرح سے مراسم خدمتگزاری بجالایا کہ کسی بوم کو ایسا سلیقہ نہ تھا پس تھوڑے عرصے
مین محرم راز اور مقرب درگاہ ہوا بادشاہ کو ہر بات مین اتنا خوش کرتا تھا کہ روز بروز مرتبہ
اوسکا بلند ہوتا جاتا تھا القصہ یہان تک نوبت پہونچی کہ وزیر اعظم ہوا اور اوسکی صلاح
کے بغیر کوئی کام خانگی اور ملکی جاری نہوتا تھا آخر کار مشارالیہ سلطنت اور مدار المہام
کل ولایت کا ہوا ایکدن سر محفل بادشاہ سے کہنے لگا کہ زاغون کے بادشاہ نے بموجب
مجھے آزار دیا ہے جبتک بدلا اسکا نہ لونگا ور دست برد معقول اوس گروہ ناحق کوش پر
نہ کرونگا زندگی مجھپر ناگوار رہیگی اور خواب و خور سے لذت نملیگی مگر مین نے بہت فکر کی کچھ
تدبیر نہین بن آتی ہے کہ کیونکر انتقام لون آخر الامر مرجانا کہ جب تک مین زاغون کی صورت
مین ہون مراد کو نہ پہونچونگا اور حکیم دانا سے یہ بات سنی ہے مین نے کہ جسکو ستمگار بیدادگر

رنج پہونچے اوسوقت اپنی موت پر راضی ہوا ور مرتے وقت جو دعا مانگے سو قبول ہو اگر بادشاہ کی
بہی صلاح ہو تو حکم کرے کہ میرے گرد انبار ہیزم کرکے آگ لگاوین جبکہ گرمی آتش کی مجہے پہونچے
اوسوقت دعا کرون کیا عجب کہ قادر توانا مجہے زاغ سے بشکل بوم کردے تو اوسکے بعد اوس
ظالم بد انجام سے انتقام قرار واقعی لون اوسوقت وہ وزیر بہی کہ اسکے مکر و فریب پر یقین رکہتا تہا
موجود تہا اوس نے کہا کہ اے بادشاہ یہ اسکا دوسرا شعبدہ ہے جو شخص کہ خبیث صورت اور
کثیف سیرت ہے اگر آگ مین اوسکو جلاوے یا آب سلسبیل سے دہووے تو بہی اوسکی
سیرت ناپاک اپنے طور پر برقرار رہیگی بیت زبد اصل نیکی مدارید امید + کہ زنگی نگردد
بشستن سفید + اگر بفرض محال اسکی ذات خبیث صفت طاوسی پیدا کرے اور عنصر
ناپاک اوسکا لباس ہیمرغی پہنے لیکن یہ اوسی طرح زاغون کی صحبت اور محبت کا مائل رہیگا
اوس مادہ موش کی طرح کہ صورت انسانی پائی تہی تو بہی اپنی اصل کی طرف مائل ہوئی
بادشاہ نے کہا کہ یہ قصہ کیونکر ہے تہا حکایت کہا کہتے ہین کہ زاہد مستجاب الدعوات
ایک چشمہ آب پر بیٹہا تہا ایک چیل چوہیا کو لیے جاتی تہی اتفاقاً اوسکے پنجہ سے چہوٹ کر
زاہد کے پاس آگری زاہد کو شفقت آئی اوٹہا کے دامن مین لپیٹ لیا اور گہر کو لایا کہ
مان اوسکی پرورش کرے پہر یہ خیال مین گذرا کہ اگر یہ جوان ہوا اور اہل خانہ کو مضر ہو جائے
تو اچہا نہین ہے اسلیے اللہ سے دعا کی فی الحال وہ لڑکی ہو گئی نہایت زیب طلعت خوش قامت
شگفتہ رو آشفتہ مو بیت آنکہ بر سرو زند طعنہ بقامت اینست + آنکہ برماہ کشد خط بغرامت
اینست + زاہد اوس دختر کو دیکہ کے بہت مسرور ہوا اور ایک مرید کو سپرد کیا تا مانند
فرزندون کے پرورش کرے مرید بموجب اشارہ پیر اوسکی پرورش مین سرگرم
ہوا تہوڑی سی مدت مین حد بلوغ کو پہونچی زاہد نے کہا کہ اے جان بابا اب جوان
ہوئی تو چاہتا ہون مین کہ گوہر پاک ترا رشتہ ازدواج مین منسلک کرون یعنے ترا نکاح
تیرے برابر والے سے کردون مگر تیری اجازت کے بغیر نہین ہو سکتا ہے جسے
کہ تو پسند کرے اوسکے سپرد تجہے کردون دختر نے کہا کہ شوہر چاہتی ہون تمام
اور توانا کہ قوت و انواع شوکت و قدرت اوسے حاصل ہو اور بزرگی مین درجہ

اور سر بہ بلند رکھتا ہو زاہد نے کہا کہ یہ سب صفتین سوا آفتاب کے اور غیر مین جمع نہین ہین
دختر نے کہا سچ ہے کہ وہ مغلوب کسی مخلوق کا نہین ہے صبح کو جب آفتاب نے مطلع طلوع
سے سر نکالا زاہد نے صورت حال اوس سے بیان کی کہ یہ دختر نہایت نیک صورت اور
پاک سیرت ہے چاہتا ہون کہ تیرے ساتھ جفت کردن کس لیئے کہ شوہر توانا اور باشوکت
طلب کرتی ہے آفتاب نے کہا کہ مجھسے قوی تر ابر ہے کہ ایک لکا اوسکا مجھے چھپا لیتا ہے
بیت آفتاب بدین بلندی را + پارۂ ابر ناپدید کند + زاہد نے ابر سے بھی سوال
کیا ابر نے کہا کہ اے زاہد قوت اور غلبہ میرا ہوا کے آگے کچھ حقیقت نہین رکھتا ہے
کہ اندک اشارے مین جدھر چاہتی ہے مجھے لیجاتی ہے زاہد نے جواب ابر کا مسلم جانا
اور ہوا سے بھی یہی سوال کیا ہوا نے کہا کہ قوت میری کوہ کے آگے کیا وقعت رکھتی ہے
کہ اگر ہزار بار میری قوت ارادہ کرے تو اوسکے وقائہ کو جنبش نہین دے سکتی ہے
زاہد نے کوہ کے آگے بعد اظہار ماجرا خواستگاری کی کوہ نے کہا کہ اے زاہد
میری قوت موش کے آگے چکارہ ہے کہ اوس کے ناخن اور دندان جگر خراش
سے دل اور سینہ میرا مشبک و ریش ہے اور کسی طرح اوسکے دفع پر قادر نہین
ہو سکتا ہون یہ سنکے دختر نے کہا کہ سچ ہے کہ موش کوہ پر غالب ہے لیکن مجھے آدمی
چاہیے کہ مین فی الحال آدمی ہون کہ مقارن اسی حال کے ایک موش پیدا ہوا چونکہ
دختر کا سررشتہ جنسیت اوسپر منتہی ہوتا تھا اس لیے میل تمام اوس موش کیطرف
پیدا ہوا اور زاہد سے کہا کہ مین مدت سے آرزومند ہم جنس کی ہون اب دعا کیجیے کہ
مین آدمی سے پھر موش بن جاؤن تا دست عشرت آغوش شوہر ہم جنس مین ڈالون
زاہد نے جبکہ رغبت موش اور دختر کی باہم درست پائی دست دعا اوٹھائے فی الحال
دعا زاہد کی مستجاب ہوئی اور بحکم کل شیٔ یرجع الی اصلہ کے طلوسا پکڑا یعنی وہ دختر پھر چوہیا
ہو گئی اور زاہد نے موش کے حوالے کی بیت جان من ہر چیز را با اصل خود باشد رجوع
ما چو از خاکیم مارا خاک میباید شدن + فائدہ اس مثل سے یہ ہے کہ جو کچھ کہ بمقتضائے
طینت اصلی ہوتا ہے اگر کسی عارضے سے اوسکا حال مبدل بھی ہو جائے آخر کو

لکا بالفتح روزن جھانپوسته زده چھپا سته ۱۲
مشبک عقل و دانا بالکسر و آراستگی ۱۲
چکارہ بیچارہ بالفتح ۱۲۵
مشبک بضم میم و فتح با سوراخ سوراخ وار
۱۲ وار ہرچیز را با اصل
رجوع کرتی ہے اصلی طرف

رجوع اپنی حالت اصلی پر کرتا ہے جبکہ وزیر سخندان معنی سنج نے اس مضمون کو تمام کیا بومون
کے بادشاہ نے اوسکی بات صدق پر محمول کی اور نظر عواقب امور پر فرمائی اور زاغ ہر روز
حکایات دلپذیر اور ہر شب افسانے بے نظیر بادشاہ کو سناتا تھا اور مشغلہا ے غریب اور
نکتہ ہاے عجیب ہر دم تقریر مین لاتا تھا یہانتک نوبت پہونچی کہ محرم اسرار خاص ہوا ایک دن
کارشناس سب کو دہوکا دیکر اپنے بادشاہ کے پاس آیا جبکہ فیروز نے کارشناس کو دیکھا
ہزار جان سے شاد ہوا بعد اداے مراسم محبت پوچھا کہ اے کارشناس کیا کما کر آیا
اوس نے عرض کیا کہ الحمد للہ جس واسطے کہ محنت اختیار کی تہی سو سب درست ہو چکا کہا
کچہ اسکا بیان کر کارشناس نے عرض کیا کہ اوس کوہ مین ایک غار ہے دن کو باد
سموم کے سبب سے گروہ بوم شوم کا اوس مین جمع ہوتا ہے اور اس غار کے نزدیک
ہیزم بے شمار خشک و تر جمع ہے بادشاہ فلانے دن دو پہر کے وقت سب زاغونکو
حکم دے کہ جلد اوس جگہ پہونچکے ہیزم خشک اوس غار کے منہ پر آہستہ آہستہ جمع
کرین اور اصلا کوئی آواز منہ سے باہر نہ نکالے جبکہ ہیزم جمع ہو چکے گی مین آگ اوسپر
رکہدونگا اوسدم سب زاغ ایک ہی بار اپنے بازوون سے ہوا دین تا وہ آگ بہڑک
اوٹہے جبکہ آگ بہڑکے گی جو بوم کہ باہر نکلیگا جل جائیگا اور جو اندر رہیگا دہوؤین سے
گہٹ کر کے مر جائیگا بادشاہ کو یہ تدبیر بہت خوش آئی کارشناس پہر جلدی سے بومون
مین آملا اور فیروز بہ روز معین سب زاغون کو لیکر کارشناس کی نشاندہی کے موافق
وہی تدبیر عمل مین لایا اور سب کام بومون کا تمام کر کے با فتح و ظفر مع کارشناس کے
پہر کر اپنی سلطنت پر متمکن ہوا اسکے بعد احترام اور اکرام کارشناس کا ہر روز ترقی کرنے لگا
ایک دن بادشاہ نے کہا کہ اے کارشناس اتنی مدت ساتھہ صحبت غیر جنس کے
کیونکر بسر کی تو نے مصرع ؏ روح را صحبت نا جنس عذابیست الیم + کارشناس نے
عرض کیا کہ یہ سچ ہے کہ دیدار نامناسب بدتر از جہنم ہوتا ہے لیکن اپنے مخدوم کی
فراغ خاطر کے واسطے جو محنت کہ پیش آئے عاقل کو لازم ہے کہ اوسپر استقلال کرے
اور صاحب ہمت کو چاہیے کہ مشقت اور اندوہ کے وقت دل کو ورطۂ اضطراب مین

نڈ اسلیے کیونکہ جو کام کہ عواقب اوسکا فتح اور نصرت سے نزدیک ہو اگر اوس کے
مبادی مین کیسا ہی رنج ہو تحمل کرے کہ کوئی گنج بے رنج حاصل نہین ہوتا ہے
اور گل بے خار ہاتھہ نہین آتا اور نادر اعتبار سے ساقط ہے لمؤلفہ بیت ہوتی ہی
غربت مین عزت پر بڑی امید اسکے بعد + رنج اوٹھائے کسقدر یوسف نے
کنعان چھوڑکر + بادشاہ نے کہا کہ کچھ بومون کی دانشمندی کا حال بیان کر وزیر نے
کہا کہ کوئی دانا اون مین نہ دیکھا الا ایک وزیر کہ میرے قتل مین مبالغہ کرتا تھا اور حکایت
عقلی اور نقلی برجستہ سے رہنمائی کرتا تھا مگر بادشاہ اور سب امرا اور سپاہ اوس وزیر کی
بات بے وزن جانتے تھے اور کہنا اوسکا خبث طینت اور حسد پر محمول کرتے تھے
اور یہ نہ سمجھے کہ یہ وہ شخص ہے کہ بادشاہ نے جسے سب زاغون مین ممتاز کیا تھا اور
شہرہ اوسکا عقل کا گوش زد سب کے تھا پس عجب کیا ہے کہ یہ شعبدہ اوسکا مکر سے ہو
احمق نے بلا امتحان مجھے اپنا رازدار کر دیا آخر دیکھا جو کچھ کہ دیکھا اور یہ بات سب عقلا
کے نزدیک مسلم الثبوت ہے کہ ہر کسی کو اور خاص بادشاہ کو چھپانا اسرار کا ضرور ہے
خصوصاً دوست نا امید اور دشمن بہ احسان سے واجب ہے قطعہ دوستے کز تو نا امید
بود + محرم خود مساز در ہمہ حال + با عدو غیر کز تو ترسان ہست + ہلینت اظہار سر خویش
حلال + بادشاہ نے کہا کہ میری دانست مین بومون کی ہلاکت کا سبب بومون کی ستمگاری
ہوئی ہو کارشناس نے کہا کہ سچ ہے جس بادشاہ نے کہ طرح ظلم کی ڈالی غالب
ہے کہ بنیاد اصلی دولت کی جلد منہدم ہو جائے کیونکہ بقا سلطنت کی ظلم کے ساتھہ
جمع نہین ہوتی ہے مثل عرب کی ہے الملک یبقی مع الکفر ولا یبقی مع الظلم اور حکما کا
اسپر اتفاق ہے کہ جو کوئی چار کام کرے چار چیز کا امیدوار رہے پہلے جو کوئی گنہگاری اختیار
کرے اپنے اور اپنی دولت کی ہلاکت کا امیدوار رہے دوسرے جو کہ رنڈیون کی صحبت کا حریص ہو
رسوائی کا آمادہ رہے تیسرے جو کہ کھانے مین زیادتی کریگا بیماری کا منتظر رہے چوتھے جو کوئی کہ شریران زمانہ کے اوپر اعتماد کرتا ہے ملک
اوسکا جلد قبضۂ دشمن مین جاتا ہے اور یہ بھی حکما کا قول ہے کہ چھہ شخص چھہ
چیز کی طمع نہ رکھین پہلے بادشاہ ظالم امید دولت پائدار کی نہ رکھے دوسرے شخص متکبر

ملک باقی رہتا ہے ساتھ کفر کے اور نہین رہتا ہے ساتھ ظلم کے

نیکنامی اور کسی کے دوست ہونے کی طمع نہ رکھے کہ اوس سے لوگ کبھی بدل دوستی نہ کرینگے
بلکہ پیچھے اوسے بدی سے یاد کرینگے تیسرے یہ ہے کہ شخص بدخلق کے کم تر دوست ہوتے مین
بلکہ متنفر رہتے ہین چوتھے خیرہ رو بے ادب مرتبۂ جلیل کا امیدوار نہ رہے کہ بے ادب ہمیشہ
ریشونکی نظر مین ذلیل رہتا ہے پانچوین بخیل کو نیک کرداری اور نیکنامی نصیب نہین ہوتی
بلکہ اسکی ضد کا سزاوار ہوتا ہے چھٹے حریص گناہ سے کم بچتا ہے کیونکہ حرص انسان
کو گناہ اور سختی کی طرف مائل کرتی ہے جس جگہ کہ حرص نے خیمۂ اقامت برپا کیا
امانت اور راستی اوس جگہ سے اوٹھ جاتی ہے اور بومون کے بادشاہ کو زاغون کے
قتل پر بے قصور رغبت تھی اس لیے منہج راستی سے انحراف کرکے بادیۂ حرمان مین
سرگردان ہوا اور جو چاہ کہ اورون کے واسطے کھودا تھا آپ ہی اوس مین گرا
مصداق اس مثل کا ہوا کہ چاہ کن را چاہ در پیش پیروز نے کہا کہ اے کارشناس
جو کام کہ تجھ سے وقوع مین آیا واقعی یون ہی ہے کہ آج سے ابطناً بعد بطن سب زاغون کا
تو محسن ہوا تیرا شکر سب کو لازم ہے کہ تو نے جان اپنی نثار کرکے عزت اور جان
ومال اس قوم کا دشمن قوی سے بچا لیا یہ مصرع تیری شان مین زیبا ہے مصرع
این کار از تو آید و مردان چنین کنند + کارشناس نے عرض کیا کہ مرد اوسے کہتے
ہین کہ مصیبت کے وقت ثابت قدم رہے اور اس بندۂ ناچیز کا کیا مقدور تھا کہ
ایسا کام کرسکتا یہ محض اقبال شاہنشاہی سے وقوع مین آیا ہے مگر ثابت قدمی
اور راے درست سے ہمیشہ کام نکلا ہے جیسا کہ سانپ نے اپنی مصلحت
اوسمین دیکھی کہ مینڈک کی خدمت مین راضی ہوا بادشاہ نے کہا کہ یہ قصہ کیونکر
تھا حکایت کہا کرتے ہین کہ مار کبیر السن پر پیری نے یہان تک غلبہ کیا کہ شکار کی
طاقت نہ رہی آخر بھوک کے مارے ہلاکت کو پہنچا اور اپنے دل مین کہا کہ اب
افسوس جوانی کا اور فکر عود طاقت کرنا گویا آتش سے رفع تشنگی کی امید کرنی ہے
اور اوسکے سوا اب جو یہ حال پیری کا ہے کاش اسکو بھی قیام ہوتا سو بھی نہین بلکہ دمبدم
رو بہ کمی ہے پس فکر ماضی فعل عبث ہے اب آگے کی کچھ فکر کرنی چاہیے یعنے عوض

فکر جوانی جوکچھ تجربہ اس مدت مین حاصل کیا ہے بموجب اوسکے کچھ تدبیر ضرور ہے تا
تو ام بدن اوس سے متصور ہو گو ذلت پیش آئے تو بھی مضائقہ نہین ہے مگر باقی ایام حیات
ویدہ و دانستہ برباد نہ کیا چاہیے پس اس تصور مین اوس چشمے پر گیا کہ جسمین مینڈک بہت تھے
اور اونمین بادشاہ اور وزیر اور امیر بھی تھے سانپ نے اوس جگہ پہونچ کے سینہ چاک
اور اندوہناک بنکر خاک پر لوٹنا شروع کیا کہ ایک مینڈک اوسکے نزدیک گذرا پوچھا کہ کیون اتنا
غمناک ہے سانپ نے کہا کہ آج مجھسے زیادہ کون سزاوار غم والم کا ہوگا کیونکہ مادہ میری
حیات کا شکار مینڈکون کا تھا آج وہ واقعہ پیش آیا کہ اونکا گوشت مجھپر حرام ہوا اور اگر قصد
بھی شکار کا کرون تو کچھ نہین کر سکتا ہون اوس مینڈک نے جاکے یہ حال اپنے بادشاہ
سے کہا بادشاہ سُننے حال عجیب سے متعجب ہوا اور سانپ کے نزدیک آکے پوچھا
کہ کیا حادثہ تجھپر وارد ہوا اور کس عمل کی مکافات مین مبتلا اس بلا کا ہے سانپ نے
یہ بیت پڑھی بیت مجروح مین ہوا نہین قاتل کے ہاتھ سے + جو کچھ ہوا ہے مجھپہ سو
اس دل کے ہاتھ سے + اور کہا کہ اے بادشاہ حرص شوخ چشم نے دام بلا مین مجھے ڈالا
اور طمع فتنہ انگیز نے دروازہ محنت و خواری کا میرے مُنہ پر کھولا تفصیل اسکی یہ ہے کہ
ایک دن ارادہ ایک مینڈکی کے پکڑنے کا کیا مین نے وہ بیچاری خوف جان سے ایک
عارف زاہد عارف باللہ کے گھر مین جا پہونچی مین گوشت کے طمع مین اوسکے پیچھے لگا گیا قضا را
زاہد کا بیٹا ایک مکان تاریک مین سوتا تھا اوسکے پاؤن کا انگوٹھا میرے مُنہ مین لگا مین
سمجھا کہ مینڈکی یہی ہے بھوک کے غلبے سے کچھ تمیز نہ ہی مین نے اوس پر دانت مارا فی الحال
وہ سرد ہو گیا زاہد یہ خبر پا کے مجھپر دوڑا مین گھر سے نکل کے صحرا کی طرف بھاگا زاہد میرے
پیچھے دوڑا آتا تھا اور بد دعا کرتا تھا کہ اے پروردگار اسے خوار اور بیمقدار کر اور اسے
مینڈکون کے بادشاہ کا مرکب بنا دے اور اسکو مینڈک پکڑنے پر یہ قادر نہو مگر صدقے
کے طور سے جو وہ بادشاہ اسے کچھ دے وہ البتہ کھا لیا کرے اسی ذلت مین
مدت الحیات رہے یہ دعا اوسکی قبول ہوئی اب مین مطلق مینڈک پکڑنے پر قادر نہین
ہوتا ہون آج اسی واسطے مین حاضر ہوا کہ بادشاہ مجھپر سوار ہوا کرے اب جو کچھ

تقدیر الٰہی سے ہوا مین اوسپر راضی ہون کہ وہ پہرنے والی نہین ہے مینڈکون کا بادشاہ
اسمین اپنا فخر سمجھا کہ مین ایسا ہون کہ مار پر سوار ہوتا ہون اوس دن سے اوس پر سوار
ہونے لگا اور ابناے جنس مین مباہات کرتا تہا دو دن کے بعد سانپ نے کہا کہ بادشاہ
کی عمر دراز ہو کہانے کے بغیر زندگانی اور قوت سواری دینے کی نہین ہوسکتی ہے
بادشاہ نے کہا کہ سچ ہے نہ مجہے مرکب سے گریز نہین اور مرکب کو بے قوت قوت سواری
کی محال ہے اوس دن سے دو مینڈک اسکا راتب مقرر کیا سانپ دوہی مینڈکون سے
رفع گرسنگی کرتا تہا اور بے کوشش روزی پاتا تہا اور بقاے حیات کے لیے
عار نکرتا تہا رباعی دستے کہ تراز دیدنش ننگ آید + در وقت ضرورت بوسہ دادن
شاید + ہر کار کہ عار ست و ملال افزاید + در حالت احتیاج بد نماید + یہ مثل اسواسطے
لایا ہون مین تا معلوم ہو کہ عار مانند مار کے ہے اسلیے قبول کی مین نے کہ ہلاکت دشمنون کی
اور فلاح دوستون کی اسکے ضمن مین مندرج تہی چنانچہ یہ بیت میرے حسب حال ہے
بیت تلطف کن بہر کارے کہ صعب ست + بنرمی و مدارا مے توان ساخت +
اسی واسطے کہا ہے کہ شجاعت سے تدبیر بہتر ہے کیونکہ مرد جنگی کیسا ہی توانا ہو اور اپنے دو چند
بلکہ سہ چند سے برابری کرتا ہو تو بہی اوسکے واسطے ایک حد معین ہے اور مرد دانا ایک
تدبیر صائب سے ملک کو پریشان کر دیتا ہے اور لشکر گران کو تہوڑی فکر مین بگاڑ ڈالتا ہے
بموجب اس بیت کے بیت بیک تدبیر نیکو آن توان کرد + کہ نتوان با سپاہ بیکران
کرد + بادشاہ نے کہا کہ کارشناس تو نے عجب طرح کی ظفر پائی ہے اور کار
نمایان کیا کہ ذکر اسکا تا محشر باقی رہیگا وزیر نے کہا کہ اس امر مین میری تدبیر
سے کچہ نہوتا یہ محض فر دولت شاہی نے مددگاری کی کہ مین کامیاب ہوا حکمانے
کہا ہے کہ مطلب ایک ہو اور بہت شخص ارادہ کرین کہ اس مہم مین ہم جدا
جدا کوشش کر کے مطلب کو حاصل کرین دیکہین کون کامیاب ہوتا ہے سب
کا اسپر اتفاق ہے کہ وہ انمین سے مقصد کو پہونچیگا جو مروت مین مخصوص ہو کیونکہ
خاصیت مروت کی یہ ہے کہ کام صاحب مروت کا جلد روا ہوتا ہے اور اگر مروت مین سب

برابر مین تو وہ مطلب حاصل کریگا جسکے یار و مددگار زیادہ ہون اور اگر اس باب مین مساوات رکہتے ہین تو وہ شخص کامیاب ہوگا کہ ان سب ہنرون کے ساتہہ بخت وہ قبال جسکی مددگاری کرینگے قطعہ کوکب بخت چو طالع شود از اوج مراد + آنچہ مقصود بود زود میسر گردد + مدد طالع اگر نسبت مرنجان خود را + کہ اگر روے سوے بحر نہی بر گردد + فیروز نے کہا کہ بوم ہمین اس لائق نہ سمجھے تہے کہ یہ ہمسے انتقام کر سکینگے کیونکہ ہمین تہوڑا او ضعیف جانتے تہے کارشناس نے کہا کہ چار چیزین ہین کہ جو اونکے تہوڑے کو بہت نہ سمجہیگا وہ خراب ہوگا ایک آگ کہ پہلے تہوڑی ہوتی ہے پہر بہڑک کے بہت ہو جاتی ہے دوسرے قرض کہ تقاضاے قرضخواہ اگرچہ ایک درم کا ہو ہزار کے برابر رنج دیتا ہے تیسرے بیماری کہ اگر تہوڑی کی احتیاط نہ کریگا اور بہت کے مانند اوس سے نہ ڈریگا تو قریب ہے کہ وہ زیادہ ہو کر مرتبۂ ہلاکت کو پہونچاوے چوتہے دشمن اگر کیسا ہی خوار و ذلیل ہو جب غافل پائیگا کام تمام کر دیگا اس سے کبہی ایمن نرہے کہ کنجشک ضعیف الحال نے مار قوی ہیکل سے انتقام اپنا لیا بادشاہ نے کہا کہ یہ کیونکر تہا حکایت کہا کہتے ہین کہ کنجشک کے جوڑے نے ایک گہر مین گہونسلا لگا کے بچے نکالے تہے دونون دانہ اور کرم لاتے تہے اور بچون کو بہراتے تہے ایک دن نر کہین گیا تہا رات ہوگئی نہ آیا دوسرے دن شام کو آکے کیا دیکہتا ہے کہ مادہ فریاد و زاری کر رہی ہے کہا کہ اے جانمن باعث اتنی فریاد کا کیا ہے کہا بیت مخلد در سینہ ام خارے کہ مے بارم سرشک + در ورا سوزان مجمے دارم کہ آہے میکشم + کیونکر زاری نکرون کہ تیرے جانے کے بعد تہوڑی ہی دیر گذری تہی کہ ایک مار مہیب کو دیکہا کہ قصد میرے بچون کا کیا ہر چند منت کہا مین نے بیت اگرچہ غالبی از دشمن ضعیف بترس + کہ تیر آہ سحر بر نشانہ مے آید + مار نے کہا کہ یہ وہ سینہ نہین ہے کہ تیرا تیر جسمین اثر کرے کہا مین نے جسوقت کہ مین اور باپ ان بچون کا کمر اسکے انتقام پہ باندہینگے تو تیرے حق مین اچہا نہو گا سانپ ہنسا اور کہا کہ مین وہ ہون کہ شیر کا زہرہ جس سے آب ہوتا ہے بہلا تم ایسون سے کیا جگہ اندیشے کی ہے اسکے بعد ہر چند چلائی کوئی میری فریاد کو نہ پہونچا آخر اوس ظالم ستمگار نے بچون کو کہا کے اسی آشیانے مین آرام کیا ہے نر نے یہ ماجرا سنکے آہ سوزناک کہینچی اور دست تدبیر دامن خرد مین

ڈالااوسوقت کہ شام تھی صاحب خانہ چراغ جلانے مین مشغول تہا فیتلے کو جلاکے چراغ کا تہہ پر رکہا تہا کہ کنجشک نے جست کرکے فیتلے کو لے اوڑا اور اپنے آشیانے کے مُنہ پر دہر دیا صاحب خانہ سمجھا اگر گہونسلا جلا تو سقف خانہ مین آگ لگجاویگی بالاے بام آکے آشیانے کو چوب دستی سے گرانے لگا مارنے خواب غفلت سے بیدار ہوکر سر باہر نکالا صاحب خانہ نے اُرمار کہہ کے وہی چوب دستی کہ ہاتھہ مین تہی ماری کہ سر مار کا مانند حباب کے دوبارہ ہوگیا مثل اسیلیے بیان مین آئی کہ سانپ اونکی دشمنی کو حقیر سمجہا تہا اور اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ سنگ انتقام سے سر اوس متکبر کا کچلا گیا بیت دشمن اگرچہ خوار بود از طریق حسن رام اوربا بزرگ دان غمم زخویش خورید بادشاہ نے کہا کہ مین نے ہمیشہ جو کام کہ تیرے مشورے پر کیا بخیر وخوبی اوسنے سر انجام پایا سچ یون ہے کہ جو کوئی کہ کام اپنا ناصح صواب اندیش کے مشورے پر رکہیگا دست ناکامی اوسکے دامن اقبال تک نہ پہونچیگا اور سب ہنرون سے زیادہ تیرا یہ ہنر بہا کہ مدت دراز تک دشمنون مین رہا پر کبہی ایسا کلمہ تیری زبان پر نہ گذرا کہ کوئی خردہ گیری کرتا اور نہ ایسا عمل تجہسے صادر ہوا کہ باعث اونکی نفرت وبدگمانی کا ہوتا کارشناس نے عرض کیا کہ سب باعث حضور کی تربیت کا تہا اگر خانہ زاد کو شرف چرن بر داری کا حاصل نہوتا تو راے ضعیف اس غلام کی اس امر دشوار کی ہرگز عقدہ کشائی نہ کرسکتی للّٰہ الحمد کہ ہمارے بادشاہ جم جاہ سے خوبی راے اور درستی تدبیر اور شوکت وہیبت اور شجاعت وجمعیت کے ساتھہ کوئی دقیقہ دقائق مہمات سے پوشیدہ اور باقی نہین رہا ہے اور تعجیل اور تانی اور خشم اور رحم اور حلم وحیا اپنے اپنے محل پر سب صرف ہوتے ہین خلاف وقت اور موقع کے کوئی عمل مین نہین آتا ہے اور ابتدا سے کار مین انتہا سے مصلحت ملحوظ رہتی ہے اور کسی وقت مین مرتبہ احتیاط کا ہاتھہ سے نہین جاتا ہے اور ناموس سلطنت اور رونق ریاست کی اور ریاست مدبح کے مراتب اصلا فروگذاشت نہین ہونے پاتے ہین بہر جو کوئی کہ ایسے بادشاہ سے دشمنی اختیار کرتا ہے گویا وہ اپنی موت کو ہزار کمند سے اپنی طرف کہینچتا ہے اور اپنی بیخ زندگانی آپ اپنے ہاتھہ سے اوکہیڑتا ہے فیروز نے کہا کہ اے کارشناس جب سے

تو مجھے جدا ہوا لذت طعام و شراب اور حلاوت خواب و قرار مطلق نہین پائی مین نے
کارشناس نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا جو کوئی کہ بلاے دشمن قوی دست مین مبتلا ہوتا ہے
جبتک اوس سے چھٹکارہ نہین پاتا ہے رات و دن مین فرق نہین کرتا ہے اور سبز و ما
مین امتیاز نہین کرسکتا ہے اور حکما کا بھی قول یہی ہے کہ جبتک بیمار کو صحت کامل نہو
کہانے کا مزہ نہین ملتا ہے اور حمال جبتک بار گردن سے نہ اوتارے آرام نہین پاتا ہے
اور عاشق جبتک دولت وصال حاصل نکرے اضطراب رفع نہین ہوتا ہے اور مرد
ہراسان جبتک دشمن غالب سے امان حاصل نہین کرتا ہے دم آسایش سے نہین
لیتا ہے اور بادشاہ غیور جبتک انتقام دشمن سے نہ لے بستر آرام پر سر نہین رکھتا ہے
فیروز نے پوچھا کہ صورت اور تدبیر اونکے رزم و بزم کی کسطرح دیکھی تو نے وزیر نے
کہا کہ سب صفات اونکے عجب و غرور و تن پروری سے متعلق تھے اور اندیشۂ صواب
سے کچھ نصیب نہ رکھتے تھے اور راے راست اور فکر خطا مین کچھ تمیز نکرتے تھے او
سب کے سب ایک حال رکھتے تھے الا وہ ایک وزیر کہ میرے قتل مین مبالغہ کرتا تھا
حکیم تھا دانا دل اور بیدار مغز بادشاہ نے کہا کہ دلائل اوسکے عقل کے کیا ہین وزیر
نے کہا اول دلیل یہ ہے کہ میرے قتل کا حکم کرتا تھا اور الحق یہی مناسب تھا
اور راے اوسکی صواب پر تھی اگر اوسکی راے کو قبول کرتے تو کیون اس طرح
برباد ہوتے دوسرے یہ کہ تا دم واپسین اوس نے نصیحت سے ہاتھ نہ اوٹھایا
اور نمک حلالی کے لحاظ سے ہرگز پاس ادب نہ کیا مگر طریق بے ادبی سے بھی بچا دیکھے
جاتا تھا اگرچہ جانتا تھا کہ میری بات نہین سنتے ہین اور نہ سنینگے تسپر بھی زبان بند
نہ کی بادشاہ نے کہا کہ وہ آداب نصیحت شاہی کیا ہین کہ خیر خواہی کی جگہ ادب بھی
نکرے اور بے ادبی سے بھی بچتا رہے کہا کہ سخن درشت کو ایسی نرمی سے اور
لطف تقریر سے ادا کرے کہ مطلق ناگوار طبع بادشاہ نہو اور جانب تعظیم کی بھی ہر بات
مین رعایت رکھے بلکہ کسی کام مین گستاخی اور فضول گوئی نہ کرے اور اگر قول و فعل
مین مخدوم کے خلل یا ذلل مشاہدہ کرے تو اوسکی اطلاع کرنے مین عبارت نیک

اور ملائم سے پیش آئے اور نعر لطیفات شیرین اور نقلہائے دل فریب اور دور اندیشی
سے رہنمائی کرے اور معائب غیرون کے اثنائے حکایت مین جو مناسب اس حال
کے ہون اونہین باتین بہین تقریر کرے وزیر بومون کا یہ سب صفتین رکھتا تھا
اور کسی بات مین دقیقہ فروگذاشت نہ کرتا تھا اور بادشاہی وہ مرتبۂ عالی ہے کہ کوئی
اگر چاہے کہ اپنی کوشش سے پائے تو پا نہین سکتا ہے بلکہ دست آرزو بہی اوس
پایہ تک نہین پہونچا سکتا ہے مگر دستیاری اور مددگاری بخت سے حاصل ہوتا ہے
اور اگر امداد غیبی سے یہ دولت نصیب ہو تو اوسے عزیز جانے سرسری نہ سمجھے
ضبط قواعد اور حفظ مراسم عدل وداد مین مبالغۂ تمام ہر دم پیش نظر رکھے نظم
اے آنکہ ممالک یافتی دستر سے + دولت طلبی کم طلب آزار کسے + صد تیغ سیاست
آن خرابی نکند + کاسے کہ ز محنتی بر آرد نفسے + لائق شان بادشاہی یہ ہے کہ ہر کام مین
غفلت سے اجتناب کرے اور کسی مہم مین سہل انگاری نہ کرے کہ بقاے ملک اور استحکام
دولت چار چیزون کے بغیر ممکن نہین ہے ایک یہ کہ ذہن رکیس کا اثار رسا ہو کہ امر استقبال کا
کہ غیر موجود ہو اوسے موجود سے زیادہ تر دیدۂ دل سے مشاہدہ کرے دوسرے ارادہ کسی
بات کا کرے اوسے ہزار پہلو سے تحقیق کرے جب بہ یقین سمجھے کہ یہ خطور اور قصور
سے خالی ہے اوسی وقت اوسے عمل مین لائے تیسرے اپنی رائے درست رکھتا ہو
کہ خطا اور خلل کی طرف کبہی مائل نہو چوتھے شمشیر ایسی تیز و تند رکھتا ہو کہ مانند برق جہانسوز
جب خرمن دشمن پر گرے خس و خاشاک اوسکی ہستی کا برباد و فنا کردے اگر سپر کوہ کو
پناہ چہرہ کرے تو مانند غبار رستہ کے اوسپر بہی نہ اٹہے مراد یہ ہے کہ بہادر ہو اور حکایت اور
عذر اور مکائد دشمن پر اگرچہ کتنا ہی تضرع اور تذلل کرے فریفتہ نہو دیکہو کہ ایک زاغ
تنہا نے جبکہ دشمن کے دل مین جگہ پائی باوجود تنہائی اور ضعف کے بومون سے
دشمنان قوی دست کو ایک آن مین ہلاک کر دیا اور انہون نے اپنی رکاکت طبع اور
قلت فہم سے ایسی مالش توار واقعی پائی کہ نام و نشان اونکا صفحۂ ہستی سے محو ہو گیا
اور اگر کچہ بہی اونہین عاقبت اندیشی ہوتی تو زاغ اس مراد کو نہ پہونچے بلکہ جہر ...

خواب مین بھی نہ دیکھنے عاقل کو چاہیے کہ اس حال کو چشم عبرت سے دیکھے اور اس
نصیحت کو گوش خرد سے سنے کہ دشمن کتنا ہی ضعیف ہو اوسے چشم کم سے نہ دیکھے
اور اگر ہزار لاف دوستی مارے اور آثار دوستی بھی اوس مین پائے جائین تو بھی
اعتماد نہ کرے اور کبھی اوس سے غافل نرہے نظم دشمن اگر لاف مروت زند + صاحب
عقلش نہ شمارند دوست + مار ہمانست لبصیرت کہست + گرچہ بصورت بدر آید ز پوست
اور عمدہ فائدہ اس سے یہ ہے کہ دوستان خالص اور ہوا داران عاقل و مخلص کا خواہان رہے
اور اونکی خریداری کرے کہ نافع تر اس سے کوئی تجارت نہین ہے سنا تونے کہ ایک کارشناس
نے کہ مخلص خالص تہا زاغون کے حق مین اوسکی دوستی اور اسے درست سنے کیا
نتیجہ بخشا کہ مہلکہ ہول و ہراس سے نکال کے سر منزل امن و امان کو پہونچادیا بھلا جبکہ
دوست بہت ہو نگے اوسکو کیا کچھ فائدہ پہونچیگا پس علے ہذا جو کوئی کہ دوست اور ہوا داران
کا خواہان رہیگا اور مخالفان غدار کے غبار سے دامن اپنا آلودہ نہ کریگا کمال مراد اور
نہایت آرزو کو سفر پہونچیگا بیت با یار نکو خواہ بعشرت بنشین + وز دشمن بد دامن صحبت برچین +

باب پانچوان مضرت مین غفلت کرنے کے اور بسبب اوسکے مطلوب کے ہاتھہ سے کھونے مین ہے

رای دابشلیم نے برہمن سے کہا کہ تونے داستان بیان کی فریب دشمن سے پرہیز
کرنے کی اور اوسکے مکر و زور کی مضرت سے احتراز کرنے کی کہ پردہ دوستی مین دشمنی
کرتے ہین اوس سے بچنا واجب جانے اب التماس یہ ہے کہ بیان فرما اوسکی مثال کہ
حصول مدعا مین جہد کرے اور جب مطلب حاصل ہو تو اوسے غفلت سے ضائع کردے
برہمن نے زبان ثنا کھولی اور یہ بیتین مولف کی بادشاہ کی دعا مین پڑھین نظم الٰہی
تا رہے قائم یہ آسمان و زمین + الٰہی تا کہ رہے آفتاب و ماہ منیر + فلک پہ تا رہین اختر زمین
پہ آدم زاد + الٰہی تا کہ رہے برق و رعد و ابر مطیر + مژہ کو تیر کہین اور کمان کو ابرو +
ہمیشہ یار کی زلفون کو تا کہین زنجیر + نگاہ یار رہو یارب پلاسے جان تنک + سواد چشم
پڑی تا ہو سدا نہ تسخیر + الٰہی شرق سے تا غرب تیرا حکم رہے + کہا کرین تجھے سب آفتاب عالمگیر

باب پانچوان

خاطر خطیر شاہنشاہی پر کہ مورد فیض نامتناہی ہے پوشیدہ نہین ہے کہ چیز کا حاصل کرنا
آسان اور حفاظت اوسکی مشکل ہے کیونکہ بہت شخصون کو مساعدت بخت کی باعث سے بے مشقت
وکلفت اور بے سعی و بے رنج گنج مطلوب حاصل ہوا ہے مگر محافظت اوسکی سبب سے
سستی رائے کے نہین کر سکتے جو کوئی کہ پرایۂ دور اندیشی سے بے نصیب ہے جو چیز
کسب سے یا بے کسب حاصل کریگا یقین ہے کہ تہوڑے سے عرصے مین وہ تلف اور تاراج
ہو جائے جیساکہ سنگ پشت کو لوبزینہ صاحب بابرکت بے جد وجہد ہاتھہ آیا اور بے عقلی کے
سبب ہاتھہ سے کہودیا اور پہر جہل وحماقت کی جراحت نے کسی طرح التیام نپایا راے
نے پوچھا کہ یہ حکایت کس طرح پر ہے برہمن نے کہا حکایت جزیرۂ بحر اخضر مین ایک
گروہ بندرون کا تہا اور نام اونکے بادشاہ کا کاردانا تہا کہ اوسکی بناے ریاست نے
سیاست کامل سے استحکام پایا تہا اور بنیاد اوسکی سلطنت کی حکم نافذ اور عدل مناسب سے
استوار تہی اور رعایا اوسکے بذل احسان سے بستر رفاہ پر امن وامان سے آرام کرتی تہی
اور اوس دیار کے باشندے اوسکی بخشش کا شکر ہر دم زبان پر رکہتے تہے لمولفہ
بیت سب عالم کی سب اوس سے بہبود تہی + خدا راضی خلق اوس سے خوشنود تہی +
ایک مدت در از شادی وکامرانی سے بسر کی اور بہار جوانی کو خزان پیری وناتوانی تک
پہونچایا اور آثار ضعف کے اعضاے بدن پر ظاہر ہوئے سرور دل سے اور نور آنکہون
سے برطرف ہوا اور نہال قوت کہ میوۂ مراد دیتا تہا سموم عجز وبیچارگی سے پژمردگی لایا
چراغ طرب باد تند آفت تعب سے بجہہ گیا اور بساط نشاط ہجوم امراض وعموم اعراض سے
منطوی وپیچیدہ ہوئی نظم نشاط جوانی زپیران مجوے + کہ آب روان باز ناید بجوے +
چو بر سر نشیند زپیری غبار + دگر عیش صافی توقع مدار + اور عادت روزگار غدار کی یہی
ہے کہ طراوت گلستان جوانی کو خارستان پیری سے مبدل کردیتا ہی کہ پہر وہ راحت
دل کبہی حاصل نہین ہوتی ہے اور ہواے صافی اوسکی غبار کدورت ناپید کرتی ہے
نظم باشادی زمانہ غم بے شمار ہست + در جام روزگار مے خوشگوار نیست +
کس از بہر گلشن خلد فری کہ دید + کز خون دیدہ عارضش از لالہ زار نیست + موافق اس مصرعہ کہ

مؤلف نے خوب کہا ہے بیت فائدہ بہی یہان تو نقصان ہے + + ...
سنگ کہاتے ہین باردار درخت + وہ پیر زن شوہر کش کہ دنیا جسکا نام ہے عروسان
نوجوان کے لباس مین اہل جہان کے سامنے جلوہ کرتی ہے اور زینت ناپائدار
اور زیور بے اعتبار سکے دل سب بے خردون کے اپنے دام محبت مین کہینچتی ہے بیت
بازیچہ ایست طفل فریب این متاع دہر + بے عقل مردمان کہ برو مبتلا شدند + اور
اپنی آرایش بے اصل اور جنس کاسد کو بازار خریداری مین سو سو بناوٹ سے
لاتی ہے جس نے کہ اسکی خریداری کی اور عقد ازدواج مین کہینچا دست مراد اوسکا
آغوش آرزو تک نہ پہونچا اور جسنے کہ اسکو حبالۂ وصال مین لیا ایک رات بہی حسب دلخواہ
کام اوس سے حاصل نہ کیا بیت جمیلہ ایست عروس جہان و لے میدان + کہ این
مخدرہ در عقد کس نمے آید + اور کودک مزاج اتنا نہین سمجہتے ہین کہ اللہ تعالے فرماتا
ہے وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ خلاصہ یہ ہے کہ کام حیات دنیا کا بجز لہو و لعب
کے اور نہین ہے اسپر بہی اپنی حماقت سے اوس سراپا آفت کے دام بلا مین عمداً
پڑتے ہین اور اوسی صورت پر فریب سے دلبستگی کرتے ہین اور اوسکی خبث باطن
اور سستی عہد اور دناءت طبع اور ناپاکی سیرت سے بے خبر ہوتے ہین اور خردمند
کہ دیدۂ دل جسکا کحل الجواہر معرفت سے روشن ہوتا ہے وہ کبہی اوسکے مزخرفات
فانی پر التفات نہین کرتے ہین اور دل کو طلب جاہ بے فائدہ مین پریشان نہین
بناتے ہین بلکہ روے طلب بہی جستجوے دولت پائدار کی طرف رکہتے ہین آمدم بر مطلب
یعنے ذکر اوسکی پیری کا و ضعف کا افواہ خلق اللہ مین پڑا اور حشمت اور ہیبت بادشاہی
مین نقصان فاش ظاہر ہوا اور انواع ضعف اور فتور نے ارکان شوکت شہریاری اور
سطوت جباری مین راہ پائی بیت دولت اگر دولت جمشید نیست + موے سپید آیت
نومید یست + اور اس خاندان بادشاہی مین ایک جوان تازہ رو نے کہ سعادت اوسکی
پیشانی پر پیدا اور اطوار دولت اوسکی حرکات سے ہویدا تہے نشو و نما پائی ارکان دولت
نے استحقاق رتبۂ شہریاری اور استعداد منزلت جہانداری اوسمین دیکہے اور استقلال

اسکا تقدیم امور سیاست ظالم گدازی اور تمہید رعایت رعیت نوازی مین جب بکمال
خوبی مشاہدہ کیا ہر ایک کو اوس سے رنج پیدا ہونے لگے اور بایکدیگر سب صلاح کرتے
تھے اور کہتے تھے کہ اس جوان کے نہال عمر نے کہ جوئبار ادب سے نشو و نما پائی ہے
قابلیت اسکی رکھتا ہے کہ گلشن ملک اسکی آبیاری عدل سے سرسبز اور سیراب ہو تو بہتر ہے
اور جوان بہی میلان سب کا اپنی طرف سے دیکھ کے ہر ایک کو امیدوار خلعت و منزلت مرتبت
کرتا تھا آخر ایک دن سب خاص و عام نے اتفاق کرکے اوس پیر فرتوت کو کنارے بٹھا کے
کلید ملک و مال اوس جوان کے قبضۂ اختیار مین سونپی للمولفہ بیت آسمان سے تخت زر جیب
مین ارفع ہوگیا + مہر تابان سے سوا تاج مرصع ہوگیا + بیچارہ کاردانا جبکہ اس طرح سے
معزول ہوگیا اس عار کو گوارا نکرسکا ناچاری جلاوطنی اختیار کیا اور ایک جزیرے مین
کہ چشمۂ آب اور میوہ تر و خشک بہت تھا منزوی ہوا کبہی اپنی تنہائی اور بیکسی پر روتا تھا
اور کبہی تسلی دل اس مصرع سے کرتا تھا ع ہر کہ قانع شد بخشک و تر شہ بحر و بر ست + اور
اور اوسی بیشہ مین پیشۂ قناعت کو اپنا پیشوا کرکے ریاضت و عبادت معبود مین شاغل
رہا کرتا تھا اور روز و شب تدارک اوقات مافات کہ غرور سرور سلطنت مین برباد دیا تھا
کیا کرتا تھا اور تدبیر توشۂ عقبے توبہ و استغفار سے کرتا تھا اور جو زنگار کہ ظلمت شب شباب
مین آئینہ سینہ پر بیٹھا تھا مصقلہ صبح پیری سے دفع کرتا تھا اور واسطے تنبیہ نفس غفلت شعار
کے یہ شعر گویا کا تکرار رہتا بیت سپید ہوگئے ہوے سیاہ غفلت چہوڑ + ہوئی ہے
صبح کوئی دم چراغ ہستی ہے + ایک دن کاردانا انجیر کے درخت پر بیٹھا ہوا انجیر کہا رہا تھا
کہ ناگاہ ایک انجیر ہاتھ سے چہوٹا اور اوس درخت کے تلے ایک چشمہ پانی کا نکلتا تھا اوسمین گرا صدا
اوسکی بندر کے کان مین آئی تو اوسے بہت بہائی اسلیے باربار انجیر اوس پانی مین
چہوڑتا تھا اور اوسکی صدا سے محظوظ ہوتا تھا اتفاقاً ایک سنگ پشت دریا سے سیر
کرتا ہوا اوس چشمے مین دو دن سے وارد تھا اور بوزنہ جو واسطے تلذذ اور سیر کے
انجیر اوسمین گراتا تو سنگ پشت اوسے فتوح غیبی جان کے کہاتا تھا اور دل مین خیال کرتا جاتا تھا
کہ بے مشقت ایسی نعمت عظمی اللہ نے عنایت فرمائی اور دل مین ممنون ہوتا تھا کہ یہ بندہ

مجھے مہمان جان کے یہ انجیر کراتا ہے سبحان اللہ کیا مرد سخی اور مہمان نواز ہے اور یہ خیال
کیا کہ اس شخص نے بے سابقہ معرفت میرے حق مین یہ مرحمت فرمائی ہے اگر واسطہ محبت
اور وسیلۂ مودت مستحکم ہو جائے تو کیا کچھ احسان اور مروت نہ کریگا اور قطع نظر فوائد دنیا کے
مصاحبت ایسے شخص کی کہ محامد اخلاق اور محاسن اشفاق جسکی طینت مین اس درجہ
داخل ہین اور قلم کرم الٰہی نے آیات جوانمردی و فتوت اس کثرت سے اوسکے صفحۂ
ہمت پر لکھی ہین پس ایسا شخص مغتنمات روزگار سے ہے ہر آئینہ اوسکی مصقلۂ محبت سے
زنگ ملال باطن آئینۂ دل سے محو ہو جائیگا اور ایسے خداشناس کے نور کے حضور سے
ظلمت شب دیجور حوادث روزگار کو اپنی خاطر سے دور کرنا ضرور ہے **مصرعہ**
از خدا مے طلبم صحبت روشن رائی + اسکے بعد عزم محبت بالجزم کر کے زبان تحیت و دعا
کھولی اور آرزوے ملازمت بعد التجا عرض کی بوزینہ نے جواب سلام آداب تمام سے
دیکر کہا ع اے آمدنت باعث آبادی ما + اور یہ کہا کہ مین بھی بدل و جان مشتاق تیری
صحبت بابرکت کا ہون کیونکہ رغبت اختلاط رفیقان کامل اور خواہش صحبت یاران
عاقل خصائل پسندیدہ اور صفات برگزیدہ سے ہے اور جو کوئی کہ دوست حقیقی اور برادر
دینی رکھتا ہے دونون جہان مین باعث اوسکی سرفرازی کا ہوتا ہے **نظم** جنے
کہ سعید یار پایا + کونین مین اقتدار پایا + دولت کے حصول کی خوشی کیا + خوش وہ ہے
کہ جنے یار پایا + سنگ پشت نے کہا کہ مین حوصلۂ دوستی اور ہم صحبتی کرتا ہون مگر یہ نہین
جانتا ہون کہ قابلیت اسکی رکھتا ہون یا نہین بوزینہ نے کہا کہ حکما نے باب دوستی مین
میزان رکھی ہے یعنی لازم ہے کہ کوئی بے دوست نرہے مگر ہر کسی کو دوست بھی بنانے
پر تین گروہ سے دوستی ضرور ہے ایک فرقہ علما و فقرا کا کہ انکی برکت صحبت سے سعادت دارین
حاصل ہوتی ہے دوسرے اہل کرم اور اخلاق کہ دوستون کی خطا چھپانا اونکی عادت ہے
اور نیک راہ بتانے مین دریغ نکرتے ہون تیسرے وہ لوگ کہ بے غرض اور بے
طمع دنیا کے دوست ہون اور بنا انکی دوستی کے صدق و صفا اور مروت و وفا پے
پر مستحکم ہو اور احتراز کرنا تین گروہ کی دوستی سے واجب ہر ایک فاسقون اور فاجرون

کہ ہمت اونکی نفس پرستی اور شیطان کی پیروی پر مصروف ہو کہ محبت ایسے لوگون سے
دین کی زحمت کا باعث ہوتی ہے دوسرے دروغ گو اور نمام کہ صحبت اونکی عذاب الیم
اور معاشرت اونکی بلاے عظیم لاتی ہی ہمیشہ ایک کی باتین دوسرے سے بیساختہ کہتے ہین
اور یہ پیغام وحشت انگیز اور فتنہ آمیز اورون کی طرف سے خلاف راستی کے دوسرے سے
ظاہر کرتے ہین تیسرے ابلہ اور بیخرد کہ جلب منفعت اور دفع مضرت مین امتیاز نہین
رکھتے ہین اونپر اعتماد کرنا زنہار نہ چاہیے کسواسطے کہ اکثر ہوگا کہ انکی صلاح پر جسکو مین خیر و
نفع سمجھا جائیگا وہ محض شر اور ضرر ہوگا اسی واسطے یہ مثل مشہور ہے کہ دوست نادان بدتر
دشمن دانا سے ہے کیونکہ دشمن عاقل دور اندیشی کے سبب سے جب تک فرصت وقت کی
کماحقہ نہ پائیگا قدم آگے نہ بڑہائیگا اور دوست نادان کہ دولت دانش سے بے بہرہ ہوتا ہی
ہر چند کسی امر مین مددگاری کرے مفید مطلب نہین ہونے کی اور اگر اوسکی راے پر کوئی
اعتماد کرے تو غالب ہے کہ اوسکی راے ناصواب مضیق خطر مین گرفتار کرے جیسا کہ
بندر کی دوستی پر بادشاہ کشمیر نے اعتماد کیا اور گرداب ہلاکت مین پڑا اور دزد کہ
دشمن دانا تہا اگر اوسوقت حفاظت نکرتا تو تدارک اوس مخمصے کا تدبیر پذیر نہوتا شنگ رشی
نے پوچھا کہ یہ قصہ کس طرح پر تہا حکایت کار دانا نے کہا کہ ولایت کشمیر مین بادشاہ
تہا کہ ایک بندر کو بہت عزیز رکہتا تہا اور جانتا تہا کہ آفت کے وقت یہ میرے
کام آئیگا اسلیے اوسکی پرورش مین زیادہ تر مصروف رہتا تہا اور اوسکا بہی یہ
حال تہا کہ تمام شب کتا سا تہہ مین لیے سرہانے بادشاہ کے تا دم صبح کہڑا رہتا تہا
بلکہ تمام شب پلک سے پلک نہ لگاتا تہا قضارا ایک دزد دانا ولایت دور دست
سے اوس شہر مین وارد ہوا شبکو لباس عیاری پہن کے شہر مین گشت کرتا تہا
کہ ایک اور دزد بیخرد اور کم تجربہ بہی باشندہ اوسی شہر کا اسی فکر مین گہر سے نکلا تہا
اتفاقاً ان دونون مین ملاقات ہوئی اور بسبب جنسیت کے باہم متفق ہوئے دزد
دانا نے پوچھا کہ کسطرف چلنا صلاح ہے اور کسکے گہر نقب دینا مناسب دزد نادان
نے کہا کہ رئیس شہر کے اصطبل مین ایک اسپ تیز رفتار باد کردار ہے اور رئیس اوسکو

حکایت دزد دانا و بادشاہ کشمیر

نہایت عزیز رکہتا ہے اسیلیے تسکو زنجیرین اوسکے پانوون مین ڈالے ہین اور چوکیدار
بہی معین رہتے ہین اگر اُس اسپ کو پایئن تو شیشہ گر کی دُوکان سے شیشہ گران قیمت
چُرایئن اور اوسپر بار کرکے اور شہر مین بیچایئن وزد دانا اس بات کو سُنکے متحیر ہوا چاہتا
تہا کہ اس حال کو مشرح اُسپے پوچہے اور اعتراض کرے کہ ناگاہ کوتوال مع جمعیت
سپاہ سامنے سے آیا وزد دانا چلے سے ایک کنارے ہوگیا اور وزد بے خبر گرفتار
ہوا کوتوال نے پوچہا کہ تو کون ہے اور کہان جاتا ہے اوسنے جواب دیا کہ مین چور ہون
اور ارادہ یہ ہے کہ گہوڑا رئیس کا چُرا کے اور دُوکان شیشہ گر کی توڑ کے شیشہ گران قیمت
اوسپر بار کرکے گہر کو لیجاؤن کوتوال ہنسا اور کہا کہ اچہا چور ہے تو کہ ایسا عزیز گہوڑا کہ بادشاہ
کے چوکیدار جسپر مقرر ہین اوسے چُرا لے اور شیشہ کہ دو دانگ کو بکتا ہے اوسپر بار
کرے اور آپ کو معرض ہلاکت مین ڈالے شاید کہ شاعر نے یہ مصرع تیری ہی شان
مین کہا ہے ع زر بخرید جان سازد ان قدر شن میدانی + اگر ارتکاب ایسے مخاطرہ
بالعزانہ بادشاہی کے واسطے کرتا تو البتہ سزوار تہا یہ کہکر ہاتہ اوسکے باندہے اور
زندان کی طرف کہینچا وزد زیرک کو یہ سب حکایت کوتوال اور چور کی سنکے تجربہ حاصل ہوا اور
دل مین کہا کہ یہ چور دوست نادان تہا اور کوتوال دشمن دانا نہوتا تو کام ہاتہ سے جا چکا تہا
اب جیسا کہ کوتوال کہہ گیا ہے ارادہ خزانہ بادشاہی کا مناسب ہے شاید مقصود کلی حاصل ہوسکے
آہستہ آہستہ قصر بادشاہی کے نزدیک آیا اور نقب دینا شروع کیا تمام شب امید خزانہ
مین سنگ دیوار کو تیشۂ فولاد سے کاٹا کیا ہنوز عیار شب رو آفتاب نے برج مشرق
کے تلے نقب نہین پہونچائی تہی کہ وزد زیرک کی نقب انتہا کو پہونچی اتفاقاً جو مقام
کہ بادشاہ کی خوابگاہ کا تہا اوسی جگہ نقب نکلی دیکہا کہ بادشاہ تخت پر سوتا ہے اور
سامان تجمل گران قیمت مسند شاہی پر رکہا ہے اور شمعین کافوری روشن ہین چور نے
نظر غور سے دیکہا کہ ایک بندر کٹار ہاتہ مین لیے سرہانے بادشاہ کے ٹہلتا ہے اور
چپ و راست بہوشیاری تمام دیکہ رہا ہے چور یہ حال دیکہہ کر متحیر ہوا اور کہا کیا یہ
ساننحہ اور ہے کہ بندر کٹار ہاتہ مین لیے اس طرح پاسبانی کرتا ہے ہنوز اسی تحیر مین

که کُچھا چیونٹیون کا چھت سے بادشاہ کے سینے پر گرا بادشاہ نے خواب غفلت مین ہاتھ
اپنے سینے پر مارا بوزینہ دوڑکے نزدیک آیا دیکھا کہ چیونٹیان بادشاہ کے سینے پر پھرتی
ہین نہایت غضبناک ہوا کہ مجھسا پاسبان مستعد موجود ہے اور یہ چیونٹیان ایسی بے ادب
ہین کہ انھون نے بادشاہ کے سینے پر پانُون رکھا اس حمیت سے رگ جاہلیت اوسکی
حرکت مین آئی چاہتا تھا کہ کٹار چیونٹیون پر مارے پس اس صورت مین کام بادشاہ کا
ضرور تمام ہوجاتا کہ چور چلایا کہ او احمق بیباک ہاتھہ کو تھام کہ جہان کو برباد کیا چاہتا
ہے یہ کہکر جست کرکے اور بندر کا ہاتھہ مضبوط پکڑا بادشاہ نعرۂ دزد اور غرش بوزنہ
سے جاگ پڑا اور یہ حال مشاہدہ کیا چور سے پوچھا کہ تو کون ہے چور نے کہا کہ تیرا
دشمن دانا ہون اور واسطے طلب مال کے آیا تھا مین اگر ایک لحظہ بھی تیری حفاظت
مین اہمال کرتا تو اوس دوست نادان نے جہان کو خون سے لال کردیا ہوتا بادشاہ نے
سجدۂ شکر کیا اور کہا سچ ہے اگر عنایت ایزدی امداد نہ کرتی تو چور کیون مہربان ہوتا
اسکے بعد چور کو سرفراز کرکے اپنا مقرب کیا اور بوزینہ کو زنجیر مین باندھکے اصطبل
کو بھیج دیا اب اسکو قیاس کیا چاہیے کہ چور تمام شب اسی امید پر کمر باندھے رہا کہ
اگر قابو پاوے تو خزانہ بادشاہی کو چُرا لاوے لیکن چونکہ عقل اوسکی جوہر مین تھی
اسلیے تاج دولت اوسکے سر پر رکھا گیا اور بندر کہ محرم اسرار اور باوقار تھا
مگر خار نادانی اوسکے دامن سے اولجھا تھا اسلیے لباس حرمت اوسکے بر سے
اوتارا گیا فائدہ اس مثل کا یہ ہے کہ مرد عاقل کو لازم ہے کہ دوستی دانشمند سے
کرے اور صحبت نادان سے کوسون بھاگے سنگ پشت نے جو یہ حکایت کہ مشتمل فوائد
بیشمار پر ہے سنی تو کہا کہ اے دریاے دانش تو نے میرے کانون کو گوہر
شاہوار حکمت سے زینت بخشی اب یہ فرما کہ دوست کئے طرح کے ہوتے ہین کاردانا نے
کہا کہ حکما نے تین طرح کے دوست تحقیق کیے ہین بعضے غذا کے مانند ہین کہ
اُن سے کسیطرح چھٹکارا نہین ہے اور بے مشاہدہ اون کے جمال کے شمع
صحبت روشن نہین ہوتی ہے ع چراغ خانۂ دل روے یار ست + اور بعضے

مانند دوا کے ہین کہ اونکی احتیاج ہوتی ہے اور بعضے درد کے مانند ہین کہ
کہ رنج پہنچاتے ہین وہ لوگ ہین کہ اہل نفاق اور ذوالوجہ ہین کہ اوپر زبان
سے دوستی کا دعوے کرتے ہین اور کبھی ظاہرداری کے لیے کچھہ کام بھی آتے
ہین اور مطلب اوس سے دہوکا دینا اور غافل کرنا ہوتا ہے اور اوجہ
تمہارے مخالفون سے راہ ورسم رکہتے ہین اور ہر دم ایذارسانی کی فکر مین
رہتے ہین پس وہ عاقل ہے کہ ایسے دشمنون سے کہ ظاہر مین دوست اور باطن
مین دشمن ہین پرہیز واحتیاط تمام کرے اور دوستان خالص اور رفیقان مخلص کا
آنند مرمند رہے سنگ پشت نے کہا کہ رفیق خالص اور دوست مخلص کو کس طرح
پہچانیے بندر نے کہا کہ جسمین یہ چھہ خصلتین پائی جائین اوس کی دوستی مین کوئی
قصور نہوگا اول یہ کہ اگر تیرا عیب دیکھے اوسے کسی سے ظاہر نہ کرے دوسرے
یہ کہ اگر تیرے ہنر سے آگاہ ہوا وسے دوچند کرکے لوگون مین بیان کرے تیسرے
یہ کہ اگر کچھہ احسان کرے تو اوسے ظاہر مین زبان پر نہ لائی اور دل مین بھی حساب نرکھے
چوتھے یہ کہ اگر تجھسے نفع پائے تو اوسے فراموش نہ کرے پانچوین یہ کہ اگر احیانا
کوئی قصور تجھسے صادر ہوا وہ پر خشم آلودا ور ازجارفتہ نہو جائے چھٹے یہ کہ
اگر تو عذر کرے اوسے قبول کرے جو کہ ان ان صفتون کے ساتھہ متصف نہو وہ
ہرگز لائق دوستی کے نہین ہے اور اس زمانے مین دوست باصفا حکم کیمیا کا رکہتا
ہے اور محبت بے غرض کی عنقا کے مانند چشم عالم سے نہان ہے سنگ پشت نے
کہا کہ اگرچہ اپنی ثنا اپنے منہ سے نازیبا ہے لیکن گمان یہ ہے کہ اگر تو مجھے اپنی دوستی
مین سرفراز کرے اور طوق منت کا میری گردن مین ڈالے تو مادام الحیات
مراسم دوستی مین ثابت قدم رہون اور کوئی نکتہ آداب محبت سے فروگذاشت
نکرون بندر نے درخت سے نیچے اوترکر باہم معانقہ کیا اور عہد وپیمان آشنائی
مستحکم باندہا اسکے بعد دونون مسرور ہوئے اور وحشت غربت بندر کے دل سے
کم ہوئی اور سنگ پشت بھی خرسند ہوا اور ہر روز نہال دوستی نشو ونما کرتا جاتا تھا

مکار اور منافق جس کا ظاہر اور ہو اور باطن کچہہ اور ۱۲

اور گلشن یاری دمبدم رونق اور طراوت بعبد تازگی پاتا تہا آخر یہان تک
نوبت پہنچی کہ بندر ملک اور بادشاہی کا غم بہول گیا اور سنگ پشت نے اہل وعیال
اور مسکن و دیار اپنا فراموش کیا اور دونون یہ بیت مؤلف کی تکرار کرتی تہی بیت
اب نہین حسرت کوئی جو مل گئے ہم یار سے - کونسی دولت ہے بہتر دولت دیدار سے
جبکہ اس بات کو زیادہ عرصہ ہوا مادہ سنگ پشت کی فراق یار سے بیقرار ہوئی
اور سمجھی کہ شاید وہ ہلاک ہو گیا مطلق سراغ نہین پایا جاتا ہے نہایت بیتابی کرتی تہی
اور رات دن روتی تہی آخر یہ حکایت المناک اوسنے ایک ہم قوم سے بیان کی اور کہا
معلوم نہین کہ اوسپر کیا حادثہ ہوا اگر زندہ ہوتا تو کیونکر بیٹہہ رہتا لیکن خبر مفصل معلوم
ہو جاتی تو صبر آتا اوس نے کہا کہ اے خواہر مہربان اگر مجھے اس امر مین متہم اور
رسوا نہ کرے اور غمازہ نہ جانے تو حال مفصل تجھسے کہدون اوس نے کہا کہ اے
برادر قول تیرا کبھی تہمت سے آلودہ نہین ہوا ہے اور نقد محبت وصدق مودت تیرا بارہا
محک امتحان پر آزمایا تو تمامی عیار کامل پایا ہے جو کچہ تو کہیگا وہ مقرر سچ ہوگا اور نہ
تیرا کسی پر ظاہر ہونے پائیگا اوس نے کہا کہ مین نے تحقیق سنا ہے کہ شوہر تیرا ایک
بندر کا یار ہوا ہے اور جان ومال اور اہل وعیال سب اوسکی دوستی پر قربان
کرچکا ہے اب وہ کسیکو اوسکی صحبت کے برابر عزیز نہین رکہتا ہے مادہ سنگ پشت
کی سنتے ہی اس بات کے آتش غیرت سے جل گئی اور جہان تک زبان نے
یاری دی داویلا اور شکایت روزگار اور گلہ شوہر غدار کا کرتی تہی اوس سنگ پشت
نے کہا کہ گریہ وزاری اور زبان درازی سے کیا حاصل کچہ وہ تدبیر کر کہ جس سے
حصول مطلب متصور ہو آخر بحکم اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ کے حیلہ وتدبیر مین کوشش کرنے لگی
قول فیصل اسپر قرار پایا کہ جب تک بوزینہ ہلاک نکیا جائیگا مقصود ہاتہہ نہ آئیگا اوس
سنگ پشت کی صلاح سے مادہ سنگ پشت کی بیمار بنی اور پیغام سنگ پشت
کے پاس بہیجا اور یہ کہا بیت یار را اگر سر پرسیدن بیمار غم ست + گو بیا خوش
کہ ہنوز ش نفسے می آید + سنگ پشت نے خبر ناتوانی اور نیم جانی مادہ کی سنکے

مصنف
ترجمہ
۱۲

بوزینہ سے اجازت عبادت کی چاہی بندر نے کہا کہ اے یار مجبورانہ رخصت دیتا
ہون مگر ایسا نہو کہ اپنے فراق سے مجھ ناتوان کو شربت مرگ چکھا دے تو کہ تیری
صحبت کے بغیر میری زندگانی دشوار ہے سنگ پشت نے کہا کہ اے مونس
جدائی تیری ایک دم کی عذاب صد سالہ سے مجھکو زیادہ ہے لیکن وہ کم بخت
جان بلب ہے لوگ مجھے مطعون کرینگے کہ مرتے دم بھی اسنے نہ پوچھا البتہ اپنی قوم
مین بدنام ہونگا سو اب دو حال سے خالی نہین ہے یا صحت باقی ہے یا مرتی ہے
بعد ان دونون صورتون کے مجھے اپنی خدمت مین پہنچا جان بھلا مین کیا بے تیرے
زندگانی بسر کرتا ہون یہ کہکر رخصت ہوا جبکہ اپنے مسکن مین پہنچا دوست اور اقربا
جمع ہوئے اور ہا نواع شکایت پیش آئے مادہ کو دیکھا کہ بستر ہلاکت پر پڑی ہے
اس نے ہر چند دلجوئی کی اور نرمی سے پیش آیا مادہ نے جواب نہ دیا اور آنکھہ
اٹھا کر نہ دیکھا وہ سنگ پشت کہ سب تدبیر باندھی ہوئی اوسکی تھی اوس سے اس سنگ پشت
نے پوچھا کہ یہ بیمار کیون منہ سے نہین بولتی ہے اور مافی الضمیر اپنا مجھہ پریشان حال سے کیون
نہین کہتی اوس نے آہ سرد کھینچی اور کہا کہ جو بیمار کہ زندگی سے مایوس اور جو درد مند
کہ دوا سے ناامید ہو رخصت ایک نفس کی کیونکر دشوار نہو اور کسکی قوت سے سامان
گفت و شنود کا درست کرے سنگ پشت نے کہا کہ کونسی دوا ہے کہ اس دیار مین
پیدا نہین ہو سکتی ہے جلد بتا کہ مین اوسکی جستجو مین بحر و بر ایک کرکے پیدا کرون بیمار
نے جواب دیا کہ یہ درد مخصوص واسطے عورات کے ہے کہ رحم مین حادث ہوتا ہے
کوئی دوا اسکی جہان مین نہین ہے الا بندر کا دل سنگ پشت نے کہا کہ یہ کہان
سے پیدا ہو مادہ نے کہا کہ مین آپ جانتے ہون کہ نہ یہ پیدا ہوگا اور نہ مین جیونگی کچھ
مین تجھے علاج کے واسطے نہین بلایا ہے بلکہ دیدار واپسین کی آرزو مند تھی کہ
امید صحت بالکل منقطع ہے بیت بجز خون شربتے در خورد درد خود نہ بینیم + بجز غم راحتے
در روزگار خود نمے بینیم + اس بات کو سنکر رنج سنگ پشت کا زیادہ ہوا اور از بس
اندک ہوکر نالہ کیا اور دل مین کہا کہ سوائے ہلاکت بوزینہ کے چارہ کار دشوار ہے اور

عقل نصیحت کرتی ہے کہ اے سنگ پشت ایسے یار عزیز کو دغا سے ہلاک کرنا مروت
اور فتوت سے فرسنگون دور ہے حیف ہے کہ ایک زن خیرہ نفس کے واسطے ایسے
نفس شریف کو برباد کرنا خدا کی رحمت سے دور پڑنا ہے اور نفس بدآموز بدراہ کرتا
تہا کہ عورت سے آبادی گہر کی اور قوام معیشت اور سرانجام روزگار اور محافظت نقد
اور جنس کی متعلق ہے پس اوس سے ہاتہہ اوٹہانا اور ایک آشنائے چندروزہ کے
واسطے کہ وہ بہی غیر جنس ہے خانہ بربادی کرنا سخت نادانی ہے بیت بجوی صحبت دیرین
کہ خاک یار قدیم + ہزار بار بہ از خون دوستان نوست + آخرالامر بعد قیل و قال نفس اور
عقل کے اسپر قرار پایا کہ شیشۂ وفا سنگ غداری سے توڑ دیے اور پلۂ میزان ہواداری کو
مکر و دغا سے سبک سنگ کریے مگر احمق یہ نہ سمجہا کہ عیب بیوفائی کا وہ شقاوت ہے کہ
داغ اوسکا سوائے پیشانی بے دولتون کے اور جگہ نہین دیا جاتا ہے اور عیب پیمان
شکنی کا وہ مذلت ہے کہ بجز لوح جبین خاک بیزون کے اور جگہہ لکہا نہین جاتا ہے
اور جو کوئی کہ فریب و نفاق سے منسوب ہو اصحاب دل میل اوسکی صحبت کا کبہی نہین
کرتے ہین اور جنس نے کہ بدعہدی اور بیوفائی مین شہرت پائی وہ کبہی عزیز دل
اور محل اعتماد نہین ہوتا ہے بلکہ اجتناب اوسکے قول و فعل اور ملاقات سے عاقل
سمجہتے ہین بیت پیر پیمان شکن من کہ روانش خوش باد + گفت پرہیز کن از صحبت
پیمان شکنان + سنگ پشت نے جبکہ ارادہ بندر کی ہلاکت کا مصمم کیا سمجہا کہ تا اوسے
اپنے مسکن پر نہ لاؤنگا مدعا حاصل نہوگا اس ارادے پر بندر کے پاس آیا بندر
از بسکہ متمنی اوسکی ملاقات کا تہا دیکہتے ہی خوش ہوا اور بمبالغہ تمنائے اشتیاق
اپنا بصد زبان بیان کیا اور یہ بیت تکرار کرتا تہا بیت جان بلب ہجر مین تہا شکر آیا
آیا + ہوگئی مجکو شفا شربت دیدار آیا + اور خبر زن و فرزندان سنگ پشت بار بار
پوچہتا تہا سنگ پشت نے جواب دیا کہ تیرا رنج مفارقت ایسا نہ تہا کہ دیدار زن و
فرزند سے مجہے فرحت ہوتی اگرگونہ بہی صورت راحت کی پیش آتی تہی تو فوراً یاد تیری بدل
بتلخ کر ڈالتی تہی باعث یہ کہ خیال آتا تہا کہ ای یار مروت تو اس جگہ گلشن فراغت مین مسند عیش

بیٹھا ہے اور یار وفادار تیرا خارستان غربت مین خاک پر بستر رکھتا ہے مروت
سے کتنا دور ہے اس لیے یہ عرض کرنے کو آیا ہون کہ ایک قبائل و عیال میرے
تیرے قدم دیکھنے کے اشتیاق مین بیقرار ہین دوسرے عورت کی تیمارداری نکرون تو
مطعون خویش و اقربا ہوتا ہون اور اگر بغیر تیرے وہان رہون تو رہ نہین سکتا ہون
پس اگر تو مجھ اور میرے گھر کو اپنا سمجھتا ہے تو اپنے مقدم سے میرا کلبۂ تاریک منور
فرما اور عزیز و اقربا میرے کہ حقیقت مین وہ تیرے اقربا ہین اونہین اپنے دیدار
سے سرفرازی بخش اور تیرے قدم کی بدولت میری بلکہ میری سب قوم کی عزت
افزائی بھی ہوتی ہے اور میرے قبول دعوت سے رتبہ تیرا کچہ کم نہوگا بوزنیہ نے کہا
کہ اے اہن تکلفات سے درگذر کہ جب سلسلہ محبت کا باہم مستحکم ہوا رنج مہمانی اور مراسم میزبانی
کا جیسا کہ اہل رسم کی عادت ہے فضول ہے بدترین دوستون کے وہ ہین کہ
جنکے صحبت سے تکلف اور تکلیف کی نوبت پہنچے ع تکلف گرنباشد خوش توان زیست
اور مین تیری دوستی کو سرمایہ زندگانی جانتا ہون کہ مکارم اخلاق تیرے مجھے ہزار
نعمت سے زیادہ ہین کہ مین وطن و مسکن اور عشرت مملکت اور حشم و خدم سے دور
پڑا تھا اور وحشت و خواری اور ذلت تنہائی مین مبتلا تھا جامع المتفرقین نے
تیری ہمصحبت سے منت تازہ مجہپر رکھی کہ بلاے رنج و محنت سے رستگاری پاکے
تیری ہمنشینی سے فیضیاب ہوا اور سب کربت غربت میرے دل سے محو ہوگئی بموجب
اس بیت کے بیت یار ہو جب پاس ہرگز رنج غربت کا نہین + ہے اگر غربت
تو ہو پر رنج فرقت کا نہین + ان مقدمات کے سبب سے حق تیرا میری گردن
پر بہت ہے اور یہ رسمیات عرفی واسطے اون کے مقدر ہین جو محبت دلی
نہ رکھتے ہون بیت بے تکلف دوست میباید کہ باشد زان دوست
درمیان رسم تکلف گرنباشد گو مباش + سنگ پشت نے کہا کہ اے دوست
بے ریا غرض اس عرض سے فقط لوازم ضیافت کی رعایت منظور نہین ہے
بلکہ مدعاے خاص یہ ہے کہ دیسی صورت قرار پاوے کہ اس جگہ خواہ اوسکا جگہ

کلبہ بالضم خانۂ تنگ و تاریک ۱۲ ک

ہوا ہے ہنگام کی جدائی اوسمین متصور نہو بیت گھر ہو یا باغ ہو یا کوہ ہو یا صحرا ہو
پر جدا مجھہ سے نہ اک آن وہ مہ سیما ہو + بندر نے کہا کہ راہ محبت مین مرحلہ قرب
و بُعد نہین ہے اگر دوستون مین بُعدُ المشرقین کا اتفاق ہو مگر تسلی باہم دیگر کی یاد
کرنے مین حاصل ہوتی ہے کہ راحت دل ایک کو دوسرے کے تصور جمال
سے ملتی رہتی ہے پس دوری صوری خیالات معنوی کی مانع نہین ہوسکتی ہے
بیت قرب روحانی اگر ہست میان من و دوست + چہ تفاوت کند از بعد
مکانے باشد + سنگ پشت نے تضرع کرنا شروع کیا کہ اے یار اگر یہ عرض
اس جان نثار کی قبول فرمائی تونے تو عزت میری سب ابنائے جنس
کے آگے خاک مین ملجائیگی بندر نے کہا کہ طلب رضاے دوست شریعت
مروت مین واجب ہے اور مین خاطر شکنی تیری کسی طرح گوارا نکرونگا
زیارت اور ملاقات تیرے اقربا کی اس ناتوان کی راحت جان ہے ولیکن
گذرنا میرا اس دریاے بے پایان سے کہ مابین اس بیشے کے اور تیرے
جزیرے کے حائل ہے بہت عسیر ہے سنگ پشت نے کہا خاطر جمع رکھہ
کہ اپنی پشت پر تجھے سوار کرکے باآسانی تمام پہنچاؤنگا کہ اصلا کسی طرح
کی تکلیف نہ پہنچیگی ناچار بندر نے قبول کیا کہ مین حاضر ہون جسطرح
چاہے لیچل سنگ پشت جلدی سے اپنی پشت پر سوار کرکے روانہ ہوا
جبکہ وسط دریا مین پہنچا اندیشہ کیا کہ مین ایسے آشناے بے ریا سے یہ
کیا حرکت کرتا ہون کہ نتیجہ جسکا سواے بدنامی اور روسیاہی کے اور کچہ نہین ہے
اور ایک زن ناقص عقل کے واسطے دوست بیریا سے دغا کرنا عادت ابرار
سے بہت دور ہے اور رشتہ بطلان کی خوشنودی کے واسطے سررشتہ رضاے
رحمان ہاتھہ سے عمداً چھوڑنا سراپا عقل کا قصور ہے اس فکر مین حباب سا
پانی مین کھڑا ہوتا تھا اور نفس اور عقل سے بحث کرتا تھا اور آثار تردد دمبدم
اوسکے حرکات و سکنات سے ظاہر ہوتے تھے بوزنہ سمجھا کہ یہ حال اسکا بیسبب

نہین ہے پوچھا کہ اے دوست باعث تفکر کیا ہے سنگ پشت نے کہا کہ یہ کیونکر
سمجھا تو کہ مین متفکر ہون بندر نے کہا کہ اے دوست تردد حرکات و سکنات اس پر
گواہ ہین کہ تجھے اپنے نفس سے کچھ بحث ہے لیکن تو تردد نکر اور اگر میرے دوستی پر تجھے
اعتماد ہے تو بلا تکلف مجھسے فرما کہ اگر جان تک تیرے کام آیگی تو بھی قصور نکرونگا
سنگ پشت نے کہا کہ مجھے تردد یہ ہے کہ جفت کی بیماری کے سبب سے لوازم
مہمانداری جیسا کہ چاہیے ادا نہو سکینگے تو کس قدر ندامت اوٹھاؤنگا بموجب اس مصرع کے
ع اگر گناہ نبخشند شرمسارے ہست + بوزنیہ نے کہا کہ اگر مجھے دوست صادق جانتا ہے
تو بیگانون کی طرح رسمیات مہمانداری سے درگذر کہ یہ بات طریقۂ آشنائی اور اتحاد
کے منافی ہے بیت بیگانہ را برسم تکلف کنند دوست + آنجا کہ دوستی ست تکلف
چہ حاجت ست + سنگ پشت اور تھوڑی دور چلا اور پھر کھڑا ہوا اور دل مین کہا
کہ عورت مجکو پیمان شکنی پر آمادہ کرتی ہے اور عورات ناصواب اندیش اور بیوفا کیش
کی بات پر عمل کرنا روش خردمندی سے بہت بعید ہے اور صوابدید زنان پر راہ
نامردی اختیار کرنا مذہب امانت مین اور نزدیک اہل دین و دیانت کے بڑی بدعملی ہے
بیت مباد اکس کہ از زن مہر جوید + کہ از شورہ زمین نگلها روید + یہ دل مین کہکر
پھر توقف کیا بدگمانی بوزنیہ کی اور زیادہ ہوئی اضطراب مین آیا اور دل مین کہا کہ
جب دوست کے دل مین شک پاوے تو تدبیر صائب کی پناہ مین جائے یعنی رفق
اور مدارا سے آپ کو محفوظ رکھنا واجب جانے اگر یہ بدگمانی میری یقین کو پہنچی
تو اوسکی بداندیشی سے رو بسلامت لیگیا اور اگر اس گمان مین خطا پڑی تو احتیاط کی
راہ سے کوئی عیب لاحق نہین ہوتا ہے بیت گر او یار است خوش ایمن بخفتی +
وگر کج باخت از مکرش برستی + اسکے بعد سنگ پشت سے کہا کہ اے یار سچ بتا
کہ یہ کیا ہے کہ ہر ساعت تو توسن خیال کو میدان فکر مین دوڑاتا ہے اور ہر دم غواص
وہم تیرا دریاے حیرت مین غوطہ مارتا ہے سنگ پشت نے کہا کہ اے برادر معذور
ہون کہ ناتوانی اور پریشانی نے زن و فرزند کی مجھے متفکر کر رکھا ہے بوزنیہ نے

۵ غواص بتشدید واو غوطہ خور ۱۲

کہا کہ تفکر بیجا ہے کہ بیمار ہونا آسان اور بیمار داری مشکل ہے بہلا یہ کہہ کہ بیماری اوسے کیا ہے اور معالجہ اوسکا کس دوا سے قرار پایا ہے کیونکہ ہر درد کے واسطے دوا معین ہے اور دواسطے ہر رنج کے وجہ شفا کی حکیم مطلق جنے قرار دی ہے اطبائے مسیحادم سے رجوع کرنا چاہیے جو کچھہ وہ ایما کرے اوسکا تدارک کرنا لازم ہے سنگ پشت نے کہا کہ رجوع طبیب نفس سے ہے اور اوسنے دوا بہی بتائی ہے مگر ہاتہہ آنا اوسکا خیلے دشوار ہے بوزنیہ نے کہا وہ کون سی دوا ہے کہ عطارون کی دکان اور دوا فروشون کے خریطون مین نہین ہے اگر تو بیان کرے اور شاید میری تلاش سے بہم پہونچے تو اچھا ہے سنگ پشت نے سادہ دلی سے کہا کہ وہ دوا اکسیر ہے کہ جسکے باعث سے مین گرداب تفکر مین گرفتار ہون یعنی وہ دل بوزنیہ کا ہے بس سننے کے ساتھہ ہی دود سودا بوزنیہ کے دماغ مین پیدا ہوا اور آنکہہ ان نے تاریکی حاصل کی مگر قوت عقل سے پاے استقلال ثابت رکہا اور اپنے دل سے کہا کہ اے دل دیکھی تو نے شامت غفلت کی کہ کس ورطۂ غمناک مین پڑا اور سہل انگاری اور بیخبری کی علت سے کس صحراے ہولناک کو پہنچا افسوس ہین وہ غافل ہون کہ فریب منافق بدقوم پر فریفتہ ہوا اور بدنفس صاحب غرض کی شست فریب سے تیر آفت دل پر کہایا اب بجز تدبیر پرانی اور عقل آرائی کے رستگاری نہین اگر جزیرۂ سنگ پشت مین پڑا پہر بجز موت کے اور کوئی صورت رہائی کی نہو گی جو کچھہ خطا کی اوسکی سزا کا سزاوار ہوا اسکے بعد سنگ پشت سے کہا کہ قصہ اوس مستورہ کے علاج کا سنا مین نے اسکا تدارک بہت آسان ہے کچہ فکر نہ کر کہ ہماری بہی قوم کی عورتون کو یہ مرض بیشتر ہوتا ہے اور دل بہی اونہین نکال دیتے ہین اور اوس سے ہمین کچہ رنج بہی نہین ہوتا ہے اور یہ بات ہمارے نزدیک آسان ہے کہ دل کو سینے سے باہر نکال لینا اور بعد کام لینے کے پہر سینے مین رکہہ دینا یہ اکثر ہوا کرتا ہے اور ہماری قوم بے دل بہی زندگانی کرسکتی ہے یہ ایک شے محقر ہے تجہسے دوست سے ہرگز دریغ نکرونگا

تو نے ناحق آپ کو رنج مین ڈالا شاید میرے مرنے کا تجھے اندیشہ تہا اوس فکر مین تو
اتنا مشوش و الم ناک تہا یہ بہی منشا محبت صادق کا ہے اگر مجھے اس سے ضرر پہنچتا
تو بہی مین مضائقہ ایسے دوست با صفا سے نکرتا چہ جا کہ مجھے ضرر بہی نہ پہنچے
اور تیرا فائدہ ہو تو اس سے کیا بہتر ہے اوس حکما نے کہا کہ چار طائفے سے چار
چیزین دریغ کرنا نچاہیے اول بادشاہ عادل کہ صلاح خاص و عام کے واسطے
کسی سے کوئی چیز طلب کرے تو دریغ اوسمین حرام ہے دوسرے جو درویش
مستحق خدمت کچہ حق اللہ مین سے سوال کرے تو اوس سے مُنہ نہ پہیرے
تیسرے شاگرد نیاز مند جو استعداد حصول علم رکہتا ہو وہ اگر طلب علم کرے تو اوستاد
کو واجب ہے کہ اوسے رہنموئی کرے چوتہے دوست یکرنگ کے واسطے جو بات
کہ بہتری کی ہو بشرط دسترس اوس مین ہرگز قاصر نہو اگر اوس جگہ یہ حال تو نے کہا ہوتا
تو مین دل کو ساتہہ لیتا آتا ایک عرصۂ دراز سے مین نے اوسے نکال کے علیحدہ
رکہہ دیا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ مین اوس سے از بس تنگ آیا ہون کہ ہرگز اوسکے
جلنے مین مجھے رنج نہین ہے بلکہ دو سبب سے راحت ہے ایک یہ کہ تیری روح
کو صحت اور تیرا آرام دل ہو یہ سراسر راحت میری روح کی ہے دوسرے یہ کہ وہ زیادہ
از حد غم و اندوہ سے بہر گیا ہے اسلیے کوئی چیز اوسکی صحبت سے دشوار تر مجہپر نہین
ہے اگر ایسی جگہ صرف ہو کہ جس سے تجھے راحت اور مجھے رستگاری حاصل ہو تو مین
راحت اور سراپا فراغت ہے سنگ پشت نے کہا کہ دل تیرا کہان ہے اور اپنے
ساتہہ کیون نہ لایا بوزنیہ نے کہا کہ گہر مین چہوڑ آیا ہون اسلیے کہ ہماری قوم کی رسم ہے
کہ جب کسی دوست کی ملاقات کو جاتے ہین تو دل کو ساتہہ نہین لیجاتے ہین تا اونپر
نحوست وارد نہو اور شگون بد کی شامت مین نہ پڑین کہ دل اصل مین مجموعۂ رنج و محنت
اور منبع مشقت دائمی ہے اور ہر دم خیالات غم ماضی مین عیش صافی کو مکدر کرتا رہتا ہے
اور دل کا نام جو قلب رکہا ہے وجہ یہ ہے کہ انقلاب اسکی خلقت مین رکہا ہے
ہر ساعت مین میل اسکا خیر سے شر کی طرف اور نفع سے ضرر کی طرف رہتا ہے

بیت ہر دم فکر نئی ذکر نیا دہیان نیا + روز کا شانہ خاطر مین ہے مہمان نیا +
مین نے جبکہ قصد تیرے فرزند اور اقرباء کے دیدار کا کیا دل کو اوسی جگہ چھوڑ
دیا تا بلا دغدغہ زیارت سب کی حاصل کرون مگر یہ بات بہت بڑی ہے کہ مین
معلوم کرون کہ تیری اہدیہ کی یہ دوا ہے اور دل کو مکان پر چہوڑ آؤن اگرچہ تیری
جانب سے خاطر جمع ہے کہ تو میری صداقت محبت کو خوب جانتا ہے لیکن اور لوگ
مجھے مقام دوستی مین کتنا نالائق جانینگے اور کیا کیا ملامت کرینگے اور تیری
بہی اس مین سبکی ہے کہ کیون ایسے خود غرض کو آشنا کیا تہا پس حیف
ہے مجہپر کہ دل کو ساتھ لیکر نہ جاؤن اور کبہی تو لاکہہ میرے قول کی تصدیق
تو بہی قوم اعتبار نہ کریگی بلکہ سب یہی کہین گے کہ دانستہ اوس نے
دل چرایا اور گھر مین چہوڑ آیا اس رسم مذکور پر زنہار یقین نہ لائینگے اور
اتنا شکوہ تجبسے ہے کہ تو نے جان بوجہ کے تکلف کیا کہ میری چیز کو اپنی ء
سمجھا مگر ایک صورت سے تو بہی معذور ہے کہ تیری قوم مین اور بلکہ سب بوزون
مین شاید یہی قاعدہ ہے کہ اگر دل نہو تو زندہ نہین رہتے ہین پس یہ جانکے
تجھے منظور نہوا کہ میرا دوست ہلاک ہو جائیگا سو ایسا نہین ہے کہ ہماری
خلقت خدا نے اس طرح پر کی ہے کہ دل سے زندگانی کو کچہہ علاقہ نہین
ہے جیسا کہ خون فاسد بدن ہی مین پیدا ہوتا ہے اور اوسے نکال ڈالنے
مین توراحت ہوتی ہے اسی طرح دلکو کہ غم سے بہرا ہوا ہے اوسکے نکالنے
سے مین فرحت ہوتی ہے پس ایسی صورت مین ع چہ خوش بود کہ بر آید
بیک کرشمہ دو کار + ایک میرا فراغ خاطر اور دوسرے تیرے اقرباکی راحت
اب مناسب ہے کہ اتنی تکلیف دوبارہ کا خیال نکر اور یہین سے پہر چل کہ
تا دل کو ساتھ لیکے چلون اور شرمندگی سے بچون سنگ پشت خورا پہرا
اور بہت شاد و خرم تہا کہ مراد بہی حاصل ہوئی اور کوئی بدنامی بہی عائد نہوئی
اس خیال سے جلد کنارے پہنچا بوزینہ جست کرکے درخت پر جا بیٹہا

حسن

اور شکر خدا ہزار زبان سے ادا کیا ایک ساعت کے بعد سنگ پشت نے
آواز دی کہ اے یار جلد چل کہ وقت تنگ اور عرصہ منزل کا بہت دور ہے
بوزینہ نے خندۂ دندان نما کیا اور کہا کہ مین نے عمر اپنی جہانداری اور شہریاری
مین بسر کی ہے اور گرم و سرد زمانہ خوب چکھا ہے ہر چند زمانے نے داد اپنی
مجھسے لی اور آسمان نے جو کچھ مجھے بخشا تھا سو پھیر لیا اور منکوبون اور فلاکت زدون
کے زمرے مین ڈال دیا لیکن اب تک اتنا از خود رفتہ نہین ہوا ہون کہ فوائد
اور نقصان تمنائی کو نہ سمجھون اور وفاق اور نفاق کو نہ پہچانون اب اس بات
سے گذر اور جوانمردون کی مجلس مین آج سے قدم نہ رکھنا اور پھر کبھی حسن وفاداری
و مروت مین دم نہ مارنا **بیت** مہر نا جو تنا در بزم خوبان ؛ کہ بوئے از
وفاداری نداری ؛ اور یون تو جوانمردی اور وفاداری کا ہر کوئی دعوی کرتا ہے
لیکن امتحان کے وقت حال سبکا کھل جاتا ہے **بیت** خوش بود گر محک
تجربہ آید بمیان ؛ تا سیہ روے شود ہر کہ در وغش باشد ؛ سنگ پشت نے
فریاد کی کہ یہ کیا گمان ہے کہ میری طرف کیا تو نے حاشا کہ تیری رضا کے خلاف
کوئی بات دل مین میرے گذری ہو یا کوئی اور فریب کا قصد نسبت تیری میرے
دل مین آیا ہو اگر صد ہزار سنگ جفا میرے سر پر توڑیگا تو بھی تیری آشنائی سے
گردن تابی نکرونگا اور اگر تیغ بے التفاتی سے سینہ میرا چاک کریگا تو بھی
تیری آرزوے وصال سے دل نہ اوٹھاؤنگا بوزینہ نے کہا کہ او احمق مین
وہ نہین ہون کہ تیرے فریب مین پھر آؤن کیا مضمون حدیث شریف کا نہین
سنا تو نے کہ صاحب ایمان ایک سوراخ مین دوبارہ کاٹا نہین جاتا معنے اسکے
یہ ہین کہ صاحب ایمان کمزور نہین ہوتا ہے کہ دوبارہ کسیکا فریب کھائے کیا
قصہ روباہ کا نہین سنا تو نے کہ کہتی تھی کہ وہ گدھا گوش و دل نہ رکھتا تھا
اوسنے پوچھا کہ یہ ماجرا کیونکر تھا **حکایت** بوزینہ نے کہا کہ کہتے ہین کہ ایک شیر
خارش کی علت مین مبتلا ہوا با وجود تپ دائمی کے شدت خارش سے بہت مضطر

اور قوت بالکل ساقط ہوگئی بلکہ شکار کی بہی طاقت نرہی اوس شیر کی خدمت
مین ایک روباہ تہی کہ فضلہ اوسکے طعمہ کا چن کہاتی تہی پس یہی اوسکا قوت تہا
جبکہ شیر شکار سے درماندہ ہوا نوبت روباہ کی اضطراب کو پہونچی ایک دن غلبۂ اشتہا
اور تنگی معیشت سے شیر کو ملامت کرنے لگی کہ اے بادشاہ درندون کے تیری
بیماری نے اس بیشے کے جانورون کو ملول کر رکہا ہے اور ضعف تیرا جمیع رعایا کے
دل مین سرایت کر گیا ہے اس بیماری کی دوا کس لیے نہین کرتا ہے اور اس درد
دلخراش کی فکر سے کیون غافل ہے شیر نے آہ سرد کہینچی اور کہا ع مرا خار لیست در
دل کان بسوزن برنمی آید؛ اے روباہ مدت گذری ہے کہ اس رنج مین خون
دل پیتا ہون اور روز بروز کاہیدہ ہوتا جاتا ہون نہین جانتا ہون کہ اس درد
کی کیا دوا ہے مگر ایک طبیب کہ جسکے قول پر مجہے اعتماد ہے اوسنے یہ کہا ہے کہ
گدہے کے دل اور کان کہانے کے سوا اور کوئی علاج اسکا نہین ہے اوس وقت
سے مین اس اندیشے مین ہون کہ کس تدبیر سے گدہا ہاتہ آئے کہ میری دوا
ہو روباہ نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو یہ ناچیز اسکی تدبیر کرے امید
ہے کہ برکت اقبال سلطانی اور سعادت دولت جاودانی سے مقصود
حاصل ہو شیر نے کہا کہ کیا حیلہ کریگی اور دفتر مکر سے کیا افسون پڑہیگی
اور مجہے اوس گدہے کے پاس کس بہانے سے لے چلیگی روباہ نے کہا کہ اے
بادشاہ تجکو اس صورت سے باہر آنا نہ چاہیے کہ بدن پر کوئی بال باقی نہین رہا
ہے یہ صورت شکوہ و شہامت بادشاہی کی منافی ہے اور کسر شان شاہنشاہی
اسمین ہے کہ خویش و بیگانہ اس شکل و شمائل سے بادشاہ کو دیکہین تو بہت نامناسب
ہے بلکہ صلاح یہ ہے کہ مین گدہے کو کسی حیلے سے اس بیشے مین لگا لاؤن
اور بادشاہ اوسکا شکار کرکے جو چاہے اوسمین سے تناول فرمائے شیر نے
کہا کہ کہان ہے اور کیونکر لائیگی روباہ نے جواب دیا کہ اس جنگل کے قریب
ایک چشمہ ہے وہان ہر روز ایک دہوبی کپڑے دہونے کو آتا ہے اور جو گدہا

اوسکا کہ باربردار ہے وہین چرا کرتا ہے اوسکو کسی فریب سے اس جنگل مین لے آؤنگی لیکن بادشاہ اوسکا کان و دل کہاکے باقی ہم لوگون کو عنایت کرے بادشاہ نے اوسکی بات قبول کی اور عہد کیا کہ باقی سب گوشت تم سب کو دونگا روباہ نے اس امید پر کہ بادشاہ فقط دل اور کان کہائیگا باقی سب ہمین بچ رہیگا اوس چشمے کی طرف روانہ ہوئی جبکہ گدہے کو دیکہا آداب و تسلیمات بجالائی اور نہایت ملائمت سے پیش آئی بیت بشیرین زبانی و لطف و خوشی + توانی کہ پیلے بموے کشی + اور بکمال شفقت کہا کہ اے برادر تجہے نزار اور رنجور پاتی ہون سبب کیا ہے اوس نے کہا کہ یہ گازر ہمیشہ مجہسے محنت لیتا ہے اور میری خبرگیری مین کوتاہی کرتا ہے الم سے دانہ و علف کے جان تلف ہوئی جاتی ہے اور اوسے مطلق یہ غم نہین ہے قریب ہے کہ میرا خرمن عمر برباد فنا ہو جاوے اور یہ ابیات زبان پر لایا ابیات بعجز خویش تیاسے ندیدم + نگاہ وجہ مین تا سے شنیدم + خورم ہر روز خون در زیر این بار + ہمہ شب خاک مے لیسم ز دیوار + مکن عیبم اگر زار و نزارم + کہ غیر از خاک و خون خوردے ندارم + روباہ نے کہا کہ اے سلیم الطبع اگر پاؤن مین طاقت رفتار ہے تو کس لیے مبتلا اس بلا کا رہتا ہے گدہے نے کہا کہ مین بارکشی مین مشہور ہون پس جہان جاؤنگا یہ بلا میرے واسطے موجود ہوگی اور مین تنہا اس بلا مین کچہ مخصوص نہین ہون بلکہ سب میرے ابنائے جنس اسی آفت مین گرفتار ہین اس واسطے دل مین سمجہ لیا ہے کہ ہر جگہ ہمین یہی جام بلانوش کرنا ہے اور جامہ جفا کا ہمارے ہی واسطے قطع کیا گیا ہے پہر در بدر کے پہرنے سے ایک ہی در پر مقیم رہنا بہتر ہے اور اسمین جو کچہ کہ پیش آئے اوس پر راضی رہنا مناسب ہے روباہ نے کہا کہ غلط سمجہا ہے تو اللہ تعالے فرماتا ہے ان ارضی واسعۃ یعنی بالتحقیق کہ زمین میری وسیع ہے اور منشور نے سیروا فی الارض کے مردان جفاکیش کے واسطے نزول پایا ہے گدہے نے کہا مرچند

ترجمہ تحقیق زمین میری فراخ ہے ۔۔۔ سیر کرو زمین مین ۱۲

کوئی ننگا ہو کرے زیادہ مقدر سے نہ ملیگا پھر حرص کو بڑھانا اور بار شدائد سفر عمداً اپنے
اوپر زیادہ کرنا عقل دور اندیش سے دور ہے **نظم مولوی معنوی** رزق آید پیش ہر کو
رزق نست + رنج کوششہا ز بے صبری نست + جملہ را رزاق روزی میدہد + قسمت
ہر یک بہ پیشش مے نہد + روباہ نے کہا کہ یہ مرتبہ توکل کا ہے اور طریق اہل توکل جدا
ہے پس جو کوئی کہ اس مقام کو نہ پہنچا ہو اوسے چاہیے کہ بموجب حکم الٰہی کے عالم
اسباب مین تدبیر سے غفلت نہ کرے اور ایک وسیلہ روزی کا ضرور پیدا کرے اسی
واسطے اللہ کو مسبب الاسباب کہتے ہین جو موافق حکم الٰہی کے تدبیر کریگا اوسکا
مسبب پروردگار درست کرکے کوئی راہ نکال دیگا کیا یہ مصرع تیرے گوش زد نہین
ہوا ہے ع بکسب کوش کہ کاسب بود حبیب اللہ ہگر تو راضی ہو تو اس مرغزار مین لیچلون
کہ زمین اوسکی مانند کلبۂ زمرد فروشان سرسبز اور آبدار ہے اور ہوا اوسکی مانند طبلۂ
عطار معطر اور نسیم اوسکی مانند مشک خالص کے معنبر ہے **نظم** ہوا ے خوش و
میوہاے فراخ + درختان بارآور و سبز شاخ + نسیم دگل و لالۂ و فاختہ + جویباران
محرم بہم ساختہ + اور اس سے پہلے ایک اور گدہا کہ زیادہ از حد نزار تہا اتفاقاً
اس چشمے پر اوس سے بہی ملاقات ہوئی تہی دیکہا تو حال اوسکا تجہسے بہی لاغر
زیادہ تر خراب اور قریب بہلاکت تہا مجہے اپنی عادت کے موافق اوس پر
بہی رحم آیا اور اسی مرغزار مین اوسے پہنچا دیا اوس نے جو چند روز بفراغ دل
اور خاطر خواہ اسپے کہایا اور پیا اب دیکہنے کے قابل ہے کہ اپنے ہمجنس مین آج
اوسکا ثانی فربہ اور مسرور الحال نہوگا تو بہی اگر چلے اور تم دونون باہم بے محنت
و رنج اوقات بسر کرو تو اس سے زیادہ کوئی راحت نہین ہے گویا زندہ در
بہشت ہونا ہے آگے اختیار ہے اور مجہے بہ شفقت بے ریا اور کون کام
تجہسے متعلق ہے القصہ روباہ نے ایسا دمدمۂ پر فریب دم کیا کہ خر نا مشخص کی
نان طمع تنور تزویر مین پختہ ہوئی مگر وہ گدہا اس سے غافل تہا کہ یہ مکارہ مجہے اجل
کے در پر لیے جاتی ہے کہا کہ اے دوست بے ریا خوب جانتا ہون کہ تجہسے سوا ے

شفقت اور مجسے کیا مطلب ہے پس ایسے دوست بے غرض کی بات نہ ماننا صواب اندیشی کے خلاف ہے ع ہرچہ فرائی بجان من بندۂ فرمان برم القصہ روباہ شیر کے پاس اوسے لے آئی شیر نے فورًا اوسپر چنگل مارا گدہا زخمی ہوکر بہاگا بسبب ضعف اور ناتوانی کے شیر سے تہم نہ سکا روباہ نے شیر کی اسقدر ناتوانی پر تعجب اور ملامت آغاز کی کہ حرکت بے فائدہ کیا نتیجہ رکہتی تہی اور تعجیل کرنا اوس کام مین کہ جسکی فرصت باقی ہو کیا ضرور تہا بلکہ عقل کے لائق یہ تہا کہ ضبط کرتا اور ثبات بادشاہی کے مناسب تہا کہ عنان تمکین ہاتہہ سے نہ دیتا تا انجام کام کا پشیمانی کو نہ پہونچتا ع از پشیمانی چہ سود اکنون کہ کار از دست رفت ٭ روباہ کی باتین شیر پر گران گذرین اور دل مین کہا کہ اگر کہتا ہون کہ مین نے عمدًا اہمال کیا تو بے خردی اور سستی راے سے منسوب ہوتا ہون اور اگر غلبۂ نفس کا اقرار کرتا ہون تو حریصون اور سبکون مین شمار کیا جاتا ہون اور اگر ضعف اور ناتوانی کا عذر درمیان لاتا ہون تو ملازمون کی نظرون مین حقیر ہوتا ہون صلاح یہ ہے کہ جواب روباہ کا غضب اور غصے سے دون اور ایسی گستاخی سے منع کرون اسکے بعد شیر نے غصے سے کہا کہ اے روباہ بادشاہون کے کام مین ملازم کو دم مارنا اور راز کا پوچہنا بڑی بے ادبی ہے رمز بادشاہون کا ہر جا کر پر روشن ہونا نہ چاہیے اور جو بادشاہ سمجہتے ہین اوسے راے رعایا کی نہین پہونچتی ہے مثل عرب کی ہے لاتحمل عطایا ہم الا مطایا ہم خلاصہ اسکا یہ ہے کہ بخشش بادشاہان کی کوئی اوٹہا نہین سکتا مگر باربردار بادشاہون کے اسی طرح راز بادشاہون کا رعیت نہین جانتی ہے مگر جو مشیر لائق اسکے ہوتے ہین اے روباہ اس خیال اور قیل و قال سے درگذر اور ایسی تدبیر کر کہ گدہا پہر ہاتہہ آئے اور اس خدمت سے رسوخ تیرا زیادہ ہو جائے روباہ دوبارہ گدہے کے نزدیک آئی اور تملق تمام سے رسم سلام بجا لائی گدہے نے منہ پہیر لیا اور کہا کہ ای مکارہ [illegible] سے وعدہ [illegible] کیا اور بعد اوسکے شیر کے نیچے مین

ڈال دیا تونے روباہ نے کہا کہ اے سلیم دل کیا خیال کیا تونے کہ بمجرد دیکھنی
طلسم کے بہاگ آیا اور ہنوز خار و گل مین تمیز نہ کی تہی کہ تماشاے گلزار سے کنارہ
کر آیا یہ جو تونے دیکہا حکماے اہل بیشہ کی تفریح طبع کے واسطے طلسم بنایا ہے
یہ مرغزار وہ ہے کہ سواے جنت کے اسکا نظیر عالم مین نہین ہی کہ سراپا میوہ و گل
سے شاداب ہے اگر طلسم نہوتا تو جانور سب بیشون کے اسمین آبہرتے اور رونق
اور لطف اسکا برباد کر دیتے اسواسطے یہ تدبیر حکماے کی ہے کہ سواے محرم کے غیر
دخل نہ پاوے اور جو کوئی اتفاقاً آجاتے سو اس طلسم سے ڈر کے بہاگ جاے جیسے
کہ تو بہاگ آیا بہلا تونے یہ نہ جانا کہ مین تیرے ساتہ ہون پہلے جو کچہ ہوتا تو مجہہ
ضعیف پر ہوتا تو تو مجہہ سے قوی ہے اگر شیر ہوتا تو کیونکر مجہے چہوڑتا کہ ناتدان
مین اپنے بیٹہے مین پہرتی ہون اور تو کہان ہے. ایسا قوی تہا کہ شیر کے پنجے سی
چہوٹ جاتا بلکہ تونے میری ہنسی یارون مین کروائی کہ سب کہینگے کہ اسی دوست
کی عقل و فراست کی مدح کرتی تہی کہ پہلے طلسم کو دیکہکے ڈر گیا اور ہم اہل بیشہ
حقیقت حال اس جگہہ کی سواے دوست دلی کے اور سے ظاہر نہین کرتی ہین اور
یہ جو تونے دیکہا محض طلسم اور سحر کاری حکما کی ہے مین نے پہلے چاہا تہا کہ
تجہے آگاہ کر دون کہ ایسی چیزون کو دیکہہ کے خوف نہ کرنا یہ سب طلسم ہے مگر
تیرے اختلاط مین فراموش ہو گیا اب تو تجہے معلوم ہو گیا پہر میرے ساتہہ چل
کہ تا جو مین نے کہا ہے اوسکا لطف دکہاؤن اور سب طلسمون سے تجہے بچا
آگاہ کرتی جاؤن خر بے خرد دوبارہ فریب سحر آمیز پر فریفتہ ہو کر روباہ کے ہمراہ
ہوا روباہ نے چند قدم آگے بڑہ کے شیر کو اوسکے آنے کا مژدہ دیا اور کہا
کہ مطلق جنبش نکرنا اور مانند نقش دیوار ساکت رہنا اگر تیرے برابر سے بہی نکلے
تو جنبش نکرنا اور جب تک فرصت وافی اور قوت کافی نہ پانا ارادہ نکرنا شیر نے
روباہ کی بات قبول کی اسکے بعد جبکہ گدہا شیر کے نزدیک آیا روباہ نے کہا کہ دیکہہ
یہ وہی طلسم ہے گدہا شیر کے گرد پہرتا تہا شیر مطلق حرکت نکرتا تہا جبکہ خاطر جمع

گدہا خوش خوش سبب خوف وخطر گرد اگرد شیر کے پہرنے لگا غرض کہ ایک مدت سے
بہوکا تہا سبزہ زار خاطر خواہ پاکے کشادہ پیشانی اور غفلت تمام سے مشغول چراگاہ
ہوا جبکہ خوب شکم سیر ہوا اوسی سبزے پر بآرام تمام سو رہا شیر نے غافل پاکے
حملہ کی اور پیٹ گدہے کا پہاڑ ڈالا اور روباہ سے کہا کہ تو اس جگہ بیٹھی رہ کہ مین
غسل کرکے آؤن تو اسکے کان اور دل کہاؤن کہ حکیم نے یون ہی حکم کیا ہے شیر
غسل کو گیا روباہ نے دل اور کان گدہے کے نوش فرمائے شیر غسل سے فراغت
کرکے آیا ہر چند گوش و دل کو ڈہونڈہا ایک کو بہی نپایا روباہ سے کہا کہ دونو عضو کہ
میرے علاج مین کیا ہوئے روباہ نے کہا کہ بادشاہ کی بقا ہو یہ گدہا نہ دل
رکہتا تہا نہ گوش اور دلیل اسکی یہ ہے کہ اگر دل ہوتا تو دل عقل کی جگہہ ہے اگر
اسمین عقل ہوتی تو میرے فریب مین دوبارہ کیون آتا اور کان ہوتے تو کان سماعت
کی جگہہ ہے اور یہ صولت اور حملہ بادشاہ کا آنکہہ سے دیکہہ چکا تہا پہر میری بات کو
نہ سنتا اور اپنے پاؤن سے آپ گور مین نہ آتا بندر نے سنگ پشت سے کہا کہ اس
مثل کا حاصل یہ ہے کہ مین گدہے کی طرح بیدل اور بے گوش نہین ہون
بلکہ تجہسے کتنون کو مین نے گدہا بنا ڈالا ہے فقط تقاضائے تنہائی تہا کہ دل بہلانے
کے واسطے تجہسے کم ظرف اور بد قوم سے دوستی اختیار کی تہی سو اوسکا عوض پا
چکا تہا اگر پروردگار عالم نے عقل سلیم عطا نہ کی ہوتی تو تو نے ایک زن ناپاک کے
واسطے میری ہلاکت مین کچہہ باقی نہ رکہا تہا چنانچہ یہ بیت حسب حال میرے
ہے بیت دنیا سے حیف نام محبت مٹا دیا + تو قتل کر چکا تہا خدا نے بچا لیا +
اب راہ اپنی لے اور یہ توقع زنہار نرکہہ کہ مین تیرے ساتہہ چلون یا تجہسے مین کلام کرون
اور یقین جان لے بیت گر ماہ شوی بآسمان کم نگرم + ور سرو شوی بوستان
کم گذرم + سنگ پشت نے کہا کہ سچ کہا تو نے انکار اور اقرار میرا یکسان ہے
مجہسے وہ زخم کاری تیرے دلکو پہنچا ہے کہ جسکا التیام تمام عمر ممکن نہین ہے اور داغ
میری بدکاری اور جفا کاری کا ایسا تیرے دل پر بیٹہا کہ محو ہونا اوسکا حیز امکان مین

نہین آتا ہے اب مین سنے شربت تلخ فراق کے تجرع پہ دل کو راضی کیا اور تن کو تیغ زہر آبدار ہجران کا سپر بنایا یہ کہا اور خجل اور شرمندہ اپنے جزیرے کو پہر گیا اور تمام عمر مفارقت مین ایسے یار وفادار کی رو تا رہا یہہ داستان اوس شخص کی کہ جو ایسے دوست کو بے محنت و مشقت پائے اور بسبب نادانی اور غفلت کے ہاتہ سے کہو دے اور ندامت جاوید مین گرفتار رہے اوسکے بعد اگر ہزار بار سنگدلی سے اور سر سنگ سے مارے تو بہی مفید مطلب نہو اگر اہل خرد ہے تو اس حکایت کو اپنا پیشوا کرے اور اگر کوئی مطلب مرغوب یا کوئی صادق ہاتہہ آئے تو اوسے عزیز رکھے چنانچہ یہ قطعہ حاصل اس حکایت کا ہے قطعہ

مطلوب چون بدست بود مغتنم شمار + وانرا از کف مدہ کہ پشیمانی آورد + بسیار کس کہ گنج زر آ جان دہد + بدو وانراز کف مدہ ورسے عصہ ہا خورد + از دست رفتہ ہیچ بناید

بہیچ حال ہر چند انکہ او فغان کند و جا جہا درد +

باب چہٹا آفت مین تعجیل شتاب کاری سے

دابشلیم نے رائے پر برہمن روشن ضمیر کے آفرین کی اور کہا بیت اے روشن ضمیر تو از سر کن فکان واقف + نہ سے بیان تو اسرار علم را کاشف ++ بیان فرمائی تو نے داستان اون لوگون کی کہ اپنی مراد پر قادر ہوئے اور اوسکی حفاظت مین تغافل کیا اور قدر اوسکی نہ جانی اور مطلوب کو ہاتہہ سے کہو دیا اور تمام عمر اوسکا تاسف رہا اسکے بعد حسرت و اندوہ سے کچہ فائدہ مترتب نہوا اب ارشاد فرما اون لوگون کی مثل کہ جو عزیمت کار مین تعجیل کرتے ہین اور فوائد تدبیر اور فکر و تامل سے غافل رہتے ہین اونکا خاتمہ حال کا کس طرح پر ہوتا ہے اور جو کوئی کہ تخم شتابکاری کو مزرع دل مین بوتا ہے کیا چیز اوسکا پہل پاتا ہے برہمن نے دعا دی اور کہا نظم اے بادشاہ تیرا مطیع آسمان رہے روے زمین پہ حکم ہمیشہ روان رہے + تیری بہار سلطنت و عدل وجود سے

مثل بہشت باغ جہان بے خزان رہے + جسنے کہ بنائے کار اپنی صبر و ثبات
پر رکھی اور بنیاد کام کی خلاف وقار اور سکون کے برپا نہ کی انجام اوسکا ملامت
اور ندامت کو ضرور پہنچیگا اور خصلت پسندیدہ کہ آدمیون کے واسطے خلاق
عالم نے مقرر فرمائی ہے اور اوسی کے سبب سے رتبہ تکریم انسان نے پایا
ہے وہ حلم اور علم اور ثبات اور وقار ہے بیت بردبارے خزینہ
خرد ست + ہر کرا علم نیست دیو و دوست + یہ نکتہ اسی واسطے مقرر کیا ہوا حکما
کا ہے کہ جب حلم کو مقلوب کر دے یعنی اولٹ ڈالے تو ملح ہوتا ہے اور ملح
نمک کو کہتے ہین اور نمک تلخ ہوتا ہے تو جب کوئی شخص برعکس حلم کے کام کریگا
مقرر تلخی مین پڑیگا اگر طعام کیسا ہی خوب ہو جب نمک تلخ اوس مین ڈالوگے
کہانے کے قابل نرہیگا اسی طرح انسان کو کیسا ہی ہنر حاصل ہو جب کہ درشت
خوئی اور بیہودہ گوئی شعار اپنا کریگا ہر کسی کو اوس سے تنفر ہوگا اور اللہ تعالے
قرآن مجید مین فرماتا ہے وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِکَ باوجود
اس کمالات اور خلق کریم کے کہ تمام کائنات کی نیکیان اور کمال اللہ
تعالے نے ذات پاک سید عالم مین جمع کی تہین پستر خطاب فرماتا ہے
کہ ای محمد اگر تو درشت خو اور سخت دل اور خشمگین اور کینہ کش ہوتا تو ہر آئینہ
مواکب کواکب اصحاب کہ مانند ستارگان ثریا تیرے گرد جمع ہین مثل بنات النعش
متفرق ہو جاتے اس سے معلوم ہوا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بہت خوش خلق اور رحیم دل اور ہنس مکھ تھے اور دوسرے صاحب
خلت اور پدر ملت ابراہیم علی نبینا وعلیہ صلوۃ الرحمن کو اس صفت سے
ستائش فرماتا ہے اِنَّ اِبْرَاہِیْمَ لَاَوَّاہٌ حَلِیْمٌ خلاصہ اس آیت کا یہ ہے
تحقیق کہ ابراہیم حلیم ہے اسواسطے کہ حلیم محبوب قلوب ہوتا ہے اور دل
سب خواص وعام کے اس صفت پر میل کرتے ہین بیت ستون خرد
بردباری بود + سبک سر ہمیشہ بخواری بود + دانشمند کبھی شتابکاری نہین

کرتے ہین حکیم کامل شتابی کو وسوسۂ شیطان جانتے ہین التانی من الرحمن والعجلۃ من الشیطان اور اسی مضمون کو سلک نظم مین مولوی معنوی نے یون پرویا ہے مثنوی مکر شیطان ست تعجیل و شتاب + لطف رحمان است صبر و اجتناب + باتانی گشت موجود از خدا + تا بشش روز این زمین و چرخہا + ورنہ قادر بود او کز کاف و نون + صد زمین در یکدم آوردے برون این تانی از پئے تعلیم تست + صبر کن در کار دیر آید درست + جو کوئی کہ باگ اختیار کی تعجیل کے ہاتھہ مین سپرد کریگا ہر آئینہ مرکب اوسکے نفس کا مُنہ زوری کر کے صحراے ضلالت کی طرف کھینچ لیجائیگا اور خاتمہ اس امر کا حسرت اور تاسف پر ہوگا بیت ہر کہ بے فکر و تانی عملے کرد و پیش + آخر الامر از ان کردہ پشیمان گردد + مناسب اس بات کے حکایات بسیار اور روایات بیشمار صحائف اخبار مین مسطور ہین اور اول سب حکایتون مین سے حکایت اوس زاہد کی کہ میدان تعجیل مین بے تامل قدم رکھا اور اپنا سر کھویا لائق اس سیاق کے ہے راے دابشلیم نے پوچھا کہ تفصیل اسکی کیا ہے حکایت برہمن نے کہا کہ ایک زاہد نے بعد اختیار کمال تجرد چاہا کہ نکاح سنت موکدہ اور مشتمل ہے فائدہ ہاے بسیار سے اوسے اختیار کرے چنانچہ اس بات مین ایک اور زاہد ہمراز سے مشورہ کیا اوس نے کہا کہ فکر بہت مناسب کی تونے کہ کدخدائی صلاح معیشت اور کمال صلاحیت اور بہت سے فوائد دینی اس مین مندرج ہین اور محفوظ رہنا متاع خانہ کا اور حاصل ہونا اولاد کا کہ بقاے نسل اور ذکر جمیل اوس سے متصور ہے نظم مرو راہ ہر گز نگیر و جہرۂ دولت فروغ + تا بروے زن نیفروزد چراغ خانمان + عمر در کنج تجرد مگذران دیگر کہ ہست + عشرت آباد تاہل روضۂ امن و امان + لاکن کوشش کر کہ رفیق شفیق ہاتھہ آئے کہ وہ راحت جان ہے اور مصاحب ناموافق سے پرہیز کر کہ وہ باعث رنج

عورت اور خرابی مال وجان ہے زاہد نے پوچھا کہ موافقت کس عورت سے کرنا
چاہیے اوس نے جواب دیا کہ پاکدامن ہو کہ شوہر کو بدل دوست رکھے اور خیانت
اور خباثت سے پرہیز کرے کہ ایسی عورت جہان جاتی ہے اوس گھر کی روشنی
بڑہاتی ہے قطعہ صلاح ہر دو جہان ست صحبت زن نیک + زہے سعادت مردے
کہ زن چنین دارد + بلند نامی و راحت دلی تواند یافت + کسے کہ طالع فرخندہ
ہمنشین دارد + زاہد نے کہا کہ کن عورتوں سے پرہیز کرے دوسرے زاہد نے
جواب دیا کہ تین قسم کی عورتوں سے پرہیز واجب ہے حنانہ و منانہ و انانہ
حنانہ اوسے کہتے ہین کہ جسکا پہلا خاوند مرگیا ہو یعنی بیوہ یا طلاقی ہو اور اوسکی
صحبت کا غم رکھتی ہو اور منانہ وہ ہے کہ تجہسے مال مین زیادہ ہو کہ اپنے مال
سے تجہپر منت رکھے اور انانہ اوسے کہتے ہین کہ جب شوہر کو دیکھے آواز
اپنی ضعیف کرلے اور بیمار بن جاوے دیدار سے ایسی عورت کے ہر ساعت
تاریکی موت کی نظر آتی ہے بیت زن بد در سرای مرد نکو + ہمدرین عالم ست
دوزخ او + دوسری بار پوچھا کہ زن کس سن کی اختیار کرنا چاہیے کہا کہ زن
جوان و نورسیدہ چاہیے کہ ہر پیرایہ مین روسے راحت دکہاتی رہے اور
زن عجوزہ طراوت رخسار لیجاتی ہے اور مباشرت انکی ضعف اور سستی
لاتی ہے نظم آن زنے را کہ پشت شد چوکمان + نفسش ہمچو تیر میگردد + صحبت
دخترے کہ جان بخشد + زہر قاتل شود چو پیر شود + اور عورت دس سال سے
بیس سال تک موضع امن و امان اور محل امیدواری ہے اور بیس
سے تیس سال تک آرام دل اور لذت جان طالبان ہوتی ہے اور
تیس سے چالیس سال تک صاحب اولاد کہی جاتی ہے اور چالیس
سے پچاس تک زرق و سالوس کی پابند رہتی ہے اور جبکہ پچاس سے گذری
مادہ سیاہ اور آفت مال وجاہ اور گلشن خزان رسیدہ اور گرگ باران
دیدہ اور چشمہ انباشتہ اور زمین ناکاشتہ انداز دیا سے سبے گنج اور معدن

اور مناسب سجادہ نشینی سے نہین مین اول تو وجود فرزند ہنوز خیالی ہے
شاید کہ یہ بیماری رجا کی ہو بیماری رجا کی اوسے کہتے ہین کہ ایام عورت کے
مانند حاملہ کے بند ہون اور آثار حمل کے سب پائے جائین اور اپنے وقت پر
شیر بھی نظر آئے اور جنین کے مانند کوئی چیز حرکت بھی کرے اور روز بروز پیٹ
بھی بڑھتا جائے بعد انقضاے ایام حمل یعنی نو مہینے کے بعد گھٹنا پیٹ کا شروع
ہو اور خود بخود عورت لاغر اور زرد ہونے لگے اگر ایسی صورت ہو تو وجود
فرزند تو ایک طرف جان بچنا پھر دشوار ہے اور اگر بالفرض حمل بھی ہو اور پیدا
بھی ہو ممکن ہے کہ لڑکا نہو لڑکی ہو اور اگر فرزند بھی ہو اور نہ جیا تو یہ خیالات
سب بے سود ہین حاصل کلام یہ کہ پایان کار معلوم نہین ہے اور توخیال نادان
کی طرح مرکب تمنا کو میدان آرزو مین دوڑاتا ہے اور انتہا اس میدان کی
اور نشیب و فراز اس دشت کا مطلق نہین جانتا ہے نظم بارہا پیش پس رونمیتوان
رفتن + بلاف عربدہ گاہے نمیتوان پرداخت + ہزار کس بتمناے خام سوختہ
شد + کہ روزگار یکے رابکام دل نتواخت + ای زاہد مزاج تیرا اوس پارسا کے
مانند ہے کہ شہد اور روغن کو اپنے منہہ اور سر پر گرایا تھا زاہد نے پوچھا
کہ یہ قصہ کیونکر تھا + حکایت کہا کہتے ہین کہ مرد پارسا ایک تاجر کے ہمسائے
مین رہتا تھا اور تاجر شہد اور روغن کی تجارت کیا کرتا تھا اور اوسکے
منافع سے بخوبی اوقات بسر کرتا تھا اور خدمتگزاری فقرا کی بھی اوسی
منافع سے کیا کرتا تھا اور حاصل توانگری بھی یہی ہے کہ دل درویش کا
ہاتھہ مین لائے اور مال فانی سے ذخیرۂ باقی فراہم کرے بیت توانگرا دل
درویش رابدست آور + کہ مخزن زر و گنج گہر نخواہد ماند + اور وہ تاجر اس
خیر کو غنیمت سمجھ کے جو کچھ بیع و شری سے نفع حاصل کرتا تھا علی قدر حال مجملہ
اوس مال کے زاہد کو بھی کچھ دیتا تھا اور زاہد کچھ اوسمین سے خرچ کرتا تھا
اور باقی شہد اور روغن جمع کرتا جاتا تھا تھوڑے عرصے مین وہ گھڑا کہ چھینکے

لٹکا تھا بھر گیا ایک دن زاہد اوس گھڑے کو دیکھ رہا تھا کہ کسقدر روغن اس ظرف مین جمع ہوا ہے آخر تخمیناً دس من تصور کیا اور کہا کہ دس درم کو بیچونگا اور اوس دس درم کی پانچ بکریان مول لونگا اور چھٹے مہینے وہ دو بچے دینگی تو سال مین بیس بچے ہونگے اور دو سال مین ایک رمہ معقول فراہم ہوگا اور مین متاع کثیر کا مالک ہوجاونگا اونمین سے تھوڑی سی بکریان بیچ کے اسباب معقول درست کرونگا اور ایک عورت خاندان عالی سے نکاح مین لاونگا اور نو مہینے کے بعد اوس سے فرزند پیدا ہوگا اور علم اور ادب تھوڑی ہی عمر مین سیکھ لیگا جبکہ اوسکا ضعف طفولیت قوت شباب سے متبدل ہوگا اور وہ سرو نازنین چمن خوبی مین خرام ناز جوانانہ کریگا غالب کہ موافق روئیہ اہل زمانہ کے میرا فرمان بردار نہوگا بلکہ سرکشی کرے اس تقدیر مین اوسکی تادیب لازم پڑے گی تو یہی عصا کہ جو ہاتھ مین ہے اس سے اوسے مارونگا آخر اس تصور مین ایسا مستغرق تھا کہ پسر گردن کش کو موجود تصور کرکے وہی عصا جو ہاتھ مین تھا اوس گھڑے پر مارا کہ چور چور ہوگیا اور شہد اور روغن تمام سر و روے زاہد پر بہ گیا اور سب بدن اور لباس زاہد کا آلودہ ہوگیا اور سارے خیال ایک دم مین دل سے جاتے رہے یہ مثل اسلیے بیان کی مین نے کہ تا جانے کہ بے یقین صادق خیالات واہی سے دل خوش کرنا کام بے خردون کا ہے بلکہ ایسے امور مین فکر کرنا منع ہے اور بوک اور نگر اور عسی اور لعل پر فریفتہ ہونا نہ چاہیے اور اگر کوئی واہی اگر و مگر کو اپنا جفت کرے اور اوس سے بچہ پیدا ہو تو چاہیے کہ کاشکے نام رکھے بیت اگر را با مگر تزویج کردند + وزیشان بچہ اشد کاشکے نام + مرد عاقل کو چاہیے کہ اپنے کام کی بنیاد خیال پر نرکھے اور اندیشۂ خام کو کہ وسوسۂ شیطان سے ہے دل مین راہ نہ دے قطعہ سالہا اندیشۂ پختم درین دور سپہر + کار ما آخر چنین یا آنچنان خواہد شدن + یا برین منوال

بغیر کاسہ ما دو قسم نوم کا ایک منوند دیرینہ قسم ۱۲۰ بوک و مگر بلیم و لعل فارسی مجاز دربین گویہ مگو منعی بود کہ بجوی عسی کا دنیمۂ ۱۳۰ مثال بالکسر بود ماگ پارچہ را ود و وقت بافتن بکار ان پیچند و عرب فریہم سنا منوال داو صعنی بر ابو بر معضوف شد نا ن ۱۲

گنج وسیم وزر خواہیم یافت + یا دران اقلیم حکم ماروان خواہد شدن + عاقبت معلوم
شد کاینہا خیالے بیش نیست + ہرچہ خواہد حاکم مطلق ہمان خواہد شدن + زاہد
نے یہ نصیحت گوش دل سے سنی اور ترک خیالات واہی کرکے پھر فضولی کے
گرد نہ پھرا چنانچہ مدت حمل کی بسر ہوئی پسر نیک صورت مقبول طلعت وجود مین
آیا کہ علامات کرامات اوسکے ناصیۂ احوال سے ساطع اور لامع تھے یعنی صبح
امید زاہد کی مطلع تمنا سے نمایان ہوئی سجدۂ شکر پروردگار عالم بجالایا اور خوشی
سے پیراہن مین نہ سماتا تھا اور یہ اشعار مؤلف کے پڑھتا تھا نظم برج سے
نکلا ہے باہر آفتاب + درج سے نکلا ہے یا دُرِّ خوش آب + یا کہ نکلا غنچۂ
گل شاخ سے + یا کہ نکلا یوسف اپنے کاخ سے + زاہد اوسکی پرورش
اور تربیت مین رات دن مصروف تھا شفقت پدری سے کوئی دقیقہ فروگذاشت
نہ کرتا تھا ایک دن عورت حمام کو چلی اور بیٹے کو زاہد کے سپرد کرکے احتیاط
مین مبالغہ کرگئی اور زاہد خود بھی اس باب مین اہتمام تمام رکھتا تھا تھوڑا
عرصہ عورت کے جانے کو ہوا تھا کہ اوس دیار کے بادشاہ کا معتمد علیہ زاہد
کے پاس نہایت مستعجل آیا کہ توقف اوس مین کر نہ سکتا تھا زاہد بضرورت گھر سے
باہر آیا مگر زاہد نے ایک راسو یعنی نیولا پالا تھا اور اسپر اوسے سدھایا تھا
کہ جب گھر سے باہر جاتا تھا تو گھر اوسے سونپ جاتا تھا وہ نگہبانی مار و موش
وغیرہ کی کیا کرتا تھا زاہد اوسوقت لڑکے کو بھی اوسی راسو کو سونپ کے
باہر آیا اودہر زاہد نے قدم گھر سے باہر رکھا اودہر ایک اژدہا نکل کے
گہوارے کی طرف متوجہ ہوا راسو نے دیکھا کہ مار خونخوار نے ارادہ لڑکے
کا کیا ہے جست کی اور اژدہے کا گلا پکڑ کے چبا ڈالا کہ کام اوسکا تمام ہوگیا
اور لڑکا محفوظ رہا اوسی دم زاہد پھر کے گھر مین آیا راسو کو خون مین آلودہ
دیکھا جانا کہ اسنے لڑکے کو ہلاک کیا ہے اور راسو اس امید پر کہ مجھسے کارنمایان
ہوا ہے زاہد کی طرف خوش خوش دم ہلاتا ہوا دوڑا زاہد کا حال اپنی بے شعوری

سے تباہ اور عالم آنکھون مین سیاہ تھا ایک بیٹا مدت العمر مین پیدا ہوا تھا
اوسے بھی راسو نے ہلاک کیا اس غیظ مین بے تحقیق اور تنقیح اس طرح سے
عصا راسو کی پشت پر مارا کہ سب ہڈیان ریزہ ریزہ ہوگئین پھر جو نزدیک گہوارے
کے آکے دیکھا لڑکا با آرام تمام سوتا ہے اور ایک مار سیاہ کہ حلقوم اوسکا پارہ پارہ
اور خون فشان ہے پڑا ہوا ہے بمجرد معائنہ اس حال کے دود حسرت زاہد کے
دل سے اوٹھا اور سنگ حسرت سینے پر مارنا شروع کیا اور فریاد و نالہ کرتا تھا
اور کہتا تھا افسوس اس حادثے کی آتش دلسوز کسی طرح تسکین نہ پائیگی اور اس عمل بیباکانہ
کی خجالت اور ندامت سپر نہو سکیگی یہ کیا حرکت نامناسب اور کار نالایق مجھسے
صادر ہوا کاش یہ فرزند عدم سے وجود مین نہ آتا و یا مجھے اوس سے الفت نہوتی
تا یہ خون ناحق میرے ہاتھ سے نہوتا اب جو مین نے اپنے ہمخانہ کو بلا قصور ہلاک
کیا اور پاسبان محل سرا کے اور نگہبان اپنے محسن کو بے سبب بے قصور
تلف کیا خالق کو کیا جواب دونگا اور خلایق سے کیا عذر پیش کرونگا ہاے
افسوس اسکے بعد طوق ملامت میری گردن سے کسی طرح نہ اوتریگا اور داغ
بدنامی میرے صفحۂ احوال سے محو نہو دیگا زاہد اس بیان دردناک سے
زار زار روتا تھا کہ اودھر سے زن زاہد حمام سے آئی اور یہ حال راسو کا
مشاہدہ کر کے زبان ملامت زاہد پر کھولی کہ مین تجھے ایسا بے مہر و بے وفا
نہ جانتی تھی شاید کہ شکر اس نعمت کا کہ خدا نے تجھے فرزند دیا اور مار کے
گزند سے بچا لیا یہی تھا کہ راسو کو احسان کے عوض ہلاک کیا زاہد نے کہا کہ
اے یار دلنواز یہ باتین تکرار کر انسوال ملولیم وا زجواب خجل + مین بھی جانتا
ہون کہ ادائے شکر الٰہی مین قصور ہوا مجھسے اور منہج شکیبائی سے کہ راہ سالکان
حقیقت سے انحراف کیا مین نے اب بسبب بے صبری و ناشکری کے نہ
جریدۂ صابرون مین ذکر کیا جاونگا اور نہ شاکرون کے دفتر مین نام میرا لکھا جائیگا
اور اب ملامت کرنا تیرا اس حال مین نشتر پر نشتر مارنا اور جراحت پر نمک

چھڑکتا ہے **بیت** ملامت بر دل صد پارۂ عاشق بدان ماند + کہ بافند زخم شمشیر
و بدوزندش بسوزن ہم + عورت نے کہا کہ سچ کہا تو نے کہ اب ملامت سے
کچھ فائدہ نہین ہے یہ کام کہ تجسے صادر ہوا ہے نتیجہ شتابکاری کا ہے کہ
حاصل اوسکا سُبکی اور پشیمانی ہے اور تعجیل کرنے والا اکثر حصول مراد سے
محروم رہتا ہے **بیت** شتابی و بدی کار آہرمن ست + پشیمانی جان و رنج
تن ست + اور تو تنہا کچھ اس دام فساد مین نہین پڑا ہے بلکہ اس سے پہلے
ایسے واقعات بہت حادث ہوئے ہین سُنا ہے مین نے کہ ایک بادشاہ
نے اپنا باز بے قصور مار ڈالا اور برسون شعلۂ ندامت سے افروختہ اور آتش
حسرت سے سینہ سوختہ رہا زاہد نے پوچھا یہ قصہ کیونکر ہے **حکایت**
کہتے ہین کہ زمانۂ قدیم مین ایک بادشاہ شکار دوست تھا ایک اوسکا باز
تھا کہ پرواز مین سیمرغ کو قلۂ قاف سے پکڑ لاتا تھا اور اوسکے خوف
چنگال سے نسر طائر آشیانۂ سپہر مین چھپا رہتا تھا اور بادشاہ اوسے
بہت عزیز رکھتا اور ہمیشہ اپنے ہاتھ پر رکھتا تھا اتفاقاً ایک دن بادشاہ
اوسے ہاتھ مین لیکے شکار کو چلا ایک آہو سواری کے آگے سے اوٹھا
بادشاہ نے اسپ بادپا آہو کے پیچھے ڈالا کئی فرسخ تنہا نکل گیا لیکن آہو کو
نپایا اور حشم و خدم بادشاہ کا سب پیچھے رہ گیا اس حال مین تشنگی بادشاہ پر
غالب ہوئی تلاش آب مین ہر طرف گھوڑا دوڑایا آخر نیچے ایک پہاڑ کے
پہونچا دیکھا کہ پہاڑ کے اوپر سے پانی قطرہ قطرہ ٹپکتا ہے بادشاہ نے جام لگاکے
وہ قطرات اوس مین لینے شروع کیے جبکہ جام بھر گیا بادشاہ نے چاہا پیے
باز نے پر مارا کہ سب پانی گر گیا دوسری بار اوسی طرح پھر جام بھرا باز نے
وہی حرکت پھر کی بادشاہ نے تشنگی کے اضطراب مین باز کو زمین پر دے پٹکا
کہ ہلاک ہوگیا اس حال کے مقارن رکابدار بادشاہ کا پہونچا باز کو مردہ اور
بادشاہ کو افسردہ دیکھا فی الحال مشکیزہ فتراک سے کھولا اور جام دھوکے چاہا کہ

بادشاہ کو پانی دے بادشاہ نے کہا کہ یہ آب زلال کہ پہاڑ سے ٹپکتا ہے
اسپر میرا میل خاطر زیادہ ہے وجہ یہ ہے کہ یہ دیر میں بہت ہوگا اور صبر اتنا نہین رکھتا
ہون کہ قطرہ قطرہ جمع ہو تو مین پیون اب تو جلد بالاے کوہ جا کے اس کے
منبع سے جام بھر لا رکابدار کوہ پر کہ جہان چشمۂ آب تھا پہونچا دیکھا کہ ایک
اژدہا لب پر چشمے کے مُوا ہوا پڑا ہے اور حرارت آفتاب سے لعاب زہر آمیز
اوسکا اوس پانی مین ملکے قطرہ قطرہ ٹپکتا ہے دہشت نے رکابدار پر غلبہ کیا
اور سراسیمہ ہو کے کوہ سے نیچے اوترا اور یہ حال بادشاہ سے عرض کیا آب
سنگریزے سے جام بھر کے بادشاہ کو دیا بادشاہ نے جام لب پر رکھ کے
رونا شروع کیا رکابدار نے عرض کیا کہ بادشاہ کی عمر دراز ہو سبب رونے کا
کیا ہے بادشاہ نے وہ سب قصہ بیان کیا کہ اس باز کے ہلاک ہونے سے
سخت متاسف ہون کہ بے تفحص ایسے جانور عزیز اور خیر خواہ کو ہلاک کیا مین نے
رکابدار نے عرض کیا کہ واقعی اس باز نے بلاے عظیم بادشاہ کے سر سے
دفع کی بلکہ احسان اسکا سب اہل سلطنت پر ثابت ہے اور اگر شہریار نے
اسکے ہلاک کرنے مین تعجیل نہ کی ہوتی اور آتش غضب کو آب حلم سے تسکین دی
ہوتی اور باگ توسن نفس کی قوت بردباری سے روکی ہوتی تو خاطر اقدس
غبار رنج و ملال سے کیون آلودہ ہوتی بادشاہ نے کہا کہ مین اس حرکت
نامناسب سے بہی پشیمان ہون لیکن اب پشیمانی فائدہ نہین کرتی ہے اور
زخم اس ملامت کا کسی مرہم سے التیام نہ پائیگا جب تک کہ زندہ ہون یہ داغ
حسرت میرے سینے سے نہ مٹیگا اور چہرہ خجالت کا ناخن ملامت سے
مدۃ الحیوۃ خراشیدہ رہیگا ع چون کنم خود کردہ ام خود کردہ را تدبیر نیست +
اور یہ مثل ایسے بیان کی ہے تا معلوم ہو کہ ایسی صورتین بہت ہوتی ہین کہ اکثر
اشخاص شامت تعجیل سے ورطۂ ندامت مین پڑتے ہین بیت ہر کہ بتعجیل بر آورد
دست + سنگ جفا پاے خردش شکست + زاہد نے کہا کہ اے مونس وقت حال

اسپ بادشاہ بر چشمہ جا رسا برآمدن آب ۱۲۱

بیقراری مین اس حکایت سے تسلی دی تو نے اور اوس پیرانہ سالی مین مرہم تدبیر کے زخم دل پر رکھا تو نے مگر معلوم ہوا کہ اس گناہ اور خیانت مین بہت سے شریک رکھتا ہون جیسا کہ حکایات اون لوگون کی جریدۂ ایام پر لکھی گئی ہین قصئہ ناصریہ میرا ابھی لکھا جائیگا اور یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی کسی کام مین تعجیل کریگا فائدۂ وقار سے بے بہرہ رہیگا یہ ہے داستان اون لوگون کی کہ بے تامل عزم کسی کام کا کر بیٹھتے ہین اور بغیر دریافت کسی بات پر عمل کرتے ہین خردمند وہ ہے کہ تجربے کو ہر کام کا پیشوا کرے اور آئینۂ خرد کو نصیحت عقلا سے صیقل کرتا رہے اور ہر وقت مین جانب تانی کو نگاہ رکھے اور طریق تعجیل سے انحراف کرتا رہے تا افزونی دولت اور ترقی اقبال ہر دم ہوتی جائے قطعہ نظم دل بکف صبر دہ گرت باید + کہ گوے عیش بچوگان جہد بربائی + متاز توسن غفلت بعرصۂ تعجیل + کہ آخر افگندت برزمین رسوائی + شتاب در خطرے افگند کہ گر صد سال + تو دست و پاے زنی زان خطر برون نائی + مکن شتاب درآئین حلم روے متاب + کہ غیر صبر و سکون نیست رسم دانائی +

باب ساتوان بے اختلاط اور تدبیر کرنے مین بلاسے دشمنون سے اور بسبب کسی حیلے کے اوس بلا سے نجات پانے مین

راے دابشلیم نے کہانی مین سنے داستان اون لوگون کی کہ بے فکر و تامل دریاے حیرت و ندامت مین پڑے اور بے صبر و تحمل دام پشیمانی مین گرفتار ہوے اب امیدوار ہون کہ ساتوین وصیت کا مضمون بتفصیل بیان فرما اور داستان اون لوگون کی کہ دام مین دشمنون کے گرفتار ہوئے اور دشمنان قوی دست مین چپ و راست گھر گئے اور سوا اسکے اور خلاف بھی بہت سے واقع ہوے اور وہ غلبہ کرکے سب طرف سے غالب آئے اور یہ شخص سمجھے کہ مین ورطۂ ہلاکت مین پڑا اوسوقت یہ تدبیر کرے کہ اون دشمنون سے بعض کو تملق اور مدارا سے دوست بنا سکے اور اوسکی شگفتگی سے اون بلاؤن سے بچ جائے

اب اسکا بیان فرما کہ دوستکو کس طرح سے عمل مین لائے اور جب دشمن کی بدی سے
کہ مخلصی پائے اور اوس سے جو عہد و پیمان کیا ہو اوسے کس طرح وفا کرے یا نہین
جواب دیا کہ ہر جگہ دوستی اور دشمنی کے واسطے دوام اور ثبات نہین ہی کیونکہ اگر
دشمنی اور دوستی عارضی ہی تو جلد زائل ہو جائیگی اور یہ صورت حکم ابر بہاری کا
رکھتی ہی کہ کبھی کبھی برستا ہی اور جلد موقوف ہو جاتا ہی اور اسکے واسطے دوام اور ثبات
نہین ہی اور مہر و کینۂ اہل زمانہ کا بے اعتباری مین خیال خوبان اور تقرب بادشاہان
اور خوش آوازی طفلان اور وفاے زنان اور تلطف دیوانگان اور سخاوت
مستان اور عقیدۂ عامیان اور فریب دشمنان بے خرد کے مانند ہے کہ انمین سے
ایک بھی اعتماد کے لائق نہین ہی اکثر دوستی دیکھی ہی کہ کمال اتحاد و یگانگی کو پہونچی ہی
اور بنیاد خصوصیت کی اوج سپہر کو پہونچی ہی اور اسکے بعد تھوڑے سے سبب سے وہ مین
عداوت ہوگئی اور بعض دشمنی دیرینہ اور نزاع موروثی اندک لطف مین موقوف
ہوکے صورت دوستی کی پیدا ہوئی ہی اور اسی واسطے خردمند دشمنون سے بھی
تلطف اور مدارا فروگذاشت نہین کرتے ہین لازم ہی کہ طمع دوستی دفعۃً منقطع نہ کرڈالے
اور نہ کسیکی دوستی پر بغیر امتحان کامل اعتماد کلی کرکے غفلت کرے قطعہ دوستی آنچنان
نمی باید کہ نگنجد دران میان موئے ٭ دشمنی ہم بدان صفت خوش نیست ٭ کہ زیاری
نماندش بوئے ٭ ہر دو جانب نگاہ خواہد داشت ٭ ہر کراہست معتدل خوئے جبکہ
معلوم ہوا کہ دوستی اہل زمانہ کی بے اعتبار ہوتی ہی تو چاہیے کہ دانا عاقبت اندیش التماس مصلحت
امیز دشمن کو بھی کہ متضمن دفع مضرت اور جالب منفعت ہو فروگذاشت نہ کرے
اور جسمین کہ کام سرانجام پائے اور مصلحت وقت اقتضا کرے عمل مین لاے کہ
دوربینی اور صلاح اندیشی کلید قفل دولت ہے اور اسکے بعد کہ امداد اوسے دشمن کے
اپنا مطلب برآئے اور اوس سے جو عہد کیا ہو اوسے اس طرح پر وفا کرے کہ نقض
عہد بھی ہونے پائے اور ایسا تقدم بالحفظ کرے کہ اوسکی مضرت سے بھی محفوظ رہے
اور نظیر اس صورت کا کہ جسکا بیان ہو چکا حکایت موش اور گربہ کی ہے راے

نے پوچھا کہ یہ ماجرا کیونکر تھا حکایت کہا کہتے ہین کہ صحرا مین ایک درخت کے
نیچے ایک چوہے کا سوراخ تھا اور وہ ایسا تیز فہم اور دور اندیش تھا کہ ایک تامل مین
ہزار عقدے مالاینحل حل کرتا تھا اور ایک لحظے مین سو حیلے ایک خیال سے پیدا
کرتا تھا **بیت** فسون گر بود ہوش چارہ اندیش * کہ دیدی حیلہ صد ساحر در پیش
اور اوس درخت کے نزدیک ایک بلی کا مسکن تھا اور اوس نواح مین صیاد بھی
اکثر شکار کرتے تھے ایک دن صیاد نے دام لگایا اور تھوڑا گوشت اوس دام مین
باندھ دیا گربہ حریص دام فریب سے غافل گوشت کے شوق مین بلا تامل دام مین
چلی آئی ہنوز دانت گوشت تک نہ پہونچا تھا کہ بستہ دام بلا ہوئی **نظم** حرص ہست کہ
جملہ را بدام اندازد * واندر طلب مال حرام اندازد * حرص ہست کہ جملہ خلق را
ز آسایش * بازآرد و رنج بدام اندازد * القصہ چوہا بھی طلب مین دانے کے
سوراخ سے باہر آئے اور چند قدم چلکے احتیاط سے ہر طرف آنکھ ڈالتا تھا اور
یمین و یسار اور تحت و فوق دیکھتا تھا کہ نگاہ اوسکی بلی پر پڑی پس دیکھتے ہی
بلی کے آنکھ تاریک ہوگئی لیکن جب خوب نگاہ کی تو بلی کو بستہ دام دیکھا صیاد کو
دعا دی اور قید پر بلی کے شکر خدا بجا لایا دوسری جانب جو نگاہ کی تو راسو یعنی
نیولے کو دیکھا کہ کمین گاہ مین قریب سوراخ کے آ بیٹھا ہے ارادہ کیا بالائے
درخت پناہ لون دیکھا تو درخت پر ایک کوا ہے کہ وہ بھی اسکی فکر مین بیٹھا ہے
دہشت اور وحشت نے چوہے پر غلبہ کیا پھر اوسنے اندیشہ کیا کہ اگر آگے جاؤن
تو بلی پکڑتی ہے اور اگر چپ و راست جاؤن تو نیولے سے نہ بچونگا اور اگر درخت
پر جاؤن تو کوا پنجے مین لیتا ہے اب ان بلاؤن مین کیا کرون اور اس آفت کو
کس حیلے سے دفع کرون اور یہ حال اپنا کس سے کہون اور دوا اس درد بیدرمان
کی سوا حکیم حقیقی کے کس سے مانگون **بیت** ندارم ہمدمی کز وی صلاح کار
خود پرسم * نہ غمخوارے کز و حال دل افگار خود پرسم * اب
اور منزل عافیت کی دور ہے اور رحمت ہی آفتون نے منہ کھولا ہے اور رہ

کمزیرکی مسند وہ ہے پر دل میں کہا کہ بااین ہمہ دل کو قائم رکھا چاہیے اور ہمت نہ ہارئیے کبھی ساقی روزگار شربت مراد پلاتا ہے اور کبھی زہر ہلاہل شربت راحت مین بلاتا ہے بہرکیف نظر بخدا کرکے پاے ثبات کو لغزش نہ دیا چاہیے اگر فیض روح القدس مدد فرمائیگا تو یہ سب آسان ہوجائیگا اور مرد ثابت قدم وہ ہے کہ اگر خلعت دولت اوسکے دوش پر ڈالین تو از جا رفتہ ہوکے خندۂ دندان نما نہ کرے اور اگر جرعۂ محبت پلائمین تو دیدۂ اندوہ سے اشکباری نہ کرے بموجب اس بیت کے **بیت** ز رنج و راحت گیتی مرنجان دل مشو خرم × کہ آئین جہان گاہے چنین گاہے چنان باشد ہ اب اس تالش الم مین کوئی پناہ بعد فضل الٰہی کے سایۂ عقل سے بہتر نہین ہے اور کوئی دستگیر مشفق استاد خرد سے زیادہ نہین ہے مناسب راے صائب کے یہ ہے کہ دہشت کو اپنے دل مین راہ نہ دون اور حسرت کو نزدیک دماغ کے نہ چھوڑون کہ خردمندون نے کہا ہے کہ باطن عقلا کا دریا کے مانند ہوتا ہے کہ اندازہ اوسکے زرف کا حصر مین نہین آتا ہے اور بے غواص فکر عالی اور ذہن رسا اوسکی تہاہ کو کوئی نہین پاتا ہے اور جو کچھ کہ اوسمین کرتا ہے پھر پایا نہین جاتا ہے اور کتنے ہی کوئی دست و پا مارے پانی اوسکا مکدر نہین ہوتا ہے اب وقت تدبیر کا ہے اور ہراس و دہشت کرنے مین ہلاکت کے سوا اور کچھ حاصل نہوگا **نظم** مرد ثابت قدم آنست کہ از جا نرود × گرچہ سرگشتہ شود گرد زمین ہمچو فلک × مثل سیمرغ کہ طوفان نبرد از جایش نہ چو گنجشک کہ افتد بدم از باد تفک ہ جبکہ اس طرح دل کو سمجھا کے مضبوط کیا باخود کہا اب اس سے بہتر تدبیر نہین ہے کہ بلی سے صلح کرون کہ اسوقت عین بلا مین وہ میری مدد کی محتاج ہے اور مجھے بھی اسوقت اوسکی امداد مین ان آفتون سے مخلصی منصور ہے اور وہ بھی میری یاری سے نجات پائیگی اگر بلی عاقل ہے تو میری صدق گفتار پر اعتماد کریگی اور نفاق اور حیلہ کا گمان نہ کریگی تو بہ نیت سے راستی اور موافقت کے ہم دونون کو ان بلاؤن سے نجات حاصل ہوگی اور دشمن

نقل بوزنہ ناروفاقی نقل بجسنی بوزنہ ۱۲

طمع منقطع کرکے اپنی راہ لینگے آخرکار چوہا بلی کے نزدیک آیا اور پوچھا کہ حال کیا ہے
بلی نے آواز حزین سے یہ بیت پڑھی **بیت** درد مندیم خبر هید از سوز درون
دہن خشک ولب تشنہ وچشم ترما + اور کہا کہ اے برادر تن میرا بستۂ بند مشقت اور دلسوختۂ
آتش رنج ومحنت ہے چوہے نے کہا کہ ایک نکتہ رکھتا ہون دل مین مگر وقت تنگ
اور مجال سخن کم گربہ نے تملق سے کہا کہ جو خاطر مین گذرے وہ فرما اور توقف جائز
نرکھہ چوہے نے کہا کہ مین نے کبھی جھوٹی بات نہین کہی ہے اور سخن دروغ کو فروغ بھی
نہین ہوتا ہے سچ یہ ہے کہ مین ہمیشہ تیرے غم مین شادی کرتا تھا اور تیری ناکامی کو
اپنی شادکامی جانتا تھا اور آرزو میری یہ تھی کہ تجھے مضرت پہونچے کیونکہ تیری
قوم میری قوم کی دشمن ہے لیکن مین آج اس بلا مین تیرا شریک ہون اور
خلاصی تیری اور مخلصی اپنی آپس کی دوستی مین دیکھتا ہون اور اسی مطلب
کے واسطے سلسلۂ دوستی کو جنبش دیتا ہون اور یہ میری دوستی مشتمل بغرض ہے
مگر ایسی غرض کہ اوسمین دونون کا نفع ہے نہ ضرر اور اگر تو عاقل ہے تو معلوم کیا
ہوگا کہ مین نے یہ سچ کہا ہے اور اس بات مین کوئی صورت خیانت اور بداندیشی
کی نہین ہے اور اپنے صدق مدعا پر دو گواہ بھی رکھتا ہون ایک نیولا کہ میرے پیچھے
کمین گاہ مین بیٹھا ہے اور دوسرا زاغ کہ درخت پر میری ہلاکت کا مترصد ہے اب
جو تجھسے نزدیک ہوا مین تو طمع ان دونون کی مجھسے منقطع ہو جائیگی اگر تو مجھے اپنی امان
مین لے کہ میرا اطمینان ہو تو میرا مطلب برآتا ہے اور تیری بھی مراد حاصل ہوتی ہے
کہ یہ پھندے جال کے جو تیرے بند بند مین پڑے ہین انہین جلد کاٹ ڈالونگا اور
مین بھی رہا ہوا اور زاغ سے نجات پاؤنگا جبکہ بلی نے یہ باتین سنین تو دریاے
اندیشہ مین مستغرق ہوئی چاہا کہ اس حکایات کے اطراف وجوانب کو قدم فکر سے پیمایش
کرے اور عیار اندیشہ کو محک تامل پہ آزمائے چوہے نے دیکھا کہ وقت تنگ ہے
اور بلی دریاے اندیشہ مین غواصی کرتی ہے کہا کہ اے بلی میری بات کان مین
رکھہ اور تاخیر نکر کہ ایسے وقت مین عاقل توقف جائز نہین رکھتے ہین عجب

کہ مین تیرے بقا پر دل خوش کرتا ہون تو تو بھی میری حیات سے شاد ہو کہ چھٹکارا ہم دونون کا ایک دوسرے کی امداد سے متعلق ہے اور میری اور تیری مثل مثل کشتی ملاح کے ہے کہ کشتی ملاح کی سعی سے کنارے پہونچتی ہے اور کشتیبان کشتی کی لنگی سے کام اپنا کرتا ہے اور میرا حال بعد آزمایش کے معلوم ہوگا اور میری تعجیل کا سبب یہ ہے کہ فرصت وقت کی بہت کم ہے اور اتنا تو نے بھی جانا ہوگا کہ کردار میرا گفتار پہ ترجیح رکھتا ہے اور جو عہد دوستی کہ مین کرتا ہون اوس مین وفا کرونگا اب جو منظور ہو سو جلد زبان پر لا بیت

فرما اشارتیکہ دو چشم امیدوار ✤ بر گوشہاے آن خم ابرو نہادہ ایم ✤ بلی چوہے کی حکایت سنکے اور راستی کا یقین کرکے خرسند ہوئی اور کہا کہ تیری بات سچ معلوم ہوتی ہے اور یہ فحواے کلام تیرا اوسے صدق دیتا ہے اب مین نے اس مصلحت کو قبول کیا اور حکم اللہ تعالے کا الصلح خیر کہ ہے گوش جان سے سنا مین نے اب اس بات سے تجھے نہ گرونگی اور امید غالب ہے کہ اس باہم کی دوستی سے مخلصی ہم دونون کی ہو جائیگی اور شکر اس منت کا مادام الحیات اپنے ذمے لازم کیا مین نے اور امید یہ ہے کہ تو بھی اپنے عہد پر قائم رہیگا اب بتا کہ کیا کیا چاہیے چوہے نے کہا کہ مین تیرے پاس آتا ہون اور تو اکرام تمام سے میری تعظیم بجالا تو دشمن قواعد دوستی سے فیمابین کے واقف ہو کے راہ اپنی لین اور مین بفراغ خاطر تیرے بند کاٹون بلی نے اس بات کو قبول کیا اور چوہا نزدیک آیا اوس نے اہتمام تمام سے رسم تعظیم ادا کی اور بنہایت ملائمت دلجوئی اور نوازش سے مہربانی فرمائی جبکہ راسو اور زاغ نے یہ حال مشاہدہ کیا شکار موش سے مایوس ہو کے راہ اپنی اپنی لی جبکہ موش نے حمایت سے گربہ کی ان بلاؤن سے نجات پائی اور سوچا کہ اگر گربہ اس دام سے رہائی پائے اور وفاے عہد نکرے تو تو وہی آش درکاسہ موجود ہے اسواسطے پھندے دام کے کاٹنے شروع کیے لیکن موش اندیشہ دور دراز مین پڑا کہ ان دونون بلاؤن سے اسطرح سے نجات پائی بند کاٹنے مین آہستگی کرنے لگا گربہ فراست سے سمجھی کہ موش دور اندیشی مین پڑا کہا کہ اے موش تو نے میری نزدیکی

کے سبب سے دشمنون سے نجات پائی اور اب حسن وفامین کاہلی کرتا ہے اور مین تو
پہلے ہی جانتی تھی کہ وفا وہ دوا ہے کہ طبلۂ عطار روزگار مین نہین پائی جاتی ہے اور حسن عہد
وہ جوہر ہے کہ خزانۂ زمانہ مین موجود نہین ہے اور وفا وہ سیمرغ ہے کہ نام کے سوا
اوسکا نشان نہین پایا جاتا ہے اور نیک عہد وہ کیمیا ہے کہ اوسکی حقیقت بجز حکایات
کسی نے پائی نہین ہے بیت وفا جوے زکس وز من این سخن بشنو + بہرزہ طالب
سیمرغ کیمیا مباش + موش نے کہا کہ حاشا لمن اپنا چہرۂ حال داغ بیوفائی سے
آلودہ کردن اور نام نیک کہ مدت مدیدہ مین حاصل کیا ہے جریدۂ بدعہدی پر ثبت کردن
اور مین جانتا ہون کہ وفا کمند ارادت ہے اور توشۂ راہ سعادت اور وہ کیمیا ہے کہ خاک
تیرہ کو زر کرتی ہے اور وہ توتیا ہے کہ دیدۂ خرد کو بینا بناتی ہے اور جسکے مشام جان
نے بوے وفا نہین پائی ہے اوسکو ریاحین محاسن صفات سے کچھ نصیب نہوا
اور جسکے دیدۂ دل نے نور وفا نہین دیکھا ہے مشاہدۂ انوار مکارم اخلاق سے
بے بہرہ رہیگا ع اے خاک بران سر کہ در و مغز وفا نیست + گربہ نے کہا اگر جانتا
ہے تو کہ وفا مشاطۂ عروس کمال اور خال رخسارۂ حسن و جمال ہے پھر تو اپنے رخسارہ
کو اوس گلگونہ سے کیون آرایش نہین دیتا ہے اور وہ گلزار کہ جسمین نہال وفا
نہین ہے کوئی مرغ دل اوسکی شاخسار محبت پر ترانہ ساز نہین ہوتا ہے اور
جو کہ رخسارہ کہ خال وفا سے خالی ہے کوئی صاحب نظر التفات اوسپر نہین کرتا ہے
اور اسی واسطے مؤلف نے کہا ہے نظم وہ چہرہ کیا اگر کوئی خال وفا نہین + وہ
باغ کیا کہ جسمین نہال وفا نہین + بہتر وفا سے شے نہین کوئی جہان مین + وہ دل
ہے سنگ جسکو خیال وفا نہین + اور جو کوئی کہ لباس وفا سے عاری ہوگا اوسکو
جو عہد کہ باندھیگا اوسے ادا نہ کریگا اوسے وہ پہونچیگا جو اوس زن دہقان کو
پہونچا موش نے پوچھا کہ کیونکر تھا گربہ نے کہا حکایت لکھا ہے کہ فارس کے
ایک قریہ مین دہقان تھا تجربہ کار اور صاحب فہم جام روزگار سے بہت تلخ و شیرین
چکھا تھا اور نشیب و فراز زمانہ سے دشواری اور آسانی دیکھی تھی بیت

جہان بیہودہ وبسیار دانسفے + نظر لیفے زیرک کے شیرین زبانے + اوراس دہقان کی ایک عورت تہی کہ رخسار اوسکے شمع شبستان حسن پرستان آور لعل شیرین شکر ریزی مین نقل می پرستان محبت تہے پیر دہقان باوجود ہنرمندی کے فقر وفاقے سے گذران کرتا تہا اور تخم توکل مزرع اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہ مین بوتا تہا اور دستور روزگار غدار کا اکثر یہی ہے کہ ارباب ہنر کو فوائد دنیوی سے محروم رکہتا ہے اور بے ہنران نامستعد کو اوج کامگاری پر سرفرازی دیتا ہے قطعہ کجروان را دہند خرمنہا + برگ کاہے براستان ندہند + مگسان را دہند شہد وشکر + بہمایان جز استخوان ندہند باوجودیکہ دہقان ہنر زراعت کا بخوبی جانتا تہا چونکہ اسباب اسکا نرکہتا تہا اسواسطے بیکاری اور تنگدستی مین گذران کرتا تہا ایک دن عورت نہایت تنگدستی سے عاجز آکے طعنہ دینے لگی کہ گوشۂ کاشانہ مین بیٹہکے عمر عزیز کو کب تک اس ضیق مین بسر کریگا حرکت کہ موجب برکت ہے کیون نہین اختیار کرتا ہے اگرچہ اللہ تعالے نے رزق سب کا معین کر رکہا ہے یعنی دیوانخانۂ کرم سے برات اَلرِّزْقُ عَلَی اللّٰہ کی ہر کسی کے واسطے مقرر کردی ہے لیکن طغراے الکاسب حبیب اللہ بہی اوسکے گوشے پر لکہا گیا ہے لازم ہے کہ کسب کو سبب رزق کا سمجہے اور نزدیک میرے صلاح حال اسمین ہے کہ طریق کسب کو کسی طرح اجرا کر کہ وہ سبب رزق کا ہو دہقان نے کہا کہ اے یار عزیز جو تو نے کہا سچ ہے لیکن مین نے ایک مدت اس قریہ مین سرداری کی ہے اور اکثر دہقان اس قریے کے میرے مزدور رہے ہین ورینولا کہ اسباب زراعت کچہہ باقی نرہا اب مزدوری کے سوا چارہ نہین ہے اور مزدوری ان لوگون کی دل گوارا نہین کرتا ہے آور اگر یہی بات منظور ہے تو اس موضع سے اور طرف چلنا بہتر ہے کہ غیر وطن مین شماتت ہمسایئے کی نہین ہے اور دوسرے ملک مین جو کچہہ پیش آئیگا اوسے گوارا کرونگا عورت بہی کہ فقر اور فاقے سے تنگ آئی تہی جلاء وطن پر راضی ہوئی آور اوس جگہہ سے نواح بغداد کی طرف منہ کیا ایک دن اثناء راہ مین کوفتہ ہوکے ایک درخت کے سائے مین

پناہ لی اور دفع ملال کے واسطے ہر طرح کی باتین کرتی تھی دہقان نے کہا کہ اے یار
گرامی محنت غربت کی ہمنے اور عزم اوس ولایت کا کیا کہ وہان ہمین کوئی پہچانتا نہین
ہے اور لوگ اس ولایت کے بہت جابر ہین مبادا کہ افسون و افسانے سے تیرا ارادہ
کرین اور تو بھی غرور جوانی اور امید کامگاری پر مائل اونکی ہو کے مجھسے کنارہ کرے
اور اس پیرانہ سالی مین آتش فراق سے مجھے جلائے عیاذاً باللہ اگر یہ صورت پیش آئی
تو پھر امکان میری زیست کا نہین ہے بیت زمرگ باک ندارم ولے ازان ترسم +
کہ من بمیرم و تو جان دیگران باشی + عورت نے کہا کہ یہ کیا بات ہے کہ تیری زبان
پر آئی اور یہ کیا خطرہ ہے کہ تیری خاطر مین خطور کیا بیت کیمری مسکینم تا زندہ باشم +
بمیرم ہمچنانت بندہ باشم + اور اگر یہی خیال ہوتا تو مسافرت اختیار نکرتی اور داغ
جدائی وطن اپنے دل کو نہ دیتی جو عہد کہ روز اول تجھسے کیا ہے امید وار خدا سے
ہون کہ تا زندگی اوسپر ثابت رہون اور اگر اسمین شک ہے تو از سر نو تجھسے پھر عہد
کرتی ہون بیت زیست بھر تجھسے یہی عہد و وفا ہے بخدا + خاک میری بھی نہوگی
ترے قدمون سے جدا + دہقان اس بیت سے خوش ہو کے بخاطر جمع تمام
سر اوسکے زانو پر رکھ کے سو رہا و بقضارا اس حال کے ایک شخص پیدا ہوا
مرکب تازی پر سوار اور لباس شاہانہ در بر با ہزار کر و فر عورت نے نگاہ کی
ایک جوان کو دیکھا کہ از سر تا پا شعلۂ نور ہے گویا یہ شعر مولف کا اوسکے حسب حال ہے
بیت چھٹ گئی ہاتھہ سے عنان شکیب + جب سے اوس شہسوار کو دیکھا + غرض کہ
ان دونون کی آنکھین دو چار ہوتی ہی ایک دوسرے کا فریفتہ ہوا اور وہ جوان
اوس دیار کے بادشاہ کا بیٹا تھا کہ بارادۂ شکار سوار ہوا تھا اور ملازمون سے
دور پڑ گیا تھا جبکہ اوسکی آنکھہ اوس آہوے صید افگن شہر آشوب پر پڑی اوسکا تیر
نگاہ دلدوز شاہزادے کے سینے پر ایسا بیٹھا کہ ارادہ شکار کا رکھتا تھا یا خود شکار
ہو گیا کہا کہ اے رشک پری و اے قبلۂ بتان آذری تو کون ہے اور کیونکر
یہان آئی ہے عورت نے آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور کہا اے دولت

بیدار حال بخت خفتہ اور قضیہ دیدہ بے خواب میرا طولانی ہے بیت سر سے دارم کہ سامان بہشت اوراہ بہ دل دردے کہ درمان بہشت اوراہ انجان عالم مونس روزگار میرا یہ پیر کہن سال ہے اور دل بیقرار میرا مسکن اندوہ و ملال اور بنیاد انسیت کی یہ ہے کہ دیکھی تونے اور سر انجام کار یہ ہے کہ مشاہدہ کیا تونے ایک عمر مین نے سختی مین بسر کی ہے اور زندگانی سے کچھ لذت نہین پائی ہے جوان نے کہا کہ اے مراد دل غمزدگان و انیس دل گم گشتگان حیف ہے کہ تجھسا محبوب اسیر دام کرب و بلاے محنت و غربت ہو اور یہ بات روا نہین ہے کہ تو اس حسن و جمال پر مصاحبت پیر فرتوت کی اختیار کرے اور ایسے حسن و سیرت پر فقر و فاقہ سے گذران کرے جلد آ کہ مین تجھے تخت عزت پر بٹھاؤن اور ملکہ عالم بناؤن جبکہ عورت نے خوشخبری شاہزادے کے وصال کی سُنی عہد تازہ کہ دہقان سے باندھا تھا بھول گئی اور پیمانہ عہد و پیمان کا سنگ بیوفائی سے توڑا جبکہ جوان نے اوس عورت کو اپنا مائل دیکھا کہا کہ اے جان جہان جلد میرے پاس آ کہ تجھے سوار کر کے لیچلون اور جب تک کہ دہقان اوٹھے دور تک پہونچون عورت نے سر دہقان کا زانو سے اوتار کے خاک پر رکھا اور جست کر کے جوان کے ساتھ گھوڑے پر سوار ہوئی کہ اسی عرصے مین آنکھ دہقان کی کھلی دیکھا کہ ایک جوان کے پیچھے گھوڑے پر بیٹھ کے روانہ ہوئی کہا کہ اے بے وفا یہ کیا بدعہدی ہے کہ تو عمل مین لائی عورت نے کہا کہ افسانہ بیہودہ نہ کہہ کہ خوبرویون سے حسن عہد طلب کرنا سہیل کو ثریا کے ساتھ جمع کرنا ہے اور جفا پیشون سے امید وفا رکھنا گویا کہ نہال گل آتش گلخن مین بونا ہے پیر دہقان نے کہا کہ حد انصاف سے پاؤن باہر نہ رکھ اور خدا سے ڈر کہ مکافات پیمان شکنی کے اور شامت بدعہدی کی جلد ملتی ہے اور تو بہت جلد پشیمان ہوگی عورت نے اوسکی بات پر کچھ التفات نکیا اور جوان سے کہا کہ اب جلدی کر کہ مجھ اسے فراق سے خلاصی پا کے سر منزل وصال کو پہونچین بادشاہزادے نے مرکب تیز رفتار اپنا ہوا کو پاشنہ مارا کہ یک بیک مار نے مین دہقان کی نظر

سے غائب ہوگیا بیچارہ باوجود مذلت غربت و اذیت مفارقت پیچھے اونکے روانہ
ہوا اور اپنے دل مین کہا کہ عہد و پیمان عورتون کا مطلق وفا نہین رکھتا ہے
مین نے عبث اوسکی بات پر اعتماد کرکے ترک وطن اختیار کیا اب نہ راہ جانے کی
اور نہ روے بازگشت باقی رہا دیکھیے کہ انجام کار میرا کیا ہو یہ کہتا تھا اور زار زار
روتا تھا اور ہر دم خداے کریم کو بعظمت و جبروت یاد کرتا تھا اب اونکا حال سُنا چاہیے
جبکہ وہ دونون چند فرسنگ راہ طے کر گئے ایک پانی کے چشمے پر پہونچے کہ گرد اوسکے
درخت سایہ دار بے شمار تھے یہ عورت اس سبب سے کہ عادت سواری کی نہ رکھتی تھی
تھک گئی اور جوان بھی کوفتہ تھا کہا کہ یہ مقام خوب ہے ایک ساعت یہان آرام کرین
اسکے بعد آگے روانہ ہون گھوڑے سے اوتر کے اوسی سایے مین بیٹھ کلام باہم کرنے
لگے اور جوان اوسکے حسن باصفا اور خال و زلف حیرت افزا پر نگاہ کرتا تھا اور متحیر
ہوتا تھا عورت نے کہا کہ دل چاہتا ہے کہ مین اس چشمے مین نہالون کہ گرد راہ سے
بدن خارش کرتا ہے جوان نے اجازت دی وہ بے حیا چشم حیا کے باعث اوس
جگہ سے اتنی دور گئی کہ جوان کی نگاہ سے غائب ہو گئی وہان پہونچ کے چاہتی تھی
کہ تدبیر غسل کرے کہ ایک شیر شرزہ پیدا ہوا اور اوس عورت کو منہہ مین لیکے جنگل
کی طرف روانہ ہوا شاہزادہ آواز شیر کی سُنکے گھوڑے پر سوار ہوا نزدیک جا کے
دیکھا کہ محبوبہ شیر کے منہ مین ہے جوانمرد اوسکی ہیبت سے سراسیمہ ہوکے اور رعب
کو تازیانہ کر کے راہ اپنی لی اوس عورت نے جو تخم بیوفائی کہ مزرع عہد و پیمان مین بویا
تھا آخر اوسے کاٹا دہقان کہ افتان و خیزان اونکے پیچھے آتا تھا اوس چشمے پر پہونچا
دیکھا کہ اوس بیوفا کو شیر نے کھالیا ہے اور اوسکا پس خوردہ پڑا ہے سمجھا کہ یہ وہی
شومی بیوفائی کی ہے کہ اوسے پہونچی تھوڑی دیر تک بچشم عبرت دیکھتا رہا بعد اسکے
روانہ ہوا یہ مثل اسواسطے بیان کی ہے کہ جو کوئی کہ سر رشتہ وفا کا ہاتھ سے چھوڑیگا
طوق بلا مقرر اوسکی گردن مین پڑیگا بیت بیوفائی ہر کجا رخت افگند + عاقبت آنخانہ را
ویران کند + موش نے کہا کہ مین جانتا ہون کہ نفاق اور مکر کرمون کے اخلاق اور

بزرگون کی عادت سے بہت دور ہے اور منافع مودت کے اور فوائد تیری محبت کے
اسیوقت مجکو پہونچے اور دشمنون کے ہاتھ سے تیری دوستی کے سبب پناہ بھی ملی اوسکا عوض
اب میرے اوپر واجب ہے ضرور بند تیرے کاٹونگا مگر مجھے ایک اندیشہ ہے جب تک کہ
اوسکا دغدغہ رفع نہوگا تب تک سب بند کاٹنے مین البتہ تامل کرونگا گربہ نے کہا کہ معلوم
ہوتا ہے کہ میری طرف سے تجھے کچھ خدشہ باقی ہے اور میرا حال یہ ہے کہ جو عہد کہ تجھسے کیا
ہے اوسمین فرق نہین کیا ہے اور نہ کرونگی مگر تجھے بھی لازم ہے کہ وحشت قدیم کو دل
سے دور کر کہ موافقت جدید نے مخالفت قدیم کو میرے دل سے اوٹھایا ہے
اب تو بھی بچشم انصاف دیکھہ کہ فایدہ میری دوستی کا تو حاصل کر چکا پس لازم ہے
کہ تو بھی ایفاے وعدہ کر اور اپنا آئینۂ دل غبار بدعہدی سے مکدر نہ کر جو لوگ کہ نیک
سیرت ہین ایک لطف اگر کسی سے دیکھتے ہین تو علم دوستی اور شکرگزاری کو اوج آسمان
پر پہونچاتے ہین اور بوجوہ شتی ثابت ہے کہ شامت بیوفائی اور سوگند دروغ کی
بنیاد جان و مال کو برباد کرتی ہے اور وبال خلاف عہدی کا اساس زندگانی کو تھوڑی
سی فرصت مین منہدم کر دیتا ہے لازم ہے کہ تو حق وفاداری فروگذاشت نفرما اور
جو عہد کہ کیا ہے اوسے بلا اندیشہ ادا کر موش نے کہا کہ مجھے ایک خلجان باعث تامل ہے
ورنہ جو عہد کہ تجھسے کیا ہے اوسکی وفا مین زنہار فرق نہ کرونگا تو خاطر جمع رکھہ مین سب
بند تیرے کاٹ دونگا گربہ نے کہا کہ مضمون خاطر اپنا صاف صاف بیان فرما تا مین بھی
نظر تحقیق سے اوسے دیکھون اور مایۂ خرد اور اندازۂ دانش تیرا معلوم کرون موش نے
کہا کہ مجھے اندیشہ یہ ہے کہ دوست دو طرح کے ہوتے ہین اول وہ ہین کہ ساتھہ صدق
کامل اور صفاے باطن اور بے شایبۂ غرض کے دوستی رکھتے ہین اور دوسرے وہ لوگ
ہین کہ وقت اضطرار کے یا بطریق طمع اور غرض کے طرح محبت کی ڈالتے ہین گروہ اول
وہی ہر حال مین اعتماد کے لائق ہے اور اون لوگون سے جتناب بے غم رہے خلاف
عقل نہین ہے قطعہ دوست وہ ہے دوست کے عیبون کو جو سمجھے ہنر ہو فرض
دوست کا جانے اوسے دل سے گہر × دوست وہ ہے جو خطاے دوست کو جا—

بکشتی بنشین و
تا دم مرد
بجز کشتیت
بجمعیت پراگندہ

از روے زشت دوست کو سمجھے بہ از شمس و قمر۔ اور وہ لوگ کہ حماقت و دشمنی سے اپنا
رفع ضرر کرتے ہین حال اونکا ایک قرار پر نہین رہتا ہے کبھی بسباط انبساط بچھاتے ہین
اور کبھی خیال ملال دل مین لاتے ہین گاہے اتحاد کرتے ہین مانند شیر و شکر کے اور
کبھی دشمنی کرتے ہین مثل زہر کے اور جو لوگ کہ دانا ہین وہ باگ اختیار کی ایسے لوگون کے
ہاتھ مین نہین دیتے ہین اور اونکے اجراے کار مین تا مصلحت وقت توقف کرتے ہین
اور بتدریج سمجھ بوجھ کے اوسے سرانجام دیتے ہین اور اپنا بچاؤ بھی ہر حال مین مدنظر رکھتے ہین
کہ حفاظت اپنی ذات کی واجب ہے اور جو لوگ کہ اوس روش پر چلتے ہین وہی صاحب
فراست اور دانشمند ہین اور مین نے جو کچھ کہ کہا ہے تجھسے اسی پر میرا عمل ہے پر جو کچھ کہ
تجھسے وعدہ کیا ہے اوسمین کبھی فرق نکرونگا لیکن اپنی محافظت مین بھی میانہ رکھتا ہون
کیونکہ تیرا خوف مجھے حد سے زیادہ ہے اور مین بھی اوسی گروہ مین سے ہون کہ دفع ضرر کے
واسطے تجھسے صلح کی ہے اور تیری طرف سے جو ملائمت ہوئی ہے وہ بھی اپنے دفع
مضرت کے واسطے ہوئی ہے اس بات مین حال میرا تیرا یکسان ہے اب مجھپر فرض ہے کہ
اپنی حفاظت اور تیری نجاصی کرون نظم در استحکام کار خویش میکوش یا مکن قانون حکمت
فراموش × کسے کو کار بے بنیاد سازد × بناے عقل را بر باد سازد × گربہ نے کہا کہ اے
موش تو بہت دانا ہے اور تیرا مایہ خرد مین اسقدر نہ جانتی تھی مجھے ان باتون سے
بہرہ مند کیا تو نے اور کلید تجربہ اور ہنر میرے ہاتھ مین دی تو نے اب یہ فرما کہ وہ کونسی
صورت ہے کہ بند میرے کٹین اور تو بھی سلامت رہے موش ہنسا اور یہ مصرع پڑھا
مصرع ہر کجا دردیست درمانش مقرر کردہ اند × اور کہا کہ خیال مجھے یہ ہے کہ اور سب
بند کاٹون مگر ایک بند کہ وہ اصل سب بندون کا ہے اپنی حفاظت جان کے واسطے
باقی رکھون جسوقت کہ وہ حالت پیش آئے کہ تجھے اپنے پرائے کی فکر پڑے اور مجھے
رنج نہ پہونچا سکے اوسوقت اوسکو بھی کاٹ دون کہ تجھے بند سے اور مجھے گزند سے نجات
ملے گربہ نے جانا کہ موش اپنے کام مین کامل ہے کسی کے سمجھانے اور فریب دینے سے نہ بدلیگا الغرض
موش نے اور سب بند گربہ کے کاٹے اور جو بند کہ سب مین استوار تھا اوسے بدستور

رکھا اور زرہ باقی رات افسانے و حکایات مین بسر کی جسوقت کہ عنقاے سحر نے
آشیانۂ مشرق سے بلند پروازی کی اور شب تیرہ دامن اوٹھاکر گوشۂ مغرب کو بھاگی
اور سفیدۂ صبح کا چار دانگ عالم مین جلوہ گر ہوا صیاد دور سے نظر آیا موش نے کہا کہ
اب یہ وہی وقت ہے کہ اپنے عہدہ عہد کو بجالاؤن اور جسکا کہ ضامن ہوا ہوں اوس سے
بکلی اداکرون گربہ نے جو صیاد کو دیکھا یقین ہوا کہ میرا قتل نزدیک ہے مشوش
اور مضطر تھی کہ موش نے اوس عقدۂ باقی کو بھی کاٹا گربہ ہول جان سے موش کو چھوڑ
کے پاکشان بھاگ کے درخت پر چڑھ گئی اور موش بھی ورطۂ ہلاکت سے نجات پاکے
سوراخ مین در آیا صیاد نے دام ٹوٹا اور پھندے کٹے دیکھے حیرت او سپر غالب
ہوئی اسباب دام کا اوٹھا کے ناامیدانہ پھرا تھوڑے عرصے کے بعد موش نے
پھر سوراخ سے نکال کے گربہ کو دور سے دیکھا اور ڈر اگربہ نے آواز دی اور
یہ مصرع پڑھا مصرعہ نادیدہ مکن کہ دیدہ باشی مارا + کیا نہین جانتا ہے تو کہ دوست
عزیز کو ہاتھ مین لانا اپنے اور اپنے اقربا کے واسطے ذخیرۂ نفیس حاصل کرنا ہی
اور تو نے جو مروت کہ میرے ساتھ کی ہے شکر اوس اشفاق کا ہزار زبان سے ادا
نہین کرسکتی ہون موش تو گربہ کی مصاحبت سے تخت کارہ تھا یہ قطعہ پڑھا قطعہ
روزگاریست کہ از غایب بیداد درو + نیست ممکن کہ کسی را سر و سامان باشد + چشم
نیکی زکہ داریم بعید یکہ درو + گر کسے بد نکند غایت احسان باشد + اور کہا کہ اب
میری خاطر مین آتا ہے کہ یہ زمانہ خلوت کا ہے اور روزگار فراغت کا اسکے بعد کسی
سے صحبت اور رسم محبت نہ رکھون گربہ نے کہا کہ اپنا دیدار مجھسے دریغ نہ رکھہ اور
حق دوستی ضایع نکر جو شخص کہ بہت محنت سے دوستی پیدا کرتا ہے اور بموجب
دایرۂ محبت سے قدم باہر رکھتا ہے نتیجہ یاری سے محروم رہتا ہے اور سب
دوست اوس سے ناامید ہوکر ترک محبت کرتے ہین بیت بکسے دان کہ
دوست کم دارد + بتر آن کو گرفت بگذارد + اور مجھپر تیرا احسان جان بخشی
ہے اور تیری برکت شفقت سے نعمت زندگانی حاصل ہوئی ہے اور

جو کہ عہدۂ محبت مین نے تجھہ سے باندھا ہے اوسمین مضرت کا اندیشہ زنہار نکرنا ع
توان شنید نسیم وفا ز عہد قدیم + ز ہر گلے کہ دمد تا قیامت از گل ما + اور جب تک کہ
میری عمر باقی ہے حقوق تیرے فراموش نکرونگی اور عوض تیرے احسان کا جہانتک
میری استطاعت مین ہے بجالاؤنگی ہر چند گربہ نے اس طرح کی باتین بہت سی کہین موش
نے ایک بہی قبول نہ کی اور جواب دیا کہ جو عداوت عارضی ہوتی تو ایک آمیختگی مین
رفع ہو جاتی اور جبکہ دشمنی ذاتی ہو اگرچہ ظاہر مین بناے دوستی مضبوط نظر آئے اوسپر
اعتماد نہ کرے کہ اوسکی مضرت بہت اور منفعت کم ہے اور مجھہ مین تجھہ مین نسبت جنسیت
کچھہ نہین ہے بہتر یہ ہے کہ تو میری صحبت سے دل اوٹھالے وہ اسقدر جو ہو چکا محض
ضرورت سے تہا اب زنہار اسکی امید نرکہنا اور جو کوئی کہ غیر جنس سے آمیزش کریگا
اوسے وہ پہونچیگا جو اوس مینڈک کو پہونچا گربہ نے پوچھا کہ یہ حکایت کیونکر ہے
حکایت کہا کہ ایک موش کنارۂ چشمۂ آب ایک درخت کے تلے رہتا تہا اور اوس
چشمے مین ایک مینڈک تہا کہ کبھی کبھی کسب ہوا کو باہر آیا کرتا تہا ایک دن لب چشمہ
آکے نغمۂ خوش آہنگ سے صدا کر رہا تہا اوسوقت موش بہی اپنے سوراخ سے
زمزمہ آرا تہا جبکہ نعرۂ مینڈک کا سنا متحیر ہوکر باہر آیا اور نغمات مینڈک کے سننے کے
ہاتھہ پیر ہاتھہ مارتا تہا اور خوش ہو ہو کے سر ہلاتا تہا مینڈک کو حرکات اور اطوار موش کے
خوش آئے اس لیے طرح آشنائی کی ڈالی لاکن عقل منع کرتی تہی کہ ناجنس
سے آشنائی کرنا نچاہیے اور خواہش دوستی پر تحریص کرتی تہی آخرکار خواہش طبع
غالب آئی اور باہم دوستی پیدا ہوئی اکثر حکایات خوش اور روایات دلکش باہم کیا
کرتے تہے موش نے ایک دن مینڈک سے کہا کہ کسی وقت مجھے کوئی ضرورت ہوتی ہے
اور تو اوسوقت پانی مین ہوا کرتا ہے اور مین خشکی مین یہ بات کیونکر سنے کہ مین ہر چند
آواز دیتا ہون تو غوغے سے اور مینڈکون کے نہین سنتا ہے لہذا کوئی تدبیر
ایسی کیا چاہیے کہ جب مین چشمے کے کنارے آؤن سبب اسکے کہ مین چلاؤن
تو باہر چلا آئے مینڈک نے کہا سچ کہتا ہے تو مین بہی اسی خیال مین پڑا ہون کہ

میرا یار جسوقت لب آب آئے بے پکارے مین آگاہ ہوجایا کرون اور اسے اوسکا انتظار کرنا پڑے
اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مین تیرے سوراخ پر آتا ہون اور تو اور جگہ گیا ہوتا ہے
بہت انتظار کرنا پڑتا ہے بارہا مین نے چاہا کہ اس بات کو تجھ سے بیان کرون
مگر تو نے خود اپنے کشف اور صفائی باطن سے میرا مکنون ضمیر معلوم کیا
اب تدبیر اس قضیے کی تیری راے عالی پر ہے سو فکر سے غور سے ایسی کرو
تدبیر کوئی + کہ نہ ہم دونون مین فرقت سے ہو دلگیر کوئی + موش نے کہا کہ مجھے
ہاتھ آیا ہے بہتر یہ ہے کہ ایک رشتہ دراز پیدا کرکے ایک سرا اوسکا تیرے پاؤن
مین باندھون اور ایک اپنے پاؤن مین جبکہ مین لب آب آؤن اوس رشتہ کو
ہلاؤن بلا تامل تو میرے پاس چلا آئے پکارنا اور چلانا نہ پڑے اور جسوقت تو
میرے سوراخ پر تشریف لائے اور اوس رشتہ کو ہلائے مجھے خبر ہوجائے دونون نے
اس بات کو پسند کیا اور عمل مین لائے اور ہمیشہ باہم اسی طرح کیا کرتے تھے ایک
دن موش لب چشمہ آیا چاہتا تھا کہ مینڈک کو ہلائے کہ ناگاہ زاغ کی نگاہ اوس پر پڑی
جست کرکے موش کو منقار مین اوٹھا لیا اور ہوا پر اوڑا وہ رشتہ کہ دونون کے
پاؤن مین باہم بستہ تھا مینڈک بھی پانی سے کھنچا اور لٹکتا ہوا موش کے ساتھ
چلا جبکہ لوگون کی نگاہ پڑی تعجب سے کہا کہ مینڈک شکار زاغ کا نہین ہے یہ کیا
تماشا ہے کہ نظر آتا ہے مینڈک نے کہا کہ اب بھی مینڈک شکار زاغ کا نہین ہے
یہ شومی موش کی مصاحبت کی ہے اگر مین غیر جنس سے مصاحبت نکرتا تو اس
بلا مین نہ پڑتا اور حاصل اس مثل سے یہ ہے کہ کوئی ناجنس سے دوستی نکرے تا مینڈک
کی طرح رشتہ بلا مین لٹکایا نجائے اور مجھے داعیہ یہ ہے کہ اپنی جنس سے بھی آمیزش نکرون اور غیر جنس
کا تو کیا دخل ہے گربہ نے کہا اگر میری صحبت کا ارادہ نہ تھا تو پہلے اتنا تملق کیون کیا تھا کہ اد حق
تملق ہے مجھے اپنا فریفتہ کیا اور جبکہ مین دام دوستی مین پابند ہوئی تو اب رشتہ مواصلت کو
قطع کرتا ہے موش نے کہا کہ مجھے اوسوقت تجھ سے احتیاج تھی تامل جسوقت کہ پنجے مین تیرے
اور اسکی مخلصی دشمن کی دوستی پر موقوف ہو تو ضرور ہے کہ اوس سے دوستی پیدا کرے اور بعد رفع

حاجت کے ضرر اوس سے متصور ہو تو اوسکی صحبت سے پرہیز کرے اور یہ بات ازروے عداوت
اور شقاوت کے نہین ہے جیسا کہ بچے چارپایون کے شیر کے واسطے اپنی ماؤن کے
پیچھے پھرتے ہین اور جب ایام شیرخوارگی کے نہین رہتے ہین پھر کچھ انس بچون مین
اور ماؤن مین نہین رہتا ہے کوئی عاقل اسکو عداوت پر عمل نکریگا پس ایسے محل مین
جب فایدہ منقطع ہوجائے تو ترک ملاقات بہتر ہے دوسرے عمدہ سبب یہ ہے کہ تیری
اصل خلقت میری دشمنی پر ہوئی ہے ایسے مقام مین اگر بضرورت دوستی کی صورت
بھی پیدا ہووے تو وہ اعتماد کے لائق نہین ہوتی ہے جبکہ غرض درمیان سے
اوٹھ گئی پھر طبیعت ہر ایک کی اپنی اصل کی طرف رجوع کرتی ہے جیسا کہ پانی جب تک
آگ پر ہے گرم رہیگا اور جب آگ سے جدا کرینگے سرد ہوجائیگا اور یہ سب جانتے
ہین کہ کوئی دشمن موش کا گربہ سے زیادہ نہین ہے اور مین تیرے اشتیاق کا
کچھ سبب نہین پاتا ہون سوا اسکے کہ ایک دن مجھے نوش فرمائے اور تاویل ایسی
نہین ہے کہ مین تیرا فریفتہ ہون اور تیری بات کا یقین کرون گربہ نے کہا کہ تو
یہ باتین ازروے محادثت [?] کرتا ہے یا نفس الامر مین یا ہزل المطایبہ سے کہتا ہے
موش نے کہا کہ جانبازی مین جگہ بازی نہین ہے یہ بات ازروے تحقیق کے کہی ہے مین نے
اور اسپر یقین واثق ہے مجھے کہ سلامتی میری اسمین ہے کہ تجھ سے زبردست سے پرہیز
کرون اور جو شخص کہ عاجز ہو اور دشمن قوی ہو اس سے پرہیز نہ کرے اوسکو اوسے ایسا زخم پہونچتا
ہے کہ کسی مرہم سے التیام نہین پاتا ہے بیت سر آن کہتر کہ با مہتر ستیزد + چنان افتد کہ
ہرگز برنخیزد + اب مصلحت یہی ہے کہ مین تجھسے پرہیز کرون اور تو صیاد سے ڈرتی رہے
اور میری تیری ملاقات روحانی اور معرفت خیالی بہتر ہے ظاہری اور فقط اتنے لیے
کہ تو نے میرے باعث اور مین نے تیرے سبب سے دشمنون سے نجات پائی عوض اسکا
فقط معرفت خیالی کفایت کرتی ہے اور مضمون اس بیت کا کافی ہے بیت غم
نہین ایجان اگر ظاہر مین فرقت ہے مجھے + دیدۂ باطن سے نظارہ کفایت ہے مجھے +
اب اسپر مختصر ہے کہ اجتماع میر اثر انحالی [?] اور نقطہ انفصال کا دائرہ تمثیل و خیال [?] ...

پس اس کلمہ پر خاتمہ ہوا اور دونون اپنی منزل گاہ کو روانہ ہوئے خردمند روشن رای
کو اس حکایت سے فائدہ یہ ہے کہ دشمن کے ساتھہ حاجت کے وقت صورت صلح کی ضروری
سمجھے اور حصول مدعا کے بعد رعایت اور محافظت جان وتن کی واجب جانے سبحان اللہ ایک
موش کو باین عجز وضعف اتنی آفات محیط مین دشمنان غالب نے گھیر لیا اور ان مین سے
ایک دشمن کو دوست بناکے اور اوسکے وسیلہ محبت سے سب دشمنون سے نجات پائی
اور اسکے بعد عہدہ وفاداری کو بھی بجا لایا اور گربہ سے اپنی حفاظت بھی کی اگر ارباب
خرد اور فراست اس تجربے کو اپنا دستور العمل بنائین اور مہم کے وقت ایسے اشارات
کو اپنا مقتدا کرین تو کیونکر انکے کام استحکام کو نہ پہونچین اور کسطرح
سعادت اور کرامت سے محروم رہین قطعہ ہر آن کسے کہ کند پیروی اہل خرد + ہیچ وقت
بلاے بکمال او نرسد + بآب تجربہ چون گرد فتنہ بنشاند + غبار نقص بروی کمال او
بناے رفعت اگر بر اساس حزم نہد + خلل برتبہ جاہ وجلال او نرسد +

باب آٹھوان بیچ احتراز کرنے مین ارباب حقد سے اور اونکی تملق اور اخلاق پر اعتماد نکرنے مین

راے دابشلیم نے حکیم سے کہا بیت اے چو صبح آخری سر تا بپا صدق و صفا
وے چو عقل اولین تا بالبسر فضل و ہنر + وہ تقریر کہ عیب سے بری اور توجیہ کہ
شک و ریب سے مبرا تھی بیان فرمائی تو نے اوسکے حق مین کہ دشمن جابر متوجہ
اسکے ہوسکا اور کسی طرف سے راہ گریز کی باقی رہی اور دشمن سے ایک سے دوستی
پیدا کرکے اوس راہ صلح کی نکالے اور عدو سے اوسکی مصالحت کرکے اوروں کی مضرت
سے بچا اوسکے عہد اوس دشمن سے اوس حادثے مین باندھا تھا اوسنے وفا کیا
اور اپنی ذات کو بھی اوسکے شر سے محفوظ رکھا اور بدولت احتیاط کے گرداب آفات
سے ساحل نجات پر پہونچا اب التماس یہ ہے کہ داستان اہل مکر و عداوت کی بیان
کیجیے کہ احتراز اور اجتناب اُس سے بہتر ہے یا انبساط اور اختلاط اور اگر دشمن
کوئی اراده ملائمت اور اتفاقات کا کرے تو اوسکے ساتھہ کیا معاملہ کرے برہمن نے

باب آٹھوان

کہا بیت اسے جو ہم از افتتاح آزمایش ودر بین + وسے چو عقل از ابتدا سے آخر بین
کارو ان + جسنے کہ فیض روح القدس سے بہرہ پایا اور عقل کل کی مدد سے متمسک
ہوا ہر آئینہ سب کام مین احتیاط واجب جانیگا اور موضع خیر و شر اور نفع و ضرر
کو خوب پہچانیگا اور اوسپر یہ بات پوشیدہ نرہیگی کہ دوست آزردہ کہ جسنے عنقریب
رنج پایا ہو اوس سے پہلو تہی کرنا یہ سلامتی سے نزدیک ہے اور کینہ کو شوان کے
مکر سے اور جو فروشان گندم نما کے غائلہ غدر سے پرہیز کرنا باعث ہے امن و امان
کا خصوصاً وہ لوگ کہ تغیر جنکے باطن کا اور تفاوت اعتقاد کا چشم خرد سے معائنہ مین آیا
ہو اور رخنہ اور رخنہ اونکے دلونکا نظر بصیرت سے مشاہدہ کیا ہو اوس سے اجتناب
واجب جانے مثنوی یاد رکہہ جو تجہے ایذا پاویگا + ضرر اک دن تجہے پہونچایگا
اپنے دشمن کو جلاویگا اگر + تو دہوان بنکر تجہے رلوائیگا + آور جو کوئی اہل کینہ سے
علامت عداوت کی کچہہ بہی دیکہے اوسکی چرب زبانی اور تلطف پر ہرگز فریفتہ نہووے
اور جانب ہوشیاری اور عاقبت اندیشی کے فروگذاشت نہ کرے اگر اس سے
غفلت کریگا تو قابو کے وقت تیر اوسکی تدبیر کا اسکے ہدف جان پر ایسا بیٹہیگا کہ
پہر مداوا اوسکا امکان سے باہر ہو جائیگا بیت ایمنی از خصم محنتہاے بسیار آورد
تخم غفلت ہر کہ کاشت رنج و غم بار آورد اور اس باب مین جتنی حکایتین ہین دشمن سے
یہ حکایت کہ جو دانشمندون کے دفتر خاطر پر لکہی گئی ہے حکایت ابن مدین بادشاہ
اور قبرہ جانور کی ہے کہ عربی مین قبرہ اور فارسی مین چکاوک اور ترکی مین قرلاق
کہتے ہین اور کباب اوسکا درد قولنج کے واسطے مفید ہے بادشاہ نے پوچہا کہ
یہ حکایت کیونکر ہے حکایت کہا کہتے ہین کہ ایک بادشاہ تہا اوسکو ابن مدین
کہتے تہے ہمت عالی اور رای روشن رکہتا تہا اور قصر رفیع المقدار اوسکی سلطنت کا
سعی معمار شوکت سے قبہ آسمان تک پہونچا تہا اور اوسکے بناے با وسعت و فضا
مسند حشمت کی مدد سے ذروہ فلک الافلاک سے گذری تہی ایک مرغ سے
کہ اوسے قبرہ کہتے ہین انس تمام رکہتا تہا اور وہ مرغ حسن کامل اور نطق دلکشا اور

صورت مطبوع اور ہیئت زیبا سے خلق کیا گیا تہا بادشاہ اوس سے باتین کیا کرتا تہا
اور وہ جواب شیرین اور نطق دلکش اور شملہاے رنگین سے بادشاہ کو خوش کیا کرتا
تہا قضارا قبرہ خوشبو نے بادشاہ کے محل مین انڈے دیے اور ایک
بچہ پیدا ہوا بادشاہ بغایت سرور سے اوسے اپنی حرم سرا مین لایا اور ملازمین حرم
کو حکم دیا کہ اس بچے کی پرورش مین کوشش بلیغ کرین اور اوسی دن بادشاہ کے بھی فرزند
پیدا ہوا کہ انوار نجابت اوسکی پیشانی سے تابان اور آثار سعادت اوسکے صفحۂ حال سے
نمایان تھے بادشاہ اوسکے پیچے کو مبارک قدم سمجھ کے زیادہ تر عزیز رکھتا تہا بچہ قبرہ کا اور
شاہزادہ ایک ہی جگہ پر پرورش اور نشو و نما پاتے تھے اور اون دونون مین باہم الفت
عظیم پیدا ہوئی ملک زادہ دراستادن اوس بچے سے کھیلا کرتا تہا اور قبرہ جنگل سے
دو پھل میوے کے ہر روز لاتا تہا کہ اوسے کوئی نہین پہچانتا تہا ایک اپنے بچے کو
کھلاتا تہا اور ایک شاہزادے کو دیتا تہا یہ دونون کمال ذوق سے کھاتے تھے اور
اوسکی منفعت سے بروم ترقی پاتے تھے اور اس خدمت کے وسیلے سے ہر روز قدر و منزلت
قبرہ کی بڑھتی جاتی تہی ایک عرصہ دراز اسی طرح گذرا اور زمانے نے بہت سے اوراق
سیاہ و سفید لیل و نہار کے اولٹے کہ ایک دن قبرہ غائب تہا اور اوسکا بچہ شاہزادے
کے ہاتھ پر بیٹھا تہا کہ اتفاقاً اوسنے خست کی اور ناخونون کی خشونت سے شاہزادے
کا ہاتھ چھل گیا شاہزادے نے غصے مین آکر دونون پانون اوسکے پکڑ کے اوپر پھرا
کے زمین پر مارا کہ استخوان ریزہ ریزہ ہو گئے جبکہ قبرہ آیا اور اپنے بچے کو ہلاک
پایا قریب تہا کہ اوسکا مرغ روح قفس قالب سے پھاند کرے اور اوس واقعۂ ہائلہ
جانکاہ سے نزدیک تہا کہ ہلاک ہو جاوے زیادہ از حد فریاد کرتا تہا اور یہ اشعار
کے پڑھتا تہا اشعار فلک نے مجکو دیا داغ نوجوان افسوس + مہ دو ہفتہ ہوا
خاک مین نہان افسوس + بھلا ہو خاک مری زیست جب نہان ہو جاوے +
انیس جان و دل آرام زندگی وان افسوس + ملایا خاک مین اوس رشک ماہ تابان
کو + زمین پہ گر نہ پڑا کیون یہ آسمان افسوس + بعد جزع بسیار و فزع بیشمار اپنے دل مین

خشونت یعنی درشتی سختی

کہا کہ یہ آتش بلا تیری ہی افروختہ کی ہوئی ہے تجھے کیا کام تہا کہ سر دیوار بادشاہ تونے
آشیانہ کیا اگر سر خار پر کہین گہر بناتا اور کسی گوشے مین قناعت کرتا تو مبتلا اس بلا کا نہوتا
حکیمون نے کہا ہی کہ بیچارہ وہ شخص ہے کہ جو صحبت جبارون کی اختیار کرے کہ باگ
انکے توسن قول و قرار کی سخت و سست ہوتی ہے اور بنا انکے وفا کی بہت ضعیف ہے ہمیشہ
انکا رخسارہ مروت آسیب جفا سے خراشندہ رہتا ہے اور سر چشمہ جوانمردی کا خاک ناانصافی
سے چار رہتا ہے اخلاص اور محبت کی انکے آگے کچھ عزت نہین ہے اور انکا سابقہ
خدمت اور رابطۂ محبت نہ قدر رکہتا ہے اور نہ قیمت بہت حق خدمت جو نہ سمجھے
اوسکی خدمت ہے عبث + جو شجر ہے بے ثمر اوسپر مشقت ہے عبث + اور گناہونکا
عفو کرنا کہ صفت ہے جوانمردون کے مذہب انتقام مین ناروا و حرام سمجھتے ہین اور
اوس گروہ کی صحبت ہے کہ جو خدمت مخلصون کی فراموش کرتے ہین اجتناب واجب
تہا اور اوس گروہ کی ملازمت سے جو رابطۂ محبت سابقہ غرض کو بہلا دالتے ہین کنارہ
فرض تہا بہت حق صحبت جسکو ہے ملحوظ بس انسان ہے وہ + جو نہ سمجھے حق صحبت بد
تر از حیوان ہے وہ + اور مین نے اوس قوم سے آمیزش کی کہ اپنے بڑے گناہونکو
تہوڑا جانتے ہین اور غیر کے تہوڑے سے سہو کو بڑا گناہ سمجھتے ہین لیکن مین فرصت
نہ دونگا جب تک کہ انتقام اپنے بچے کا اس ظالم بے رحم سے کہ اپنے ہمنشین اور
مونس کو بے موجب قتل کیا اور اپنے ہمخانہ کو بے سبب ہلاک کیا ہے نہ لونگا یہ کہا
اور جست کر کے بادشاہ کے بیٹے کی پنجون سے آنکہین نکال لیگیا یہ خبر بادشاہ کو
پہونچی زار زار رویا اور اپنے دل مین کہا کہ کسی حیلے سے اس مرغ کو دام فریب
مین لا کے قفس بلا مین محبوس کرون اور جو سزا کہ چاہیے اوسے انتہا کو پہونچاؤن لیکن
اسکے بعد بادشاہ دیوار کے قریب آیا اور قبرہ سے کہا کہ اے مونس روزگار دیوار
کے نیچے آ کہ تجکو امان ہے جو کچہ ہوا سو ہوا اب صحبت میری برہم نکر اور نہال عیش
میرا پژمردہ نہ بنا قبرہ نے کہا کہ اے بادشاہ تیری متابعت اب ضرور نہین ہے
مین نے ایک مدت مین تامل کر کے تیری قربت اختیار کی تہی ۔ دل مین عہد کیا تہا

کہ قبلۂ امن اور کعبۂ امان سوا درگاہ بادشاہ کے اور نہ بناؤنگا اور مرکب اپنی ہمت کا سوا میدان ملازمت شاہ کے اور جگہ نہ دوڑاؤنگا گمان یہ تہا کہ تیرے سایۂ عنایت مین مانند کبوتران حرم کے مرفہ الحال اور فارغ البال رہونگا اب کہ خون میرے بچے کا حریم حرم بادشاہی مین قربانی کے مانند حلال رکہا گیا ہے کیونکر مجہے آرزو اس گہر کے طواف کی باقی رہے اور اگر مین جانتا کہ جان شیرین کا عوض ہے تو لبیک زنان احرام باندہتا لیکن بیت مرغیکہ رمیدہ گرد دازدام من بعد بدانہ کی شود رام + اور مرد زیرک ایک بات کو دوبار نہین آزماتا ہے اور زخم دندان مار دو دفعہ ایک سوراخ مین نہین کہاتا ہے بیت آزمودے کا پہر آزمانا قہر ہے + جس غذا سے ہو ضرر پہر اوسکا کہانا زہر ہے + ایضاً جانور اکبار چہٹ کر دام مین آتا نہین + پہر فریب دانۂ صیاد وہ کہاتا نہین + بیت مثنوی این مثل را کاربابِ عقل گفتند + مَن جَرَّبَ المُجَرَّبَ حَلَّتْ بِہِ النَّدَامَۃ + اور یہ بہی ضمیر منیر بادشاہ پر از روے اخبار کار روشن ہوگا کہ گنہگار کو نڈر رہنا نچاہیے اور جو کوئی کہ غفلت کریگا عذاب الیم مین مبتلا ہوگا اور اگر اتفاقاً وہ بدذات خود بچ رہیگا تو اوسکی اولاد تلخی چکہیگی کیونکہ طبیعت عالم کی اسی طرح پر خلق ہوئی ہے جبکہ بادشاہ کے بیٹے نے میرے بچے سے دغا کی اور مین نے بے اختیاری قلق مین اوسے الم پہونچایا اب مطمئن ہونا عقل و دین سے دور ہے اور یہ ممکن نہین ہے کہ کوئی شخص ساغر ستمگاری سے جرعہ نوش کرے اور خمار بلا مین گرفتار نہو مگر بادشاہ نے حکایت دانادل اور چورون کی کیا نہین سُنی ہے اور چورون کو مکافات کا ملنا کیا سمع شریف مین نہین پہونچا ہے بادشاہ نے پوچہا کہ یہ قصّہ کیونکر ہے **حکایت** کہا کہتے ہین کہ شہر رقہ مین ایک درویش تہا اخلاق پسندیدہ اور آداب ستودہ سے آراستہ اور اقوال اور افعال اوسکے مکارم اوصاف سے پیراستہ تہے اور دل حقائق معرفت سے دانا رکہتا تہا اسلیے اوسے دانادل کہتے تہے اور عمائد شہر سب اوسکے معتقد تہے ایک دن وہ متوجہ بیت اللہ کی زیارت

کا بے رفیق وہمراہ ہوا ناگاہ راہ مین ایک گروہ قزاقون کا اوسے ملا گمان اونکو ہوا
کہ یہ بہت مالدار ہے ارادہ قتل کا کیا دانا دل نے کہا کہ میرے پاس مال دنیا سواے
توشہ خرچ اور نہین ہے اگر غرض تمہاری وہ مال ہے تو لیجاؤ اور مجھے چھوڑ دو مین
بطریق توکل چلا جاؤنگا اون بے رحمون نے اوسکی بات پر التفات نہ کیا اور تلوار
کھینچی بیچارہ متحیر ہر طرف دیکھتا تہا اور مددگار ڈھونڈھتا تہا اوس میدان وحشت ناک
اور صحراے ستمگین مین کوئی متنفس نظر نہ آیا اوپر دیکھا کہ ایک جوق کلنگون کا اوڑ رہا ہے
دانا دل نے آواز دی کہ اے کلنگو مین اس بیابان مین ان ستمگارون کے ہاتھ پڑا ہون
اور سواے حضرت عالم الخفیات کے کوئی میرے حال سے آگاہ نہین ہے تم انتقام میرے
خون کا اس جماعت ناخدا ترس سے اگر ہوسکے تو لینا قزاق ہنسے اور کہا کہ کیا نام ہے
تیرا اوسنے کہا کہ مجھے دانا دل کہتے ہین قزاقون نے کہا کہ تیرا دل دانائی سے بیخبر ہے
بلکہ تو سخت بے عقل ہے اور جو کہ بے عقل ہو اوسکے مارنے مین کچھ وبال نہین ہے
یہ کہکر اوسے قتل کیا اور مال سب لیگئے جبکہ یہ خبر اہل شہر کو پہونچی تاسف کیا اور سب
اس فکر مین ہوئے کہ اوسکے کشندے کسی طرح معلوم ہون بعد ایک مدت کے اکثر اہل
شہر عید کے دن عیدگاہ مین حاضر تھے اور قاتل دانا دل کے بہی اوس مجمع مین بیٹھے
تھے کہ ایک فوج کلنگون کی ہوا پر پیدا ہوئی اور کلنگین قزاقون کے سر پر اوڑنے لگین
اور اتنا شور کرتی تہین کہ لوگ آواز ایک دوسرے کی نہ سنتے تھے ایک قزاق نے ہنس کے
اپنے یار سے کہا کہ کلنگین مدعی ہون کہ دانا دل کے قتل کے وقت حاضر تہین اتفاق سے
ایک شخص کہ جو اونکے نزدیک بیٹھا تہا اوسنے یہ بات سنی اور اوسنے دوسرے سے کہا آخر
شدہ شدہ حاکم تک خبر پہونچی اونکو گرفتار کیا اور تہوڑے سے مطالبے مین اونہون نے
اقرار کیا فوراً قصاص کیا گیا اور مکافات خون ناحق کی پائی قطعہ کہ کرد در ہمہ عالم کمان
ظلم بزہ + کہ تیر لعنت جاوید را نشانہ نشد + کہ در زمانہ بے اعتبار طرح ستم + خیال بست
کہ خود عبرت زمانہ نشد + اور یہ مثل اسواسطے لایا ہون تا بادشاہ معلوم کرے کہ میری
جرأت شاہزادے پر بسبب تقاضاے مکافات تہی ورنہ مجھ مرغ شکستہ بال کو یہ قوت کہان

تھی جو یہ صورت مجھسے وقوع مین آئی اب حکم حاکم خرد کا یہ ہے کہ تیرے فرمانے پر
نہ چلون اور تیرے فریب اور خدع پر اعتماد کر کے کنوئین مین نہ گرون بلکہ واجب ہے کہ
مین تیری صحبت سے حذر کرون بادشاہ نے کہا کہ جو کچہ کہ تو نے کہا عین حکمت اور سراپا
صدق ہے لیکن گناہ ابتدا کرنے والے پر ہوتا ہے نہ قصاص کرنے والے پر بلکہ یہ گناہ میرے
بیٹے کا تہا کہ بیگناہ تیرے بچے کو قتل کیا اور تو نے جو کیا وہ حکم خدا کے موافق کیا بلکہ احسان
کیا تو نے کہ تیرا بچہ قتل ہوا اور تو نے فقط اوسکی آنکھون پر گزند پہونچایا اس صورت مین
نہ تجہپر کراہت متوجہ ہوتی ہے اور نہ مجہے آزار رسانی لازم ہے اور تو میری بات پر اعتماد
کر اور ارادہ جدا ہونیکا نکر اور مین اپنے نزدیک عوض سے عفو کو بہتر جانتا ہون کہ شیوہ
جوانمردونکا یہی ہے لہذا مین ہرگز دست رو پیشانی ہنر پہ نہ مارونگا اور روے قبول
عیب کی جانب نہ لاؤنگا بلکہ مدعا میرا یہ ہے کہ مکافات بدی کی نیکی کرون اور مجھے
اگر کوئی ضرر پہونچاوے تو اوسکو مین نفع پہونچاؤن رباعی یا عادت خود بہانہ جوئی نکنیم
جز نیکی و جز نیکوئی نکنیم + آنہا کہ بجاے ما بدیہا کردند + گر دست دہد بجز نکوئی نکنیم +
قبرہ نے کہا کہ میرے نزدیک میرا پہر آنا ممکن نہین ہے کہ خردمند صاحب وحشت ناک
سے پہلو تہی کرتے آئے ہین اور دفتر قواعد یا فوائد مین بزرگون نے لکہا ہے کہ مردم دانا
آزردہ خاطر کی جتنی کوئی دلجوئی کرے اوتنی اونکی بدگمانی اور نفرت زیادہ ہوتی جاتی ہے
اور ہرگز اوس سے غفلت نہین کرتے ہین نظم عزیز من چو آزردی کسے را + مرا عاقبت
مکن تا میتوانی + کہ ہر چند از تو خدمت بیش بیند + مر او را بیش گردد بدگمانی + بادشاہ نے
کہا کہ اے قبرہ تجہے مین سواے فرزندون اور عزیزون سے جانتا ہون بلکہ عزیز و اقربا
اتنی الفت نہین ہے جو تجہسے ہے پہر کوئی اپنے عزیزون اور مخلصون سے بدی کرتا ہے
قبرہ نے کہا کہ حکما نے حال اقربا کا بتفصیل بیان کیا ہے کہ مان اور باپ دوستون کے
ہین اور بہائی رفیقون کے مانند ہین اور ماموں و چچا استادون کے مرتبے مین ہین اور
عورت مقام مین ہمصحبتون کے ہے اور لڑکیان دشمنون کے مانند ہین اور خویش و اقربا
بیگانون کے مرتبے مین مگر بیٹا بقاے ذکر کے واسطے ہے اور اپنی ذات

حساب کیا جاتا ہے اور عزت وحرمت مین بیٹے کا کوئی شریک نہین ہے اور مین
ہرگز بیٹے کے برابر تجھے عزیز نہونگا اور بر تقدیر اگر تو مجھے فرزند کے برابر جانے لیکن
جبکہ بلا نازل ہوگی اور ہجوم آفت ہوگا اوسوقت تو مجھے چھوڑ دیگا اور ہرچند کوئی کسیکو
دوست رکھتا ہو اور کہتا ہو کہ مین جان تجھپر فدا کرونگا لیکن جبکہ فتنہ حادث ہوتا ہے
اور کام اوس حد کو پہونچتا ہے کہ جان جانے کی جگہ آتی ہے تو بے شبہہ اپنی جان کو
معشوق کے بلا سے عرصہ سلامت کی طرف کہینچتا ہے اور جان ہرگز نثار نہین کرتا ہے
شاید کہ بادشاہ نے حکایت اوس بڑھیا اور مہستی کی نہین سنی ہے بادشاہ نے
کہا کہ یہ قصہ کس طرح پر ہے حکایت کہا کہتے ہین کہ عورت کہن سال و فرسودہ حال ایک
بیٹی رکھتی تھی مہستی نام کہ ماہ تمام اوسکے رخسارہ درخشان پر رشک کرتا تھا اور آفتاب
جہان افروز اوسکے عکس عارض سے خجل ہوتا تھا بیت رونق ز کر فروش می برد
شیرین سخنے کہ ہوش میبرد + ناگاہ چشم زخم روزگار سے وہ بیمار ہوئی اور سر بالین
رنجوری پر رکہا اوسکے گلشن جمال نے گل ارغوان کی جا شاخ زعفران پیدا کی اور سمن
تازہ تاب مرارت سے بے آب اور سنبل شبرشکن تپ محرق سے تاب مین ہوا پیرزن اوسکے
گرد پھرتی تھی اور زار زار ابر بہار کے مانند روتی تھی اور کہتی تھی کہ ای جان مادر مین
نیمجان اپنی جان تجھپر قربان کرتی ہون اور تو سلامت رہے اور ہر سحرگاہ نالہ و آہ سے
کہتی تھی کہ اے خدا اس جوان جہان نادیدہ کو بخش دے اور اس پیر فرتوت کو کہ اپنی
عمر سے بیزار ہے اسپر تصدق کردے اور یہ ابیات پڑہتی تھی ابیات از عمر من انچہ
ہست برجاے + بستان دلبرا و بفزاے + گرچہ شدہ ام چو موے از غم + یک موے بیاد از سرش
کم + القصہ جو کچھ کہ مہر مادری کے لائق تھا وہ پیرزن کہتی اور اپنی جان ہر روز اوسکو
بخشتی تھی اتفاقاً ایک مادہ گاؤ رات کو چھوٹ کے مطبخ مین آئی اور کہانے کی بو سے
دیگ مین منہ ڈالا اسکے بعد چاہا کہ سر نکالے سینگ اوسکے دیگ مین اٹک گئے مادہ
گاؤ دیگ کو سر پر لیکے باورچیخانہ سے باہر آئی اور گہر مین ادہر سے اودہر دوڑتی
پہرتی تھی اور اوس بڑہیا کو یہ قضیہ معلوم نہ تہا آنکہ جو اوسکی کہلی گاؤ کو اوس شکل و شمائل

سے دیکھا متحیر ہوئی کہ ایسی چیز کبھی نہ دیکھی تھی اوس سیاہی شب مین یقین ہوا کہ یہی
ملک الموت ہے مین جو ہر روز اپنی موت مانگتی تھی شاید وہ دعا قبول ہوئی اسلیے یہ آیا
ہے تا مہستی کی جان قبض کرے بڑھیا نے کہا جیسا ملا جامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین مثنوی
ملک الموت من نہ مہستی ام + من یکے پیر زال محنتی ام + گر تو خواہی کہ جانش بستانی +
اندرون خانہ ہست تا دانی + گر ترا مہستی ست اندر کار + اینک او را بیر مرا بگذار + بے
بلا نازنین شمر د او را + چون بلا دید در سپرد او را + تا بدانی کہ ہیست در خطرے + ہیچکس
را ز خود عزیز ترے + اے بادشاہ آج مین خلائق سے مجرد ہون اور علائق سے
پاک اور مین نے تجھسے اتنا فیض پایا ہے کہ میری گردن گرانبار ہے اب زیادہ
اس سے بوجھ اوٹھانے کی طاقت نہین ہے اے شہریار انصاف کر کہ کون ایسا جانور
ہے کہ اوسے یہ طاقت ہو کہ اوسکا جگر گوشہ آتش بیداد پر کباب کیا جائے اور میوۂ دل باد
ظلم سے تاراج کیا جائے اور اوسکی آنکھون کی روشنائی ظلمت فنا سے سیاہ کیجائے اور اوسکی
راحت جان آگے سے اوٹھ جائے یعنی جگر گوشہ اوسکا بے گناہ اور بے سبب قتل
کیا جائے کیونکر اوسکو صبر اور اعتماد آئے اور دریا تاسف موج مار کے کشتی صبر کو
گرداب اضطراب مین کیونکر نہ ڈبائے اور شعلۂ آتش اوسکے متاع شکیبائی کو کس طرح
نہ جلائے بادشاہ نے کہا کہ یہ بات جو تجھسے وقوع مین آئی اگر ابتدا تجھسے ہوتی تو البتہ
بیر اور خوف تجھے لازم تھا تو نے تو بر سبیل قصاص کام کیا بلکہ جو کام کہ میرے فرزند
نے کیا اوتنا تو نے نہین کیا کہ تیری آنکھ سے تیرا بچہ بالکل معدوم ہو گیا اور تو نے
فقط آنکھین اوسکی نکالی ہین بھلا مین اوسے دیکھونگا تو اور اوسکی باتین تو سنونگا یہ
تیرا احسان ہے جیسا کہ چاہیے ویسا تو نے قصاص نہین کیا اب اس صورت مین تجھے
اندیشہ کیا ہے اور مجھ سے مفارقت کیون کرتا ہے کہ تو اس فرزند ناخلف کے پیدا ہونے سے
پہلے میرا انیس تھا اب ایسا نہ کر کہ باقی عمر مین غمگین رہون اور ملال اور کلال مین بسر کرون
اور یہ تیری مثل اوس مطرب کے مثل ہے قرہ نے پوچھا کہ یہ کس طرح پر ہے حکایت کہا کہ
ایک بادشاہ تھا کہ ایک مطرب شیرین نوا اور خوش گلو اور دلفریب اوسکا ملازم تھا کہ اوس

حکایت [illegible]

سے خوشگوتر بیان اور الحان مین فلک ارغنون سازنے دوسرا شخص یہ روے زمین پر
نہ دیکھا تھا بادشاہ اوسکے نغمۂ دل آویز سنکے خوش ہوتا تھا اور اس مطرب کا ایک غلام
کہ نہایت ذکی تھا اور یہ اوسکو سازندگی اور نوازندگی مین تعلیم مشفقانہ دیا کرتا تھا تھوڑے
سے عرصے مین غلام اوستاد سے زیادہ ہوگیا جبکہ بادشاہ کو حال اس غلام کا معلوم ہوا اوسکے
اوسکا بجانا سنا اور نہایت التفات کیا تا بحدیکہ ندیم بادشاہ کا ہوا اور بادشاہ ہمیشہ اوسکے نغمات
سنکر محظوظ ہوتا تھا اور ہر روز قدر افزائی اوسکی اقران سے زیادہ کرتا جاتا تھا
اس سبب سے مطرب کے دل مین رگ حسرت حرکت کرنے لگی آخر غلبۂ خباثت سے غلام کو مار ڈالا
یہ خبر بادشاہ کو پہونچی حکم کیا کہ مطرب کو حاضر کرین جبکہ مطرب حاضر ہوا بادشاہ نے بعتاب
کہا کہ نجانتا تھا تو کہ مین نشاط دوست ہون اور میری نشاط دو قسم پر تھی ایک نوازندگی
تیری جلوت مین اور دوسری سازندگی غلام کی خلوت مین یہ دونون میری باعث سرور
تھین کیا سمجھ کے بیگناہ کا خون کیا اور آدھی نشاط میری باطل کردی سچ بتا کہ کس طرح
تونے غلام کو مارا کہ اب وہی شربت اجل جو تونے غلام کو پلایا ہے تجھے بھی پلاؤن کہ باعث
عبرت ہوتا پھر ایسی حرکت کا کوئی ارادہ نکرے مطرب نے بادشاہ کے قول کو دلیل پکڑ کے
عرض کیا کہ اے شہریار واقعی مین نے بد کیا کہ آدھی نشاط بادشاہ کی باطل کی اب
شہریار مجھے مار کے تمام نشاط اپنی کیون باطل کرتا ہے بادشاہ کو یہ بات خوش آئی اور اسکے
قتل سے درگذرا آے قبرہ غرض اس مثل سے یہ ہے کہ نشاط میری دو طرح پر ہے ایک دیدار
فرزند ارجمند کا دوسرے کلمہ اور کلام تجھ سے سعادتمند کا سو نصف تو ہاتھ سے جا چکی
اب دوسری نصف کو کیون کھوتا ہے اور میری جمعیت خاطر کو کیون پریشان کرتا ہے
بیت خود مکن بیگانگی بارے چو میدانی کہ چرخ + آشنایان را چو یکدیگر جدائی میدہد +
قبرہ نے کہا کہ کینہ زلویہ سینہ مین ایسا چھپا رہتا ہے کہ کسیکو اوسپر اطلاع نہین ہوتی
ہے پس جو کچھ کہ زبان کہے اعتماد اوسپر نہ چاہیے کسواسطے کہ زبان اس بات مین کہ جو
مضمون دل مین بعلمی کے سبب سے چھپا ہے اوسے سچ ادا نہین کر سکتی ہے اور ایک
آنکھ ہے کہ نہان خانۂ دل مین پوشیدہ رہتی ہے اسلیے دل ایک کا دوسرے کے راز دل کو

نوازندگی
عندی
بجانا ۱۲

خوب دیکھتا ہے بحکم اسکے کہ القلوب تتشاہد یعنی دل لوگون کے معاملات راز
مین باہم گواہ ہوتے ہین اور زبانین اوس سے محرم نہین ہوتی ہین اور یہ
بیت اسپر گواہ ہے بیت سچ مثل ہے دل کو دل سے راہ ہے + راز دل سے
کب زبان آگاہ ہے + زبان جو کچھ کہے وہ اکثر اہل زمانہ کے دل کے موافق
نہین ہوتا ہے اور دل مین جو ہے زبان اوسکے بیان کرنے مین صادق نہین
ہوتی ہے کیونکہ وہ لوگ کمتر ہین کہ زبان و دل جنکا یکسان ہو اے بادشاہ مین تیری
صحبت خوب جانتا ہون اور تیرے سبب سیاست سے بہت باخبر ہون اور مین پہلے
تیرے اطوار جاری سے غافل نہ تہا اور اب تو کسی وقت اور کسی طرح تیری ہیبت کی
نذر نہ رہونگا اور تیری سطوت کا خوف مجھے ایکدم آرام نہ لینے دیگا اور مین اے بادشاہ
مین اون لوگون مین نہین ہون کہ طبیب نے اوس سے کہا کہ درد شکم سے پہلے تیری
آنکھ کی دوا مناسب ہے بادشاہ نے کہا کہ یہ قصہ کیونکر ہے حکایت قبرہ نے کہا کہ
ایک شخص درد شکم سے بیقرار تہا طبیب کے پاس گیا اور زمین پر لوٹنے لگا اور
صعوبت الم سے زار زار روتا تہا اور یہ مصرعہ پڑہتا تہا مصرعہ الطبیب آخر علاج کن کہ
جان از دست رفت طبیب نے قانون حکمت کی موافق علامات مرض کے نبض اور
قارورے سے دریافت کرکے پوچہا کہ تونے کیا کہایا تہا مرد سادہ دل نے کہا کہ ایک
ٹکڑا جلی روٹی کا کہ کوئلے کے مانند تہی تو نے شکم شب کو اوس سے پر کیا تہا طبیب نے اپنے
ملازم سے کہا کہ وہ دوا کہ جس سے روشنی چشم کی بڑہتی ہے لے آ تا اسکی آنکھون مین
لگاؤن اوسنے کہا کہ یہ وقت ہنزل وبازی کا نہین ہے بلکہ اجل اور جانگدازی کا ہے
اے طبیب ہنسی کرتا ہے مین درد شکم سے روتا ہون اور تو سرمہ میری آنکھ مین دیتا ہے آنکھ کی
دوا ہے اور درد شکم سے کیا مناسبت طبیب نے کہا کہ مین دانستہ کہتا ہون کہ آنکھین تیری
روشن ہو جائین تا سپید و سیاہ مین تمیز کرے اور دوسری بار نان سوختہ کہ
خورش انسان نہین ہے نہ کہائے اسلیے تیری آنکھ کا علاج شکم سے مقدم ہے
غرض میری اس مثل سے یہ ہے کہ بادشاہ یہ جانے کہ مین اون لوگون مین نہین ہون

کہ سوختہ اور ساختہ کو نہ پہچانون اور خام و پخت اور سیاہ و سپید مین فرق نہ کرون
بیت بحمد اللہ کہ در دانش چنانم + کہ خیر از شر جدا کردن توانم + بادشاہ نے کہا کہ اس طرح
کا ماجرا کہ مجہہ مین تجہہ مین واقع ہوا آگے بھی ایسے معاملات بہت ہوئے ہین
لیکن جو کوئی کہ نور عقل سے آراستہ ہین وہ نائرہ غضب کو آب حلم سے
بجہاتے ہین اور انتقام سے عفو کو بہتر جانتے ہین جلاب اگرچہ بدذائقہ ہوتا ہے اور
تلخی اور سمیت رکہتا ہے لیکن اوسکا فائدہ تریاق سے زیادہ ہے قبرہ نے کہا کہ اکثر دیکہا
ہے کہ کسی نے آسانی کو اختیار کیا ہے اور دشوار ہوا ہے اور یہ کام تو بہت دشوار ہے
کیونکہ آسان ہوگا اور تمامل کو امر مشکل مین تہامنا دل نچاہیے اور مین نے اپنی عمر شطرنج
بازی چرخ شعبدہ انگیز کے نظارے مین بسر کی اور اوقات اپنی عجائب روزگار کے
تماشے مین گذرانی ہے مجکو نشیب و فراز عالم کے تجربے بہت حاصل ہوئے ہین اور
کسب کیاست اور سرمایہ فہم و فراست سے فائدے کثیر حاصل ہوے ہین مین حقیقت
انکی خوب جانتا ہون کہ گروہ مکارون کا نخوت اور سطوت اور تقاضاے جباری سے حرف
وفاداری کا اپنی لوح سینے سے محو کر ڈالتے ہین اب یہی بہتر ہے کہ مین خواب خرگوش سے
بیدار ہو کے پلنگ کی ہرزہ دیکی سے آہوے ہراسان کے مانند راہ بیابان کی لون کہ خصم ضعیف
کو دشمن قوی سے دوری واجب ہے جیسا کہ اوس بادشاہ نے اپنے دشمن کے
واسطے اس بات مین مثل بیان کی ہے بادشاہ نے پوچہا کہ یہ کیونکر تہا **حکایت**
کہا کہتے ہین کہ دیار ترکستان مین ایک بادشاہ تہا جمیع صفات شریفہ موصوف ایک نے
ارکان دولت شاہی سے روگردان ہوکر اور ارادہ کورنمکی کا کرکے ایک دشمن کو آمادہ
کرکے بادشاہ کی مخاصمت پر مستعد کیا جبکہ بادشاہ نے جانا کہ اوسنے روے اطاعت
قبلۂ انقیاد سے پہیرا اور وسوسۂ عصیان اور دغدغۂ طغیان نے اوسکی بنیاد اعتقاد
مین راہ پائی اور سودا سے سرداری اور خیال محال سروری اپنے دماغ مین پکاتا
ہے اور دل پر کینہ اوسکا کدورت ہاے دیرینہ سے تمناے کامگاری اور برتری اور
ہوس بلند پروازی کی رکہتا ہے بتقاضاے شفقت سروری ایک نامہ کہ مشتمل

حکایت بادشاہ ترکستان

تھا ہوا عنفوان طفولیت کا نہ بکمال نشیب و فراز کے ساتھ اوسکے پاس بھیجا اوس مغرور نے کہ نخوت بیجا دماغ مین رکھتا تھا اور ہر سردار فوج بادشاہی کو اپنے تصور مین در غلانے کے سبب سے اپنا مطیع جانتا تھا اوسپر التفات نہ کیا جب کہ بادشاہ نے دیکھا کہ نوشدارو ملامت سے اسکے مزاج کثیف کو کہ اعتدال حقیقی سے منحرف ہوا ہے اصلاح نہو سکیگی اسطرح کا پیغام دیا کہ اے نادان مثال میری اور تیری اسکے مانند ہے کہ اگر شیشے کو سنگ پر مارے یا سنگ شیشے پر پس دونون حال مین شیشے ہی کا نقصان ہے اب بھی بہتر ہے کہ اس ارادہ فاسد سے باز رہ ورنہ آخر خراب ہوگا اس مثل سے فائدہ یہ ہے کہ مین بھی حکم شیشے کا رکھتا ہون اور قہر سلطانی مانند سنگ پائدار شیشہ شکن ہے اب ملاقات میری تجھے سخت دشوار ہے **بیت** بتان آہنین دل نشوی دلا مقابل + کہ تو آبگینہ مانی نشوی حریف سندان اور ہرچند بادشاہ بمقام ملاطفت مین ہے اور چاہتا ہے کہ سکنجبین عذر سے میرے صفرائے وحشت کو تسکین دے لیکن مذہب مین اطبائے خرد کے قبول کرنا عذر اہل مکر کا حرام ہے اور ارباب عداوت سے انکار صلح واجب **بیت** ز دوستان سخندان شنیدہ ام صد بار + کہ بہ ملائمت دشمن اعتماد مکن + مناسب اسکے شعر ناسخ اوستاد کا ہے **بیت** کیا یہ پند و وعظ مین مصراع موزون گرم ہے + ہو جیو غافل نہ اسپر تو جو دشمن نرم ہے + بادشاہ نے کہا کہ فقط گمان پر منقطع کرنا صحبت دوستان قدیم کا شرع مروت مین روا نہین ہے اور اب فقط مظنہ کہ جس سے وہم المناک پیدا ہوا اور رفیق کو سوز فراق مین ڈالے نہ چاہیے اور معتمد قدیم اور صحبت مستقیم کو اندک بدگمانی مین برطرف کرنا اور سر رشتۂ یاری اور پیمان دوستداری کو تھوڑے سے خدشے مین توڑ دینا طریق اہل تحقیق سے بعید ہے کیونکہ تو میدان بیوفائی سے قدم باہر نہین رکھتا ہے اور جو پیمان محبت کا کہ مجھسے باندھا ہے اوسے پایان کو نہین پہونچاتا ہے **بیت** لمؤلفہ بجا ہے نقض عہد بجا ہے وفائے عہد + انسان کیا پسند خدا ہے وفائے عہد + قبرہ نے کہا کیونکر بنیاد وفا کی قائم رہے کہ بادشاہ کی طرف سے آثار بدعہدی کے خفی و جلی بیشمار پائے جاتے ہین اور آثار نیک عہدی کے بلکل معدوم ہین اور یہ امکان نہین ہے کہ موجبات خواہش

نفس کے بادشاہ فروگذاشت کرے اور اسوقت کسی طرح سے تو مجھپر قادر نہین ہے
پس اسلیے چاہتا ہے کہ مکر او حیلے سے مجھے قبضۂ انتقام مین کھینچے ورنہ یہ عقل کب قبول
کریگی کہ تو بیٹے کا غم بھول گیا ہے اور میرے جدائی کا غم اسقدر کرتا ہے اور مین اسمین مجبور
ہون کہ عقلا کی اسمین تاکید ہے کہ جو کینہ کہ بادشاہون کے دل مین متمکن ہوتا ہے اوس سے
اجتناب واجب جانے کیونکہ یہ لوگ نخوت سلطنت سے باب انتقام مین متعصب ہوتے ہین
اور جب قابو پاتے ہین تو نخوت سلطنت سے کسی طرح مجال حجت کی اور فرصت عذر خواہی
کی نہین دیتے ہین اور جو کینہ کہ انکے سینے مین ہے وہ مانند چنگاری کے ہے کہ راکھ
مین دبی رہتی ہے اگرچہ بظاہر معلوم نہین ہوتی ہے لیکن جبکہ باد قہر اوسپر لطمہ مارتی ہے
تو ایسے فروختہ ہوتی ہے کہ شعلہ اوسکا ایک جہان کو جلا دیتا ہے **بیت** نا سنج آتش
خصم سے جل جاتے ہین اکثر تر و خشک + یہ وہ ہے آگ کہ ہین اسکو برابر تر و خشک +
بادشاہ نے کہا کہ عجیب حال ہے کہ اس بات مین تو نے ایک طرف پکڑ لی ہے اور دوسری
طرف سے بالکل کنارہ کیا ہے مقدمات وحشت کو الفت کے ساتھہ کیون مبدل نہین
کرتا ہے قبرہ نے کہا کہ جب کسی شخص کی نیت مین یہ ہو کہ مراعات دوستی کے بجا لاوے
اور حصول منافع اور دفع مضار کو واجب جانے تو ممکن ہے کہ وہ وحشت درمیان سے
اوٹھہ جاوے اور عوض کینے کے صفائی حاصل ہو جاوے اور جو چیز کہ کینے کو زائل کرے
مین اوسپر قادر نہین ہون بلکہ اوس سے عاجز ہون اگر مین خدمت مین حضور کے
حاضر بھی ہون اور مصلحۃً چندے میرے قتل مین آپ تامل بھی فرماوین مگر مین تو
ہمیشہ ہراس اور خوف مین زندگانی بسر کرونگا اور ہر وقت مرگ تازہ مشاہدہ کرتا
رہونگا تو اس صورت مین مراجعت سے ہزار بار مفارقت اولی ہے بادشاہ نے
کہا کہ کوئی شخص کسی کے ضرر پر بے ارادہ خدا ے عز و جل و علی کے قادر نہین
ہو سکتا ہے اور جو چیز کہ وجود مین آتی ہے سواے تقدیر الٰہی کے نہین آسکتی ہے جیسا
کہ ہاتھہ مخلوق کا پیدا کرنے مین قاصر ہے ویسی ہی حیات اور ممات مین بھی معذور
ایسی ہی سمجھہ کہ عمل میرے بیٹے کا اور جزا تیرے ہاتھہ سے کہ ظہور مین آئی یہ محض

قضاے ربانی درمشیت یزدانی تھی اور تم دونون درمیان مین محض سبب تھے جب ثابت
ہوا کہ یہ سب تقدیر یزدان سے ہوا تو تقدیر الٰہی پر سرزنش کرنا طریق سے نہ چاہیے پس
مین بھی قضاے الٰہی پر صبر کرون اور تو بھی اسپر راضی ہو بیت بجز رضا بقضاے خدا
نمے شاید + بغیر صبر بوقت بلائی نشاید + از انچہ رفت قلم سرمکش وگرنہ بیا + برون رواز خط
او گرترا نمے شاید + اور مناسب اسکے مضمون حدیث قدسی کا ہے مَن لَم یَصْبِرْ عَلٰی بَلَائِی
وَلَمْ یَرْضَ بِقَضَائِی فَلْیَخْرُجْ مِن تَحْتِ سَمَائِی وَلْیَطْلُبْ رَبًّا سِوَائِی قبرہ نے کہا کہ یہ بات سچ ہے کہ بیچارگی
بندگان خدا کی دفع قضاے پروردگار مین ظاہر ہے کہ خیر وشر اور نفع وضرر موافق ارادۂ خداے
ہوتا ہے اور جہد اور کوشش خلق کی دفع اور منع اوسکا اور تقدیم وتاخیر اوسمین نہین
کرسکتی ہے لیکن باوجود اسکے سب علما کا اسپر اتفاق ہے کہ جانب احتیاط اور تدبیر اور محافظت
نفس کی چھوڑ نہ دے بلکہ تاکید کی ہے کہ اہتمام ہر چیز کا موافق تدبیر کے کرتا ہے اور اتمام
اوسکا مسبب الاسباب پر تفویض کرے اور یہ نکتہ قول عقلا کا ہے عقل وتوکل یعنی عقل
کر اور توکل کر جناب مولوی قدس سرہ فرماتے ہین مصرع بر توکل زانو اشتر ببند +
بادشاہ نے کہا کہ یہ باتین تیری اسپر دلالت کرتی ہین کہ مین خواہان تیری صحبت کا ہون
اور اشتیاق میرا تیری جانب ہے مگر تیری طرف سے سواے ملال اور وحشت کے اور
کچھ ظہور مین نہ آیا بیت تو ملولی زما وما مشتاق + دل بدل میرود چہ حالت این + قبرہ
نے کہا کہ اشتیاق میرا تجکو اسلیے ہے کہ اپنے دل کو میرے قتل سے راحت دے لیکن نفس
میرا شربت اجل کی رغبت اور لباس فنا کی خواہش نہین رکھتا ہے جب تک کہ باگ اختیار کی
میرے ہاتھ مین ہے البتہ منہ مرکب حیات کا طرف موت کے عمداً نہ پھیرونگا بلکہ احتراز
اوس سے مین صواب جانتا ہون میرا سر کچھ درخت نہین ہے کہ کٹے اور بار بار سر سبز ہو
اور مین جو اپنے دل سے استصواب کرتا ہون تو وہ کہتا ہے کہ اگر آج قدرت اور استطاعت
ملے تو بادشاہ کے بیٹے کو بغیر ہلاکت نہ چھوڑون اسی طرح بادشاہ بھی اپنے فرزند کی جہت
سے میری ہلاکت کا خواہان ہے اور سن اے بادشاہ مصیبت زدون کے نکتون ضمیر
سے وہ شخص واقف ہوتا ہے کہ آتش غم سے دل جسکا کباب ہوتا ہے اور مین نے

اوس شربت تلخ سے جرعہ پیا ہے کہ مدعی اوسکے مزے سے غافل ہے اور ناز پروردگان
راحت کی آنکھین اوس سے نابینا ہین بیت اے ترا خارے بپا نشکستہ کی دانی کہ چیست
حال شیرانے کہ شمشیر بلا بر سر خورند + اور مین چشم خرد سے صاف دیکھتا ہون کہ جسوقت
بادشاہ کو اپنے فرزند کی یاد آئیگی اور مین بھی اپنے نور دیدہ کو یاد کرونگا بہت سا تفاوت
باطن مین ہمدیگر کے راہ پائیگا قیاس فرمایئے کہ اوس سے کیا پیدا ہوگا اور مغلوب
کے واسطے ایسے موقع مین کیسا اندیشہ ہولناک درپیش آئیگا پس ایسی مواصلت سے
ہزار بار مفارقت اولی ہے بادشاہ نے کہا کہ کون ایسا شقی ہوگا کہ دوستون کے
گناہ سے درگذر نکریگا اور جوانمرد باوجود قدرت کے قصورات زیردستون کے عفو
کرتے ہین اور کبھی گناہگارون کے مکافات کی طرف رجوع نہین لاتے ہین اور اگر
کسیوقت اونکے دل پر خیال انتقام کا بھی آتا ہے تو اوس سے استغفار کرتے ہین
اور بدترین بدون کا وہ ہے کہ عذر کسیکا قبول نکرے اور کینہ عذرخواہ کا دل مین رکھے
اور جو کچھ کہا مین نے میرا دل اوسمین صاف ہے اور صورت خشم اور رنجش کی اور
خیال غضب اور انتقام کا اپنی خاطر مین اصلا نہین پاتا ہون اور تو خوب جانتا ہی
کہ مین جانب عفو کو عقوبت پر ترجیح دیتا رہا ہون اور یہ بات میرے دل مین نقش ہے
کہ ہرچند گناہ بزرگ ہو صفت عفو کی اوس سے بزرگ تر ہے بیت گر عظیم ست از
فرودستان گناہ + از بزرگان عفو کردن اعظم است + قبرہ نے کہا کہ ارشاد بادشاہ کا
درست ہے مگر مین گنہگار زیردست ہون اور مجرم کو ہمیشہ خوفناک رہنا لازم ہے اور
یہ مثل اسکے مانند ہے کہ جسکے پانون مین زخم ہون اور بقوت طبع بیباکی کرکے شب تیرہ
سنگستان مین دوا دوش کرے تو اوسکا زخم مقرر ترقی کریگا بلکہ پانون بیکار ہو جاینگے
اور آخر کو خاک نرم پر بھی چلنا دشوار ہو جائیگا اب نزدیکی میری بادشاہ کی خدمت مین یہی
حال رکھتی ہے اور طریق شرع اور قانون ملت مین اجتناب میرا آپ کی خدمت سے
فرض عین ہے اور کیونکر حکم الٰہی کے خلاف کرون کہ وہ فرماتا ہے لاتلقوا بایدیکم الی
التہلکۃ یعنی نہ ڈالو ہاتھ اپنے تم طرف ہلاکت کے اور حکما نے بھی کہا ہے کہ تین شخص کو عقل

حکمت سے دور ہین اور راہ دانش سے کنارے اول وہ شخص کہ اپنی قوت ذات پر اعتماد
کر کے اپنے اندازہ طاقت کو حد سے زیادہ جانے ضرور ایسا شخص آپ کو تہلکے مین ڈالتا ہے
دوسرے وہ شخص کہ اندازہ خورونوش کا نہین پہچانتا ہے اور اتنا کہا جاتا ہے کہ معدہ اوسکا ہضم
سے عاجز آتا ہے پس ایسا شخص بے شبہہ دشمن اپنی جان کا ہے اور تیسرے وہ شخص کہ گفتار اور
فریب دشمن سے غافل رہے بے شبہہ انجام کار اوسکا ندامت اور پریشانی کو پہونچیگا بادشاہ نے
کہا کہ اے قبرہ ہرچند مین دروازہ ملاطفت سے پیش آتا ہون اور راہ صواب اور نصیحتہاے
دوستانہ سے دریغ نہین کرتا ہون مگر تو اوسی طرح دامن قبول کو استماع مواعظ سے دور کھینچتا ہے
اور جو شخص نصیحت کسی کی قبول نہ کرے اوس سے کہنا بیفائدہ ہے جیسا کہ اوس زاہد نے
گرگ کو نصیحت بیفائدہ کی تھی قبرہ نے پوچھا یہ ماجرا کیونکر ہے **حکایت** بادشاہ نے
کہا کہ ایک مرد زاہد نیک سیرت کہ اپنی اوقات شریف سواے وظائف اور پند خلق خدا کے
اوسکام مین صرف نکرتا تھا ایک دن صحرا مین جاتا تھا دیکھا کہ ایک گرگ بارادہ شکار
چپ و راست خیال کرتا جاتا ہے زاہد نے کہا کہ او خبردار لوگون کی گوسپندون کا ارادہ نکرنا
اور قصد بیچارون کا اور ستم کرنا مظلومون پر آخر عقوبت الٰہی مین گرفتار کرتا ہے **مثنوی**
ہرکہ آئین ظلم پیش نہاد + بند بر دست و پاے خویش نہاد + چند روزے اگر سر افرازد
دہر بش آخر ز پا بیندازد + ہرچند زاہد نے نصیحت مین مبالغہ کیا گرگ نے جواب دیا
کہ وعظ کم کر کہ تیری پیٹھ کے پیچھے رمہ گوسپند کا چرتا ہے ڈرتا ہون کہ تیری نصائح
سننے مین شکار ہاتھہ سے نہ جائے غرض اس مثل سے یہ ہے کہ ہرچند زاہد نے گرگ
کو نصیحت کی لیکن مطلق اوسپر اثر نہ کیا وہی حال تیرا ہے کہ ہرچند تجھے پند دیتا ہون
مگر تو وہی ایک حال پر ہے سو ہے اور مطلق التفات ہمارے کلام پر نہین کرتا ہی
اب ایسا نہ کر کہ اہل مروت سخن شنو ہوتے ہین اور تو باوجود اتنے ہنرون کے اور باوصف
ایسے فضل و علم کے زیادہ جاہلون سے دل سخت اور عہد سست رکھتا ہی ڈرتا ہون
کہ لوگ نہ کہین کہ یہ مصرعہ سواے قبرہ کے حسب حال ہے **مصرعہ** احمق کو اکہ
بات وہی یاد ہے سو ہے + قبرہ نے کہا کہ مین نے بہت سی نصیحتین سنی ہین اور

حکایت زاہد و گرگ

وعظین خردمندون کی میرے کانون مین بہری ہوئی ہین مین عاقل اوسے جانتا ہون کہ
ہمیشہ حذرناک رہے اور تجربے کو ہاتھہ سے نہ دے اب اسوقت مین پرواز پر آمادہ ہون
اور چپ و راست دیکھتا ہون کہ کوئی غفلت مین مجھے گرفتار نکرے اسواسطے یہان سے
جلد رحلت کرنا ضرور ہے اور زیادہ اس سے رہنا مناسب حال نہین ہے بادشاہ نے
کہا کہ اس جگہہ اسباب معیشت آمادہ اور دروازہ فراغت کا روے دل پر کشادہ ہے
اوس صورت مین مشقت سفر کی اختیار کرنا اور انتظام معاش مین متردد ہونا عقل سے
دور ہے قبرہ نے کہا جو کوئی کہ پانچ خصلتین اختیار کرے جہان جاے اوسکا مطلب حاصل ہے
اور جدھر توجہ کرے رفقا اور مصاحب اوسکے موجود ہین اول بدکرداری سے دور رہنا
دوسرے نکوکاری شعار اپنا کرنا تیسرے موقع تہمت سے آپکو بچانا چوتھے خلق عادت
کرنا پانچوین آداب صحبت ہر وقت نگاہ رکھنا جسمین کہ یہ پانچ خصلتین جمع ہونگی وہ کسی
جگہہ غریب اور تنہا نہ رہیگا جہان جائیگا اوسے عزیز رکھینگے اور جو عاقل کہ اپنے وطن مین
خوفناک ہو اوسے ضرور ہے کہ فراق دوستون اور متعلقون کا اختیار کرے کیونکہ ان سبکا
عوض ممکن ہے اور جانکا عوض کسی طرح نہو سکیگا جبکہ بادشاہ تقریر مین عاجز آیا کہا
کہ کب تک جائیگا اور کتنا توقف تیرے جانے مین ہے اور پھر کب آویگا قبرہ نے
کہا کہ اے بادشاہ جانا اور پھر آنا میرا عقل سے دور ہے اور یہ سوال و جواب حکایت عرب
اور نان بائی سے نزدیک ہے پادشاہ نے پوچھا کہ یہ کیونکر ہے حکایت کہا کہ ایک
عرب بیابان نشین شہر بغداد مین آیا نان بائی کی دوکان پر گذرا دیکھا کہ نان تازہ کا
انبار ہے اور جبکہ بو روٹی کی دماغ مین اوس خلق گرسنہ کے آئی بیتاب ہو گیا اور نان بائی سے
کہا کہ اے برادر مین پیٹ بہر روٹی کہاؤن اسکی کیا قیمت لیگا نان بائی نے اسکے
قدوقامت سے تجویز کیا کہ دو سیر نہایت تین سیر اس سے زیادہ نہ کہائیگا کہا کہ آدھا
دینار دیجو اور پیٹ بہر روٹی کہالے عرب نے آدہا دینار اوسکے حوالے کیا اور نزد دکان
کہ لب دجلہ واقع تھی بیٹھہ کے روٹی پانی مین بھگو بھگو کے کہانا شروع کی نان بائی
دیکھتا تھا کہ چہار چند قیمت سے کہا چکا اور اب تک ویساہی کہانے مین سرگرم ہے

حکایت عرب بیابان نشین

نان بائی نے کہا کہ اے عرب تجھے قسم ہے اوس خدا کی کہ جسنے تجھے اتنی بھوک دی ہے
سچ کہو کہ کہانتک کہائیگا عرب نے جواب دیا کہ اے خواجہ بے صبری نہ کر جب تک کہ اس دجلہ
مین پانی ہے مین بھی روٹی کہائے جاؤنگا غرض اس مثل سے یہ ہے کہ بادشاہ معلوم فرمائے
کہ جب تک آب حیات چشمۂ بدن مین جاری ہے کہانا کہانے اور سر اس کرنے مین پہلے
اختیاری ہے اور تیرے ماندۂ وصال سے فائدہ اوٹھانا ملتی خرد کے نزدیک
مجھپر حرام ہے اور مجھہ مین تجھہ مین وہ سبب مفارقت کا عارض ہوا ہے کہ ہو اصلت کو
کسی طرح گنجایش نہین رہی اور اگر بادشاہ کی دریافت حال کا شوق دل پر غلبہ
کریگا تو اخبار بادشاہ کا قاصد نسیم سحری سے پوچھہ لیگا اور جو کبھی ہوس جمال باکمال کی ہوگی
تو آئینۂ خیال مین دیکھہ لونگا بیت گر وصال یار نبود با خیالش ہم خوشم + کلبۂ درویش
را شمعے بہ از مہتاب نیست + بادشاہ نے رونا شروع کیا اور جانا کہ یہ مرغ دام مین
نہ آیگا اور داعیۂ انتقام کا خیال خام تھا کہ میری حدت رائے اوسکو بچہ نکر سکی اسکے
بعد اور بھی حیلون پر چلا قبرہ سے کہا کہ اے بادشاہ جوان بخت اگر ہزار سند سبب اوکی
تمہید ہے تو عہد و پیمان کو مضبوط کریگا مگر مین غاشیۂ ملازمت تیرا اپنے کندھے پر
نرکھونگا اور بات اپنی کیون ضائع کرتا ہی جو کہ خیال عالی مین ہے مین اوسے چشم فراست
سے خوب مشاہدہ کرچکا ہون چاہیے کہ کسی حیلے سے تیرا عذر قبول کرون یہ ممکن نہین
ہے بادشاہ نے جانا کہ تیر شست سے نکلا ہوا در بار دوئی تدبیر سے پھر نہ آیگا کہا کہ اے
قبرہ جانا مین نے کہ اب وصال میرا اور تیرا اس عالم مین ممکن نہین ہے مگر بسبیل
یادگار دو تین کلمہ کہ آثار سعادت اوس سے ظاہر ہون اور مصقلۂ نصیحت دوستانہ
سے زنگار غفلت کہ میرے آئینۂ خاطر پر بیٹھا ہے صفائی پائے وہ بیان کر بیت
زبہر ما سخن یادگار خویش بگو + کہ بہتر از سخن خوب یادگارے نیست + قبرہ نے
کہا کہ اے بادشاہ کام جہان کا کہ موافق تقدیر کے ہوتا ہے اور اوسکی زیادت
و نقصان اور تاخیر و تقدیم مین کسی کو مجال تصرف نہین دی ہے اور کوئی نہین
جانتا ہے کہ منشور سعادت کا کس کے نام لکھا گیا ہے اور جریدۂ اقبال

ماندہ بروزن خانہ مردہ جوان پر ظلم ۱۲

اسکو داخل کیا ہے سب پر واجب ہے کہ اپنا کام رائے صائب کی موافق کرین اور رعایت احتیاط کی ہر امر مین بجالاوین اگر تدبیر موافق تقدیر کے ہوئی تو سریر اقبال اور مسند جاہ وجلال پر تمکن ہوا اور اسکے برعکس اگر قضیہ منعکس ہوا تو دوستون کو عذر کی جگہہ ہاتھ آئی اور دشمنون کو گنجایش طعن اور تشنیع کی نہ رہی **نظم** حکیم گفت کہ تقدیر سابق ست ولے × بہیچ حال تو تدبیر خود فرو مگذار گرگر موافق حکم خداست تدبیرت × بکام دل شدی از کار خویش بر خوردار × وگر مخالف آنست داردت معذور × کسے کہ دارد از انوار عقل استظہار × اور دوسرے یہ جاننا چاہیے کہ ضائع ترین مالونکا وہ ہے کہ جس سے کسی کو انتفاع نہو اور غافل ترین بادشاہون کا وہ ہے کہ ملک کی حفاظت اور ضبط اور ربط رعیت مین اہتمام نکرے اور بدترین دوستون کا وہ ہے کہ شدت ونکبت کے وقت دوست کی طرفداری مین کوتاہی کرے اور بدکار ترین عورتون کی وہ ہے کہ اپنے خاوند سے بدل راضی نہو اور خیالات خباثت مین مصروف رہے اور بدبخت ترین فرزندون کا وہ ہے کہ اطاعت مان باپ کی نہ کرے اور ویران ترین شہرون کا وہ ہے کہ جسمین ارزانی اور امان خلق اللہ نہو اور ناخوشترین صحبتون مین وہ صحبت ہے کہ مصاحبون کے دل آپسمین صاف نہون اور جو شائبہ اندیشے کا میرے اور بادشاہ کی صحبت مین حادث ہوا ہے اوسکی اصلاح دائرۂ امکان سے باہر ہے اب سوائے ترک اور جدائی کے کوئی راہ صواب سے نزدیک تر نہین ہے **رباعی** زنتیم وداغ زدل باید کرد × وز آب دو دیدہ خاک گل باید کرد × گر بہ دیدی ہمہ نکو باید گفت ورود سے بود تجمل باید کرد × پس اس کلمہ پر اختتام کیا اور بلندی ایوان سے پرواز کرکے راہ صحرا کی لی بادشاہ نے انگشت تحیر دندان حسرت سے کاٹی اور ساتھ ملال بیقیاس اور اندوہ بے شمار کے اپنے گھر مین گیا اور یہ شعر مولف کا پڑھتا تھا **بیت** درد پہلو مین رہا کرتا ہے جب سے تو نہین × ہجر مین بھی ایک دم خالی مرا پہلو نہین × یہ ہے داستان خدر کہ ارباب حقد اور کینہ سے احتراز کرنا اور تضرع اور نیاز مکر آمیز اعدا پر اعتماد نہ رکھنا اور خدع اور فریب کہ طلب انتقام کے واسطے کرتے ہین اوس سے اپنی حفاظت کرنا اور غرض اس بیان سے یہ ہے کہ بنائے کار کو عقل اور تدبیر پر رکھے اور کسی طرح دشمن پر بلکہ دوست

آزردہ دل پر اعتماد نہ کرے اور اوسکی آفت حیلہ اور مخالفت مکر سے نڈر رہے
رباعی خواہی کہ نباشی بغم و رنج قرین + بشنو سخن پاک تر از دُرِّ ثمین + از دشمن
آزردہ و تغافل منما سے + وز صاحب کبر و کینہ ایمن منشین + بیستی

باب نوان ہے فضیلت مین عفو کے کہ بادشاہون کے واسطے بہترین صفات سے اور اہل اللہ کے لیے خوشترین ملکات سے ہے

دابشلیم نے برہمن سلیم دل سے کہا کہ سنی مین نے مثال اوسکی کہ استمالت دشمن کینہ کوش دل اوسکا آرام سنوا اور جو آثار عداوت کے اوسکے باطن مین مشاہدہ کیے تھے ہر چند دشمن نے ملاطفت مین مبالغہ کیا مگر اوسنے احتراز مین قصور نہ کیا اب نائرۂ اشتیاق اشتعال دیتا ہے کہ وہ حکایت بیان فرما کہ مشتمل ہو بادشاہون کے عفو پر کہ جو بادشاہ اپنے مقربون سے خطا دیکھے تو ایک دو بار اوس سے اغماض کرے اور اوس گروہ کی بے اعتمادی ذکر سے بلکہ اونکے منصب کو تازہ اور زیادہ کرے یہ احتیاط سے نزدیک ہے یا دور ہے برہمن نے نطق دلکشا سے جواب دیا کہ اگر بادشاہ عفو اور مرحمت کا دروازہ بند کرین اور جس سے تھوڑی بھی خیانت دیکھین اوسکے حق مین عقوبت کا حکم فرمائین تو نزدیکون کو اعتقاد صافی نہ رہے اور اس حال سے دو علتین پیدا ہون ایک یہ کہ اکثر کام مہمل اور معطل رہین دوسرے یہ کہ مجرم لوگ عفو سے بے نصیب ہون اور منصب عفو کا بے سود اور بیکار ہو جاے چنانچہ ایک بادشاہ خدا شناس نے فرمایا ہے کہ چاشنی عفو سے کام جان ہمارا جس قدر کہ لذت پاتا ہے اور ہم اوس سے محظوظ ہوتے ہین اگر خلق خدا بتفصیل اوس سے آگاہ ہو تو سوائے جرم اور خیانت کے اور ہدیہ ہمارے حضور مین نہ لائے اور یہ بھی یہی ہے کہ سلاطین کے قامت پر کوئی پیراہن عفو سے زیادہ تر زیبا نہین ہے اور کلام معجز نظام حضرت سید انام علیہ افضل التحیۃ والسلام کا یہ ہے کہ آلا انبئکم بما شد کم من ملک نفسہ عند الغضب اشارت لطیف ہے کہ قوت آدمی کی شعلہ خشم کے فرو کرنے سے دریافت ہوتی ہے اور حال انسان کی مردانگی کا ثبوت ناگوار غضب کے

باب نوان

بپنجے سے کہلتا ہے بیت موی گمان مبر کہ بزور ست و پردلی + باخشم گر برآئی دانم
کہ کاملی + اور پسندیدہ ترین خصلت بادشاہون کی ہے کہ عقل ارجمند اور عدل خدا پسند کو
حوادث مین اپنا حاکم کرین اور ہر وقت مین عادت اپنی لطف و عنف سے آشکار کرین
مگر لطف اس طرح پر ہو کہ بسبب ضعف کی نرکستا ہو اور عنف اسطرح پر چاہیے کہ ظلم سے
خالی ہو تا کام سلطنت کا جمال اور جلال کے ساتھہ آراستہ رہے اور مدار اہل سلطنت کا
اشارت خوف و رجا پر وا اثر رہے نہ مخلص عنایت بیکران سے ناامید رہین اور نہ مفسد
خون سیاست سے میدان جرات مین قدم رکھین بیت داشتی قوم خویش را جمشید +
دائم اندر میان بیم و امید + اور حکماے اسلام کے کلام معجز نظام سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی
اپنے بندون کو وعظ قرآنی اور نصیحت فرقانی کے موافق مکارم اخلاق کی تاکید فرماتا ہے
اور عادات ستودہ اور صفات پسندیدہ پر تحریص دیتا ہے جسکی کہ سعادت ازلی یار
اور مددگار ہو اور کفایت ابدی امداد اور اعانت کرے تو قرآن کو اپنا قبلۂ جان اور
کعبۂ ایمان بنائے اور ہمیشہ دل و جان کو متوجہ اس حرم امن و امان کا رکھے اور منجملہ
ان سب نصیحتون کے ایک نصیحت عمدہ یہ ہے کہ عمل اوسپر سب مقبولون کا راہی یعنی
فرماتا ہے اللہ جل وعلے وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ
ایک پیر طریقت نے زبان حقیقت سے خلاصہ معنی اس آیت کے اس طرح پر
کہین ہین کہ غصے کا فرو کرنا یہ ہے کہ عقوبت مین مبالغہ کرے اور عفو وہ ہے کہ اگر
کراہت مطلوبہ دل بہاتی نہ رکھے اور احسان اوسے کہتے ہین کہ جو دوست گناہ کرکے
عذر کرے تو اوسکو دل سے بہلا دے اور پہر اوسکا خیال کبہی دل پر نہ لائے اور
حاصل اس آیت کا یہ ہے کہ بنا ہر کام کی لطف اور مروت پر رکھے اور حدیث
شریف مین آیا ہے کہ اگر لطف کو ایک پیکر مین تصور کرے تو روشنی اوسکے جمال کی ایسی
درخشان ہو کہ کوئی آنکہ بہر کے اوسے دیکھ نہ سکے کسی بزرگ نے اس قطعہ کی بیتون مین یہ
معنی ادا کیے ہین قطعہ چو تند شود آدمی بر گنہگار + بعفو خویش ببندگر تا بندہ گردد +
کہ مجرم کشتۂ انفعال خویش است + چو پوشی عفو پایندہ گردد + اگر صورت

پذیرد پیکر عفو + چو مہر و مشتری تابندہ گردد + شرف انسان کا عفو اور احسان سے
ترقی پاتا ہے اگر ہر گناہ کے مقابلے مین عقوبت جاری کیجائے تو مضرت کلی مہمات
ملکی اور مالی مین سرایت کرے مثنوی بہ تندی سبک دست بردن بہ تیغ + بدندان
گزد پشت دست دریغ + سرے کز تحمل نباید تہی + حرامش بود تاج فرماندہی + اگر
بادشاہ کو چاہیے کہ نصیحت اور اخلاق اوس شخص کا نیک نہ جانے کہ جو موضع تہمت
مین پہلے پڑ چکا ہو اگر وہ شخص ایسا ہے کہ مصالح ملک کے اور امانت ریاست کی
اوسکی تدبیر پر منحصر ہون و یا وقایع زمانے کے اوسکی مدد و تدبیر پہ موقوف اور ثنا نے
اوسکا پیدا ہو تو اوسکے اعتماد بڑھانے مین ایسی سعی کرے کہ اعتبار اوسکا عہد
سابق پہ قرار پائے اور عیب اور ریبۃ اور تہمت سے خلائق کے نزدیک پاک ہو جائے
کیونکہ آدمی کام کے کمتر ہاتھہ آتے ہین اور کام ملک کے بھی بے نہایت ہین اور بادشاہون
کو مشیران عاقل اور عاملان امین کہ استحقاق محرمیت اسرار رکہتے ہین حاجت
بیشتر ہوتی ہے بس شرط جہانداری یہ ہے کہ ایسے لوگون کو کہ کمال صلاح عفت اور
دیانت و امانت مین ممتاز ہون او نہین زینت اعتبار بخشے اور اسے خیال کرے
کہ کون شخص کس کس کام کے لائق ہے اور فرانحو اہلیت اور اندازہ عقل و شجاعت
ہر ایک کا دریافت کرکے جو جس کام کے سزاوار ہو اوسے اوس پر مقرر کرے اگر باوجود
بہت ہنرون کے ایک عیب بھی رکہتا ہو تو اوسکا بالفعل خیال نکرے مگر نظر مین رکھے
اور اوس سے غافل نرہے کہ مخلوق بے عیب نہین ہوتے ہین مصرعہ یار بے
عیب مجو تا کہ بمانی بے یار + اور اگر سہوا یا عمدا بھی کسی سے کچہہ تہوڑی سی خیانت ایکبار
صادر ہو تو اوس سے درگذر اولی ہے اور اگر کوئی دیدہ و دانستہ شیوہ خیانت اختیار
کرے اوسے ضرور اپنی سرکار سے دور کرے اور اگر کوئی اہلکار اتنی کفایت کرے کہ جس سے
مقدمہ برہم ہو جائے اوس شخص سے احتراز نکرے کہ اتنی کفایت خیرخواہی نہین ہے
بلکہ بدخواہی ہے کفایت وہ ہے کہ صرف بیجا سے احتراز کرے اور جو کام کہ ضروری و یا جو
شخص مستحق بخشش و عطا کا ہو اوس مین دریغ کو راہ نہ دے ہر چند کفایت

مین نقصان کا سبب کم ہوتا ہے لیکن یہ تاکید اس واسطے ہے تا معلوم ہو کہ جب
اصحاب ہنر اور ارباب کفایت کا بھی ترک کرنا حسب ضرورت جائز ہے پس ارباب جہل
اور ضلالت سے دوری کرنا صواب سے کتنا نزدیک ہوگا اور یہ بات بادشاہ پر فرض ہے
کہ تجسس احوال اور تفحص اشتغال کہ جو اپنے عاملون اور امینون کو سپرد کیا ہے کرتا رہے تا
تغیر اور تعطیل احوال ملک ملل کے چھپے نہ رہین اس ہوشیاری مین رہنے کے فواید کلی
مقصود ہین ایک یہ کہ معلوم ہو کہ کونسا عامل رعیت پرور اور جفا گستر ہے جو کہ رعایت
رعیت کی کرے اوسکی استمالت اور پرورش بہت کرتا رہے اور جو کہ ظلم زیردستون کا
نہ کہاتا ہو نام اوسکا جریدہ عمل سے محو کرکے دفتر معزولی دائمی مین لکھدے چنانچہ سعدی
علیہ الرحمۃ فرماتے ہین ابیات خدا ترس را بر رعیت گمار + کہ معمار ملک ست و
پرہیزگار + بد اندیش تست آنکہ خونخوار خلق + کہ نفع تو جوید در آزار خلق + ریاست
بدست کسانی خطاست + کہ از دست شان دستہا بر خداست + نکوکار پرور نہ بیند بدی +
چو بد پروری خصم جان خودی + اور دوسرے یہ ہے کہ جب یہ سبکو معلوم ہوچکیگا کہ بادشاہ
ثمرہ نکوکاری کا نیک عطا کرتا ہے اور خائنون کو گناہ کے موافق تنبیہ واقعی دیتا ہے اس
صورت مین جو کہ اہل اصلاح ہین وہ اس امید پر جانب نکوکاری زیادہ تر اختیار کرینگے
اور مفسد خوفناک اور ہراسان ہوکے فساد اور مردم آزاری مین دلیری اور بیباکی نکرینگے
اور وہ حکایت کہ ان مقدمون کے لایق ہے وہ داستان شیر و شغال کی ہے رائے
دابشلیم نے پوچھا کہ اوسکی تفصیل فرمایئے برہمن نے کہا حکایت کہتے ہین کہ زمین ہند مین
ایک شغال تھا فریسہ نام تنعم دنیائے دنی سے پہر کے پشت پا تعلق بحاصل پر ماری
تہی یعنی گوشت کا کہانا اور خونریزی اور ایذا جانورون کی بالکل ترک کی تہی یار دوستون نے مناظرہ
اور مباحثہ یہانتک کیا کہ نوبت نزاع اور جدال کو پہونچی کہ ہم تیری اس خصلت سے راضی
نہین اور تیری رائے اس اجتہاد مین خطا پر ہے لازم ہے کہ ہماری صحبت سے کنارہ نکر عادات اور
سیرت مین ہم سے موافقت رکہ کیون عمر عزیز کو برباد دیتا ہے اور تمتع دنیا سے بے بہرہ رہتا ہے
اور ماکل و مشرب کہ قوام ہے مادہ حیات کا اوس سے احتراز کرتا ہے اور فرمان کلوا واشربوا ہے

کیون بے نصیب ہوتا ہے آگے جو ہوا سو ہوا پر اب بھی کہنا ہمارا مان لے اسے سمجھ کہ نعمتہاے
خدا کو باوجود میسر ہونیکے رد کرنا کفران نعمت ہے پس دیدہ و دانستہ آپکو کافر نعمت
نہ بنا بیت بیا تا یک زمان امروز خوش باشیم در خلوت + کہ در عالم نمیداند کسی احوال فردا
را + فرنسیہ نے جواب دیا کہ دنیا کو مزرع آخرت اسلیے کیا ہے کہ جو آج بوؤ گے کل کاٹنا پڑیگا یعنی جو
عمل کہ دنیا مین کروگے آخرت مین اجر اوسکا ملیگا بموجب رباعی اوستاد رباعی شاہان جہان
کہ این جہان داشتہ اند + بنگر کہ ازین جہان چہ برداشتہ اند + در زیر زمین ہست خود میدرونند
ہر تخم کہ بالاے زمین کاشتہ اند + اور کھانے اور پہننے سے بجز شکم پروری اور کچھ حاصل
نہین ہے اور یہ کام بہائم کا ہی اور بندۂ خاص وہ ہے کہ عمر اپنی بندگی مین صرف کرے او
نفوس کشی کے درپے ہو کہ کام نفس کا اکل و شرب اور خدا سے غافل کرتا ہے بندۂ خدا کو چاہیے
کہ وہ کسب کرے کہ جس سے توشۂ عقبے حاصل ہو خوش گفت آنکہ گفت بیت آن طلب
امروز بہر توشۂ + کز پے فردات بود توشۂ + دنیا اگرچہ سراسر عیب ہے پر
یہ ہنر رکھتی ہے کہ مزرع آخرت ہے جو تخم کہ آج بوئیگا وہی کاٹے گا زرع قوتک ہعار عدو کی
لیئے کاشتن امروز تو درودن فردا ہے تست مثنوی بکوش امروز تا تخمے بپاشی +
کہ فردا بر خورش قادر نباشی + اگر این کشت ورزی را نورزی + دران خرمن بہ نیم
ارزن نیرزی + مرد عاقل کو چاہیے کہ اپنی ہمت ثواب آخرت پر مصروف رکھے اور
دل ہمیشہ دولت باقی اور نعمت جاودانی پر متوجہ رہے اور یہ بات بغیر ترک تعلقات عالم غدار کے
میسر نہین ہوتی ہے بلکہ یہ اشعار گویا کے حسب حال اس مطلب کے ہین رباعی گر کشتی کرنی
ہے کل تو ناک بندی آج کر + آرزو بر آئیگی کل مستمندی آج کر + بار شیرین آئینگے
کل ہے مناسب انتظار + مثل نخل بارآور سربلندی آج کر + آج کہ قوت اسکی رکھتے
ہو مرکب ہمت کو میدان مجاہدہ مین دوڑاؤ اور ثمرات حیات اپنی باقیات صالحات کو ممات کے
واسطے ذخیرہ کرو اور سرمایۂ جوانی کو کساد بازار سپیدی کے واسطے ہاتھ مین لاؤ اور
مائدۂ زندگانی سے سفر فنا کی قوت حاصل کرو چنانچہ ایک بزرگ نے یہ نکتہ کہا ہے کہ آج
کر سکتے ہو اور نہین جانتے ہو اور کل جانوگے پر نکر سکوگے بیت چون توانستم ندانستم

ندانستم چہ سود + چون بدانستم توانستم نبود + الیضاً خواجہ میر درد علیہ الرحمہ فرماتے ہین رباعی آیا جو وجود مین سو معدوم ہوا + بے فہمی ہے سب جو کچہ کہ مفہوم ہوا + سمجھے اتنا کہ کچہ نسمجھے افسوس + معلوم ہوا کہ کچہ نہ معلوم ہوا + چونکہ راحت دنیا کی مثال برق کی چمک کے بے ثبات ہے اوسکی رونق پر مالوف ہونا خامی خیال اہل جہل ہے کہ نہ ایسے سریع الزوال کے شدائد سے الم ناک ہو اور نہ اسکی راحت پر زیادہ اندازے شادی کرے حاصل سخن یہ کہ ایسے غمکدے مین آکے مسرور اور غافل رہنا عاقلی اور عاقبت بینی سے دور اور گذرگاہ سیل فنا پر عمارت بنانا ہی چونکہ یہ منزل عارضی چھوٹنے والی ہے پس اس سے دلبستگی کرنا کام اہل خرد کا نہین ہے اون سب نے کہا کہ اے فریسیہ تو ہمین ترک نعمت دنیا کو فرماتا ہے اور حال یہ ہے کہ نعمتین اس جہان کی اسلیے پیدا کی ہین تا خلق خدا اوس سے فائدہ اوٹھائے اور نکتہ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ گواہ اس مدعا کا ہی فریسیہ نے کہا کہ نعمت دنیا سے مراد اکل و شرب ہی نہین ہے بلکہ نیکنامی اور ذکر باقی حاصل کرنا اور زاد راہ معاد اوسکے واسطے سے ہاتھ مین لانا ہی تا بحکم نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ کے سبب حسن اعمال کا ہو اگر تمکو سعادت دوجہانی مقصود ہے تو یہ بات میری کان مین رکھو کہ طعمۂ لذیذ کے واسطے کہ ہنوز حلق سے فرو نہین ہوتا ہی کہ لذت اوسکی فانی ہوجاتی ہی پس ایسی لذت بے بقا کے واسطے ہلاک کرنا نفوس کا حیف کی بات ہی اور جو چیز کہ بے آزار بے ایذاے خلق اللہ ہاتھ آئے اوسپر قانع اور شاکر رہو اور وہ بھی اوتنی مقدار اختیار کرو کہ بقاے جثہ اور قوام بدن اوس سے قائم رہے اور جو کہ خلاف شرع و عقل ہے اوسمین مجھسے موافقت نہ چاہو کہ میری اور تمھاری اتنی صحبت ظاہری بھی برہم نہ ہوجائے اور موافقت افعال ناپسندیدہ کہ موجب عذاب ہے مجھسے امید نرکھو اور اگر ایسی ہی تکلیف دینا منظور ہے تو اجازت دو تا ترک صحبت تمھارے کرکے بلاد دور دست کی راہ لون اور باقی انفاس گوشۂ عزلت مین بسر کرون جبکہ یارون نے فریسیہ کو بساط ورع پر ثابت قدم دیکھا معتقد ہوئے اور اون کلمات سے عذر و استغفار کیا فریسیہ تھوڑے سے عرصے مین منزل تقوی کا منتہی ہوا اور گوشہ نشین اوس دیار کے اوسکی ہمت باطن سے

مدد پوزہ گری کرنے لگے اور گرم رو بادیۂ مجاہدہ اوسکی نظر الطاف سے استمداد کرنے تھے
متعدد جیسی سی وسعت مین شہرہ اوسکے زہد و دیانت کا نواحی ہر صحرا اور بیشہ مین شایع
ہوا فرسیہ کی منزل کے نزدیک ایک بیشہ تھا نہایت شاداب اور میوہ دار اوس مین
سباع و وحوش بسبب صحت و نفقہ اور لطافت ہوا کے جمع تھے اور بادشاہ ان سب کا
ایک شیر تھا کہ ہول و ہیبت اور قوت و شوکت مین کوئی مثل اور ہمسر اوسکا نہ تھا
باشندے اوس بیشے کے حلقۂ اوسکی اطاعت کا گوش فرمان برداری مین رکھتے تھے
اور لقب اوسکا کامجو تھا ایک دن اپنے ارکان دولت اور ارباب صحبت سے سرگرم مقالات
تھا اثنائے کلام مین ایک نے حکایت فرسیہ کی ساتھہ صفت کمال اور حسن صلاحیت
کے بیچ بادشاہ مین پہنچائی بادشاہ باشتیاق تمام جویائے صحبت فرسیہ ہوا القصہ
کامجو نے معرفت ایک شخص کے فرسیہ کو طلب کیا فرسیہ موافق حکم بادشاہ کے
کہ اغماض کرنا بادشاہ کے حکم سے حکم بغاوت کا رکھتا ہے اور بغاوت حرام ہے لہذا ایسا
تقدیمی درگاہ سلطانی مین بلا عذر حاضر ہوا بادشاہ نے عزت تمام سے اپنی مجلس مین
جگہہ دی اور فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ آداب طریقت تجہہ سے حاصل کرون اسکے بعد بادشاہ
نے ہر طرح کی گفتگو کی تو فرسیہ کو ایک بحر بے پایان پایا او معرفت کمالات نفسانی مین
ایک گنج بے بہا دیکھا اور چشم دوربین سے تقریر او قطعیہ طریق کارسازی اور مہم پردازی
اور تقریر اور تدبیر فرسیہ کی امتحان فرمائی تو تمام نقد حال اوسکا محک قبول پر عیار کامل
پایا مؤلف بیت عاشق کامل کو خوف امتحان ہوتا نہین + چرخ سے خالص طلا کا کچہ
زیان ہوتا نہین + کامجو کو صحبت اوسکی بہت خوش آئی بعد چندے خلوت مین
فرمایا کہ اے فرسیہ میری مملکت بہت وسیع ہے اور کام اس سلطنت کے بیشمار ہین اور خبر تیری زہد
کی بیچ جلال مین پہلے پہونچی تھی اور اب جو دیکھا تو سننے سے زیادہ پایا بیت شنیدہ
ام کہ در آفاق نیست ثانی تو + چو دیدمت بحقیقت ہزار چندانی + اب تجہپر اعتماد تمام مجہی ہوا اور ملک و
مال اپنا تجہے سپرد کرتا ہون چاہتا ہون جیسا کہ منزل اتقا مین تو نے رتبۂ عالی پایا ہے ویسا ہی
مقام امارت مین بھی درجۂ رفیع کو پہونچے اور زمرۂ خواص اور مقربان با اختصاص مین

و انفعل ہوا اور برکت عنایت اور حسن عاطفت ہمارا اقران اور اخوان بلکہ ابنائے روزگار پر
تجھکو شرف اقتدار بخشے بیت بر آستانِ دولت ما ہر کہ سر نہاد + نگذشتہ ہفتۂ
کہ زاہل سپہر شد + فریسہ نے جواب دیا کہ سلاطین کو لازم ہے کہ کفایت کار ملکی و مالی
اونکے واسطے کہ لیاقت اسکی رکھتے ہون تجویز کرین اور وہ لوگ خواہان بھی اس منصب کے
ہون اور وہ اشخاص کہ جو اس سے کارہ ہون اور اوسکے ضبط اور ربط پر قادر نہون اور
اس عہدے کی شرطین بواقعی اونسے ادا نہون تو اس بار کو اونکی گردن پر ڈالنا وبال اس
نقصان اور گناہ کا بادشاہ کی طرف رجوع کریگا غرض اس عرض سے یہ ہے کہ مین کار
پادشاہی سے بدل کارہ ہون اور واقفیت اور تجربہ بھی اسکا نہین رکھتا ہون اور تو بادشاہ
صاحب شوکت اور سلطان عالی منزلت ہے اور تیری خدمت مین وہ خوش اور سلیقہ بہت
رہین اور قوت و شجاعت مین آراستہ اور صفت امانت و دیانت مین مشہور اور پیراستہ اور
طالب ان کامون کے بھی ہین اگر انکے حق مین عنایت فرمائیے تو خاطر مبارک سب
و غد غون سے فارغ رہے اور کام بھی خوب بن آئے کانجو نے کہا کہ انکار میرے
کلام سے تجھے کیا فائدہ دیگا اور اس سے پہلو تہی کرنے مین کیا حاصل دیکھا ہے
تو نے اور معاف نکرونگا مین تجھے اور کرہاً او طوعاً طوق اس عہدے کا تیری
گردن مین ڈالونگا فریسہ نے کہا کہ کام بادشاہ کا مناسب دو شخصون کے ہوتا
ہے ایک عاقل سخت رو کہ زبان درازی اور بیمروتی سے غرض اپنی حاصل
کرے اور زیرکی اور حیلے سے پیش رفت لیجائے اور نشانہ مخالف کے تیر تعرض
کا بھی نہو اور دوسرے غافل بے حمیت کہ کانٹون پر کھینچے کا خوگر ہو اور ناموس اور لطف نام و ننگ کی پروا
نرکھتا ہو مین ایسا شخص معرض حسد مین نہین آتا ہی اور دشمن اوسکے کمتر ہوتے ہین اور مین ان دونون
طبقون مین سے نہین ہون نہ عرض غالب کتا ہون کہ خیانت کی بنا اسی پر واز کرون اور نہ طبع
خسیس رکھتا ہون کہ بار مذلت اوٹھانا گوارا کرون قطعہ بخدا که آفرین کر سست + عاقلان
را بخوشتن وا دار + کہ بنزد نبرد ہمت من + ملک ہر دو جہان بہ یک خواری لمؤلفہ ایضاً
لخت دل کا لخت خون جگر مین لیجا + پھر یک نان کبھی منت کش دو نان نہوا + بادشاہ اس امر کو

کبھی زبان پر نہ لانے اور کبھی تحمل بار شفقت سے معاف فرمائی مدت ہوئی کہ میں نے دیدۂ طمع
شوخ چشم کو سوزن قناعت سے سیا ہے اور متاع بے اعتبار حرص کو شعلۂ آتش ریاضت سے جلا دیا ہے اگر
بادشاہ دوسری بار علائق دنیا میں آلودہ کریگا تو مجھے وہ پہونچیگا کہ جو ان مکھیوں کو پہونچا کہ طشت شہد
میں بیٹھی تھیں شیر نے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر تھا حکایت کہا کہتے ہیں کہ ایک فقیر صاف دم کہ طریق
طریقت میں ثابت قدم تھا بازار میں گذرا ایک حلوائی نے کہ حلاوت فقر سے کچھ چاشنی
رکھتا تھا فقیر سے التماس کیا کہ ایک دم میری دکان پر ٹھہرئیے تو عین بندہ نوازی ہے
مرد عارف بمقتضائے خلق اور دلنوازی کے بیٹھ گیا حلوائی نے بطور پیشکش طشت
شہد سے بھرا ہوا روبرو درویش کے رکھدیا مکھیاں اپنی عادت کے موافق غوغا کنان
اوسپر بیٹھ گئیں ہر چند اونکے اوڑانے میں سعی کی پر باز نہ آئیں ایکبار طشت پر گر ہی پڑیں
حلوائی نے جب کہ ہجوم اونکا دیکھا پنکھا زور زور ہلانے لگا جو کہ کنارے طشت کے تھیں
اوڑ گئیں اور جو کہ شہد پر بیٹھی تھیں پابند ہو گئیں جب کہ اوڑنے کو چاہا پر و بال بھی
شہد میں پھنس گئے اور دام ہلاکت میں مبتلا ہوئیں وہ درویش مشاہدہ اس حال کا کر کے
جوش مستانہ سے نعرہ زن ہوا جب کہ وہ ولولہ اور تموج دریائے وجد حال فرو ہوا حلوائی نے
کہا کہ ای عزیز میں نے صورت حلوے کی تجھسے دریغ نہیں رکھی ہے تو بھی معانی اس حال کے
کہ تجھپر حل ہوئے ہوں مجھسے دریغ نفرما درویش نے فرمایا کہ حال دنیا اور اسکے حریصوں
اس شہد کے طشت سے مجھپر کھل گیا اور ملہم غیبی نے کہا کہ اس طشت کو دنیا جان اور
عسل اوسکی نعمت ہے اور یہ مگس نعمت خوار اس دنیا کے ہیں کہ کنارے پر اور درمیان
میں بیٹھے ہیں اور جو کنارے طشت کے ہیں وہ بے حرص کہ کنارہ رہ کے بقدر ضرورت
کچھ حاصل کر لیتے ہیں اور قدر ضرورت سے زیادہ کے درپے نہیں ہوتے ہیں جسوقت کہ
عزرائیل علیہ السلام مروحۂ رحیل ہلائینگے یعنی جنبش سلسلۂ موت کو دینگے جو کہ کنارے
طشت کے ہیں اوڑ جائینگے یعنی نزع اور قبض روح اونکا با آسانی ہوگا کہ کوئی
غم اور غصہ علائق دنیا سے کاہش روح اونکا نہوگا اور آشیانۂ فی مقعد صدق
عند ملیک مقتدر میں بازگشت کرینگے یعنی ارواح صالحین کو جگہ آرام کی بعد

بدر بخشش کے اللہ کریم نزدیک اپنے عنایت کرتا ہے اور وہ مکھیان کہ طشت کے بیچ مین
پڑی ہین یہ مثل حریصان دنیا کے ہین کہ دنیا کو زیادہ ایمان سے عزیز رکھتی ہین جتنا
کہ حضرت عزرائیل بادکش بال سے حرکت زیادہ کرینگی بال و پر اونکے زیادہ
شہد مین پہنستے جاوینگے یعنے تشدد اور تشتت تمام سے انکی روح قبض ہوگی
اور بمقتضاے ثم رددناہ اسفل سافلین کے یعنی جانب پستی کے رد کیے جاوینگے
کہ ہر جگہ سے وہ جگہ بدتر ہے اسفل السافلین اون لوگون کی ارواح کا مقام ہے کہ
شقاوت ابدی پر جنکا انجام ہوگا فریسہ نے کہا کہ اس مثل کی ایراد سے یہ غرض ہے کہ
بادشاہ میرے پر و بال شہد دنیا سے آلودہ نکرے کہ جب امانت روح کی استرداد کا وقت
پہونچے تو چلنا آخرت کی راہ کا بسہولت میسر آوے بیت چنان رو کہ وقتے بدست آرد
زمانہ کہ گر گو بیندر و گردی روانہ + کانجو نے کہا کہ جسکی نظر حق پر ہے اور روش عدالت پر
مستقیم ہے اور کوئی دقیقہ راستی کا فروگذاشت نہین کرتا ہے اور مظلومون کے خون
کی ستمگارون سے بازخواست کرتا ہے اور سخت کشیدون کی بات خوشدلی اور بازدلی
سے سنتا ہے وہ ہر آئینہ دنیا مین معزز رہیگا اور عقبی مین شرف کرامت سے بہرہ مندی پاویگا
فریسہ نے کہا کہ کام سلطنت کے بشرط مناسب اگر کوئی سرانجام دیوے تو خوشبو نجات
کی اوسکے مشام جان کو البتہ پہونچیگی لیکن دنیا مین کام کسی کا دوام پذیر نہین ہوتا ہے اور کسی
کی مدت عمل کو ثبات و قرار تا آخر عمر کمتر دیکھا ہے اور جو کوئی مقرب بادشاہ سے سرفراز ہوتا ہے
پہلے اوسکے دوست بسبب حسد کے اوس سے روگردان ہوتے ہین اور دشمن اوسکی جان کو
تیر بلا کا نشانہ بناتے ہین جبکہ سبکا اجماع ایک شخص کی عداوت پر منعقد ہو تو امین رہنا
اوسکا خلاف قیاس ہے اگر پانون اوس شخص کا آسمان پر ہو تو بھی سر کو سلامت نلیجاویگا
شیر نے کہا جبکہ مین تجھسے حسن عقیدت رکھتا ہون بد اندیش کیا کر سکتے ہین ایک
گوشمال مین راہ اونکے کید کی بند کردونگا اور تجھے نہایت مرحمت و عنایت امنیت کو
پہونچاونگا کیا مصرع یہ نہین سنا ہے تو نے مصرع چہ غم ز حیلہ دشمن کہ دوست جانب ماست
فریسہ نے کہا کہ بادشاہ کے یہ الطاف محض میری پرورش کے واسطے ہین ورنہ کون سی

حاجت بادشاہ کی مجہپر موقوف ہے مگر کمال عنایت میرے حال کے لائق یہی ہی کہ بادشاہ
مجہے میرے حال پر چہوڑ دے کہ مین اس صحرا مین بفراغت زندگانی بسر کرون اور نعمت
دنیا سے فقط آب و گیاہ پر صبر کرون اور مضرت حسد و دشمن سے کنارے رہون
اگر تہوڑی سی عمر کسی کی امن و راحت اور فراغ و صحت مین گذرے تو اوس سے بہتر ہے
کہ بہت سی زندگانی خوف و وحشت مین بسر ہو ❋ بیت ❋ دمے فراغت دل بہتر ست
از انکہ کسے ❋ ہزار سال نہ بر وفق آرزو بزید ❋ کامجو نے کہا کہ اب وغدغہ خوف کو
خاطر سے دور کر اور مجہسے نزدیک ہو کے مہمات سلطنت کو اپنے ذمے مین لے فرسیہ نے
کہا کہ اگر حال اس منوال پر ہے کہ عذر و انکار میرا کچہ فائدہ نہین کرتا ہے تو بادشاہ مجہے
اپنی امان مین لے کہ جب مین نے کام اختیار کیا تو زیردست میری منزلت پر حسد کرینگے
اور زبردست اپنے بیم زوال مراتب سے میری عداوت پر اتفاق کرینگے تو بادشاہ اونکے
وعدے پر مجہسے متغیر نہو اور میرے قضیے مین کلام حاسدون کا سماعت نفرمائے
اور جو کچہ کہ کوئی عرض کرے اوسمین بچشم انصاف نظر فرمائے تو البتہ مین یہ خدمت
اختیار کرون مصرع مہر تہمت نمی آید زما خاطر گران کردن ❋ شیر نے اوس سے عہد و پیمان کیا
اور کنجیان سب مال و ملک کی اوسکو سپرد کین اور تمامی اتباع اور لواحق کو حکم دیا
کہ اوسکے فرمانبردار رہین القصہ تہوڑے سے عرصے مین اوس اعتماد کو پہونچا کہ بادشاہ
اوسکے سوا کسی سے مشورہ نکرتا تہا اور اسرار مملکت کے سوا فرسیہ کے دوسرے سے اظہار
نفرماتا تہا ہر روز اعتقاد شیر کا زیادہ ہوتا جاتا تہا اور قرب و مرتبہ فرسیہ کا بڑہتا
جاتا تہا آخر نوبت اختلاط سے اتحاد کو پہونچی کہ ایک دم کی جدائی ہزار سال کے برابر
سمجہتے تہے اور سچ ہے کہ جب دوستی نہایت کو پہونچتی ہے تو یہی حال ہوتا ہے آخر کار
حال مصاحبان شیر کو گران ہوا اور سب ارکان دولت نے کمر مخالفت فرسیہ پر باندہی اور
آپسمین اتفاق کیا کہ ایسی خیانت سے منسوب کیا چاہیے کہ شیر کا مزاج منحرف کرکے
فرسیہ کو پایۂ اقتدار سے گرادین القصہ بعد صلاح بسیار اسپر اقرار ہوا کہ ایک درندے کو
سب نے تعلیم کیا کہ قدرے گوشت شیر کی چاشت کے واسطے رکہا جاتا ہے اوسی میں سے

فریسہ کے حجرے مین دکہدے اور اوسپر بدشین فتنہ انگیز کرکے شیر کو برہم کرے آخر یہی کیا
جسوقت کہ شیر زرین جنگ بنام شہر سے باہر آیا امرا او وزرا موافق عادت کے بارگاہ مین
بادشاہ کے حاضر ہوئے او فریسہ تدارک کار سرکار کے واسطے کسیطرف گیا تہا شیر اوسکے
انتظار مین بیٹھا تہا عادت یون تہی کہ سوا اوسکے کسی سے بات کسی کام کی نکرتا تہا اور
دوسرے چاشت کے وقت اشتہا نے شیر پر غلبہ کیا جو گوشت کہ چاشت کا مقرر تہا
ڈہونڈہا نپایا شیر نہایت آشفتہ ہوا اوسیوقت کہ فریسہ غائب او دشمن حاضر تہے
دیکہا کہ آتش جوع اور حرارت غضب باہم جمع ہین فساد شروع کیا اور تنور شرور کو گرم
کرکے نان مطلب یون لگانے لگے ایک نے کہا کہ چارہ اسکے سوا نہین ہے کہ ہم بادشاہ کو
آگاہ کرین اور جسمین کہ نفع او ضرر حضرت کا جانین اوسکے عرض کرنے مین دریغ نکرین
دوسرے نے کہا کہ ملازمان بادشاہی کو چاہیے کہ جو شرط نمک حلالی کی ہے اوسمین دریغ
نکرکے بے تامل عرض کرین بیت کسانے حق شناس و حق گذارند + کہ حال از پادشہ
پنہان ندارند اور جو کچہ کہ سُنا ہے اور دیکہا ہے اوسے کیون عرض نہین کرتے ہو ایک
شیطان سیرت نے جواب دیا کہ مین نے یون سُنا ہے کہ فریسہ اوس گوشت کو اپنے دیہاس
کی طرف لیگیا تہا دوسرے نے دہوکا دینے کے واسطے کہا کہ مجہے یقین نہین آتا ہے کہ
وہ جانور ہے کم آزار اور امانت دار تیسرے نے کہا کہ ایسی باتون مین احتیاط کرنا چاہیے
کہ کسی کے دوست اور دشمن ہوتے ہین اور اپنی غرض کے واسطے باتین جہوٹ بناتے
ہین اور کوئی شخص جلد نہین پہچانا جاتا ہے اور اسرار خلائق کے بآسانی نہین جلد معلوم ہوتے ہین
ایک مدت کے بعد کہلتا ہے کہ نیک کار کون ہے اور بدکار کون ہے چوتہے نے کہا کہ واقعی کسیکے
دل کا حال جلدی نہین کہلتا ہے لیکن یہ بات کچہ فکر طلب نہین ہے اگر گوشت اوسکے مکان مین
پایا جائے تو یہ افواہ کہ خاص و عام مین ہے اور سب خرد بزرگ اپنی جگہ کہتے ہین کہ فریسہ
بڑا دغاباز ہے پہر یہ سب سچ ہے کہ اس سے زیادہ کون گواہ ہوگا اور اگر اوسکی منزل
مین گوشت نہ نکلے تو یہ سب سزا اسکے قائل ہین تاہم دیگر کوئی برگزیدگان سلطانی پر تہمت
نہ کرے اور یہ جو خبر دیتے ہے اہل ہشیہ مین مشتہر ہے کہ وہ بڑا دغا ہے مین تو یہ جانتا ہون کہ اسے

بادشاہ جبار کا کارندہ اگر غدار ہو تو زنہار جان سلامت نہ لیجائیگا لیکن بادشاہ جب تک کہ مطلع نہو مجبور ہے پانچوان بولا کہ ہم بھی یہ بات مدت سے سنتے ہین مگر یقین کے قابل نہتی اسلئے کہ جو یہ بات سنی گئی کہ گوشت بادشاہ کی چاشت کا اوسنے چرالیا اگر یہ سچ ہے تو بادشاہ کے ملک و مال کا حال کیا ہوا ہوگا چھٹا بولا کہ خدع اور مکر اوسکا بیشتر میرے گوش زد ہوا تھا اور فلانے فلانے گواہ شرعی بھی موجود ہین اونہون نے بارہا گواہی بحلف دی کہ اس زاہد ریائی کا مدار کار غدر اور حیلہ پر ہے پر مجھے یقین کامل نہوا اسلئے عرض کرنا مناسب نجانا کہ شہریار کو مبادا گمان میرے حسد کا ہو تو لینے کے دینے پڑین اگر یہ شخص غدار ہے تو غدر پوشیدہ نہین رہتا ہے عنقریب ظاہر ہو جائیگا اور سزا اپنے کردار کی پائیگا کہ ہر عمل کے واسطے منتقم حقیقی نے جزا مقرر کی ہے اور بادشاہون کے بھی مرحمت اور سیاست کے دونون پلے برابر ہوتے ہین جو شخص جتنی بلندی سے گریگا اوتنا ہی صدمہ زیادہ پائیگا مگر قیاس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ وقت آپہونچا ہے کسی کی غیبت کرنے کی حاجت نہین ہے کہ بادشاہ خود روشن ضمیر ہے لیکن باوجود دعوی فقر و پاک طینتی اور خرقہ صوفیانہ اور نیک نیتی کے جو کوئی خیانت کرے اور خیانت فاش سے نہ شرمائے تو لازم ہے کہ یہ بیت اپنے حال کے موافق تکرار کرے بیت خرقہ پوشی من از غایت دینداری نیست + خرقہ را بر سر صد عیب نہان می پوشم + ساتوان دروازہ معقول گوئی سے در آیا اور کہا کہ اس پاکیزہ روزگار متقی و دیندار کے کلام سے ہمیشہ یہ تراوش کرتا تہا کہ اسکا نقد جان ہر معصیت و بلا اور محنت و عنا مین مصروف رضائے بادشاہی ہے باایہمہ اگر ایسی خیانت ظاہر اس سے سرزد ہوئی ہو تو حیرت کا محل ہے اور کسی طرح سے یقین نہین آتا ہے باقی الغیب عند اللہ آٹھوین نے کہا کہ جبکہ ایسی قلیل چیز کہ بادشاہ کی چاشت کا وظیفہ تہا اور اوسنے اوسپر آنکھہ اپنی سیاہ کی ہو تو قیاس کیا چاہیے کہ مہمات کلی مین کسقدر کی خیانت کی ہوگی اور مال بادشاہی سے کیا کچہ تصرف مین لایا ہوگا جو صیاد کہ بقبضہ کنجشک سے درگذر نہ کرے وہ تیہو اور کبک پر قادر ہوگے کب درگذر کریگا جبکہ امرا و وزرا نے میدان خالی پاکے اپنے حسب لخواہ بدگوئی مین زبان آوری کی اور کا مجو کا دل غبار تردد سے

خوب بہرا اسکے بعد ایک نے انہین سے کہا کہ اگر یہ بات سچ نکلی تو یہ فقط خیانت نہین ہے
بلکہ دلیل ہے کافر نعمتی اور حق ناشناسی کی اور حقارت بادشاہ کی بہی اسمین متصور ہے کیونکہ
دشمن کہینگے کہ بادشاہ نے کیا سمجھکے ایسے خائن پر اعتماد کیا تہا دوسرا وزیر بولا کہ اے
یارو ایسے کلمات زبان پر نہ لاؤ اور اپنا نامۂ اعمال سیاہ نہ کرو اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاکُلَ
لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا خلاصہ معنی آیت یہ ہے کہ آیا دوست رکہتا ہے تم مین سے کوئی یہ کہ کہاوے
گوشت اپنے برادر مردہ کا لازم ہے کہ دانت اپنے بہائی کے گوشت مین نہ مارو اگر قضیہ
خیانت کا واقع ہو تو تم سب گناہگار ہوگے اگر بادشاہ اسی ساعت فرمائے تو مکان
اوسکا ڈہونڈہا جائے اور اشتباہ رفع ہو جائے اگر گوشت اوسکے مکان مین نکلا تو وہی
گواہ ہے اوسکی خیانت کا اور گمان خاص و عام کا بجا ہے اور اگر گوشت اوسکے پاس مین
نہ نکلا تو افترا اسے صریح ہے پہر سب کو واجب ہے کہ استغفار کرین اور فریسہ سے گناہ اپنے
بخشاوین دوسرے نے کہا کہ اگر احتیاط منظور ہے تو اوسکی تحقیق مین جلدی کیجائے
ورنہ اوسکے جاسوس اس صحبت مین بہت ہین ساعت بساعت خبر پہونچاتے ہین جبکہ
وہ مطلع ہوجائیگا تو اوسکا تدارک جو کچہ کہ چاہیے سو کریگا پہر اس بات کا کہنا دشوار
ہوجائیگا آخر ایک اور ندیم نے گستاخانہ عرض کیا کہ اس واقعے کے تفحص سے
فائدہ کیا ہے اگر گناہ بہی اوس خائن نامتدین کا ثابت ہوا تو ایسا شعبدہ کریگا کہ
بادشاہ کو اس مکافات سے منحرف کر کے سب خیرخواہون پر غضبناک کردیگا ایک
تو اوس وقت حال شیر کا بہوک سے متغیر تہا اور اوسپر ان لوگون نے یہان تک
مفسدہ کیا کہ کراہت فریسہ کی طرف سے شیر کے دل مین آہی گئی لیکن تسپر بہی کام
نے عقل سلیم کو دخل دیا اور سب سے کہا کہ اس قضیے نے مجہے سخت متردد کیا ہے جب غور
کرتا ہون کہ وضیع و شریف ارکان دولت فریسہ کی خیانت پر متفق ہین اور ایسا اتفاق کمتر
ہوتا ہے بلکہ نہین ہوتا ہے کہ سب کے سب ایمان چہوڑ دین اور ناحق ایک بیگناہ کو قصد سے قتل کروادین
اور مطلق خوف خدا اور شرم خلق اللہ نہ کرین اور ندیم کافی کہ باعث آرام بادشاہ اور
موجب فلاح سلطنت ہو اوسکی ہلاکت پر راضی ہون اور جسوقت کہ نظر تامل سے

دیکھتا ہون تو زنہار یقین نہین ہے سیہ تاب زاہد و عابد کہ سب عالم جسکی امانت و دیانت پر گواہ ہے اور مین نے بھی اس مدت مدید مین کبھی شائبۂ خیانت اوسکے اقوال و افعال پایا نہین ہے پھر ایسی خیانت اوس سے کیونکر ہوئی ہوگی ان دونون صورتون مین عجب طرح کا تردد عظیم میرے لاحق حال ہے مگر بعد تامل بسیار عقل سلیم کہتی ہے کہ سب سباع فرسیہ سے مہتری مین کمتر ہین وہ سب گوشت کے محتاج نہین ہین بلکہ بقدر احتیاج اوسکی ہاتھ سکو ہر روز پہونچتا ہے پس فرسیہ کو گوشت کی کیا کمی تہی کہ ہماری چاشت کا گوشت اُچک لیتا اور پھر چُرا نے کے بعد اوسے کہاتا بھی نہین اور دریا سے ہی مین رکھ چھوڑتا کہ ہم اوسے نکال لاتے لہذا جواب اس بات کا جب تک دلیل کافی سے نہ لاؤگے قابل اعتبار نہین ہے سیاہ گوش نے عرض کیا کہ جواب شافی اسکا موقوف ہے ایک حکایت پر اور وہ حکایت ہے زن گدائی پیشہ کی کہ ایک بادشاہ کی منظور نظر ہوئی تہی کانجہ نے پوچھا کہ حکایت اوسکی کیا ہے حکایت کہا کہ ایک عورت کم سن متناسب اعضا اور رنگ و روغن اور آنکھ ناک سے بہت درست تہی کہ جیسے ناک نقش نک سک سے ٹہیک ٹہاک کہتے ہین کوچہ و بازار مین گدائی کرتی پہرتی تہی لیکن بسبب خواری اور مذلت کے کہ میلی کچیلی اور خاک آلودہ اور لاغر تہی اسکا حسن و جمال کسی کے خیال مین نہ آتا تہا اتفاقاً ایک دن سواری بادشاہ کی سر بازار آ گذری اور اسپر نظر پڑی اندنون کہ نیر اقبال اوسکا حضیض نکبت سے نکل کے اوج ترقی پر درخشانی کر رہا تہا اسیلیے بادشاہ کی نظر مین حور و پری سے بہتر دکہلائی دی حکم کیا کہ اسے سوار کر کے لے آؤ فوراً خدام سلطانی نے محافہ مین بٹہا کے در دولت پر حاضر کیا حکم ہوا کہ محل شاہی مین داخل کرو اور محلدار سے کہو کہ جلد حمام کرواکے اور پوشاک نفیس پہناکے مشاطہ سے کہو کہ آج اسے آراستہ کر کے چوکی مین لگائے جبکہ بعد آرائش تمام شب کو بادشاہ کے روبرو آئی دیکہتے ہی ہزار جان سے مفتون ہو گیا اور تمام شب بوس و کنار اور اختلاط مین بسر کی اور روز بروز غلبہ عشق کا بادشاہ کو زیادہ ہوتا جاتا تہا حتی کہ افضل النسا اور ملکۂ جہان خطاب ہوا اور بادشاہ کا کہانا اور سونا بس اسیکے ساتھ تہا باوجودیکہ اس خواری و ذلت سے نکل کے آغوش آرام مین بیٹہتی تہی مگر روز بروز لاغر

حکایت زن گدائی پیشہ

اور نزار ہوتی جاتی ایک دن بادشاہ نے پوچھا کہ حال اپنا بتا کہ اس راحت و عشرت مین
کیون لاغر ہوتی جاتی ہے جو بیماری ہو تو معالجہ کیا جائے اور اگر کوئی رنج روحانی ہے تو اوسکا
تدارک ہو اوسنے کہا کہ اے بادشاہ نہ مجھے کوئی رنج بدنی ہے نہ روحانی مگر بادشاہ مجھے تنہا
کھانا نہ کھلائے اور حکم دے کہ میرا کھانا جدا آئے اور سب سے علیحدہ کھایا کرون اسکے بعد مین
ہرگز لاغر نہونگی بادشاہ نے اوسیدم حکم کیا اور کھانا اوسکا علیحدہ آنے لگا اوسکے بعد یہ
روز بروز فربہ اور سرخ و سپید ہونے لگی بادشاہ نے خدام محل سے پوچھا کہ یہ جدا کھانے
مین کیا کرتی ہے اونہون نے عرض کیا کہ کنیزون کو مطلق علم اسکا نہین ہے اسقدر معلوم ہے
کہ جب خاصہ آتا ہے تو یہ طاقون پر چنوا کے پردے کھلوا دیتی ہے اوسکے بعد معلوم نہین کہ اندر
کیا کرتی ہے اور کس طرح کھاتی ہے ایک دن جبکہ مشغول کھانے کی ہوئی بادشاہ مخفی ایک
پردے کے گوشے سے جھانکنے لگا دیکھتا کیا ہے کہ یہ روبرو ہر طاق کے آتی ہے اور کہتی ہے کہ
خدا کی راہ پر ایک ٹکڑا دو پھر اوسمین سے لیکے ایک لقمہ کھا لیتی ہے پھر دوسرے کے آگے جاتی ہے
اور کہتی ہے کہ اللہ کے نام پر ایک نوالہ دو اوسمین سے بھی ایک لقمہ لیکر کھا لیتی ہے اسی طرح سب
طاقون سے مانگتی پھرتی ہے جب سیر ہو جاتی ہے تو کنیزون کو آواز دیتی ہے اور کھانا اوٹھا دیتی ہے اور
ہاتھ منہ دھو کے آرام کرتی ہے جبکہ بادشاہ نے یہ حال مشاہدہ کیا سمجھا کہ علت دھوئے سے
البتہ جاتی ہے مگر عادت نہین جاتی ہے اوسی دن بادشاہ نے اوسے نکال دیا اور اوسکے
بعد پھر اوسکا نام نہ لیا اے بادشاہ فریبہ بھی اسی طرح سے مرد گدا پیشہ اور خائن و مکار تھا
تو نے دفعۃً بلا امتحان اسے وزیر اعظم کر دیا گو اس مرتبے کو پہونچا مگر عادت خیانت اور
گدائی کی اس سے کب جاتی ہے الا سچ ہے کہ اسے گوشت کی یا کسی چیز کی تیری بدولت
کیا کمی ہے مگر خبث سے مجبور ہے کہ چوری اور خیانت کے سبب کہ اوسکی نہاد مین
رکھی گئی ہے اوسے چین اور قرار نہین آتا ہے جبکہ یہ دلیل روشن اور مثال حیوان سیاہ گوش
کی زبان سے کامجو نے سنی یقین ہوا کہ یہ امر بے سبب نہین ہے حکم دیا کہ دیکھو اوسکی دیوار
مین گوشت کا کچھ اثر ہے یا نہین فوراً ایک درندہ اوٹھا اور وہان جاکے آدھا گوشت زمین
مین گاڑ دیا اور آدھا اوٹھا لایا کامجو نے کہا ایک عبرت عجیبہ ہے کہ اگر گوشت اوسنے

کہاسنے کے واسطے لیاتہاتو رکہہ کیون چہوڑا سیاہ گوش نے عرض کیاکہ اے شہنشاہ بغور
دیکہہ کہ سب گوشت تیری چاشت کا اتنا ہی تہا اوسنے بقدر اشتہا اپنی کے کہالیا ہے اور
جو باقی رہا اوسے رات کے واسطے رکہہ چہوڑا ہے اس گفتگو کے بعد کامجو کو یقین کامل ہوا
اور فرسیہ کے حاضر کرنے کا حکم دیا وہ بیچارہ ان نمکحرامون کے مکر سے بے خبر اور دامن اوسکا
لوث خیانت سے پاک تہا بے باکانہ شیر کی خدمت مین حاضر ہوا شیر نے پوچہا کہ گوشت
میری چاشت کا کہان ہے اوس نے کہا کہ مین نے باورچیخانہ مین پہونچا کے تاکید کی تہی
کہ چاشت کے وقت بادشاہ کے آگے لے جانا چونکہ اہل مطبخ بہی شریک حال اونہین دشمنون
کے تہے انکار کیا کہ ہم ہرگز گوشت سے واقف نہین ہین اور کسی نے ہمین سونپا نہ تہا بادشاہ
نے وہ سب حکایت کہ تحقیق کر چکا تہا بیان کی اور کہا اب مجہے کسی طرح شک تیری
خیانت مین باقی نہین رہا ہے اگر جواب شافی تجہسے سر انجام ہوا تو خیر ورنہ دیکہیگا جو دیکہیگا
فرسیہ سمجہا کہ دشمنون نے کام اپنا کیا اور جو مہم کہ مدت سے مدنظر تہی اور رشتہ اوسکی
تدبیر کا بٹ رہے تہے آج درست کیا اور دل مین سمجہکے یہ اشعار گویا کے حسب حال
اپنے پڑہے ابیات کون ہین وہ جو کیا کرتے ہین حیوان کو قتل + ہمسے
سیماب بہی کشتہ کسی عنوان نہوا + ہاتہہ مین سبحہ تو زنار رہا گردن مین + ہمسے
آزردہ دل گبر و مسلمان نہوا + مین تو اے شہہ ترے صحرا کو سمجہہ دار شفا + یان
بہی آیا تو مرے درد کا درمان نہوا + بادشاہ کے وزیرون مین ایک بہیڑیا تہا کہ مدت
سے فرسیہ کی ترقی پر خار خار تہا بولا کہ اے بادشاہ خیانت اس بدکار گنہگار کی
روشن ہوئی اور احتیاج گواہ اور شاہد کی کچہہ باقی نہ رہی اب مناسب ریاست یہ ہے کہ
سیاست مین تاخیر نہو اور اگر یہ امر مہمل رہا تو بیشک خائن اور گنہگار ساعت بساعت
اپنے افعال پر دلیری کرینگے اور حکما کا اسپر اتفاق ہے کہ اگر بادشاہ ہر ہر محل مین اپنی
سیاست اور حرمت کو عمل مین نہ لائیگا اور قصور فرمائیگا تو امور سلطنت کے عنقریب برہم درہم
ہوجائینگے ایک سیہ گوش کہ بادشاہ کا مخصوص تہا اوسنے یون عرض کیا کہ بادشاہ عالم
پناہ کی وہ رای روشن ہے کہ آفتاب اوسکے پرتو سے اکتساب ضیا کرتا ہے اور شمع شبستان ہمم

اوسکی حمایت خرد سے چہرہ اپنا روشن بناتی ہے مین اس تعجب مین ہون کہ خباثت
اس غدار کی اور خیانت اس واہی مکار کی کیونکر اے عالی سے پوشیدہ رہی
اور خبث اسکے ضمیر ناپاک اور مکر طبع حیلہ انگیز کا کس طرح اتنی مدت مخفی رہا
باوجود ایسے گناہ عظیم اور فعل قبیح کے قتل اوسکا شہریار نے کیون توقف
مین ڈالا ہے اور شرب سیاست کہ بیخ نہال دانش کو تازہ رکھتا ہے کیون
عبارتی نہین کرتا ہے کامجو نے فرمایا کہ تیرا مطلب کیا ہے اوس نے جواب دیا
کہ اے بادشاہ حکیمون نے کہا ہے کہ مَن حَسُنَتْ سِیَاسَتُہٗ دَامَتْ رِیَاسَتُہٗ نظام
سیاست باعث دوام ریاست ہے جسنے کہ تیغ سیاست نیام انتقام سے نہ کھینچی وہ تیر
فتنہ اعداکی سپر سہم نہ پہونچا سکیگا اور جسنے کہ بنیاد فساد کو منہدم نہ کیا نہال گلشن امان
اوسکا باغ زمانہ مین نشو ونما نہ پائیگا بیت آئین سیاست ار برافتد + بنیاد
امان ز پا در افتد + جو کوئی کہ اصلاح ملک کیا چاہے سیاست مین تاخیر نہ کرے
اگرچہ مونس دل اور مقبول خاطر ہو او سپر بھی التفات نکرے جیساکہ بادشاہ بغداد نے
مصلحت عام کے واسطے اپنا محبوب خاص سیاست پر کھینچا کامجو نے پوچھا کہ قصہ
کیونکر تہا حکایت کہاکتے ہین کہ ملک خراسان مین ایک بادشاہ تہا کہ ادنے قانون
عدالت جمشید وار سے جام جہان نما عقل کو آئینہ روزگار بنایا تہا اور بملاحظہ قاعدہ
اسکندری چشمہ حیات کا ہمیشہ طالب تہا یعنی عدل وہ آب حیات ہی کہ حامل اسکا نام
نیک کے سبب سے کبھی نہین مرتا ہے اور اوسکا ایک بیٹا تہا نہنگ خو نیمار وکہ کمند ملاطفت
مین دل خلق اللہ کھینچتا تہا اور دانہ احسان واکرام سے مرغ جان خاص وعام کو دام محبت
مین لاتا تہا اس شاہزادے کو آرزوے طواف خانہ کعبہ اور عزیمت اداے ارکان حج مصمم
ہوئی بعد قیل وقال بسیار باپ سے اجازت پاکے تری کی راہ سے متوجہ سفر کا ہوا اور ملازمون
کے گروہ کے ساتھ مرکب کشتی پر سوار ہوکے عنان اختیار بادسک رفتار کے ہاتھ مین دی
بیت چشم فتان ہوئی گرداب بلا دریا مین + بے خطر موج کے مانند چلا دریا مین +
قطع مسافت کرکے مکہ معظمہ کو پہونچا بعد اداے لوازم ارکان حج متوجہ آستانہ بوسی حضرت

سلطان رسالت اور خاقان بارگاہ جلالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوا آخر شرف سعادت آستانہ بوسی سے مشرف ہوکر قافلۂ خراسان کے ساتھ بغداد کی جانب آیا بادشاہ بغداد وحال شاہزادے کا سنکر پیشوائی کو باہر آیا اور قاعدہ مہمانداری میں ترتیب باشاہانہ بجالاکر استدعا کی کہ چند روز یہین توقف کیجیے بموجب درخواست بادشاہ بغداد کے چند مقام کیے جبکہ رنج سفر سے آسودہ ہوا اجازت وطن کی چاہی سلطان بغداد نے بہت عذر کیا لیکن اپنے شکرگذاری کے بعد رخصت مین اصرار کیا اور ایک کنیز چینی کہ لعبت چین اوس سے عبارت ہے ہدیہ کے طور سے بادشاہ بغداد کو نظر کرکے آپ راہی خراسان کا ہوا شاہزادے کے رخصت ہونے کے بعد سلطان بغداد نے کنیز کو حرم سرا مین بلایا پس وہ صورت دیکھی کہ نقاش فطرت نے زیبائی مین لوح وجود پر ایسا نقش کمتر کھینچا تھا اور دیدۂ مصور فلک نے رعنائی اور دلفریبی مین آئینۂ خیال پر ایسا جمال نہ دیکھا تھا اور اوسکی زلف مشکین نے کمند فتنہ مین ایک عالم کو جکڑا تھا اور ماہ جہان تاب اوسکے قدمون پر پیشانی ملتا تھا بادشاہ بغداد دیکھتے ہی حسن وجمال اوس پری تمثال کا فریفتہ ہوگیا اور کہتا تھا کہ یہ شعر گویا کہ میرے ہی حسب حال ہے بیت سامنے آتا ہے جو بوسف جمال + اوسکے ہاتھون مفت بک جاتے ہین ہم + مگر حاکم خرد منع کرتا تھا کہ دل اوس سے پر فائدہ نکرتا تھا اور کار فرما عقل ہر چند آب نصیحت آتش عشق پر چھڑکتا تھا مگر شعلہ اوسکا منطفی نہوتا تھا اور یہ شعر گویا کا ہر دم زبان پر رہتا تھا بیت آب سے جاتا نہین مین اوس ستمگر کی طرف + خود بخود گردن کھنچی جاتی ہے خنجر کی طرف + القصہ یہانتک طرح معاشرت کی کنیز سے بڑھی کہ بالکل ملک ومال کی خبر نرہی اور یہ نہو کہ جب بادشاہ لہو ولعب اور عیش وطرب مین مشغول ہوکے مظلومون کے حال سے بھی غفلت کریگا تو سوا اسکے مین ہرج اور مرج سلطنت مین پیدا ہوگا اور آشوب فساد یہانتک ترقی پائیگا کہ کام خلائق کا اضطرار و اضطراب کو پہونچیگا نظم ناسخ شاہد پرست جبکہ کوئی بادشاہ ہوا آیا زوال شمس فراست گیا وقوف + جب زیر آفتاب کے ماہتاب + قول سخن ہے

کہ بس ہوگیا کسوف + جب کہ چند روز اسی طرح پر گذرے ارکان دولت نے بادشاہ کی بے پروائی
سے حال ولایت کا خراب دیکھا ہر ایک نے دست نیاز گوشہ نشینون کی جانب
دراز کیا اور درویشان پاکیزہ نفس کے باطن سے دریوزہ دعا کا اصلاح حال بادشاہ
کے واسطے کرنا شروع کیا آخر مضطرون کا تیر دعا ہدف اجابت پر بیٹھا بادشاہ نے
رات کو خواب مین دیکھا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ تجھے کیا ہوا ہے کہ مظلومون
کے کام سے تو نے ہاتھ کھینچا ہے قریب ہے کہ یہ دولت تیرے ہاتھ سے
جاتی رہے کیون اپنے ہاتھ سے تیشہ اپنے پانؤن پر مارتا ہے بادشاہ نے
ہیبت خواب سے بیدار ہو کے اور غسل کر کے زبان اعتذار و استغفار
کھولی اور تدارک مافات مین مشغول ہوا اور حکم دیا کہ یہ کنیز آج سے میرے پاس
نہ آنے پائے اگرچہ اوسکے بغیر آرام نہ تھا اور دل اوسکے مشاہدۂ جمال کے بغیر قرار نہ پاتا
تھا اور یہ شعر گویا کا اوسکا تھا بیت یہ جنون جھاڑ کے پیچھے مجھے چمٹا ہے کہ بس + کبھی دامن
چھوڑایا تو گریبان نہوا + لیکن خوف الٰہی اور بیم زوال بادشاہی سے یہ حکم کیا تھا کہ میرے
پاس نہ آنے پائے کنیز نے دو دن صبر کیا اوسکے بعد بادشاہ کے پاس بے محابا چلی آئی اور یہ شعر
مؤلف کا زبان پر لائی بیت کچھ تو فرماؤ مکدر کیون ہو + کیا گنہ کیا ہے خطا کیا باعث + پھر جو
بادشاہ نے اوسکا جمال دیکھا ہوش جاتا رہا اور جنون عشق نے متاع عقل و فہم کو تاراج کیا
اور یہ شعر مؤلف کا پڑھنے لگا بیت ان دنون پھر بیقراری کا اثر ہونے لگا + پھر مرا
دامن مرے اشکون سے تر ہونے لگا + پھر اسکے بعد اسی طرح چند روز اوسکا شیفتۂ
جمال اور فریفتۂ زلف و خال ہو کے عشرت مین بسر کی دوسری بار پھر جاسوس عالم الغیب
کی اشارت لاریب سے بادشاہ کو ہوش آیا اپنے دل مین کہا کہ اس فتنے کے دفع کرنے کے
سوا میرے درد کی دوا نہوگی اور مرضی اسکی کہ یہ بلا بکلی دفع ہو جائے کام سامان کو نہ پہونچیگا بعد ازین
جلاد کو حکم کیا کہ اس کنیز نے نافرمانی کی ہے کہ بغیر بلائے میرے پاس چلی آئی اسکی سزا یہ ہے
کہ اسے لیجا کے دریائے دجلہ مین ڈبو دے جلاد بموجب حکم کے کنیز کو باہر لایا اور اپنے دلمین سوچا
اگر بادشاہ کل پشیمان ہو کر مجھسے طلب کرے اور وہ جو ہلاک ہو گئی تو مین کیا تدارک

کرونگا اس واسطے اوسنے اپنے گہر مین چہپار کہا بادشاہ اس حرکت کے بعد بہت ملول
ہوا جب کہ جلوت سے خلوت مین آتا تہا تو آرزوے دیدار یار غلبہ کرتی تہی او بہت
مضطرب ہوتا تہا اور پہر اپنے آپکو ملامت کرتا تہا اور دلائل عقلی سے دل کو تسکین
دیتا تہا ایک دن دفع ملال کے واسطے بادۂ ناب کے چند جام نوش کیے جبکہ سرورمی حواس
پر مستولی ہوا اور ناصح عقل کا دماغ سے اوٹہہ گیا خیال یار دلفریب سے بے شکیب ہوا اور جلاد
کو طلب کرکے پوچہا اور تہدید تمام سے کہا کہ اگر آج کی رات اوسے حاضر نہ کیا تو تجہے دار پر
کہینچونگا ہرچند جلاد نے عذر کیا کہ مین نے جو کچہ کیا سو بادشاہ کے حکم سے کیا میرا کیا قصور ہے
لیکن بادشاہ کو جو نشۂ شراب نے بیخود کر رکہا تہا عذر واجبی سیاف کا نہ سنا وہ ناچار ہوکے
ہیبت سلطانی سے ڈرا اور اوس کنیز کو حاضر کر دیا بادشاہ نے پہر نئے سر سے
عیش و نشاط کو تازہ کیا اور اسباب عیش پر آمادہ ہوا القصہ اسی طرح تین بار
بادشاہ نے اوسکے قتل کا حکم دیا اور سیاف خوف جان سے اوسے بچا رکہتا تہا
اور طلب کے وقت پہر حاضر کرتا تہا ایک دن بادشاہ سوچا کہ چارہ اس کام
کا اپنے ہاتہہ کے سوا سرانجام نہ پائیگا اور دفع اس بلا کا اور کسی کے ہاتہہ
سے زنہار نہو سکیگا القصہ ایک دن بادشاہ لب بام کہڑا ہوا دجلی کی سیر کرتا تہا
اور وہ کنیز بہی پاس کہڑی تہی بادشاہ نے خیال کیا کہ اگرچہ یہ کنیز بے گناہ ہی مگر اسکے
پیچہے مین یہانتک از خود رفتہ ہون کہ کام خلق اللہ کا تباہ ہوا جاتا ہی اور داد نہ دینا مظلوموں
کی بڑا گناہ ہے پس بہتر یہ ہی کہ جب آدمی دو بلاؤن مین مبتلا ہو تو جو آسان ہو اوسے
اختیار کرے بقول عرب مَنِ ابْتُلِیَ بِبَلِیَّتَیْنِ فَاخْتَارَ اَهْوَنَهُمَا اب بہتر یہی ہی کہ اس
کنیز اور اپنے آرام جان سے ہاتہہ اوٹہاؤن اور داد مظلومون کی ترک نہ کرون
اسکے بعد بادشاہ نے اوسکا ہاتہہ پکڑ کے دفعتہ دجلے مین پہینک دیا اور حکم دیا کہ اوسے
نکالو آخر دریا سے نکال کے دفن کر دیا ہر چند کہ الم اوسکے ہلاک کا زیادہ از حد کہینچا کہ گویا وہ
آپ مر گیا لیکن صلاح ملک اور مظلومون کی داد کے واسطے اپنے معشوق کو اپنے ہاتہہ سے
ہلاک کیا اور یہ مثل اس واسطے کہی گئی ہی تا بادشاہ جانے کہ صلاح مملکت کی رعایت کرنا واجب ہی

اور شخص خاین کو زنہار اپنا انیس نہ کرے اور ایک شخص کہ جب سے مضرت امور کلی کو پہونچے
اور فائدہ عالم کو نہو اوسے دفع کرے بادشاہ اس دمدمے سے دم مین اونکے آتے سخت
غضبناک ہوا اور فرسیہ کو پیغام دیا کہ اس گناہ کا اگر کوئی عذر ہو تو پیش کرے ورنہ
دیکھیگا جو دیکھیگا مثل مشہور ہے کہ جسکا ہاتھہ کوتاہ ہوتا ہے اوسکی زبان دراز
ہوتی ہے اسکے مناسب مؤلف کا یہ شعر ہے بیت ترک طلب نے کیا ہے بے نیاز + ہاتھہ
کھینچا پانون پھیلاتے ہین ہم + فرسیہ نے کہ بے گناہ تہا جواب درشتی آمیز دیا سنتے ہی جوش آب
سخت کے غصہ کا مجو کا دوبالا ہوا اور عہد و پیمان کو برطرف کر کے فرسیہ کے قتل کا حکم دیا یہ خبر مادر
شیر کو پہونچی کہ شیر نے تعجیل کی اور حلم و بردباری کو چھوڑ کے خفت اور سبکساری کا مائل ہو
دل مین کہا کہ جلد پہونچنا مناسب ہے کہ اپنے فرزند کو وسوسۂ شیطان سے
باز رکھون معمول ہے کہ جب بادشاہ پر غصہ غالب ہوتا ہے شیطان اوسوقت
اوسکے مزاج پر زیادہ تر تسلط پاتا ہے اور خلاف صواب کے راہ بتاتا ہے
بیت غضب از شعلہ ہاے شیطانی ست + عاقبت موجب پشیمانی ست +
پہلے ایک شخص کو جلاد کے پاس بہیجا کہ فرسیہ کے قتل مین توقف کرنا مین شیر سے
کلام کر لون اور آپ کامجو کے پاس آئی اور کہا کہ اے فرزند مین نے سُنا ہے
کہ تو نے فرسیہ کے قتل کا حکم دیا ہے گناہ اوسکا کیا ہے شیر نے صورت حال بیان کی
مادر شیر نے کہا کہ اے فرزند آپ کو بادیۂ ضلالت مین سرگردان نہ کر اور مشرب عفو اور
احسان سے بے بہرہ نہو کہ بزرگون نے کہا ہے کہ آٹھ چیزین آٹھ چیزون کے ساتھ ہی ہوتی
ہین حرمت عورت کی شوہر سے اور پرورش فرزند کی والدین سے اور دانش افزائی شاگرد
کی اُستاد سے اور قوت بادشاہ کی فوج اور مشیران کامل سے اور کرامت زاہدون کی
تقوی سے اور امینی رعیت کی بادشاہ بیدار مغز سے اور نظام کار بادشاہی عدل و داد سے
اور رونق عدل کی عقل سے اور عمدہ اس بات مین دو چیزین ہین ایک یہ کہ پہچاننا اپنے
رفیقون کا ہر ایک کے مرتبے کے موافق اور رعایت کرنا ہر ایک سے مقدار اوسکے شرف کے اور
دوسرے معمول ہے کہ مقربان درگاہ باہم تنازع دلی رکھتے ہین کہ موافقا اور ہلاکت کے عداوت
مین

انکی جاتی نہین ہے اگر بادشاہ ہر کوئی ایک کی دوسرے کے حق مین سُنے تو ایک بھی لائق اعتماد کے نہ رہے کیونکہ انکا دستور ہے کہ کیسا ہی مخلص ہوا خواہ ہو اوسے معرض تہمت مین لاتے ہین اور خیانت کو لباس امانت مین جلوہ دیتے ہین اگر بادشاہ سست خرد ہوا تو بے گناہ گرداب بلا مین پڑیگا اور مجرم قوت فریب سے ساحل نجات پر سلامت پہونچینگے بیت بے گنہ دل شکستہ در زندان + مجرم از زندان خرم و خندان + اور لاشک نتیجہ اس کام کا یہ ہے کہ حاضرین قبول عمل سے امتناع کرتے ہین اور غائب حاضر ہونے سے پرہیز رکھتے ہین اور ہزار خلل ارکان شاہی مین راہ پاتے ہین اور مضرتین اسکی حد سے باہر اور قیاس سے افزون ہین قطعہ منہ گوش بر قول اہل غرض + کہ زیشان رسد ملک و دین را شکست + غرض تجو اگر از تو شد سر بلند + شود پایۂ قدر و جاہ تو پست + اگر با حسود ان شدی ہم رکاب + عنان بزرگی ندار ی بدست + شیر نے کہا کہ مین نے کسی کے کہنے پر فریسہ کے قتل کا حکم نہین دیا ہے بلکہ جب اوسکی خیانت خود مجھپر ظاہر ہوئی ہے تب میرا مزاج متغیر ہوا ہے شیر کی مان نے کہا کہ تغیر بادشاہون کے مزاج کا بے یقین صادق خصوصا اہل اعتماد کے حق مین روا نہین ہے اور یہ جو کہا تو نے کہ اوسکی خیانت خود مجھپر ظاہر ہوئی یہ غلط ہے ثبوت خیانت کا ہنوز شبہہ مین ہے جسوقت کہ پردہ ریے کا دست سے اوٹھیگا تو حقیقت معلوم ہو جائیگی کہ راست کیا اور دروغ کیا ہے لازم یہ تہا کہ پہلے اوسکی خدمتین یاد خاطر رہتین اور جو خیر خواہیان کہ اوس سے صادر ہو چکی ہین وہ لوح ضمیر منیر سے محو نہوتین اور باتین بے ہنران نا آزمودہ کی ہنرمندان کامل کے حق مین سمجھ کے سنا ہوتین کہ بے ہنرون کا دستور ہے کہ سو سو حیلے اوٹھاتے ہین تا ہنرمند ثمرہ مین پڑین ای فرزند عقل دور اندیش اور ادراک عالم آرا کے مناسب یہ ہے کہ جو صورت حادثہ کی پیش آوے اوسکو فکر عادل اور تمیز کامل سے پہچاننا چاہیے کہ ہر شخص کے جوہر کا شرف صفائی سے خرد ارجمند کے ہوتا ہے بیت عقل ستکہ بنیاد شرف محکم ازوست + افزونی حرمت بنی آدم ازوست + فرسیہ تیرے دولت بر مدۂ ما

اور درجہ ارجمند کو پہونچا اور اکثر مجلسون مین تو نے اوسکی ثنا و صفت کی اور بارہا
اوس سے مشورے کیئے اب لازم ہے کہ کسیکی اپنے قول کی ظاہر نکر اور جس شاگو کہ اپنے
ہاتھ سے اوٹھایا ہے اوسے بے سبب گرانا آپکو شماتت اعدا مین ڈالنا ہے اور جو بات
کہ خرافات و رشاہات و وقار نہین ہے اوس سے احتیاط واجب ہے تا عقلا کے نزدیک متہم نہو
انصاف کر کہ یہ نسبت کہ نوبیہ کی طرف دشمنون نے کی کس قدر عقل سے دور ہے کہ
ایک شے محقر کہ کوئی شخص اوٹھی بھی اوسپر آنکھہ سیاہ نکریگا ایسا جلیل القدر کہ
اوسے تیرے بدولت کسی چیز کی کمی نہین ہے وہ کیونکر ایسی بے حقیقت
چیز پر بے دیانتی کرتا اور اوصاف جسکے ورع و تقوے کے اہل زمین و آسمان
کی زبان پر جاری ہین اوسکو ایسی شے محقر کیونکر مغلوب کرتی اور اس سے
پیشتر کہ نوبیہ ملازم سرکار نہ تہا گوشت کو ترک کرکے زاویہ نشین تہا تو نے
جبکہ طلب کیا کسی طرح اس ثروت و خدمت کو قبول نکرتا تہا آخر بہ اصرار
وقت عظمت شاہانہ سے مجبور ہوکے بصد کراہت یہ خدمت قبول کی اور
جب سے کہ ملازم آستانہ دولت ہوا کبھی اوسنے گوشت نہ کہایا کیا تیری بدولت اوسے
میسر نہ تہا اور اونے ترین ملازم سرکار سب گوشت کہاتی ہین اوسکے کون مانع تہا اور تو نے
اتنا خیال نہ کیا کہ آج اوسے کیا سودا ہوا تہا کہ تیری چاشت کا گوشت چرا کے لیجاتا اور
مطلب اس چوری سے تو یہ تہا کہ اوسکو کہا لیتا اور جو کہانے سے بچتا اوسے دور پھینک
دیتا رکہہ کیون چھوڑتا کہ اعدا اوسے گرفت کرتے یہ صاف فریب اور بندش دشمنون
کی ہے اس بات کو اے صواب اندیش سے ملاحظہ کر اور سخن بیہودہ کو کان مین جگہ
نہ دے اور گمان غالب یہ ہے کہ دشمنون نے گوشت اوسکی منزل مین رکہدیا ہے کہ اس
حیلے سے اوسے متہم کرین اور یہ بات کچہ حاسدون کی خبث سے دور نہین ہے بلکہ بہتر
ازین غیر کے آزار پہونچانے کے واسطے بدنفسون نے اپنے نفس کو قتل کروایا ہے
جیسا کہ اوس خواجہ نے غلام کو اپنے قتل کا حکم دیا تہا شیر نے پوچہا کہ یہ قصہ کیونکر
تہا اسے بیان فرمایئے حکایت کہا کہ شہر بغداد مین ایک حاسد تہا اوسکے ہمسا

بین

ایک مرد صالح متدین باخدا رہتا تہا بیت شمع محبت ز دل افروختہ + ہر چہ بجز
حق ہمہ را سوختہ + مردم بغداد اوس زاہد سے اعتقاد تمام رکھتے تھے اور ہر محفل
و مجلس میں اسکا ذکر خیر کیا کرتے تھے اور بطریق تحفہ اور ہدیہ کے اکثر نقد و جنس بھیجا کرتے
تھے اور مرد حاسد اس حال کے مشاہدے سے شبانہ روز آتش حسد میں جلتا تہا
اور ہمیشہ اس تدبیر میں رہتا تہا کہ کسی طرح اوسے گزند پہونچائے مگر کوئی تدبیر
ایسی نہ نکلتی تہی کہ جس سے اوسکا مقصد بر آئے یعنے وہ زاہد نظر سے خلق اللہ
کی گر جائے آخر بہت تنگ آیا اور اسی نیت سے ایک غلام خرید کیا اور اوسکی
تربیت اور پرورش میں مبالغہ کرتا تہا اور بارہا اوس سے کہتا تہا کہ تجہے میں نے
اسی واسطے خرید کیا ہے اور پرورش کرتا ہون کہ اپنا حق تجہپر خوب ثابت کرکے اوسکے عوض
میں ایک ایسا کام تجہسے لون تا یہ سب میرا احسان اوس ایک خدمت کے بدلے تیرے
سر سے اوتر جائے سُن اے فرزند میں تجہسے یہ امیدوار ہون کہ جو رنج میرے خاطر پر آ کر
مستولی ہے اوس سے مجہے فارغ کر دے جبکہ ایسی گفتگو چند بار مجمل ہوئی ایک دن غلام نے
کہا کہ بہت مرحمت اس بیچارے کے حق میں آپ نے فرمائی ہے کہ شرح اوسکی زبان سے
ادا ہو نہین سکتی ہے اور اقسام نوازش سے اس بندہ سر افگندہ کو اختصاص دیا ہے کہ
اگر ہمہ تن زبان شکر ہو جاؤن تو بہی اس عہدے سے باہر آنا ممکن نہین ہے چاہتا ہون
کہ خواجہ اپنا مکنون خاطر بتفصیل ارشاد فرمائے تو مقابلے میں ان احسانون کے جانثاری
کرون خواجہ نے دیکہا کہ غلام دعوی حق گذاری اور تمنائے ہواداری بدل رکہتا ہے
اسلیے پردہ روے کار سے اوٹہایا اور کہا کہ آگاہ ہو کہ میں اس ہمسائے کے ہاتہہ
سے تنگ آیا ہون چاہتا ہون کہ کسی طرح اوسے ذلیل کرون اور بارہا میں نے
تدبیرین کین مگر تیر تدبیر ہدف مراد کو نہ پہونچا اور آتش حسد ہر دم کانون سینہ میں
شعلہ زن اور زندگانی منغص ہے کہ اوسکے رنج سے لذت حیات مجہپر تلخ ہے اور عمر عزیز سے
بیزار ہون اور تجہے میں نے فقط اسی مطلب کے واسطے پرورش کیا ہے کہ آج کی رات مجہے
اس ہمسایے کے بام پر ذبح کرکے چہوڑ دے اور یہ بدرہ زر تجہے دیتا ہون اسے لیجا کے اوس

کسی ملک مین اپنی عمر کو بسر کرس بس آج تو میرے حق سے ادا ہوتا ہی جبکہ اوس جگہ مجھے لوگ
کشتہ دیکھینگے اس زاہد کو گرفتار کرکے اوسکی عزت اور مال سب تاراج اور خراب کرینگے
اور یہ رتبہ اوسکا نہیگا اور سب وضیع و شریف کیا اوسکا حلقۂ اعتقاد گردن جان مین
ڈالے ہین منحرف ہوکے زبان طعن دامن کہولینگے بس تمام ہی مطلب میرا اس صورت مین
غلام نے کہا کہ ای خواجہ اس فکر نامعقول سے درگذر اور چارہ اس کام کا اور طرح پر تجویز
کر اگر تیری مراد اسکا مرفع کرنا ہی تو مین اوسے قتل کرکے تیرا دل حسد سے خالی کر دون خواجہ نے
کہا کہ یہ اندیشہ دور و دراز ہی شاید کہ یہ تدبیر قتل کی عرصہ کھینچے اور مجھے طاقت صبر کی نہین
رہی ہے جو کچھ ہو سو آج ہو یہ جو مین نے کہا ہی اسے بجا لا اور اسمین چون و چرا نکر اور
روح میری خوش کر غلام نے کہا کہ کوئی عاقل یہ تجویز نہ کریگا جو تو کرتا ہی اور جسنے کہ بو
خرد نہ سونگھی ہوگی وہ بہی ایسا اندیشہ دل مین نہ لائیگا سوا جنون کے اور تعبیر اسکی
نہین بن سکتی ہی کیونکہ ذلت دشمن کی اپنی حیات مین مطلوب ہوتی ہی جبکہ آپ مر گئے
تو دشمن کی مرگ اور ذلت سے کیا لذت اور کون فائدہ متصور ہی ہر چند غلام نے اسطرح
کی بہت تقریر کی کچھ مفید نہ پڑی جبکہ خواجہ نے اسمین اصرار تمام کیا غلام نے سر اوسکا بام
ہمسایہ پر کاٹا اور تن اوسی جگہ چہوڑ دیا اور بدرۂ زر لیکر راہ اصفہان کی لی اور اوسی
دار الامان مین جا کر قرار پکڑا جبکہ اوس بدنیت کو نیک مرد کے بام پر کشتہ دیکھا
کوتوال شہر زاہد بیگناہ کو زندان مین لیگیا اور کوئی عذر اوسکا نہ سنا جو کہ تمام اہل
بغداد اوسکی عفت اور سلامت نفس پر گواہ تھے اور جو کوئی وجہ شرعی ثبوت کی پیدا نہ
تھے کہ زاہد نے اپنے ہاتھ سے اوسے قتل کیا ہی یا نہین لہذا اوسکا قتل تجویز نہ کیا جاتا
تہا مگر محبوس تہا قضارا مدت مدید کے بعد ایک سوداگر نے اوس غلام کو اصفہان مین دیکھا
احوال پوچھا اوسنے حقیقت مو بمو بیان کی سوداگر نے کہا کہ وہ مرد پارسا
مبتلاے صد رنج و عنا ہے غلام نے کہا کہ اوس بیگناہ پر ستم ناحق واقع ہوا ہے
اور سچ یہ ہے کہ بموجب حکم خواجہ کے یہ فعل مجھسے صادر ہوا ہر چند مین
نے انکار کیا اوسنے نمانا ایک بدرۂ زر دیکے کہا کہ مجھے قتل کر کے اصفہان

کی راہ سے اسیلیے اوسکے حکم کے موافق مین عمل مین لایا نہ اند بیچارہ اس
ماجرے سے آگاہ بہی نہین ہے تاجر نے بہت قافلے کے لوگون کو گواہ کیا
اور بغداد مین آکے صورت ماجرا بیان کی اور گواہ گذرا اسنے اوس نے رہائی پائی
اور مقتول لعنت کے تیرون کا نشانہ ہوا سچ کہا ہے کہ چاہ کن را چاہ در پیش آخر
نتیجہ حسد کا یہ ہے کہ جان و ایمان دونون برباد ہوئے اور نتیجہ نیک نیتی کا
یہ ہے کہ ظاہرا کوئی تدبیر زاہد کے مخلصی کی عقلاً اور نقلاً نہ تھی مگر اللہ تعالے
راستی کا معین ہے کہان سے کہان بات پہونچائی اور پہر اپنے کرم و
فضل سے اوسے رہائی دلوائی اور نیک نام بہی رکہا اور انجام بخیر کیا اور
یہ مثل اسلیے بیان مین آئی تا بادشاہ معلوم کرے کہ اہل حسد نے کیا کیا
کام کیے ہین بالفرض اگر فریسہ قتل ہوا پہر اسکے بعد ان بد اندیشون کے ہاتہ سے
باقی لوگ کہ تیرے متوسل اور فریسہ سے ہر صفت مین کم ہین یہ مکار کیا و نہین سلامت
چہوڑینگے جب کہ یہ سمجہے کہ ہمنے بادشاہ کو اپنی راے کا مغلوب کر لیا کہ ایسے امین جلیل القدر
کو ایک حیلے مین ہلاک کروا دیا تو اورون کی کیا حقیقت ہے پہر کتنی جرات اونکی بڑہ جائیگی اور
عجب نہین ہے کہ جب کچہ بادشاہ سے بیدل ہونگے تو اور شیر کو لے تیرا مقابل پیدا کرکے
اور سا اوسکے شریک ہوکے تیری سلطنت کو برہم کر دینگے تو تو نے کیا کریگا اس کام مین
غور کافی کر اور شتابکاری کو دل سے دور فرما جو مہم کہ پیش آئے اوسے تحمل و وقار سے کر
کرا اگر کام سمجہ کے کریگا تو فرصت باقی ہے اگر خواہی نخواہی وہ لائق سزا کے ہوا اور اپنی تحقیق
خاص سے اوس امر کو دریافت کر لیا اسکے بعد عفو یا سزا جو مناسب سمجہنا سو عمل مین لانا اور
اگر جلدی کی اور ہلاک ہوئے کے بعد دریافت کیا کہ مجہسے خطا صادر ہوئی پہر ندامت و بدنامی
اور مطعون خلائق ہونے کے سوا کیا حاصل ہوگا بلکہ روز جزا کے قاضی قضا کی خون ناحق
کی بازپرس مین پڑیگا اس بات مین کسی حکیم نے بیت فرمائی ہے بیت میتوان
کشت زندہ را لیکن * کشتہ را باز زندہ نتوان کرد * شیر نے نصیحت مان کی شستی
[illegible] غور مین خوب قوی اور جانا نصیحت مان کی [illegible] اور [illegible] شفقت او

سر وقت خیر خواہی سے مجلا سیاست موقوف رکھی اور حکم کیا کہ فرسیہ کو حاضر کرین جبکہ
فرسیہ آیا خلوت مین لیگیا اور کہا کہ مین نے آتنا جو کہا محض امتحان ان حاسدون کا
منظور تھا ورالا مین بھی بارہا ہر امر مین آزما چکا ہون اور تیرے اوصاف سے
خوب آگاہ ہون کہ سراسر پسندیدہ ہین اور میرے نزدیک تو ہر طرح مقبول ہے
مگر ان حاسدون کا حال جو دریافت کرنا منظور تھا سو بخوبی معلوم ہو چکا اب تو اپنے
کام مین مشغول رہ اور اوس گفتگو سے بیدل نہو فرسیہ نے کہا اگرچہ شہریار نے سایہ عاطفت
اور عنایت میرے سر پر ڈالا ہے اور جو کچھ عنایت سلاطین کی ملازم پر چاہیے اوسمین
کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا ہے مگر مین اس تہمت کی کلفت سے جانبر
نہونگا جب تک بادشاہ بواقعی اسکا تدارک نفرمائیگا جسسے کچھ نہوگا مصرعہ یک شیشہ
بود و شکست پہلوے من حلب بنیست + اور مین خدا کے نزدیک لوث سے پاک
ہون جسقدر زیادہ تحقیق ہوتی جائیگی میرا وثوق زیادہ ظاہر ہوتا جائیگا کامجو نے کہا
کہ کیونکر تفحص کرون فرسیہ نے عرض کیا کہ جس جماعت نے کہ میری خیانت پر اتفاق
کیا ہے اونمین ہر فرد کو تنہا بلا کے بچشم نمائی پوچھیے اور کہیے کہ اگر راست راست ظاہر کروگے
تو امیدوار عفو قصور اور مترصد خلعت اور مرحمت کے رہو ورنہ بہت خرابی دیکھوگے
یقین ہے کہ اسطرح سے حال مفصل واضح ہوجائیگا انصاف فرمائیے کہ مین نے
سالہا سال گذرے کہ گوشت ترک کیا ہے اور جو شخص کہ بے گوشت کے ایک ساعت بسر
نہین کر سکتے وہ تو خیانت گوشت کی نکرین اور مین جو بادشاہ کی بدولت سیکڑون
من گوشت جسے چاہون اوسے بخش دون سو مین بادشاہ کے چاشت کا گوشت
چرالیتا اور پھر اوسے صرف بھی نکرتا رکھہ چھوڑتا کہ دشمن اوسے ڈھونڈھ لیجاتے ایسے
کبھی عاقل یقین نکریگا یقین ہے کہ جب بادشاہ اسی طرح کہ جو مین نے عرض کیا تفحص فرمائیگا
تو یہ راز چھپا نرہیگا بادشاہ نے کہا البتہ بتہدید پوچھا جائیگا مگر اون لوگون کو کہ جنھون نے
میرے محرم امین کو متہم کیا امیدوار مرحمت کا نکرونگا فرسیہ نے کہا کہ جو عفو کہ کمال
قدرت کے ساتھہ کیا جاتا ہے انتہا ہمت کا ہے عفو عند القدرت یہ بہت بڑا کام ہے اور یہ

انعام الٰہی کے واسطے شکر مقرر ہے اور دشمن پہ قدرت پانا بڑی نعمت ہے
اور شکر اس نعمت کا عفو کے سوا اور نہین ہے بیت بر گنہگار چون شوی قادر +
عفو را شکر نعمت خود ساز + پس تحقیق کے بعد اگر شہریار ان حاسدون پر
مرحمت عفو کی ارزانی فرمائے تو مناسب شان بادشاہی ہے جب کہ کامجو نے
یہ کلام فریبہ کا سنا آثار صدق و صفا ہر بات سے ثابت ہوئے اسکے بعد اوس
گروہ فتنہ انگیز سے ایک ایک کو جدا جدا بلا کے استفسار حال مین مبالغہ تمام
کیا اور کہا کہ اگر راست راست بیان کروگے تو تمہارے جرائم عفو کرونگا بلکہ نوازش خسروانہ سے
انعام اور خلعت پاؤگے آخر کار بعضون نے حقیقت حال بیان کی جبکہ پردہ ریب کا سب
اوٹھہ چکا اسکے بعد کہ سب معترف اپنے قصورات کے ہوئے تو آفتاب امانت فریبہ شبہہ
ابر سے نکل کے سب کی آنکھہ مین روشنی بخش ہوا مصرعہ مولف ع امتحان کرنے سے آخر
حال سب کا کھل گیا + شیر کی مان نے کہا کہ ای فرزند اس جماعت کو امان دیچکا تو اب سزا دینا اوس
مناسب نہین ہے لیکن تو تجربہ سب کا کرچکا اب آئندہ عبرت چاہیے کہ اسکے بعد گوش تمام عنایت
کسی خائن کے کہنے پر نرکھنا جب تک برہان اور دلیل قوی سے ثابت نہو کہ جس مین
کسی طرح کا تردد کا باقی نرہے تب تک زنہار اوس پر عمل نکرنا بلکہ بعد ثبوت کے چند روز
توقف کرنا اور مفسدہ اگرچہ تھوڑا ابھی ہو اوسے بہت سمجھنا آخر کو انجام اوسکا رفتہ رفتہ
اوس حد کو پہونچتا ہے کہ تدارک اوسکا حیز امکان مین نہین آتا ہے اور مثال
اوسکی دریاے بزرگ سے ہے کہ اصل اوسکی مختصر ہوتی ہے لیکن اور چھوٹی چھوٹی
نہرون کی مدد سے اوس مرتبے کو پہونچتا ہے کہ عبور اوس سے بے کشتی نہین
ہوسکتا ہے اسی طرح بدگوئی لوگون کی تھوڑی ہو خواہ بہت اوسکی تاویل اپنی
راے روشن سے کرے جب تک کہ دلیل ظاہر ہاتھہ آئے اوس سے اجتناب فرمانا
والا انجام اوسکا مفسدہ عظیم پر دائر ہوگا اور بجھانا اوس آتش فساد کا دشوار ہوگا
لمولفہ ناچیز مت شرر کو سمجھہ کیا خیال ہے + جب مشتعل ہوا تو بجھانا محال ہے
کامجو نے کہا کہ اس نصیحت کو قبول کیا مین نے سچ ہے کہ بلے خی کہا کہ مین

کسی پر سیاست کرنا اچھا نہین ہے شیر کی مان نے کہا کہ اسے باد شاہ جو کوئی کہ بے
سبب ظاہر دوست سے رنجیدہ ہو تو وہ منجملہ اوس آٹھہ گروہ کے ہے کہ بزرگون
نے جنکی صحبت سے پرہیز کا حکم کیا ہے گاجر نے کہا کہ تفصیل اون سب کی فرمائیے
کہا کہ حکما نے اوراق صحائف وصایا پر ثبت کیا ہے کہ آٹھہ گروہ کی مصاحبت سے
پرہیز کرنا لازم ہے اور آٹھہ گروہ سے ہمنشینی اور آمیزش واجب ہے وہ آٹھہ
کہ جنکی موافقت سے پرہیز چاہیے اول اون مین سے وہ ہے کہ صاحب
انعام کا حق نعمت نہ پہچانے اور کفران نعمت سے نہ ڈرے دوسرے وہ کہ بے سبب
غصہ کرے اور غصہ بھی کیسا کہ حلم پر غالب ہو تیسرے وہ کہ موت کو بھول جائے اور دولت
بے بقا پر مغرور ہو اور رعایت حق خالق نہ پہچانے چوتھے وہ لوگ کہ بناے کار اونکی
مکر و فریب پر ہو اور فریب اور مکر کو ہنر جانتے ہون پانچوین وہ لوگ کہ دروغ اور خیانت کو
شعار اپنا کیا ہے اور راستی اور امانت اونکے نزدیک بدتر از دروغ و خیانت ہو چھٹے وہ
کہ دروازہ شہوت کا اپنے منہ پر کہول دیا ہے اور حرص اور ہوا کو کعبۂ مقصود کیا ہو
ساتوین وہ کہ بے حیا اور بے ادب ہین آٹھوین وہ لوگ کہ بے سبب لوگون کے
حق مین بدگمانی کرتے ہین اور بے علت اہل خرد کو رنج پہونچاتے ہین اور آٹھہ کہ جنکی
صحبت ضرور ہے اول اونمین وہ ہے کہ شکر احسان خالق و خلائق اپنے ذمہ پر واجب
جانتے ہین دوسرے وہ کہ عہد محبت اونکا کسی حادثۂ انقلاب سے ٹوٹ نجائے تیسرے
وہ کہ داشت صاحب علم اور فضل کی لازم جانتے ہین چوتھے وہ کہ فسق اور فجور
اور نخوت اور غرور سے پرہیز رکھتے ہین پانچوین وہ کہ عین حالت غصہ مین اوسکے
ضبط پر قادر ہوتے ہین چھٹے وہ کہ دروازہ سخاوت کا محتاجون کے منہ کہلا رکھتے ہین
اور صاحب غرض کی حاجت روائی مین تا مقدور کوشش کرتے ہین ساتوین
وہ جو شرم اور حیا مین کبھی قصور نہین کرتے ہین اور کسی وقت مین طریق
ادب سے پانون باہر نہین رکھتے ہین آٹھوین وہ کہ بالطبع دوست صلحا اور اہل عفت کے
ہین اور ارباب فسق و بدعت سے نفرت کرتے ہین جو لوگ کہ اس جماعت سے

اتفاق رکھتے ہین تو البتہ وہ لوگ کہ پہلے مذکور جنکا ہو چکا اونسے احتراز رکھتے ہین یقین
غالب ہے کہ انکی صحبت کی برکت سے مزاج حال اون شخصون کا اعتدال حقیقی سے
نزدیک ہو جائے کیونکہ سرکہ باوجود حدت اور ترشی کے جب شہد کی آمیزش پاتا ہے
تو اپنی حدت اور حموضت سے نکل کے کتنی علتون کے دفع کا باعث ہوتا ہے نظم
چو سرکہ گر ترشی رو با نگبین آمیز + کہ دافع مرض و راحت روان گردی + مباش
مردہ دل و ہمدمی چنان بگزین + کہ از مصاحب جان تو نیز جان گردی + جبکہ شیر کو
شفقت سے مان کے تدبیر اس حادثہ کے دفع کی حاصل ہوئی بعد اداے شکر گزاری عرض
کیا کہ برکت نصیحت ملکۂ زمان سے راہ تاریک روشن ہوئی اور کار دشوار مجہپر آسان
ہوا اور امین کامل اور کاروان کافی ورطۂ ہلاکت سے بچ گیا اور ہر ایک ملازم کے
حال سے بہی مین مطلع ہوا اور ہر ایک سے سلوک کرنے کا طریق اور رد و قبول کلام
ہر ایک کا کہ ایسے شخصون سے کیا معاملہ کیا چاہیے یہ بہی مین نے بخوبی دریافت کیا اگر ہمہ تن
زبان ہو کر شکر آپکی شفقت کا بیان کرون تو ہزار مین سے ایک بہی ادا نہین کر سکتا ہون اسکے
بعد فریسہ کی طرف متوجہ ہوا اور بہت معذرت اور ملاطفت کی اور کہا کہ یہ تہمت تیری مزید
اعتماد کا باعث ہوئی اور تیمار جن کامون کا کہ تیرے سپرد تہا وہ اپنے عہدے پر برقرار
رہا خاطر جمع رکہہ فریسہ نے کہا کہ اس بات سے کچہ کام نہین نکلتا ہی اور یہ لطف تیرا میرے
عقدۂ دشوار کا گرہ کشا نہین ہو سکتا ہے اور تیرے پہلے عہد دشمنون کے تہوڑے ہی فریب
مین برہم ہو گئے اب کیونکر میرا دل پریشان اطمینان پائے بادشاہ نے کہا کہ اس بات کو دل
سے اوٹہا دے کہ تجہسے کچہ تقصیر ہوئی تہی اور نہ میری عنایت مین قصور ہوا تہا فقط
حال ان لوگون کا مجکو دریافت کرنا منظور تہا سو معلوم ہو چکا فریسہ نے جواب دیا کہ مرنی
میرے واسطے نیا سر اور نئی دستار کہان سے آئیگی گو ایکبار عنایت ملکہ سے مخلصی پائی
لیکن جہان حاسدون سے خالی نہین ہوتا ہے او جب تک کہ عنایت بادشاہ کی مجہپر
باقی ہے حسد بداندیشون کا بہی برقرار رہیگا اور بادشاہ نے جو ایکبارے بے سبب
بات مفتریون کی سماعت فرمائی تو اب دشمنون کو معلوم ہو گیا کہ مزاج بادشاہ کا آسانی

ہاتھہ آسکتا ہی جب ہم چاہینگے تہوڑے سے نشیب و فراز مین مزاج پادشاہ کا برہم کر دینگے اور جس بادشاہ نے کہ بات چغل فتنہ انگیز کی سُنی اور اوسکے مکر اور شعبدے پر التفات کیا اوسکی خدمت سے کنارہ نکرنا اور اوسکے کام پر جانفشانی کرنا کام عاقلون کا نہیں ہے اور جان کسی کی گھاس کے مانند نہیں ہے کہ ہر روز کاٹی جائے اور تازہ پیدا ہو اور اگر بادشاہ کہے تو مین ایک بات مین خاطر اقدس کی تسلی کر دون بادشاہ نے کہا بیان کر فریسہ نے کہا اگرچہ بادشاہ نے اس حادثے مین مجھپر رحم کیا اور اعتماد میرا زیادہ بڑھایا اور اوسکو مین نے انعام عظیم سمجھا لاکن بے ثبوت قصور جرم میرے قتل مین اتنی تعجیل فرمائی اب مین بادشاہ کی طرف سے بدگمان ہو چکا ہون اور عواطف خسروانہ سے نا امید ہون پھر بادشاہ اپنی عنایت کیون باطل کرتا ہے اور سابقہ میری خدمت کا بیہودہ ہوا جاتا ہے کہ ایک تہمت حقیر پر کہ اگر ثابت بھی ہوتی تو چندان حقیقت نرکھتی تہی اوسکے عوض مین عقوبت عظیم تجویز کی گئی بادشاہ ایسا کریم النفس چاہیے کہ خیانت بزرگ کو شرب عفو سے محو کر ڈالے جیسا کہ بادشاہ یمن نے باوجود گناہ بزرگ کے اپنے حاجب کو رسوا نکیا بلکہ پردہ کرم کا اوسکے گناہ پر ڈال دیا آہو نے پوچھا کہ یہ کیونکر تہا حکایت فریسہ نے کہا کہ ملک یمن مین ایک بادشاہ تہا فروغ صبح عدالت اوسکے جبین سے نمایان اور خورشید عقل اوسکے چہرۂ اقبال اور ناصیۂ اقبال سے تابان تہا ایک دن دربان پر متغیر ہوا اور پھر اوسکا اوسے زندان کر دیا بیچارہ حاجب تاب بادشاہ کے غضب کی نرکھتا تہا اور شہر سے بھی نجا سکتا تہا ناچاری گوشہ کاشانہ مین بیٹھ کے کبھی اپنی خرابی حال پر روتا تہا اور کبھی عجائب روزگار پر ہنستا تہا اور یہ شعر گویا کا اپنے حسب حال سمجھکر پڑھتا تہا بیت آسمان ہنستا ہے اوسکے حال پر + جو کہ میرے حال پر روتا نہین + آخر قلت مال اور کثرت عیال سے پریشان احوال اور بے پروبال ہو کے تنگ آیا اور اپنے دل مین کہا کہ اسی طرح بادشاہ کے پیش نظر پہونچا چاہیے یا گردن زیر تیغ ہو پہونچے یا سر افسر قبول سے مزین ہو ایک دن بادشاہ نے جشن عام کیا تہا حاجب نے ایک دوست

سے پوشاک اور گھوڑا عاریت منگوایا اور سوار ہوکے دربار مین بادشاہ کے
بیباکانہ چلا آیا سب دربان اور حاجب سمجھے کہ اس طرح جو اسکا چلا آنا ہے سبب یہین ہوگا کہ
بادشاہ نے گھوڑا اور لباس عنایت فرمایا اس خیال سے کسی نے منع نکیا حاجب دربار
مین دلیرانہ آکے اور آداب بجالاکے بجاے لائق استادہ ہوا اوس دم بادشاہ بزم
نشاط مین بادہ پیمائی کر رہا تھا جب کہ حاجب کو دیکھا آتش غضب کا کانون
سینہ مین شعلہ زن ہوئی چاہتا تھا کہ حکم سیاست دے لیکن تامل کیا
اور سوچا کہ مجلس عشرت کو منغص کرے اور نشاط بادۂ خوشگوار کو اندوہ و رنج
سے مبدل فرمائے بلکہ کرم جبلی نے عفو گناہ پر سبقت کی اور سخاوت طبعی نے
گناہ اوسکا ناکردہ سمجھکے تحریص بخشش و انعام کی دی جبکہ حاجب نے بادشاہ
کو دیکھا اور آثار طراوت تازہ روئی کے اوسکی جبین مبین سے ظاہر پائے
کمر خدمت استوار کرکے جو کام کہ آگے آتا تھا اوسمین بلا تامل ہاتھ ڈالتا تھا اس
نشیب و فراز اور دار و گیر مین فرصت پاکے ایک طبق زرین کہ وزن اوسکا ہزار مثقال
تھا زیر قبا چھپالیا بادشاہ نے گوشۂ چشم سے دیکھکے جانا کہ ضیق معاش اس جرأت کی باعث
ہوئی ہے حلم نے پردہ عیب پوشی کا اوسکے گناہ پر ڈال دیا جبکہ مجلس تمام ہوئی اور سب اپنی
اپنے مقام کو گئے طبقچی اس جستجو مین پڑے کہ ایک طبق زرین گم ہوا ہے اسکو بزجر و
تعذیب ہر ایک سے دریافت کرتے تھے بادشاہ نے طبقچیون کے داروغہ سے کہا
کہ کیون بیہودہ کسیکو رنج دیتا ہے جسنے لیا ہے وہ پھیر دیگا اور جسنے دیکھا ہے وہ پردہ فاش
نکریگا اور یہ شعر گویا کا پڑھا بیت عیب عالم کا ندیکھا مری آنکھون نے کبھی + کبھی آلودۂ
غش دامن پاکان نہوا + اسکے بعد حاجب نے ایک سال اوس سے بخوبی معیشت کی
اور دوسرے سال اوسی جشن مین پھر حاضر ہوا بادشاہ نے دیکھکے اور نزدیک بلاکے
آہستہ کہا کہ وہ طبق کیا تمام خرچ ہوگیا حاجب نے روکے تضرع سے زمین نیاز پر رکھ کے عرض
کیا بیت کامگارا چشم بد از ماہ رویت دور باد + خانۂ دور تو با نور ابد معمور باد + مین نے یہ حرکت
اس خیال سے کی تھی کہ بادشاہ یا اور کوئی حاضرین مین سے اگر میری اس خیانت کو دیکھ کے

اگر مجھے قتل کرے تو اس مین اس رنج گرسنگی سے رہائی پاؤن اور شبانہ روز بیہودہ اوقات
اہل و عیال نہ سنون اور اگر کاش یہ راز چھپ گیا تو قوت چند روزہ ہاتھہ آیا تو بھی ہلاکت
چند سے گذران کرونگا حال یہ تہا جو عرض کیا مین نے اور یقین ہے کہ صدق مقال
غلام کا آئینہ ضمیر انور سے پوشیدہ نہ ہے بیت وارد آن شمع دل افروز آگہی از سوز ما
اندرین معنی گواہ ما ضمیر پاک اوست + بادشاہ نے کہا کہ سچ کہا تو نے اور تیرا حال
لائق ترحم کے ہے پہر اوسے سرفراز کیا اور عہدۂ قدیم اوسکے سپرد ہوا حاصل اس
مثل کا یہ ہے کہ بادشاہ کا دل مانند مواج کے چاہیے کہ خس و خاشاک بدگوئی
سے تیرہ نہو جائے اور حلم اوسکا مانند کوہ باشکوہ کے مقام ثبات مین قائم رہے
اور تند باد غضب اوسے حرکت مین نلاوے شیر نے کہا کہ تیری بات راست اور درست
ہے مگر تلخ اور درشت ہے اور چاہیے کہ نوشدارو سے نصیحت خوش مزہ ہو تا مریض پینے
اوسکا آسان ہو اور یہ بات ممکن ہے کہ طبیعت بیمار کی دارو سے ناخوشگوار سے اگرچہ جانتا ہے
کہ میری صحت کا باعث ہے پر اوس سے انکار کرے اور اوس انکار کے سبب نعمت صحت
سے محروم رہے تو اچھی بات نہین بیت کسی کہ او بشکر خندہ دل تو اندبرد + جواب
تلخ چرا گوید از جان و ہنے + فرسیہ نے کہا کہ بادشاہ کا دل جو باطل کی طرف متوجہ تہا
وہ میری بات سے درشت تر تہا اور سخن حق البتہ درشت ہوتی ہے کہ سرور عالم نے
فرمایا الحق مر پس یہ تلخی میری بات کی کہ ترجمہ حدیث شریف کا ہے اسے تلخ نہ جاننا
چاہیے اور نفوس راست مین تلخی حق کو نبات و انگبین سے شیرین تر سمجھتے ہیں
اور میری اس بات کو دلیری اور درشت گوئی پر حمل نفرمایئے کہ یہ درشتی اور راستگوئی
میری دو فائدون کو شامل ہے اول یہ کہ استغاثی کے سننے سے مظلومون کو خورسندی
حاصل ہوتی ہے اور کدورت اور غبار ظلم اونکے دلون سے دور ہوتا ہے پس بہتر
یہ ہے کہ جو رطب و یابس میرے دل مین ہے وہ سب بادشاہ پر ظاہر کردون تا ملازم
غیبت و حضور میر ا یکسان ہو جائیگا دوسرے یہ چاہتا ہون کہ عقل رہنما اور عدل جہانبان
بادشاہ کا حاکم اس نفیحہ کا ہو کہ جاری کرتا حکم کا مظلوم کے حال سننے کے بعد ہو تا کہ

اسلیے ضرور پڑا ہے کہ صورت اپنے دروکی طبیب عدالت بادشاہ سے سو بیماری ظاہر کر دون بادشاہ
نے کہا کہ تو نے جو کہا سو سچ ہے لیکن تیری مخلصی اس بحر غرقاب سے یہ محض ہماری
عنایت ہے اور بعد حکم سیاست کے رہائی دینا ورطۂ ہلاکت سے شائع ترین احسانون
اور کامل ترین انعامون کا ہے فرسیہ نے کہا کہ مین تمام عمر بہی بادشاہ کے الطاف کا
شکر ادا نہین کر سکتا ہون اور مدتون عہدۂ مکارم شاہنشاہی سے باہر نہین آ سکتا ہون
اور یہ سچ ہے کہ بعد اجرا ے حکم عقوبت پہر عفو کرنا سب نعمتون پر ترجیح رکہتا ہے
کہ یہ نعمت سبب ہی حفاظت جان کا اور عکس اسکا بہی خالی فائدی سے نہ تہا کہ دولت
شہادت حاصل ہوتی تہی لیکن پہلے بادشاہ کی طرف سے خاطر جمع تہی اور اب البتہ
اندیشہ پیدا ہوا ہے مگر مین اسوقت جو عرض کرتا ہون اسواسطے نہین ہی کہ معاذ اللہ بادشاہ
پر خطا ثابت کرتا ہون بلکہ جانتا ہون کہ فعل حکیم کا خالی حکمت سے نہین ہوتا ہی مگر یہ البتہ
چاہتا ہون کہ شہریار کی تدبیر سے باب حسد کا مسدود ہو جائے کیونکہ کوئی محل فضل و ہنر کا
بیکار حسد نہین ہوتا ہی اگر بادشاہ عالم پناہ اسکا سدباب نفرمائیگا تو آئندہ بہت سے مفاسد
سلطنت مین راہ پائینگے کامجو نے کہا کہ دشمنون کے حسد سے اور مفسدون کے مکر سے
کیا باک ہی کہ سخن دروغ کو فروغ نہین ہوتا ہی اور حیلہ بے ہنرون کا ہنرمندون کے مقابلے
مین ہمیشہ بے حقیقت رہا ہی اور حاسدون کے گہٹانے سے رونق خردمندون کی
نہین گہٹتی ہے اور بدگویون کے عیب لگانے سے مرد پاک کا دامن آلودہ نہین
ہوتا ہے **نظم** گر بدے گفت ترا دشمن بدان باک مبینست + بس نہ آنست کہ از مرتبہ
حسد شکند + طعن خفاش کجا رونق خورشید برد + سنگ بداصل کی قیمت گوہر شکند +
اور تو اب بعد حاسدون کی فتنون سے بیخوف رہ کہ مجہے حقیقت انکی قول غرض آمیز کی خوب معلوم ہو چکی ہی
اور اسکے سدباب مین جو تدبیر مناسب ہے بصلاح تیرے قرار پائیگی او سمین اہتمام تمام عمل مین آئیگا فرسیہ نے
کہا کہ جب طرح سے عاجز آئینگے تو وہ مفسد یہ کہینگے کہ عقوبت کا حکم فرمایا تو فی الحال اسلیے فرسیہ کے دل مین وحشت
حادث ہوئی ہی اور جسکا اہلکار متوحش ہوتا ہی تو انجام اسکا بیشتر فساد کی طرف رجوع کرتا ہی اور اسکے
دماغ مین نخوت جی جابر تلی ہی سبب اسکا یہ ہی کہ تیری عنایت پہلے سی بہی اب اوسپر زیادہ ہوئی ہی اس صورت مین

وہ مغرور اور بدگمان ہی اور کارندے بدگمان ہر جاحل اعتماد نہین کرتے ہین مصرعہ ملولفہ اوس
سے غفلت ابلہی ہی جسکو آزردہ کیا + اس حیلے سے شہریار کی مزاج مین دخل پائینگے اور غالب ہی
کہ اس صورت مین بادشاہ بھی مجہسے بدگمان ہو اور حق بہی یہی ہے کہ بندۂ جفادیدہ سے بادشاہ کو
نڈر رہنا چاہیے یا اوس شخص سے کہ اوج منزلت سے گر کے پایۂ معزولی مین مبتلا ہوا ہو یا ایسا شخص کہ کم
رتبہ ہو اور اب بادشاہ اوسے رتبۂ عالی پر تقدم بخشے یہ سب صورتین امرا اور وزرا کے توحش اور بد باطنی کی
ہین اور پادشاہ کو ایسے لوگون سے غافل رہنا مناسب نہین ہی کا مجو نے کہا کہ علاج اس واقعہ کا کیونکر کیا جائے
اور دروازہ انکے دخل فساد کا کس تدبیر سے بند کرنا چاہیے فریسہ نے جواب دیا کہ تدبیر اوسکی یہی ہی کہ اگر
مخدوم کے ولمین ملازم کی طرف سے کچھ کراہت آئے تو اوسکے قصور کے لائق اور مناسب اوسکے حال کی اوسے
گوشمالی دے اس صورت مین تشدد اوسکا زائل ہو جائیگا اور یہ سمجھیگا کہ باوجود قدرت کی مخدوم نے دانستہ
در گذر کی کہ اندکی زجر پر کفایت کی اس سے معلوم ہوا کہ بس اتناہی غبار تہا کہ جسکی چشم نمائی ہو چکی آیندہ
گنجائش اندیشۂ خوفناک کی نرہی اور دوسرے اس عادت کو اتنا ظاہر کرے کہ لوگ یقین جانین
کہ بادشاہ تقریبات تمام پر کبھی التفات نہین فرماتا ہی اس صورت مین ملازم خوف بلا سے
دل کو فارغ کرینگے شیر نے پوچھا کہ بدگمانی اور بددلی چاکرون کی کتنی صورتون مین ہوتی
ہے جواب دیا کہ تین صورت مین ایک یہ ہے مخدوم کے الطاف مین آگے سے
اب کمی پائی جائے دوسرے یہ کہ بسبب کم توجہی رئیس اوسکے دشمن اوسپر غلبہ کرے اور رئیس کو
جنبہ اوسکے دشمن کا منظور ہو تیسرے یہ کہ مال و اسباب جو جمع کیا ہو مخدوم کی بے اتفاقی
سے وہ برباد ہو جائے اور مخدوم اوسکا تدارک بہی کچھ نکرے کامجو نے کہا کہ اسکا تدارک کس
طرح کیا چاہیے فریسہ نے کہا کہ اوسکی تدبیر یہ ہی کہ مخدوم کی رضامندی حاصل ہو اور اوسکا
اعتماد پہر از سر نو تازہ ہو اور جاہ رفتہ ہاتھ آئے اور جو دشمن کہ غالب ہوے ہین وہ گوشمال پائین
اور مال کہ تلف ہوا ہی پہر ہاتھ آئے یا رئیس اپنے پاس سے عنایت کرے کیونکہ ہر چیز کا عوض جان کے
سوا سلاطین پہ آسان ہی جبکہ رئیس نے تدارک ملازم کے حال کا فرمایا اوس وقت فردر
رضامندی حاصل ہوگی لیکن اوس طرح پر یہ سب الطاف کرے کہ ملازم کو امید غالب ہو
کہ اب تمام عمر بادشاہ مجہے معذور رکہیگا اور بار دیگر کبھی شکنجۂ بلا مین نکھینچیگا کیونکہ بہتیرے

حق مین اگر یہ سب صورتین حاصل بہی ہون تو بہی غلام امیدوار اسکا ہے کہ بادشاہ مجہی مطلق العنان
چہوڑ دے کہ اپنے باغ یا بان مین آزادانہ امین ہے اور فارغ البال پہرون اور وظیفہ دعا و ثنا کا
صدق عقیدت سے جناب الٰہی مین ادا کرتا رہون شیر نے کہا کہ تو ایسا رفیق نہین ہے کہ تیرے
حق مین کسی کی بات سماعت کیجائیگی تجہے مین نے حقیقت مین پہچانا ہے کہ سچ مین تو صفت
صبر سے موصوف ہے اور قسمت مین اور شکر سے معروف اور جو کچہ کہ فتوت اور مروت کے
خلاف ہے تو اوسکو مکروہ جانتا ہے اور غایت دیانت اور امانت سے احکام بادشاہی
بجالاتا ہے پس تو قوی دل رہ کہ مین تجہکو بوجہ احسن پہچان چکا ہون اور اسکے بعد دشمن
کی بات تیرے حق مین زنہار شرف قبول نپائیگی اور جو رنگ آمیزی دشمن کی تیرے
حق مین ہمارے پیش نظر آئیگی وہ دست رد پائیگی بیت زین پس سخنان فتنہ انگیز حسود
در بارہ دوستان نخواہیم شنود + فریسہ نے کہا کہ شہریار نے اسقدر دلنوازی فرمائی کہ
اب بہر صورت اطمینان کلی حاصل ہوا یہ عرض کیا اور بعد اسکے اپنے کام مین سرگرم ہوا
اور ہر روز اوسکا بادشاہ کے نزدیک مرتبہ بڑہتا جاتا تہا حتی کہ وفور صلاح سے محل
اعتماد کلی ہوا اور محرم اسرار ملکی و مالی اور بلکہ خود بمنزلۃ مالک الملک کے ہوا بیت نہالش
بدان گونہ شد سر بلند + کہ از آسمان سایہ بر خاک فگند + یہ ہے داستان بادشاہون کی
کہ جب نمامین اور فریب بازون مین خلاف حادث ہوتا ہے اور بعد اظہار کراہت بہید
مقام رضا اور ملامت ہاتہ آتا ہے اور عاقل کو اشتباہ نرہے کہ ان مثلون اور حکایتون کے
اسنے مین بہت سے فائدے ہین اور جو کوئی کہ تائید آسمانی سے مخصوص ہے سعادت سرمدی
سے امداد کیا جاتا ہے اوسکی تمام ہمت اشارت حکما اور کشف رموز علما پر معروف رہتی
ہے اور طبیبان دار الشفاے طریقت سے معجون مفرح غم تراش طلب کرتے رہتی ہین
تا برکت سے معالجات حکماے روحانی کے علت خطر آمیز جہالت و نادانی سے صحت پاوے
نظم داروے تربیت از پیر طریقت بستان + کادمی را بتر از علت نادانی نیست
روے ہر چند پری چہرہ و زیبا باشد + نتوان دید در آئینہ کہ نورانی نیست + عابد و
زاہد و صوفی ہمہ اطفال رہ اند + مرد اگر ہست بجز عالم ربانی نیست +

باب دسوان مضرت افزون طلبی اور اپنی کام سی باز رہنی مین

رای دابشلیم نے ازروے تعظیم حکیم کو دعا دی اور کہا سنی مینے داستان فریسہ اور کامجو
کہ وہ متعلق ہے مخصوص خردمندونکے واسطے کہ خود بادشاہ ہونین اور اونکے ملازمو نمین
واقع ہو از راہ خلاف اور خیانت اور عقوبت کے اور پھر نامخدوم کا اوس سے مزید عنایت
ساتھ اور مردم امین کے عقیدت کا زیادہ ہونا اور کفایت کرنا نظام ملک کیواسطے اور
غلو نکرنا باطل کیطرف اور اعتراف کرنا سخن حق اور صوابکا چونکہ فوائد اس حکایت کے حد
حساب سی باہر ہین اسکو سنکے تسکین پائی ہین نے اب بیان فرمایا داستان اون شخصونکی کہ اپنے
صیانت حال اور رعایت نفس کیواسطے ایذا اورونکی روا رکھتے ہین اور غیرونکی مضرت سی
باز نرہ کے فائدہ اپنا غیرونکے ضرر مین ڈھونڈہتے ہین اور نصیحت خردمندونکی نہین سنتے
ہین اور آخر کو اپنے کردار کے مانند اوسکے پاداش مین گرفتار رہوتے ہین حکیم نے فرمایا کہ غیر کے
ایذا کا ارادہ نہین کرتے ہین مگر وہ جاہل کہ میان نور و ظلمت اور خیر و شر اور فائدہ نفع اور
غائلہ ضرر مین فرق نہین کرسکتے ہین اور فرط جہالت سے صحراے ضلالت مین اور عواقب
اعمال سے غافل رہتے ہین اور اونکی نظر حقیقت امور سے قاصر رہتی ہے اور کنہ مکافات کو
پہونچ نہین سکتی ہے لیکن وہ لوگ کہ آئنہ جنکی کحل الجواہر توفیق ازل سے منور ہے اور گلشن
دل اونکا ریاحین عنایت لم یزلی سے معطر ہے جو کچھ کہ وہ اپنے واسطے نہین پسند کرتے ہین
غیر کے لیے بہی روا نہین رکھتے ہین **لمؤلفہ بیت** جو نہ اپنے پسند ہوا ے یار ؛ غیر کے بہی
لیے پسند نکر ؛ اور حکما کا اسپر اتفاق ہے کہ ہر کردار کیواسطے جزا مقرر ہے اگر اوسکی جزا مین تاخیر
ہو تو مغرور نہوا چاہیے کہ بفحواے یمہل ولا یہمل یعنی اللہ تعالے امہلت دیتا ہے اور چہوڑ نہین
دیتا ہے شاید کہ مہلت ہو لیکن بالکل اہمال نہوگا اگر مہلت دوسرے روز ہوئی تو کیا مگر یہ خیال
نکرے کہ سزا اور جزا نہ ملیگی یہ باطل ہے کہ جو تخم کہ مزرع عمل مین بویا جائیگا بہت دن نہ گذرینگے
کہ اوسکا ثمرہ پڑیگا پس جو کوئی کہ طلبگار نیکی کا ہو چاہیے کہ سواے تخم نیکی اور کچھ نہ بوے اور
اگر کوئی چاہے کہ اپنی بدکرداری کو مکر و تلبیس سے پوشیدہ کرے اور فریب اور شعبدہ کو نیک

کارونکے لباس مین جلوہ دے یہانتک کہ لوگ اوسکی ثنا کرین اور ذکر اوسکے محامد کا
اقطار آفاق مین اتنا دائر ہو کہ دور اور نزدیک کو پہونچے بالفرض کہ یہ بھی ہوا تو بھی
اس وسیلے سے وہ خلل اوسکا نیکی سے بدلا نجائیگا اور ثمرات خبث باطن اور ناپاکی اوسکی
ویسے ہرگز زائل نہونگے مثلاً دہقان بیج اندرائن کا زمین مین ڈالے اور خاک کے تلے
چھپا دے اور خیال کرے کہ مینے نیشکر بوئی ہے اور اعتقاد کرے کہ نیشکر ہی پیدا ہوگی تو یہ
خیال باطل اوسکا محض ہذیان ہے وہی اندرائن کہ جو بویا ہے برگ و بار لائیگا جو شخص
کہ حقیقت مکافات کو سمجھیگا اور شرائط من یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال
ذرۃ شرا یرہ نے جبکہ دلمین سرایت کی ہوگی بدیسے کنارہ کرکے نیکی کیطرف آئیگا اور
ستمگاری اور دل آزاری سے توبہ کرکے راہ شفقت اور مرحمت کی اختیار کریگا چنانچہ مثال
اس کلمات کی داستان شیر صف شکن اور مرد تیر افگن کی بہت خوب ہے راے دابشلیم نے
پوچھا کہ یہ کیونکر ہے **حکایت** کہا کہتے ہین کہ ولایت حلب مین ایک جنگل تہا کہ اوسمین مرغزار
کی کثرت تھی اور اوسمین ایک شیر تہا ہزبر جنگ پیلتن کہ بہرام فلک گور کے مانند اوسکا
شکار تہا اور شیر سپہر نے اوسکے شکوہ باصولت سے مانند گاوزمین کے تحت الثرے
مین قرار پکڑا تہا ہمیشہ وہ شیر جانورونکی خونریزی مین سرگرم تہا اور کبھی اس سے مذمت
نکرتا تہا ایک سیہ گوش نے کہ اسکا ملازم تہا جب کہ صورت حال اس منوال پر دیکھی نتیجہ
ستمگاری اور ثمرۂ خونخواری سے ڈرا اور اس وعید سے کہ من اعان ظالما فہو ظالم یعنے
جسنے کہ مدد کی ظالم کی پس وہ شخص بھی ظالم ہوا اندیشہ کیا کہ ایسے ظالم کے صحبت کا ترک
کرنا بہتر ہے **بیت** بپرہیز از صحبت آنکس کہ او خلقے بیازارد ٭ بآتش ہر کہ شد نزدیک
ہیم سوختن دارد ٭ اس فکر مین ایک گوشہ صحرا کیطرف گیا دیکھتا کیا ہے کہ ایک موش جد
تمام سے بیخ ایک درخت کی کاٹ رہا ہے اور دندان ارہ صفت سے اجزا اوس بیخ کے
جدا کر رہا ہے اور وہ درخت زبان حال سے کہتا ہے کہ اے ستمگار دل آزار کسواسطے
ہمیشہ آزار سے بنیاد میری حیات کی برباد کرتا ہے اور میرا رشتہ جان کہ عبارت ہے
رگ و ریشہ سے [illegible] قطع کرتا ہے اور فقط سایہ میرے سایہ کی راحت سے

حکایت شیر صف شکن اور مرد تیر افگن

اور میوہ کی منفعت سے محروم رکہتا ہے بیت مکن بدی کہ بدی را جزا بباشد بپیش
اہل مروت بدی و بدی باشد الغرض موش نے درخت کی زاری پر التفات نکیا اور اوسے
ہمہ کاری پر کہ جو تہا سرگرم رہا ناگاہ ایک مار سیاہ کمین گاہ سے نکلا اور ایک دم مین موش کو نگل
گیا سیہ گوش نے یہ صورت تجربہ کی مشاہدہ کی اور جانا کہ آزار دینے والا بہ بد سزا پاتا ہے اور
بوتہو الا خار کا گل مراد نہین چنتا ہے بدی کرکے نیکی کی طمع رکہنا محض خیال خام ہے کہ جزا
بدی کی بد ہے اوسی حال مین کہ سانپ موش کے کہانے سے فارغ ہوکے ایک درخت کے
سایہ مین گنڈلی مار کے بیٹہا تہا کہ خارپشت آپہونچا اور سانپ کی دم منہ مین پکڑ کے اپنا سر
اپنے پیرونمین چہپالیا سانپ نے نہایت اضطراب سے اپنا سر خارپشت پر یہانتک دے مارا کہ
نوک خار سے تمام سر مین اوسکا مشبک ہوکر مردار ہوگیا سیاہ گوش نے ورق اعتبار سے ایک
فصل اور مشاہدہ کی خارپشت کوہ کیطرف روانہ ہوا سیاہ گوش مترصد خارپشت کے حال کا
تہا کہ یہ کیا کیفر اپنے کردار کی پاتا ہے کہ ناگاہ ایک روباہ گرسنہ پیدا ہوئی خارپشت کو اوسکا
لقمہ تہا چاہا کہ کام اسکا تمام کرے لیکن خارپشت اپنا سر اپنے پیرونمین چہپا کے بیٹہہ رہا روباہ
نے تصور کیا کہ حیلے کے سوا کشود کار مشکل ہے خارپشت کو پس پشت اولٹ کے اوسکی شکم پر
پیشاب کیا خارپشت سمجہا کہ مینہ برستا ہے اپنا سر پیرونسے باہر نکالا روباہ نے جست کے
اور اوسکا حلق پکڑ کے سر کو تن سے جدا کرکے کہالیا سوائے پوست اور استخوان اور پیرونکے
کچہ باقی نرہا ہنوز روباہ کو فراغت کلی اس سے حاصل نہوئی تہی کہ ایک سگ جہندہ گرگ
درندہ کے مانند پیدا ہوا اور روباہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا سیاہ گوش کو اس عجائب کے دیکہنے
سے دلیل روشن تہی تحقیق مکافات مین یقین واثق اور بہی بڑہا اور منتظر اسکے حال کا تہا کہ
کارخانہ قضا سے کیا سزا اسکی ہوتی ہے کہ جان ایک بیگناہ کی اسکے ظلم سے برباد ہوئی کہ
بیک ناگاہ ایک پلنگ کو دیکہا کہ گوشہ بیشہ سے باہر آیا اور ایک جست مین کام سگ کا تمام کیا
قضارا پلنگ کمین گاہ صیاد سے نکلے آتا تہا اور شکار اس کتے کا کیا تہا کہ وہی صیاد تیر اور
کمان ہاتہ مین لیکے تعاقب مین اوسکے چلا آتا تہا کہ پلنگ جسوقت مشغول سگ کا تہا ایک
خدنگ دلدوز کمان کی زہ سے آشنا کرکے ایسا راست اوسکی طرف پہینکا کہ جانب چپ بیٹہا اور

جانب راست سے نکل گیا بیت فلک گفتہ خوش دست آن قبضہ و شست ؛ زمین گفت آفرین بہی آفرین باد ابران دست ایضاً لمولفہ کمان وہ کہ کمان سپہر سے بہتر ہو ؛ وہ تیر جس سے کہ تیر شہاب بھی ابتر ہو وہ شست جس سے کہ بہرام آسمان ہو خجل ؛ وہ زور جس سے کہ رستم کی داستان باطل ہو ہنوز پلنگ کے تن سے روح نے مفارقت نہ کی تھی کہ صیاد سنگدستی سے اوسکا پوست از سر تا پا کھینچے چاہتا ہے کہ روانہ ہو کہ ایک سوار شمشیر بدست اوسجگہہ پہونچا اور وہ پوست پلنگ کا کہ نہایت نقشدار اور رنگین تھا پسند کر کے صیاد سے طلب کیا اوسنے انکار کیا آخر نوبت مخاصمے سے مقاتلہ کی پہونچی اثنا سے حرب و ضرب مین سوار نے تلوار گردن صیاد پر لگائی کہ مانند خیار ترکے دو ٹکڑے ہو گئی اور پوست پلنگ کا ہاتھ مین لیکے روانہ ہوا ہنوز سو گام نگیا تھا کہ گھوڑے نے ٹھوکر لی سوار زمین پر گر پڑا اور گردن ٹوٹ گئی اور کام اوسکا بھی تمام ہوا القصہ زمانے نے دو ساعت بھی کسیکو مہلت ندی کہ ہر ایک اپنے جزاے عمل کو پہونچا بموجب مصرع مولفہ کہ بس دم راست کرنیکی زمانے نے نہ دی فرصت ؛ سیاہ گوش نے یہ سب ماجرا دیکھا اور یقین واثق ہوا کہ جزا اعمال کی ایک ذرہ بھی ہو تو بھی بے پہونچے نہین رہتی ہر اوسیدم شیر کے پاس آکے اجازت چاہی کہ اس بیشے سے ہجرت مجھے واجب ہے شیر نے کہا کہ بہت میرے آسایش پاتا ہے اور خوان احسان سے بہرہ مند ہوتا ہے پہر جانیکا سبب اس منزل سے کیا ہے اور خدمت قدیم کو ترک کرنیکا کونسی چیز باعث ہوئی ہے سیہ گوش نے جواب دیا کہ اے شہریار مجھے ایک تصور رہتا ہے کہ اوسکے چھپا نہین اندیشہ ہے کہ دل موم کے مانند حرارت خیال سے گداختہ نہو جائے اور اوسکے کہنے مین اندیشہ سر کے جانیکا موجود ہے چنانچہ شعر منور خان غافل کا حسب حال میرے ہے بیت جو ہم خاموش رہتے ہین تو دم رکتا ہے اے غافل ؛ کلیجا منہ کو آتا ہے اگر فریاد کرتا ہون ؛ اگر بادشاہ عہد مضبوط فرماے کہ اوسکے توڑنے کا کسی طرح شک نہو تو مین راز دل اور صورت حال راست براست عرض کرون شیر نے اوسے اپنے زینہار مین لیا اور امان دی اور اس عہد کو سوگند سے موکد کیا سیہ گوش نے کہا کہ مین دیکھتا ہون کہ نیت تیری خلق کی امنیت سے بالکل اوٹھہ گئی اور عنان قدرت بیگناہون کی ایذا کی طرف پھیری ہے کہ دل عالم کا تیری جفا سے زخمی ہے

اور سینہ داغ جفا سے مجروح لازم ہے کہ تو بس اس ستم کا گرا ود ہون قیامت سے ڈر
اور مین اس صورت سے ترسان ہون کہ کوئی بلاے آسمانی متوجہ اس سلطنت کی ہنو کہ
چارہ اوسکا بجز ندامت اور پشیمانی کے کچہ ہنو سکے شیر نے کہ اوس سے اوسیوقت عہد کیا تہا ایسے
سخن سخت کا متحمل ہوا اور کہا کہ تجہپر کوئی ستم نہین ہوا ہے تجہے اور کے غصیبے سے کیا کام
سیہ گوش نے کہا کہ اسکی دو وجہین ہین کہ اوس سے بیقرار ہو رہا ہون ایک یہ کہ کوئی صاحب
قوت ظلم دیکہنے کی اور طاقت مظلوم کے نالے سننے کی نہین رکہتا ہے دوسری یہ کہ مبادا
شومی اس افعال کے تجہے پہونچے اور مین بہی تیری مصاحبت کے سبب سے آتش عقوبت
مین جل جاؤن شیر نے کہا کہ تو نے شامت فعل بد کی کہانسے جانی اور برکت عمل نیک کی
کس سے سنی ہے سیہ گوش نے جواب دیا کہ خوشبو گلزار خرد کی جسکے مشام جان تک پہونچی ہو
وہ جانتا ہے کہ جو شخص تخم آزار بوئیگا سواے ثمرہ مضرت اور پہل نہ پائیگا اور جو کوئی کہ درخت
نفع کا لگائیگا میوہ آسایش کا کہائیگا یہ جہان کہ دار مکافات ہے اسے پہاڑ سے تشبیہ دی ہے
کہ جو نیک و بد کوئی پہاڑ پر آواز بلند کرتا ہے وہی جواب اوسکی صدا ہو اوسے پہونچتا ہے
مثنوی مولانا علیہ الرحمۃ این جہان کوہ ست و فعل ما ندا سوے ما آید ندا ہا را صدا
گرچہ دیوار افگند سایہ دراز باز گردد سوے او آن سایہ باز اور مینے آج عین الیقین سے
مشاہدہ کیا ہے کہ مکافات عمل کی خالی نہین جاتی ہے اوسکے بعد قصہ موش اور سانپ اور
خارپشت اور روباہ اور سگ اور پلنگ اور صیاد اور سوار کا جسطرح کہ دیکہا تہا مو بمو بیان کیا
اور کہا کہ اے بادشاہ موش نے بیخ درخت کاٹی وہ طعمہ مار کا ہوا اور مار نے کہ موش کو آزار
پہونچایا خارپشت کی بلا مین پڑا اور خارپشت نے کہ مار کو مارا دام حیلہ روباہ مین گرفتار ہوا
اور روباہ نے کہ ناحق خونریزی کی سگ نے مغز اوسکا خاک مین ملایا اور سگ اوس بیداد کے
سبب سے پلنگ کے شکنجہ پنجہ مین کہینچا گیا اور پلنگ اوسکی شامت کے لیے نشانہ تیر صیاد ہوا اور
صیاد اپنے کیفر کردار مین سوار کے ہاتہ سے مارا گیا اور سوار خون ناحق کی شامت سے دل خستہ
اور جگر شکستہ ہوا اے بادشاہ مثل ان سب کا جو سراپا ظلم تہا جزا مین ہر مضرت کے
ہر ایک مبتلا ہوا پس بدی سے منحرف ہونا اور بدونسے کنارہ کرنا عاقلونکو لازم ہے اور کام اپنا

صلاح پر لانا اور نیت اچھے کاموں پر معروف رکھنا خردمندوں پر واجب ہے بیت نخستین
نشان خرد آن بود ہوش کہ از بدہمہ عمر ترسان بود + شیر کہ نخوت غرور اور شوکت قہر مین غلبہ
رکھتا تھا سیاہ گوش کی نصیحت کو افسانہ سمجھا سیہ گوش نے دیکھا کہ میرے نصیحت شیر کے دلپر
ایسی ہے جیسا کہ چیونٹی فولاد پر دانت مارے اور اوسکے سینے پر اتنا اثر رکھتی ہے جیسا کہ
نوک خار جوشن خارا پر بیت ناسخ سرکوہ بر تیغ کا کیا اثر + رگ سنگ مین کیا چبھو نیشتر
سیہ گوش یہ سمجھا اور شیر کو چھوڑ کے ایک گوشہ جنگل کو روانہ ہوا اور جاکے ایک ہجوم خارستان مین
چھپ رہا شیر بھی اوسکے پیچھے روانہ ہوا اور اوسپر سے گذر کے ایک طرف کو چلا آگے بڑھکے
دیکھتا کیا ہے کہ دو آہو بچے فضاے صحرا مین چر رہے ہین اور ماں اونکی نگہبانوں
طور سے اونکے حال پر متوجہ ہے شیر نے ارادہ کیا کہ آہو بچونکو شکار کرے ہرنی چلا لی کہ
اے بادشاہ صید کرنا میرے ان دو نور دیدونکا خبث ہے کہ اونکے کہا نیسے تیرا کیا کام نکلیگا
کیون میری آنکھونکو فراق مین ان نور دیدونکے رولاتا ہے اور میرا دل ان جگر گوشونکی
آتش ہجر سے کباب کرتا ہے آخر تیرے بھی دو فرزند ہین اونسے ڈر کہ مبادا اونکا بھی یہی حال
ہو جیسے وہ نگر کہ اپنے اوپر پسند نکرے کسنے کیا کہ نیا پایا اور یہ شعر مؤلف کا کہ تنبیہ الغافلین ہے
پڑھا بیت ہے آہ بیکسا نکی رسائی خدا تلک + جڑ جا سئیے فلک پہ دلا اس کمند سے +
ہر چند ہرنی نے اسلوح داد بیداد کی مگر شیر کب اوسکی بات سنتا تھا اور اپنے ارادہ مین
جیسا کہ تھا ویساہی معروف رہا اور وہان صیاد نے شیر کے بچون کیواسطے دام لگایا تھا
ادہر تو شیر نے ہرنی کے بچونکا شکار کیا اور ادہر دونون بچے شیر کے دام صیاد مین گرفتار ہوے
صیاد نے شمشیر بران سے سر اون دونون کے کاٹ کے اور پوست کھینچکے راہ اپنی لی سچ ہے ہر
کہ وہ شخص دشمن اپنے خاندانکا ہے جو اور کے خاندان سے بدی کرتا ہے بقول سعدی
علیہ الرحمۃ بیت نگی دشمن خاندان خودی + کہ با خاندانہا پسندی بدی + ہرنی ہلاکت
بچونکی دیکھکر دیوانہ وار ہر طرف دوڑتی پھرتی تھی کہ ناگاہ وہی سیہ گوش پہونچا اور کیفیت
حالی سے مطلع ہوکر ہرنی کی نزاری پر زار زار رویا اور ہرنی کی تسلی کرتا تھا کہ صبر کیجیو
کہ تھوڑے عرصے مین یہ ظالم سزا پائیگا بیت شمع پروانہ را بسوخت ولے + زود بیان

شود بسر و غن غم کشش + آورا و وہر شیر کہ شکم سیر ہو کر اپنے مسکن کو پہونچا دیکھا کہ دونون بچے اوسکے سر بریدہ اور پوست کشیدہ پڑے ہین نالہ اور فریاد کو قبہ آسمان تک پہونچایا غرض کہ اس درجے خروش و فغان دردناک کیا کہ وحوش اوس بیشے کے وحشت مین پڑے ہمسایہ اوسکا ایک شغال رہتا تہا کہ دامن کو تعلقات دنیا سے کہینچا تہا اور نکتہ من قنع لبشی عز کا لوح توکل سے پڑہا تہا بیت فارس میدان توکل شدہ + خیمہ بصحرا ے قناعت زدہ + وہ برسم تعزیت شیر کے پاس آیا اور کہا کہ موجب اس فریاد و فغان کا کیا ہے شیر نے صورت حال بیان کر کے یہ شعر مؤلف کا پڑہا بیت آتش غم سے پہنک گیا ہیہات + دل کی حالت کباب کی سی ہے + شغال نے کہا کہ صبر کر کہ گلشن عالم مین کسی مشام نے بے رنج زکام بوی وفا نہین سونگہی ہے اور کسی منہہ نے ساقی ایام سے شراب راحت بے چاشنی جراحت نہین چکہی ہے کیا یہ شعر مؤلف کا تو نے نہین سنا ہے بیت مثل حباب آنکہہ جو کہولی تو یہ کہلا + بنیاد کچہہ نہین ہے جہان خراب کی ایضاً نظم فارسی از دہر جفا پیشہ وفائی نتوان یافت + وز گردش ایام صفائے نتوان یافت + زخم دل مجروح جگر سوختگانرا + سازندہ تر از صبر دوائے نتوان یافت + تہوڑا سا ہوش پکڑا اور گوش پیدا کر تو دو تین باتین اور نکتے کہ دفتر حکمت سے مینے پڑہی ہین تجہسے کہدون کہ حقیقت کار و بار دنیا ے غدار اوس سے تجکو واضح ہوجائے اسے سُنکے دریاے باطن شیر کا جوش و خروش سے بازرہا اور سمع قبول سے متوجہ نصائح شغال ہوا شغال نے سخن دلپذیر آغاز کیا کہ اے بادشاہ ہر ابتدا کیواسطے انتہا مقرر ہے اور ہر آغاز کیواسطے انجام مقدر جب کہ مدت عمر کی تمام ہوتی ہے اور ہنگام اجل آپہونچتا ہے بحکم اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون کے ایک چشم زدن کی فرصت نہین ملتی ہے کیا خوب مؤلف نے کہا ہے بیت زبان چلتی ہے گویا آج کچہہ ذکر خدا کر لے + اجل آئی تو پہر ہرگز نہ دیگی بات کی فرصت + اور عوض ہر غم کے شادی کی امید رکہنا چاہیے اور بعد ہر سوز کے توقع ساز کی رکہنا مناسب ہے بیت سالہا

دل چون صبا طوف ریاض دہر کرد + در فضائے او گل گریافت بجز خارے نیافت
ہر حال مین قضائے یزدانی پر راضی ہونا چاہیے اور جزع و فزع کہ کچھہ فائدہ نہین
رکھتا ہے توقف مین ڈالنا اچھا ہے **بیت** جان سپر کن چراکہ تیر قضا + یک
سر مو خطا نخواہد کرد + شیر نے کہا کہ یہ بلا میرے بچون کو کہان سے پہونچی کہ بموجب
شعر مولف کے حالت مجہپر طاری ہے **بیت** پڑے سایہ جو میرا مرغ آتش خوار
جل جائے + سمندر میرے سوز دل کے آگے پانی پانی ہے + شغال نے کہا کہ یہ تجھے
سے تجہکو پہونچی ہے کیونکہ جو کچھہ کہ تیر انداز قضا نے تجھسے کیا ہے اوسیکا عوض ہے
کہ تیرے تیر ظلم نے دلدوزی مظلومونکی اس سے پہلے کی تھی پس یہ مکافات تیرے
عمل کی ہے کہ تیری طرف منہہ لائی ہو کما تدین تدان اور شعر گویا تیری حسب حال ہے **بیت**
خدا کو بہول گیا محو خود پرستی ہے + تو اور کام مین ہے موت تجہپہ ہنستی ہے + خلاصہ
یہہ ہے کہ جیسا عمل کریگا ویسی جزا پائیگا اور بہت قریب ہے قصہ تیرا قصۂ ہیزم فروش
سے کہ وہ کہتا تہا کہ یہ آتش کہان سے میرے انبار ہیزم مین پڑی شیر نے پوچھا کہ قصہ
اوسکا کس طرح ہے **حکایت** کہا کہتے ہین کہ زمانۂ پیشین مین ایک ستمگار تہا
کہ ہیزم درویشونکی کمال ستم سے مول لیتا تہا اور نہایت درجے قیمت کم کرتا تہا
سو وہ بہی بہزار دشواری دیتا تہا اور زمستان مین تونگرونکے ہاتہہ دو چند اور چہار چند
کو بیچتا تہا درویش اوسکے ستم سے از بس تنگ اور تونگر اوسکی جفائے گران فروشی
سے ضیق مین تہے اور سب یہ شعر گویا کا تکرار کرتے تہے **بیت** اوس ستمگر کے ستم سے
گہر جو ہے غمخانہ ہے + خانۂ عیش آگے جو تہا اب وہ ماتم خانہ ہے + ایک دن ہیزم ایک
درویش کی بزور چہین لی اور آدہی قیمت مقرر کرکے وہ بہی نہ دی درویش نے
دست دعا آسمان کی طرف اوٹہایا اور روے نیاز جانب درگاہ الہی باخضوع وخشوع لایا
بیت لمولفہ حذر روا جب ہے ظالم تجکو مظلومونکے رونے سے + بہلا کیا
حاصل اپنے ساتہہ عالم کے ڈبونے سے + اسی حال مین ایک صاحبدل پہونچا اور
[illegible]

بیت آہ ضعیف تیر بلا سے زیادہ ہے + پر زور قوس چرخ سے بہی یہہ کیا دہ ہے +
اور کہا اون بیچارہ وبنیر کہ سوا درگاہ آلہی کے پناہ نہین رکھتے ہین ایسا ظلم نکر اور
وہ دردمند کہ تمام شب مانند شمع کے سوز دل سے اشکباری کرتے ہین اونکے حق مین
ایسا ستم روا نرکہہ غمہون کے خانۂ سینہ کو آسیب بیداد سے ویران نہ بنا اور خون دل
یتیمونکا بجاے شراب لعل کہ کل خار بیہوشی لائی نہ پی اور گویا کے اس شعر پر عمل فرما
شعر جو چاہے رحمت حق عجز کر شعار اپنا + خرید کر کہ نہایت یہ جنس سستی ہے + وہ ستمگر
پُر غرور اس غریب کی بات کو کب سنتا تہا اور حمیت جاہلیت سے منہہ اپنا پہیر کے کہا
کہ جا اے شیخ سر پر انہ پہر اکہ مین ایسی واہیات نہین سنتا ہون درویش آزردہ دل
پہر اور اپنے گوشے مین جا بیٹہا قضارا اوسی شب آگ انبار ہیزم کو لگی اور اوس جگہہ سے
اوسکے گہر تک پہونچی جمیع مال ومتاع اوسکا خاکستر کردیا کہ کوئی چیز باقی نرہی وہ
بیداگر بستر نرم سے خاکستر گرم پر بیٹہا اتفاقاً وہی عزیز کہ روز گذشتہ نصیحت کرتا
تہا آ یا سنا اوسنے کہ وہ ظالم اور اوسکے سب متعلق روتے ہین اور مویہ کرتے ہین
کہ یہ آگ کہانسے ہمارے گہر اور انبار ہیزم مین آلگی اوس درویش نے کہا کہ یہ دود دل
درویشان اور آتش جگر سوختگان ہے کہ تیری خرمن جمیعت کو جلا دیا بلکہ یقین غالب
ہے کہ اسی آگ سے تیرا ذخیرہ آخرت بہی جلجاے **بیت للمولفہ** ڈر دود ونالۂ دلبر
اضطراب سے + ہرگز نگی آگ پانیکی جا اس سحاب سے + ظالم نے سر جہکالیا اور اپنے دلمین
کہا کہ مقام انصاف سے نہ گذرا چاہیے کہ وہ تخم جفا کہ مینے بویا تہا اوسکا پہل یہی تہا
کہ جو مینے پایا آسکے بعد شغال نے شیر سے کہا کہ یہ مثل اسواسطے لایا ہون تا جانے
تو کہ یہ غم تیرے فرزندونکو پہونچا یہ بدلا ہے آہو بچونکا تونے جو فریاد اوس ہرنی کی
نہ سنی اور رحم نہ کیا اب کسواسطے جزع کرتا ہے اور امیدوار ترحم الٰہی ہوتا ہو اب
لازم ہے کہ تو صبر کر جیسا کہ تیرے ظلم پر اورون نے صبر کیا شیر نے کہا اسبات مین
حجت اور برہان سے میری خاطر نشان کر شغال نے کہا کہ تیری عمر کتنی ہے شیر نے کہا
چالیس برس کی شغال نے کہا کہ اس مدت مین تیری غذا کیا تہی کہا گوشت وحوش

اور آدمیونکا شغال نے کہا کہ وہ جانور اور آدمی کہ تو نے چالیس برس کہائے اور شکار کیے اور اونکے گوشت سے تن پروری کی آیا وہ مان اور باپ نر کہتے تہے اور اونکے عزیزون کو سوز مفارقت اور مہاجرت جزع و فزع مین نہ لایا ہوگا اگر پہلی سے عاقبت اندیشی کرتا اور خونریزی سے پرہیز رکہتا تو اسوقت مین فرزندون کے درد فراق سے جگر تیرا کیون کباب ہوتا اگر یہی صفت خونخواری اور سیرت جفاکاری رکہیگا تو آمادہ رہ کہ اس سے بہی زیادہ دیکہیگا جبتک خلق خدا تجہسے خائف رہیگی بوے آسایش دامان لنسونگہیگا تو اب بہی کچہہ وقت باقی ہے توبہ کر اور اپنا اخلاق رفق و رحمت سے آراستہ کر اور رنجیات کی دار و گیر سے کنارہ کر کہ آزار دینے والا منہ راحت کا نہین دیکہتا ہے اور بیداد گر ہرگز مقصد کو نہین پہونچتا ہے شیر نے جب کہ یہ بات سنی سمجہا کہ بنا جس کام کی آزار و ظلم پر ہوتی ہے سوائے ناکامی اوس سے اور نتیجہ حاصل نہین ہوتا ہے اور دلمین کہا کہ بہار عمر جوانی سے متعلق ہے وہ خزان پیری و ناتوانی سے مبدل ہوئی اور ہردم راہ فنا مین قدم پڑتا ہے اور سفر دور و دراز پیش ہے اب بہتر یہی ہے کہ فکر زاد معاد کرون اور ترک دل آزاری اور جفاکاری کر کر تہوڑسے قوت پر قناعت کرون اور بیش و کم کا غم نکرکے فکر ہست و نیست سے درگذرون **بیت لمؤلفہ** کیا انفعال ہوگا اگر کاتب عمل + رکہدینگے تیرے سامنے فردین حساب کی + آخر شیر نے گوشت کہانے اور ایذا رسانیسے توبہ کرکے میوہ صحرائی پر قناعت کی شغال نے کہ مدت سے تائب اور فقط میوۂ صحرائی پر قانع تہا دیکہا کہ شیر ہماری غذا ایک سالکی دس دن مین کہا گیا مضطرب ہوکر شیر کے پاس آکر کہا کہ شہریار اب کیا کام کرتا ہے کہا کہ مین فقط میوہ پر قانع ہون اور ایذاے خلق سے تائب شغال نے کہا کہ ایسا نہین ہے بلکہ ایذا خلق کی آگے سے بہی زیادہ تر ہے شیر نے کہا کہ مجہے کسیکو کیا ضرر پہونچتا ہے کہ نہ اپنا منہہ کسی کے لہو سے آلودہ کرتا ہون اور نہ پنجہ کسیکے آزار پر کہولتا ہون شغال نے کہا کہ اپنے حق سے البتہ تو باز رہا مگر رزق اور ونکا کہ ایک برس ... دن مین کہا لیتا ہے پس

روزی جنگلی اس سے متعلق ہے وہ یقین ہے کہ جلد ہلاک ہوجاوین اور اسکا وبال
تیرا بار گردن ہو اور اسی جہانمین مکافات اوسکی تجھے پہونچے اور مجھے ڈر ہے کہ تیرا حال
اوس خوک کی طرح نہو کہ جو بوزینے کے مقابلے مین ہوا شیر نے کہا کہ بیان اوسکا کر
حکایت کہا گئے ہین کہ ایک بوزینے نے مدد توفیق نیک سے اپنی قوم کو چھوڑ
کے اور ترک تعلق کرکے راہ صحرا کی لی اور ایک بیشۂ انجیر مین پہونچکے متمکن ہوا اور
خیال کیا کہ ذیحیات کو اکل و شرب سے گریز نہین ہے اور جبکہ موسم انجیر کا نہ رہا تو
اور غذا ملنا اس صحرا مین معلوم اس سے یہ بہتر ہے کہ اسی انجیر کا ذخیرہ کیجیے تا غیر موسم
مین بے برگ و نوا نرہیے اسلیے ہر روز ایک درخت کے انجیر جہاڑے کہاتا تہا اوسکے بعد بالکل
جہاڑ لیتا تہا اور خشک کرکے ایک گوشے مین ذخیرہ کرتا تہا ایک روز موافق قاعدۂ مشتہرہ
کے ایک درخت پر بیٹھا کچھہ کہاتا تہا اور ذخیرے کے لیے کچھہ نیچے گراتا تہا کہ ناگاہ ایک
خوک پیدا ہوا اور اوسی درخت کے تلے کہ جسپر بوزینہ چڑہا تہا آیا جب کہ بوزینے کی نظر اوسپر
پڑی خدا سے پناہ مانگی کہ خوک نے سلام کیا اور کہا کہ مہمان کا بہی کچھہ حق ہے بوزینے
نے بہی جواب مشفقانہ بہ نفاق دیا مصرعہ مرحبا مرحبا تعال تعال + اور کہا کہ اگر پیشتر
سے جناب کی تشریف فرمائیکی خبر معلوم ہوتی تو فراخور حال شکستہ بال کے سامان مہمانی
مہیا کر رکہتا اور اب بہی جو کچھہ کہ ہوسکیگا اوسمین دریغ نہوگا خوک نے کہا کہ مین دور سے
آتا ہون اور شہتہا کمال رکہتا ہون جو کچھہ کہ حاضر ہو اسوقت مہربانی کر بوزینے نے
اوس درخت کی انجیر گرانے شروع کیے خوک بکمال رغبت کہاتا تہا حتے کہ ایک دانہ
اوس درخت مین باقی نرہا خوک نے کہا کہ ایعزیز گرامی ہنوز نفس حریص غذا کی
خواہش مین بیقرار ہے درخت دوسرا جہاڑ اور مجھے رہین منت کر بوزینے نے
طوعًا و کرہًا دوسرا درخت جہاڑا مگر اوسمین بہی خوک کی سیری نہوئی اشارہ اور
درخت کیطرف کیا بوزینے نے کہا کہ اے یار عزیز انصاف ہاتھہ سے نہ دے میرا ایک
مہینے کا قوت تو نے ایکدم مین کہا لیا اب مجھے مقدور نہین ہے کہ زیادہ اس سے
متواضع ہون خوک برہم ہوا اور کہا کہ ایک مدت یہ جنگل میرے تصرف مین ہا آج

میری ملک ہوا تو اب یہاں سے راہ لے بوزنے نے کہا کہ کسیکا گھر چہین لینا بڑا ظلم ہے
خیال جفا کا چھوڑ دے کہ ظلم اچھا نہیں ہوتا ہے اور آزردہ کرنا مظلوموں کا بہت
مضرت رکہتا ہے خوک اس جواب سے زیادہ تر آزردہ ہوا اور کہا کہ ابھی تجھے اس
درخت سے نیچے گرا کر سزا ے قرار واقعی دیتا ہوں یہ کہا اور جست کر کے شاخ درخت پر آیا
شاخ بار خوک سے ٹوٹ گئی اور وہ ایسا سرنگون گرا کہ مہرہ گردن ٹوٹ گئے واصل جہنم ہوا
اے شیر یہ مثل اسواسطے بیان کی ہے کہ تو بہی اسیطرح حق غیر دیکہتا ہے جب کہ یہ
گروہ غربا بہوک سے مر جائیگا اقربا اور عزیز انکے تمام عمر تجھے بددعا دینگے اور پہلے کام تیرا
خلق آزاری اور خونریزی تہا اور اب حالت زہد مین رزق مظلوموں کا غصب کرتا ہے
غرض کہ ہر حال مین تیرے ہاتھ سے عالم کو آرام نہیں ملتا ہے اور جانوروں کو کسیطرح تیرے
جور سے خلاصی نہیں ملتی ہے تیرے ظلم کا وہ حال تہا اور زہد و صلاح کا یہ حال ہے مناسب
ہے کہ لذت تن پروری سے درگذر اور لذت روحانی کی فکر کر **بیت** اسیر لذت تن
ماندہ وگرنہ ترا + چہ عیشہاست کہ در ملک جان مہیا نیست + شیر نے جبکہ شغال سے یہ نصائح
سنے میوے کو بہی ترک کر کے فقط آب و گیاہ پر قناعت کی اور طاعت خدا مین مشغول
ہوا اور کبہی کبہی ان بیتوں کو پڑہتا تہا **نظم** ای دل از ین جہان دل آزار درگذر مادر تنگنای +
گنبد دوار درگذر + کار جہان نہ لائق اہل بصیرت ست + مردانہ وار ازسر این کار درگذر + چون
مہمان بگلشن روحانیان رسید بسی ناوزین رہ پرخار درگذر + در بحر حرص نفس چو غواص
شوخ چشم + غوطہ مخور ز گوہر شہوار درگذر + یہ داستان بطینے بدکرداروں کی
کہ لوگوں کو اپنے عذاب مین مبتلا کرتے رہتے ہین اور عاقبت کا کچہ اندیشہ نہیں کرتے
ہین آخر کو اوسیطرح کی بلا مین کہ جو اور کے حق مین روا رکھتے ہین خود مبتلا ہوتے
ہین اسکے بعد راہ راست پہ آتے ہین جیسا کہ شیر نے جب تک اپنے جگر گوشوں کو
آتش بیداد صیاد پر کباب ہوتے نہ دیکہ لیا خونخواری اور بدکرداری سے دل نہ اوٹھایا
اور جب تجربہ اوس سے حاصل ہوا پہر اس عالم غدار سے کنارہ کیا اور اسکی آرایش
بے اصل کی طرف التفات نہ کیا اور رہ کسی طرح سے عشوہ اس بیوفا جادو وش کا خریدنہ کیا

بیت نوشتہ اند بر ایوان جنت الماوٰی + کہ ہر کہ عشوہ دنیا خرید وائے بوے + اور جو کہ
خردمند ہین وہ زیادہ تر اسکے سزاوار ہین کہ اشارت کو سمجھین اور تجربونکو اپنے حال
اور مآل کا پیشوا کرین اور بنائے کار دنیا و آخرت اسی ایک قصۂ کافی پر رکھین جو کہ
ابجد اور اپنے فرزندونکے حق مین پسند نکرین وہ اورونکیواسطے بھی روا نرکھین تا ذکر جمیل
انکا حالت حیات اور ممات مین شہرۂ آفاق رہے **نظم** گویا یہ جہان صحرائے
وحشت خیز ہے + یا کوئی دریائے آفت خیز ہے + تھے جو نادان اسمین آکر گہر گئے +
تھے جو دانا وہ کنارہ کر گئے

باب گیارہوان جزائے اعمال مین بطریق مکافات کی

رائے دابشلیم نے داستان دلپذیر سننے کے بعد فرمایا کہ اے فیلسوف صاحب تدبیر یہ بیان
روشن اور دلیل واضح مثال مین بدکردار ناعاقبت اندیش کے کہ عالم کے ایذا پہونچانے
مین مبالغہ کرتا تھا اور جبکہ اورون کی طرح آپ بھی اوس بلا مین مبتلا ہوا تو بے تحاشے
پناہ مین آیا بیان فرمائی تو نے اب التماس یہ ہے کہ وہ داستان کہ گیارہوین وصیت سی
تعلق رکھتی ہے یعنی حقیقت اوس شخص کی کہ غیر کے کام پر مائل ہو اور وہ کام اوسکے
طور کے موافق اور حال کے مناسب نہو بیان فرما حکیم کامل نے اوس عبارت مین
کہ صفا اور لطافت مین آبحیات کے برابر اور شیرینی اور حلاوت مین ہمسر شربت نبات
تہی بیان کی اور دعا دی **بیت لمولفہ** رہے مدام تو باتخت و تاج و جاہ و حشم +
کہا کرے تجھے خلقت یہ شاہ شاہان ہے + اور کہا کہ بادشاہ عالم پناہ بزرگون نے
فرمایا ہے کہ لکل عمل جزاءً ولکل مقام مقال یعنی واسطے ہر عمل کے جزا ہے اور واسطے
ہر مقام کے مقال ہے اور جامہ خانۂ غیب سے لباس خاص ہر ایک کے بالائے والا پر
جدا جدا اسیا ہے اور خلعت خانۂ بخشش سے ہر شخص کے قامت کے لائق خلعت عطا فرمایا
ہے ہر فرد سے ہر کام بن نہین آتا ہے اور ہر مرد ہر عمل کے لائق نہین ہوتا ہے **نظم**
زغن را بہر طاؤسی نزادند + مگس را پر عنقائے ندادند + زسرکہ آرزوئے گل نشاید +
نسیم گل زخارے خوش نیاید + ز[illegible]ی الطاف نے خمخانۂ گل حزب بالدسیم فرمان ہے

ہر کسی کو فراخور حال ساغر سرور دیا ہے اور شراب عنایت اور سرچشمہ رعایت سے کسیکو
محروم نہین کیا ہے **بیت** کس نیست کہ نیست بہرہ مند از تو دلے + اندر خور خویش بہرہ
یاجامے + پس ہر شخص کو چاہیئے کہ جو صفت کہ صانع ازل نے اوسکو دی ہے اوسیکا
شغل رکھے اور ایسا کرے کہ اوس کام کو تدریج مرتبہ کمال کو پہونچاوے اور جو کوئی کہ پیشہ
اپنا چھوڑکے اوسطرف کہ اوسکے مناسب حال نہین ہے رجوع کریگا بیشک مقام تردد اور
حیرت مین گرفتار ہوگا پس ضرور ہے کہ جو راہ اختیار کی پس اوسی منزل کو پہونچے اور
اگر اوس سے پھریگا تو سراسیمہ اور سرگردان رہیگا مخلوق کو چاہیئے کہ اپنے طریق عمل پر ثابت
رہے اور ہر طرف کو دست ہوس دراز نکرے اور افزون طلبی کو شعار اپنا نہ بناوے اور جو کام
کہ اسکا پیشہ ہے اوسمین مشغول رہے جیسا کہ مولوی معنوی فرماتے ہین **بیت** انچہ
فروشش بداچہ بہتر + کانجیز فروشد اے برادر + اور اس محل کے مناسب **حکایت** زاہد
عبری زبان کی ہے کہ مہمان ہوس پیشہ نے ارادہ لغت عبری کے سیکھنے کا کیا اور اپنی
بھی زبان بھول گیا راے دابشلیم نے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر ہے اوسنے کہا **حکایت**
کہتے ہین کہ زمین قنوج مین ایک مرد صالح پرہیزگار دیندار عبادت شعار تھا کہ پاکیزگی فطرت
سے کدورت علائق کو زائل کرکے پردہ ظلمت کا پیش نظر سے اوٹھا ڈالا تھا اور غاشیہ اوسکے
سجادہ کا فتوحات غیبی سے ہر اہل اللہ کے دوش پر رہتا تھا تمام ہمت اوسکی احیاے
رسوم شرع پر مصروف تھی اور مرغ محبت الٰہی نے اوسکے سینۂ بے کینہ مین آشیانہ بنایا
تھا اور اوسکے خورشید ضمیر نے ایک عالم تیرہ کو روشن کردیا تھا اور باوجود اس بے برگی کے
جو کچھ کہ خزانۂ غیب سے اوسکے ہاتھ آتا تھا مہمانون کو کھلا دیتا تھا ایکدن مسافر اوسکے
مکان مین وارد ہوا زاہد نہایت خوش ہوا اور جو کچھ کہ تعظیم و تکریم مہمانداری کی چاہیئے بجالایا
بعد الفراغ طعام زاہد نے پوچھا کہ کہان سے تشریف لاتا ہے اور ارادہ کس دیار کا ہے
مہمان نے جواب دیا کہ قصۂ نا مرضیہ میرا دور دراز ہے اگر خاطر عاطر اوسکے طول سے ملول
نہو تو بیان کرون تب زاہد نے کہا کہ جو کوئی گوش ہوش سے شنوا رکھتا ہے ہر قصے سے حصہ
اپنا حاصل کرلیتا ہے اور قطرۂ مجاز سے دریاے حقیقت مین در آتا ہے **بیت** زہر بازیچہ

زاہد و عبری

رمزے میتوان خواند + زہر افسانہ فیضے میتوان یافت + تو بے دہشت سرگذشت
اپنی کہہ اور جو منفعت اور مضرت اس سفر مین دریافت کی ہو او سے مشرف کیا کہ
مہمان نے کہا کہ اے زاہد زمانہ اصل میری دیار فرنگ سے ہے اور پیشہ میرا تان بائی
تہا اور ایک دہقان تہا کہ اوس سے مجہی دوستی تہی اور اکثر میرے اور اوسکے صحبت
رہتی تہی اور از راہ یاری وہ مددگاری میرے غلے سے کیا کرتا تہا اور قیمت اوسکی
آہستہ آہستہ ایک زمانۂ دراز مین بقدر آمدنی مجھسے لیتا تہا اور بسبب اوسکی مہلت
اور فرصت کے کام میرا بآسانی بسر ہوتا تہا ایک روز مجھے مہمان کرکے اپنے باغ مین
لیگیا اور شرائط میزبانی جیسا کہ قاعدہ ارباب ہمت کا ہے بخوبی بجالایا اور بعد
اکل و شرب کے باہم کلام مین مشغول ہوئے فیما بین کلام کے پوچہا اوسنے
کہ منفعت تیرے کسب کی کسقدر ہے کہا مینے کہ صرف میرے دکانکا آٹھ خروار
غلہ ہے اور اوسکا نفع جو اوسپر متفرع ہوتا ہے وہ اسقدر ہے کہ اہل و عیال کی خورش کو
وفا کرے پس انتہا یہ کہ دس کے بارہ ہوتے ہین **بیت** چو زین پر نفع ترکارے
ندارم + بدین دستور روزے میگذارم + دہقان نے کہا کہ تیرا نفع کچھہ بھی نہین ہے مجھے
خیال تہا کہ اوسکا افادہ بسیار اور حاصل بے شمار ہوگا مینے پوچہا کہ اے خواجہ تیرا
نفع کشتکار کس مقدار ہے کہا کہ مایہ میرے کام کا تہوڑا ہے اور منافع بہت کہ
دس سے سو تک بھی قناعت نہین کرتا ہون مین بلکہ اس سے بھی زیادہ کا طلبگار
رہتا ہون متحیر ہوکر کہا مینے کہ اے خواجہ یہ دور از قیاس ہے دہقان نے کہا کہ تعجب
نکر اس سے بھی زیادہ اسمین منفعت ہے مین تیری تسکین کردون اب اس سے
قیاس کر کہ ایک دانہ خشخاش کا کہ سب دانون سے چہوٹا ہے جبکہ اسکو زمین مین ڈالا
اور سبز ہوا ایک دانے سے قریب بیس تیر کے نکلتے ہین اور زیادہ بھی ممکن اور ہر تیر پر
ایک قبہ ہوتا ہے اور ہر قبہ مین اتنے دانے ہوتے ہین کہ شمار اونکا کسی سے نہین ہو سکتا
ہے اب خیال کر کہ نفع زراعت کا کسقدر ہوا اور حکماے زراعت نے کہا ہے کہ زرع
کے تین حرف ہین دو حرف اول سے زمین اور حرف آخر کہ عین ہے وہ بھی نام زرکا ہی

پس یہ پیشہ نور بر زر ہے **بیت** دو حرف زرع زرست ویکے کہ میاند + ہم آن زرا
پس اینجا زرست بر سر زر + یہ اشارہ زراعت کیطرف ہے اور دہقانیت کے
بہوسونکا یون اعتقاد ہے کہ کبریت احمر یہ ہے کما قیل **بیت** جستن گوگرد احمر عمر
ضائع کردن است + روے بر خاک سیہ آور کہ یکسر کیمیاست + جب کہ یہ باتین
زبانسے دہقان کی سنی سودا دہقانیت کا دماغ مین پیدا ہوا اور دروازہ دکانکا
بند کرکے زراعت کے اسباب مہیا کرنے مین مشغول ہوا مین اور میرے محلے مین
ایک درویش تہا صاحب کمال پاک نفس اور نیک خصال جبکہ اوسے معلوم ہوا کہ
مین اپنے حرفت کو ترک کرکے اور کے کام مین مشغول ہوتا ہون اوسنے براہ شفقت
مجھے بلایا اور کہا کہ اے کاریگر جو کچہ کہ کارخانہ ربانی سے تیرے حوالے ہوا ہے اوسپر
راضی رہ اور طلب افزونی کی نکر کہ شومی حرص کی بہت بد ہے جو شخص کہ نقد قناعت
ہاتھ مین رکھتا ہے پادشاہ اپنے وقت کا ہے اور جو کہ مذلت حرص مین گرفتار ہوتا ہے
مرتبہ دیو و دد مین شمار کیا جاتا ہے **بیت** قرص جوین مے شکن ودمے شکیب + تا نخوری
گندم آدم فریب + کہا مینے کہ اے شیخ اپنے کام مین چندان فائدہ نہین دیکھتا ہون اور
فائدہ دہقانیت کا بہت ہے ارادہ اوسکا کرتا ہون کہ شاید اس شغل کے منافع سے
میرے اہل وعیال باسودگی بسر کرین اور معاش میرے آرام تمام سے بسر ہو زاہدنے
کہا کہ مدت مدید تیرا اسباب معیشت اپنی حرفت سے مہیا ہوا گیا اور مشرب زندگانی
اسے پیشے کے بدولت خس وخاشاک تردد سے مصفا رہا اور یہ عمل کہ اب اختیار کرتا ہے
شاید کہ تو اوسکے لوازمات پر قیام نکر سکے اور عہدہ اوسکے رسمیات کا جیساکہ چاہیے تجہسے
سرانجام نپائے اور جو کچہ کہ نہانخانہ آرزو سے تیری خاطر پر خطور ہوا ہے شاید مطابق
آرزو کے نہو بجز ندامت کچہ حاصل نہوگا فضولی نکر اور کام اپنا نچہوڑ اور جسنے کہ
اپنا پیشہ چہوڑا اور وہ کام کہ لائق اوسکے نہین ہے یا آپ اوسکے لائق نہین ہے اختیار کیا
تو اوسے وہ پہونچتا ہے جو اوس کلنگ کو پہونچا بیٹے پوچہا کہ یہ کیونکر تہا **حکایت**
درویش نے کہا کہ ایک گازر دریا کے کنارے اپنے کام مین مشغول رہتا تہا اور ہر روز

در بیان قناعت

ایک کلنگ کو دیکھا تھا کہ اوس چشمے کے کنارے بیٹھ کے جو کرم کہ اوس چشمے مین پاتا
تھا اوسے چن کھاتا تھا اور اوسی پہ قناعت کرکے اپنے آشیانے مین رات بسر کرتا تھا
ایک دن باشہ تیز پر وہان پیدا ہوا اور ایک تیہو کو صید کرکے پیٹ بھر کھا لیا اور باقی
چھوڑ دیا کلنگ نے خیال کیا کہ یہ باشہ اس جثہ حقیر پر جانور بزرگ کو صید کرتا ہے اور
مین اس ہیکل عظیم پر ایک محقر پر قناعت کرتا ہون ہر آئینہ یہ صورت میری دنائت ہمت
پر دلیل ہے لائق ہمت عالی کا یہ ہے کہ آج سے صید حقیر پر نظر نکرون اور کمند ارادہ کو
کنگرۂ آسمان کے سوا اور جگہہ نہ پھینکون اسکے بعد اوسنے ترک شکار کرم کیا اور منتظر صید
کبوتر اور تیہو کا ہوا اوس دہوبی نے دور سے تماشا باشی اور تیہو کا دیکھا تھا جب کہ
حیرت کلنگ کے حال پر مستولی پائی اور کرم پکڑنے کے شغل سے باز رہا گازر نے
فراست سے دریافت کیا کہ جب سے کلنگ نے شکار باشی کا دیکھا ہے اپنے شکار سے
ہاتھ اوٹھا لیا ہے یہ امر بے سبب نہین ہے اسواسطے بیشتر نظر گازر کی کلنگ کی طرف
رہتی تھی قضارا ایک کبوتر اوسکے قریب آنکلا کلنگ اوڑا اور کبوتر کا ارادہ کیا کبوتر نے
پرواز کی اور پانی سے گذر کے راہ خشکی کی لی کلنگ کہ اوسکے پیچھے آتا تھا کنارے پر
دریا کے گر پڑا اتفاقاً اوس جگہہ گل ولاے بہت تھی کہ پاؤن ہر ایک کا پھنس جاتا تھا
اتفاقاً کلنگ کے پاؤن بھی اوسمین در آئے جسقدر جہد زیادہ کی زیادہ تر پھنستا گیا
دہوبی نے کلنگ کو پکڑ کے گھر کی راہ لی ایک دوست راہ مین ملا پوچھا کہ یہ کیا ہے
گازر نے کہا کہ یہ کلنگ ہے چاہتا تھا کہ کام باشی کا سیکھے وہ تو نہ سیکھا پر اپنی جان
برباد کی اور یہ مثل اسواسطے لایا ہون کہ تا معلوم کرے تو کہ ہر کسی کو ایک کام کیواسطے
پیدا کیا ہے چاہیے کہ اوسی کام پر قیام کرے اور جو حرفت کہ خلاف اوسکے پیشے کے ہے
اوسے چھوڑ دے جب کہ اوس درویش نے یہ مثل فرمائی دغدغہ میرے حرص کا اور
زیادہ ہوا اور کان میرے کہ محض حرص و ہوا سے بھرے ہوئے تھے ناصح کی بات نے
لو نہین راہ شنوائی اور پیشۂ نانبائی کا ترک کرکے تھوڑے سے پونجی سے اسباب زراعت
کا درست کیا اور تخم ریزی کرکے دیدۂ انتظار راہ حصول محصول پر رکھا مین نے اس

حال مین معیشت عیال مجہپر وبال ہوئی سبب یہ کہ نان فروشی سے ہر روز اسقدر
حاصل ہو رہتا تہا کہ اہل وعیال کی شب و روز بسر ہو جاتی تہی اور زراعت مین انتظام
ایکسان کا چاہیئے تہا فائدہ اوسکا حاصل ہوا اسکے بعد مینے دل مین کہا کہ غلطی کے
تونی کہ بات بزرگون کی نہ سنی اب مصارف روزمرہ سے درماندگی ہے اور کسیطرح
یہ تکلیف رفع نہین ہوتی ہے اب صلاح یہ ہے کہ کچہہ روپیے قرض لیکے دکان نان فروشی
کی پہر جاری کرون کہ اہل وعیال ہلاک نہو جائین کہ موسم زراعت کٹنے کا آجاوے اسکے بعد
اسکے ایک تاجر شہر سے مبلغ چند قرض لیکے دوسری بار دکان جاری کی اور اپنے ایک
ملازم کو اوس دکان پر مقرر کیا کبہی خبرگیری زراعت کی کرتا تہا مین اور کبہی دکان کے
انتظام کیواسطے بازار مین آتا تہا جبکہ دو تین مہینے گذرے اوس نوکر نے یہانتک خیانت
کی کہ دکان مین کچہہ باقی نرہا اور زراعت مین بہی بہت آفتین پہونچین کہ جو خرچ ہوا تہا
دسوان حصہ بہی اوسکا ہاتہہ نہ آیا جبکہ یہ صورت پیش آئی اوس درویش سے حال
اپنا بتفصیل بیان کیا مینے پہر عابد ہنسا اور کہا کہ تیرا حال اوس مرد کے مانند ہے کہ ڈاڑہی
اوسکی دو مویہ تہی اور دونون عورتون کے ہاتہہ سے برباد ہوئی مین نے پوچہا کہ یہ قصہ
کیونکر تہا **حکایت** درویش نے کہا کہ ایک شخص کی دو عورتین تہین ایک ادہیڑ
اور دوسری نوجوان اور آپ بہی ادہیڑ اور دو مویہ تہا کہ جسے کہچڑی ڈاڑہی کہتے ہین
اور دونون عورتونکو دوست رکہتا تہا ایک شبانہ روز ایک کے گہر رہتا تہا اور دوسرے
دن دوسرے کے گہر اور عادت اوسکی یون تہی کہ عورت کے زانو پر سر رکہکے سویا
کرتا تہا ایکدن اوس ادہیڑ کی باری تہی اور یہ اوسکے زانو پر سر رکہے سوتا تہا اوسنے
خیال کیا کہ جتنے بال اسکے ڈاڑہی مین سیاہ ہین اگر یہ نہون تو اوس جوان عورت کو
تمام بال سفید دیکہکے اس سے نفرت ہوگی جسوقت یہ سمجہیگا کہ اسکے تمام حرکات اور
سکنات سے نفرت پائی جاتی ہے اوسوقت اسکی بہی طبیعت اوس سے تنفر کریگی پہر
ضرور میری طرفکو رغبت تمام پیدا کریگا اس خیال مین جسقدر کہ ہو سکا اوس سے عرصہ
خواب تک سیاہ بال چنتی رہی اور اس غمر کو پہ اسکی خبر نہ تہی مصرعہ پراگندہ بر آن

حکایت دو زنان میانہ سال و نوجوان

ریش کہ در دست زن ہست + دوسرے دن اوس نوجوان کی باری تھی اپنی عادت
کے موافق اوسکے زانو پر سر رکھے سو گیا تھا قضارا اوسکے بھی خیال مین آیا کہ یہ بال سفید
اسکے اگر باقی نہ رہین اور جبکہ یہ اپنی داڑھی آئینہ مین سیاہ دیکھیگا مقرر اوس پیرعورت
کی صحبت سے نفرت کرکے میری طرف کو لامحالہ رغبت کریگا پس یہ تصور کرکے جسقدر کہ
فرصت وقت تھی بال سفید چنتی رہی جبکہ اسی طرح چند روز گذرے کہ ایک دن موے
سیاہ اور ایکدن سفید چنے جاتے تھے آخرکار ایک بال بھی داڑھی مین باقی نہ رہا
اس مرد غافل نے ایک دن آئینہ مین دیکھا کہ منہہ خواجہ سرا کے مانند ہے آہ کھینچی اور
کہا کہ یہ میرا کیا حال ہوا ایک شخص نے لطیفہ گوئی سے کہا کہ جس مرد کی داڑھی عورتونکے
ہاتھہ مین ہوگی تو داڑھی تو کیا اگر اوس مرد کے ناک اور کان بھی باقی رہین تو عجب ہی
ایک شخص نے کہا کہ یہ مصرع رضی کا تیرے حسب حال ہے مصرعہ تیری وہ مثل ہوئی
ای رضی نہ الی الذی نہ الی الذی + درویش نے کہا کہ تیرا حال اوسی مرد دو مویہ کے
مانند ہے کہ کچھہ پونجی تو نے نان پزی کی دکان مین صرف کی اور باقی وہ عاقبت کے
کام مین تلف کی اور آج تو دیکھتا ہے کہ نہ تنور معیشت مین روٹی ہے اور نہ مزرع
زندگانی مین خوشہ اور یہ دو شعر مؤلف کے تیرے ہی حسب حال ہین ابیات نہ تو
صدمہ کوہ الم اوٹھا اور زار یہ ہون کہ تنکا نہ ہلا + مجھسے تو تنکا ای کاہ ربا یہ بھی نہ ہوا وہ بھی
نہوا + زاہد نے طرف حرم کا کیا ہندو نے بت کو کیا سجدہ + ناکام وہ ہون مجھسے گویا یہ بھی
نہوا وہ بھی نہوا + جبکہ یہ حکایت سنی سمجھا مین کہ پیر عابد نے جو کچھہ کہا تہا وہ سچ ہوا اب
مجھے سوائے ندامت کے کچھہ حاصل نہین ہے اگر تمام اثاث البیت حوالے کرون تو بھی
ایک شخص کے قرض سے چھوٹنا دشوار ہے یہ خیال کرکے شہر سے بھاگا مین منزل بہ منزل
ترسان اور ہراسان چلا جاتا تہا کہ اثناو راہ مین سنا مینے کہ میرے عیال سب ہلاک ہوگئے
اور املاک سب قرضخواہ لیگئے مصرعہ للمؤلفہ جو دزد سے بچا اوسے رمال لیگیا + اب
مین وطن کے جانے سے ناامید ہوکے منزل پیمائی کرتا ہون اور یہ بیت گویا کہ
حسب حال اپنے ورد زبان رکھتا ہون بیت برا ہو زیست کا کیا کیا الم دکھاتی ہے

چھٹے وہ ربخ سے پیوند جو زمین گر ہوئی + اور دردِ دل کی کسی صاحب دل سے چاہتا
ہون اور جراحت اندوہ پر لقاے اہل اللہ سے مرہم رکھتا پھرتا ہون شاید کہ اسمین
التیام پائے جیسا مؤلف نے کہا ہے بیت مین دیوانہ ہون مرہم فائدہ مجکو بخشیگا
اگرا چھے بھی ہونگے زخم تو سنگ جراحت سے + آب اس ساعت کہ میرا آئینہ دل آپکے
مصقلۂ زیارت سے مصفا ہوا ہے اور شربت عیش شیرینی کلام شکر بار سے مہیا ہی
اگرچہ ربخ بہت اوٹھائے ہین مگر اُمید ہے کہ آپ کی برکت زیارت سے مقصود کو پہونچون
یہی شمہ میری سرگذشت کا تھا کہ جو بیان مین آیا مصرعہ سرگذشتم را چہ پرسے
سرگذشت از سرگذشت + زاہد نے فرمایا کہ جو کچھ کہا تو نے اوسکے صدق پر میرے
دل نے گواہی دی اگرچہ زحمت مہاجرت اور مشقت مسافرت بہت کھینچی تو نے لیکن
تجربے بھی خوب حاصل کیے اب یہ زندگانی دو روزہ بہرکیف آزادانہ بسر ہوجائیگی
غم بود و نابود دنیا کا یک قلم دل سے محو کر ڈالنا مناسب ہے اور واسطے تسکین کے
گویا کا یہ شعر کفایت کرتا ہے بیت دیکھ کہدیتے ہین مت ہاتھ سے کھو دولت
فقر + شاہ کہتے ہین اوسے جو کہ گدا ہوتا ہے + مہمان اور میزبان دونون باہم خوش
ہوئے اور ایک نے دوسرے کی صحبت غنیمت سمجھی اور یہ زاہد ایک مرد تھا قوم
بنی اسرائیل سے اور زبان عبری بہت فصاحت سے بولتا تھا اگرچہ اور علم اور
زبانون مین بھی دستگاہ رکھتا تھا لیکن لغت عبری مین افصح اوس زبان کا تھا
اور اکثر اپنے خواص سے زبان عبری مین کلام کیا کرتا تھا یہ مہمان فرنگی حقیقت لغت
عبری سے مطلق آشنا نہ تھا لیکن کلام زاہد کا اس زبان مین اسے بہت بھاتا تھا
جب کہ عرصہ زیادہ گذرا اور وہ فرنگی زاہد سے بے تکلف ہوا عرض کیا کہ امیدوار ہون
کہ یہ زبان مجھے تعلیم اور دریغ نفرما کر بے سابقہ معرفت اعزاز و اکرام میرا کیا تو نے
اور تکلف ضیافت مین اتنی رعایت کی کہ رابطۂ محبت قدیم مین کوئی اتنا نکرسکے
اس زبان مین بھی مجھے اپنا شاگرد کر اسکا شوق مجھے ہر دم بیقرار رکھتا ہے اگر اس
زبان مین تیری تعلیم سے مجھے دستگاہ ہوئی تو مین تیرا بندۂ احسان تمام عمر ہونگا

زاہد نے کہا کہ مجھے اسمین کیا مضائقہ ہے کہ ایک شخص کو حضیض جہالت سے اوج دانش پر ترقی دیجان خیال یون آتا ہے کہ لغت عبری اور زبان فرنگی مین تغایر بسیار اور مباینت بیشمار واقع ہے مبادا اوسکی تعلیم سے کلفت تیری خاطر کو پہونچے اور اوسپر بہی تجھے اوس سے بہرہ حاصل نہو اور آزمانا بہی خطاے فاش ہے کہ ایکبار تو نے اپنے حرفت کو چھوڑ کے اور عیسی کی حرفت اختیار کر کے جان و مال برباد کیا اور اب تک بیکسی اور غربت مین گرفتار ہے مہمان نے کہا کہ حرفت اور چیز ہی اور طلب علم کی امر آخر ہی اور بارہا دیکھا ہے کہ جو کوئی کسی کام مین ثابت قدم رہا ہے مطلب کو پہونچا ہے اور جسنے کہ علم کی طلب مین مشقت کی ہے آخر راحت پائی ہے اور تعلیم اور تعلم کسی طرح ضائع نہین ہوتا ہے جیسا کہ اوس صیاد نے تھوڑی زحمت کہ علم کے سبب سے اوٹھائی تھی اور اندک خدمت علما کی بجالایا تہا نعمت بکلی اوسکے ہاتھ آئی اور مضیق احتیاج سے نجات پاکے وسعت آباد عیش کو پہونچا زاہد نے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر تہا

حکایت

کہا اوسنے کہ ایک مرد درویش صیاد بپیشہ شکار مرغ و ماہی سے گذران اہل و عیال کی کرتا تہا ایک دن دام بچھائے ہوئے بیٹھا تہا بہزار انتظار تین مرغ دام کے نزدیک آئے قریب تہا کہ پھنس جائین اس اثنا مین آواز تند جدل آمیز آنے لگی صیاد دوڑا کہ مبادا اس آواز سے یہ مرغ وحشت ناک اوڑجائین تو تمام اہل و عیال آج فاقے سے رہین اس اندیشے مین ٹٹی کے آڑ سے باہر آیا دیکہا کہ دو طالب علم مسئلۂ فقہ مین بحث کرتے ہین اور مقال الکاجدال کو پہونچا ہے صیاد نے اونسے سماجت کی کہ تم شور نکرو تا شکار میرا ضائع نہو جائے اونہون نے کہا کہ اگر ہمین اس شکار مین شریک کرے یعنی فی کس ایک مرغ ہمین بہی دے تو ہم دم بخود ہو جائین صیاد نے کہا کہ اے عزیزو مین فقیر صاحب عیال ہون اور قوت میرے متعلقون کا انہین مرغون پر موقوف ہے اگر تم دو مرغ انمین سے لیجاؤ تو مین ایک مرغ سے دس آدمیون کی کیونکر تسلی کرونگا اونہون نے جواب دیا کہ تو ہر روز یہی کام کرتا ہے اور ہمنے مدت سے گوشت نہین کہایا ہے یہ ممکن نہین ہے

حکایت صیاد اور طالب علمون

کہ ہم دو مرغ نہ لین ورنہ ہم اتنا شور کرینگے کہ مرغ اور جال بہی نہین تو ہمسے شرط کرکے
دو مرغ ہمین دی کہ تاہم طلبہ اور مدرس کی مہمانی کرین صیاد نے ہرچند معذرت کی
اور کہا کہ تمہارے مدرس نے میرا جال نہین بنایا ہے اور نہ تمہارے طلبہ نے میرے
رسی کو بٹا ہے اور نہ مدرس نے دانہ جال مین ڈالا ہے بلکہ مینے زمین وقف مین
جال لگایا ہے بہلا کب شرع مین درست ہے کہ میرا شکار دو ثلث تم بزور لے لو
جب کہ طلبہ نے کوئی عذر صیاد کا نہ سُنا ناچار ہوکے وعدہ کیا اور وہ تینون مرغ
پکڑے اسکے بعد ہی صیاد نے اونسے بہت عذر کیا کہ مجھپر رحم کرو اور یہ مرغ مجھسے نہ لو
اونہون نے کہا کہ یہ بیفائدہ گفتگو ہے شرط کے موافق دو ہمارے حوالے کر بنا چاری
صیاد نے دو مرغ اونکے حوالے کیے اور کہا کہ مینے یہ رنج اپنے اوپر گوارا کیا اور تحفہ
تمہین گذرانا مگر وہ لفظ کہ تم جسمین بحث کرتے تھے مجھے بہی سکہادو کہ مجھے ایک روز
اوس سے فائدہ حاصل ہو کہ جیسے اونہین الفاظ کے بدولت دو مرغ تمہارے ہاتھ آئے
اونہون نے کہا کہ ہم خنثے کی میراث اور لفظ مین بحث کرتے تھے صیاد نے کہا کہ خنثے
کے کیا معنے ہین اونہون نے کہا کہ معنے یہ ہین کہ خنثے کو نہ مرد کہین اور نہ عورت
صیاد نے اوس لفظ کو یاد رکہا اور بکمال ملال وکلال اپنے گہر آیا اور صورت حال
اپنے عیال سے بیان کی اور وہ رات ایک ہی مرغ کے گوشت پر سب نے کاٹی
دوسرے دن کہ مرغ زرین جناح آشیانہ چرخ چہارم سے کنگرہ آسمان دنیا پر
جلوہ گر ہوا صیاد نے دام ماہی اوٹہا کے لب دریا آیا اور دام پہینکا قضارا ایک ماہی
دام مین آگئی کہ ایسی مچہلی کسینے نہ دیکہی اور نہ سنی تہی کہ مانند بوقلمون کے رنگ اوسکے
حساب سے باہر تہے صیاد اوسکی شکل وشمائل سے متحیر ہوا اور دل مین کہا کہ کبہی ایسی مچہلی
کسی نے نہین دیکہی ہے بہتر ہے کہ اسے زندہ پادشاہ کے پاس لیجاؤن اگر بادشاہ کے
پسند آئے تو یہ کلفت میری مٹجائے ایک ظرف مین پانی بہر کے اور اوس مچہلی کو رکہکے
در دولت بادشاہی پر لایا قضارا بادشاہ اوس باغ مین بیٹہا تہا کہ اوسکے آگے سنگ
رخام کا ایک حوض بنا تہا اور مچہلیان رنگ برنگ کی اوسمین چہٹی ہوئی تہین اور تماشا

اونکا دیکہتا تہا کہ ناگاہ صیاد نے اوس مچھلی کو پیشکش کیا بادشاہ نے ایسی مچھلی کبہی دیکہی
نہ تہی دیکہکر کے بہت خوش ہوا اور حکم کیا کہ ہزار دینار اسے انعام دو ایک وزیر بادشاہ
کے خدمت مین گستاخ تہا اوسنے آہستہ بادشاہ سے عرض کیا کہ صیاد اور دریا بہت
ہین اور مچھلیان بیشمار اگر اسی طرح سے بادشاہ انعام دیا کریگا تو غالب ہے کہ خزانے
مین کچھ باقی نرہے صیاد کو انعام فراخور استحقاق چاہیے نہ ہزار دینار بادشاہ نے
کہا کہ اب ہمین ہزار دینار زبان سے کہہ چکا ہون کیونکر اوس سے پہرون وزیر نے کہا کہ
حضور ایک الیسا حیلہ فرمائین کہ خلاف حکم بہی نہو اور ہزار دینار بہی برباد نجاوین وہ
یہ ہے کہ بادشاہ اوس سے سوال کرے کہ یہ مچھلی نر ہے یا مادہ اگر وہ کہے نر ہے کہیے
کہ مادہ اوسکی لا اور اگر کہے کہ مادہ ہے تو نر کی طلب فرمائیے اور یہ ارشاد ہو کہ اسکے
بعد ہزار دینار تجہے ملینگے بادشاہ نے یہی سوال صیاد سے کیا صیاد مرد دیرینہ اور
تجربہ کار تہا دریافت کیا کہ وزیر نے بادشاہ کو ایسا کچھ تعلیم کیا ہے اور اس سوال
مین کچھ بہر ہے آخر اوسے وہی لفظ یاد آیا کہ جو روز گذشتہ طلبہ سے سیکہا تہا عرض کیا
کہ اے بادشاہ یہ مچھلی نہ مذکر ہے نہ موٴنث بلکہ خنثی ہے بادشاہ کو یہ جواب اوسکا
نہایت پسند آیا اور وزیر پر زجر فرمایا اور دو ہزار دینار اوسے انعام دیا اور
اپنا ندیم کیا فائدہ اس مثل سے یہ ہے کہ صیاد نے دو مرغ علا کے دینے سے اور
ایک لفظ کے یاد کرنے سے دو ہزار دینار پائے اور عنایت سلطانی سے سرفراز
ہو کے مخصوص بارگاہ ہوا پس خیال کیا چاہیے کہ رنج کشی علم کی اور خدمت علما
کی کیونکر نہ فائدہ بخشیگی نظم ناسخ ترقی اگر اپنی چاہے بشر + تو لازم ہے تحصیل
علم و ہنر + کہ علم و ہنر سے بشر کے ہے قدر + جہان مین نہین بے ہنر کی ہے قدر + جگہ
ہو کسیکی بدست نعال + تو پہونچائے تا صدر اوسکو کمال + زاہد نے کہا کہ اگر اسقدر
تو مبالغہ کرتا ہے تو مین بہی تیری تعلیم مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کرونگا
آخر ایک مدت تک تعلیم لغت عبری اوس مہمان فرنگی کو کرتا رہا لیکن کسی طرح
زبان اوسکی اوس لغت سے آشنا نہوئی اور جہد اور کوشش کچھ کام نہ آئی

بیت للمؤلفہ نہو جب امر مین امداد تقدیر + تو ہرگز کارگر ہوگی نہ تدبیر + ایک دن
زاہد نے اوس سے کہا کہ دشوار کاری اختیار کی اور رنج عظیم گوارا کیا تو نے تو بھی تیری
لسان اس زبان سے آشنا نہین ہوتی ہے بہتر یہ ہے کہ اب اسکو ترک کر اور اپنا
سمجھ کہ جو میدان تیرے جولان کے لائق نہین ہے اوسمین قدم نرکہ یعنی زبان اپنی
اسلاف کی چھوڑ اور لغت اور حرفت خلاف آبا و اجداد کے اختیار کرنا عقل سے دور
ہے مہمان نے کہا کہ ضلالت اور جہالت مین آبا و اجداد کے پیروی کرنا اسکو تقلید
حماقت رکھتے ہین اور مین تقلید اپنے اجداد کی اس امر مین نہ کرونگا اور روش تحقیق
کو نچھوڑونگا کہ تقلید کمند ہے شیاطین کی اور تحقیق نیک ہادی ہے صدق و یقین
کی زاہد نے کہا کہ مینے ازراہ نصیحت اتنا تجھسے کہدیا آیندہ تجھے اختیار ہے مگر اندیشہ
یہ کرتا ہون کہ تو زبان عبری کے درپے ہے ایسا نہو کہ اپنی زبان بھی بھول جائے
اور زبان عبری بھی یاد نہ آئے تو حال تیرا اوس زاغ کے مشابہ ہو کہ چال کبک کی
سیکھتا تھا اپنی بھی چال بھول گیا مہمان نے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر تھا **حکایت**
کہا کہتے ہین کہ ایک زاغ نے پرواز مین دیکھا کہ ایک کبک عرصہ زمین پر
خرامان ہے اور رفتار زیبا سے دل عالم کو صید کرتا ہے یہ دو بیتین گویا کہ اوسی
کے حسب حال تھین پڑھنے لگا **ابیات** دیکھ کر رفتار او ظالم موئی جاتی ہے خلق +
کم نہین تلوار کے چلنے سے عالم چال کا + مرے جی اوٹھتے ہین سنکر تیرے طرز گفتگو +
ایک عالم جیسے مرتا ہے وہ عالم قال کا + زاغ کو خرام کبک خوش آیا اور اوسکی تناسب
حرکات اور چستی اور چالاکی رفتار سے متحیر ہوا اور ارادہ کیا کہ خرام اس کبک کا
سیکھا چاہیے اسلیے ملازمت کبک اختیار کی اور اوسکی رفتار کے سیکھنے مین خواب
و خور بھول گیا ایک دن کبک نے کہا کہ اے زاغ مین دیکھتا ہون کہ تو ہمیشہ میرے
پیچھے پھرتا ہے اور مترصد میرے حرکات و سکنات سیکھنے کا رہتا ہے یہ کیا خیال خام
ہے زاغ نے کہا کہ اے زیبا خوخندہ سو تیری رفتار میرا دل ہاتھ سے لیگئی ہے
اور تماشا تیرے روش کا ہر دم خیال مین رہتا ہے اسواسطے تیری خدمت مین

حکایت زاغ و خرام کبک

حاضر رہتا ہون کہ اس رفتار کو سیکہنے پاے افتخار ہمسرون کے سر پر رکہون کبک نے
قہقہہ مارا اور کہا کہ اے نادان کہان تو اور کہان مین تمیز اخرام یہ امر ہے ذاتی اور تیری
رفتار وہ بہی تیری صفت جبلی ہے اوسے زائل کرنا اور اسے سیکہنا یہ دونون من
قبیل اجتماع ضدین مین اور امر جبلی زائل نہین ہوتا ہے اور مقتضاے فطرت تکلف
سے تغیر نہین پاتا ہے تیری وضع اور ہے اور میری روش اور ہے ع ببین تفاوت رہ
از کجاست تا بکجا + اس خیال سے درگذر اور اس اندیشے سے ہاتہ اوٹہا یہ گمان تیرا
محض باطل ہے زاغ نے جواب دیا کہ جو ارادہ مینے کیا ہے اوسے ترک نکرونگا
بیت کشتی صبر بدریاے غم انداختہ ایم + یا بمیریم در و یا بکف آید گہرے + آخر زاغ
ایک مدت تک کبک کے پیچہے پہرتا رہا مگر روش اوسکی تو نہ سیکہ سکا بلکہ رفتار اپنی
بہی بہول گیا پہر چاہتا تہا کہ اپنی رفتار یاد آوے سو وہ بہی یاد نہ آئی یہ مصرع جرأت
کا اسکے حسب حال ہے مصرعہ کہ بہولے اپنی بہی کوا چلے جو ہنس کی چال + یہ مثل اسواسطے
بیان کی ہے تا جانے تو کہ رنج بیہودہ اور سعی بیفائدہ کرنا مناسب نہین حکما نے کہا ہی
کہ جاہل ترین خلائق کا وہ ہے اوس کام مین ہاتہ ڈالے کہ لائق اوسکے منصب
کے نہو اور یہ قصہ اوسکے مانند ہے کہ تو نان بائی پن چہوڑکے زراعت مین مشغول ہوا
آخر الامر سر رشتہ دونونکا برباد گیا بیت آرزو تہی وصل ہو تو دون تصدق جان تک +
جان بہی کہوئی مگر پہونچا نہ اوس انجان تک + جہان نے نصیحت زاہد کی قبول نہ کی
اور تحصیل لغت عبری مین مشغول رہا تہوڑے سے عرصے مین زبان قدیم بہی فراموش
کی اور زبان عبری بہی یاد نہ آئی یہ ہے داستان اوس شخص کی جو حرفت اپنی چہوڑکے
اوس کام کو کہ اوسکے لائق نہو اختیار کرے اور یہ بات بادشاہون کے واسطے مفید تر
ہے کہ رغبت اور دوستون کی تربیت اور دشمنون کے استیصال کو اپنے اوپر لازم کرین
اور نااہل اور بدگو کو ہر دم اصیل اور پاک طینت کے ساتہہ برابری مین نہ لائین کیونکہ
مردم کم مایہ تہوڑیسی ثروت مین آپکو شہسواران میدان فتوت و شجاعت سی سمجہان
سمجہتے ہین اور یہ صورت آخر کو منجر بفساد ہوتی ہے رئیس کو چاہیے کہ گوہر شناس کی مانند

سنگ وجواہر مین فرق کرے والاقدر اور قیمت مین جواہر کے فساد راہ پائیگا پس لازم
ریاست یہ ہے کہ مرتبۂ قوانین سیاست کو سمجھ کے اپنے اپنے محل پر صرف کرے اور اگر عیاذاً
باللہ تفاوت مراتب درمیان سے اوٹھ جائے اور اعلے اور ادنے ایک پلے مین تولا جائین
تو ہیبت جانداری برہم ہوجائے اور خلل اور اضطراب امور کلی مین راہ پائے **بیت** ہر مرتبہ
از وجود حکمی دارد + گر فرق مراتب نکنی زندیقے + اسیواسطے سلاطین حکمت شعار روا نہین
رکھتے ہین کہ مردم بد اصل علم اور خط سیکھین یا مسائل فقہی اور قوانین آداب مین دخل
پائین کیونکہ جب یہ رسم جاری ہو کہ ارباب حرفت روش اصحاب دولت کی سیکھین اور ارباب
دولت کام اہل حرفت کا اختیار کرین تو ہر آئینہ مضرت شائع ظہور کرے اور اسباب معیشت
خاص وعام کے خلل پذیر ہون اور اس جہت سے اہمال ہر کام مین نمایان ہو اور اثر اوسکا
ہر مرد وزن مین سرایت کرے خردمند وہ ہے کہ محافظت قول حکما اور نصیحت اور موعظت
علما کو واجب جانے تا فوائد اوسکے اور ثمرات تجربے کے اوس سے حاصل ہون اور مضرت
عیب وریب سے محفوظ رہے **نظم** کسے را گوئے در گیتی خردمند + کہ دل بر نکتہ دارد گوش بر پند +

باب بارھوان فضیلت مین وقار اور ثبات وقرار کے

دوسری بار شہر یار کامگار متوجہ طرف حکیم نامدار کے ہوا اور زبان شکر بار سے ثنا کے
اور کہا کہ اے پیر یگانہ واے یکتاے زمانہ بیان کی تونے داستان اوس شخص کی کہ حرفت
اور لغت اجداد سے انحراف کرکے اوس چیز کے درپے ہوا کہ اوسکے حال کے موافق اور
اطوار کے لائق نہ تھی اسلیے مطلوب کو دیدۂ ارادت سے محجوب کیا اور پھر کار اصلی پر بھی
قادر نہو سکا اب ارشاد کر کہ بادشاہ کے واسطے کونسی خصلت ستودہ تر ہے اور مصالح ملک
اور ثبات دولت اور استقامت امور اور استمالت قلوب کے واسطے کونسی چیز بہتر ہے اور مین نے
بارہوین وصیت مین دیکھا ہے کہ سلاطین کو چاہیے کہ حلم کو پیرایۂ روزگار اور بردباری
کو سرمایۂ کار اپنا کرین مگر مجھے اسمین تردد ہے کہ بادشاہون کے واسطے حلم بہتر ہے یا
سخاوت و یا شجاعت مگر عمدہ سے عقدہ کشائی اور صواب نمائی اس امر کی کر اور بھید اس

اس مسئلہ دقیق کا بہت واضح طرح سے بیان فرما حکیم دانا دل نے کہا کہ اے پادشاہ
زمانہ جان تو کہ بہتر صفت اور پسندیدہ خصلت پادشاہ کے واسطے یہ ہے کہ لشکر
اور رعیت اوسکا شکر کرین وہ کیا ہے کہ حلم اور حسن خُلق چنانچہ کلام سے سلطان سریر
نبوت اور مالک مملکت رسالت علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات کے ایسا مفہوم
ہوتا ہے کہ سعادت دنیوی اور فلاح اخروی حلم اور نیکو خوئی پر مقرر کی گئی ہے
کما قال یعنے جیسا کہ کہا ہے مِنْ سَعَادَتِ الْمَرْءِ حُسْنُ الْخُلُقِ یہ تین خصلتین بادشاہون کو
ضرور چاہیین اور فضیلت ایک کی دوسری صفت پر معلوم کرنا بھی واجب ہے کہ
تینون آپس مین ایک فرق رکھتی ہین یعنی شجاعت ہمیشہ کام نہین آتی ہے گاہ گاہ
احتیاج اوسکے ہوتے ہے اور سخاوت اور حلم ہر وقت درکار ہے اسلیے حلم اور سخاوت
شجاعت سے بہتر ہین اور فائدہ سخاوت کا مخصوص محتاجون کے واسطے ہے مگر حاجت
حلم کی سب کو ہے اور منافع خوشخوئی کے خاص وعام اور رعیت وسپاہ کو شامل ہین
اسواسطے حلم اون دونون صفتون پر فضیلت رکھتا ہے **نظم** خُلق رکھا ہے جسکی طینت
مین + وہی انسان ہے حقیقت مین + حسن ظاہر کا گو ہوا نہوا + حسن وہ ہے جو
ہووے سیرت مین + ایک بزرگ نے کہا ہے اگر مجھہ مین اور تمام عالم مین ایک تار ہو
اور سب اتفاق اوسکے توڑنیکا کرین امکان نہین کہ توڑ سکین یعنے اگر وہ ڈھیل
دینگے تو مین کھینچونگا اور جو وہ کھینچینگے تو مین ڈھیل دونگا یعنی بکمال حلم اور
وسعت عفو میرے اوسنے ہے کہ تمام اہل عالم کے ساتھہ مین بآسانی اور نرمی زندگانی
بسر کرونگا کسیطرح سے ٹوٹنے کی راہ نپائیگی **بیت** من نکنم آورم داد مراد خویشتن +
او نرو دبیلچ من من ہر دم بخشے او + اب اتنا اور جاننا چاہیے کہ حلم اور تامل
نیک ترین خصائل سے ہے خلق اللہ کے واسطے خصوصًا پادشاہون کے لیے اور
ثبات اور وقار سلطنت کا خلق اللہ کی دوستی کے سبب سے ہوتا ہے اور احکام
اونکے اہل جہان کے مال اور خون مین اسی سبب سے نافذ رہتے ہین اور امر اور نہی
اونکا اعلی اور ادنی پر بلا قید اسی سبب سے جاری رہتا ہے پس اگر اپنا اخلاق ہوافق

ودیانت اور امانت کے آراستہ نرکہین تو ممکن ہے کہ درشت خوئی کے سبب سے اہل اقلیم
نفرت کرین اور خفت اور سبک وضعی اور نکی ایک عالم کو آزردہ کردے اور بہت سے
جانین اور اموال معرض ہلاکت اور تفرقہ مین پڑین رباعی ناسخ غضب ہے حکم
سلطان ہے تامل + یہ لازم ہے کرے پہلے تامل + تامل سے اگر غافل رہیگا + بہت سے
ملک مین ہونگے تخلل + اگر بادشاہ آب سخاوت سے گرد احتیاج روے خلق اللہ
سے دہو ڈالے یا آتش شجاعت سے خرمن حیات دشمن جلاڈالے اگر سرمایۂ حلم سے
بے بہرہ رہے تو ایک درشت خوئی مین چشمہ سخاوت کا گندہ ہو جائیگا اور ایک سخت
گوئی مین ہزار دشمن جانی پیدا ہونگے اور اگر سخاوت مین قصور اور شجاعت مین فتور
بھی ہو تو مدارا اور دلجوئی اور حلم وخوشخوئی سے رعیت اور اہل لشکر کو شاکر اپنا کر سکتا
ہے اور خلق اللہ کو مقید ہوا داری اور سلسلہ خدمتگذاری مین کھینچ سکتا ہی بیت
ناسخ گو ترا اے رشک گل ہے روی خوش + لطف تب اسکا ہے جب ہو خوے خوش +
اگر ثبات وقار نہوگا تو حلم بھی ضائع اور بیچارہ ہو جائیگا کہ یہ تینون آپسمین لازم
وملزوم ہین بیت باش ثابت در طریق بردباری ہمچو کوہ + ہر کہ تمکین بیش دارد
بیشتر دارد شکوہ + بادشاہ کو چاہیے کہ حلم کی جگہہ متابعت نفس کی نکرے اور غصے کے
حالت مین اطاعت شیطان کی روا نرکھے کہ غضب ایک شعلہ ہے آتش شیطانی کا
کہ بستان خیر وصلاح کو جلا ڈالتا ہے اور غصہ وہ درخت ہے کہ سوا ملال اور پشیمانی کے
اور پھل نہین لاتا ہے اور حلم پیغمبرون کے اخلاق مین سے ہے اور اہل تحقیق اور ارباب
تصدیق کے نزدیک مقرر ہے جب تک کوئی غضب پر غالب نہین ہوتا ہے صدیقون کے
زمرے مین شامل نہین ہوتا ہے اور نوادر کلمات حکما مین لکھا ہے کہ ایک بزرگ سے
التماس کیا کہ منفعت خلق کی اور مضرت غضب کی بیان فرما جواب دیا کہ اقسام حسن خلق
کے بہت ہین اور ایسے مشہور ومعروف ہین کہ محتاج بیان کے نہین ہین اور اقسام مضرت
کے بھی علی ہذا القیاس مگر مین دو ہی کلمہ مین ادا کرتا ہون گوش ہوش سے سن وہ یہ ہے
کہ ترک کرنا غضب کا جامع ہے جمیع مکارم اخلاق اور محاسن فضائل کا اور جسنے کہ

غضب کو اپنی طبیعت پر غالب رکھا ہیں پہ جمع کرنے والا ہے تمام قبائح اعمال اور فضائح
افعال کا نظم خشم و کین وصف سباع ست و ددان + ہر کرا خشم ست و کین ست از بدان +
اصل خشم آمد ہ دوزخ ست و کین تو + جزو آن کل ست خصم دین تو + چون تو جزو دوزخی
پس ہوشیدار + خیز سوے کل خود گیر و قرار + اور دوسرے اس بات کو جاننا چاہیے کہ
بادشاہ کو وزیر ناصح کامل اور خردمند کی احتیاج اس جہت سے ہوتی ہے کہ اگر غرور
جباری اور نخوت شہریاری اوسکو حلم و بردباری سے منحرف کرے تو وزیر صاحب
تدبیر بطریق نصیحت اوسے راہ راست پر لائے اور جادۂ ثبات و وقار پر ثابت قدم
رکھے اور مزاج اوسکا کہ عدالت سے منحرف ہو گیا ہو اعتدال اور استقامت کی طرف
مائل کرے تا عنایت پروردگار اور برکت حلم و وقار سے جسطرف کو منہ کرے فتح اور
نصرت رفیق اور قرین اور اقبال و دولت ناصر و معین اوسکی رہین اور احیانا کبھی
نفس امارہ اپنی خواہش کے موافق اگر حکم کرے تو صلاح با فلاح وزیر خوش تدبیر کے
اوسکا ضرر زائل کر دے جیسا کہ خصومت مین بادشاہ ہند کی اور براہمہ کی ہوا رہے
نے پوچھا کہ یہ حکایت کیونکر ہے **حکایت** کہا کہتے ہین کہ بلاد ہند مین ایک بادشاہ
تہا ہیلار نام وخائن بیکران اور خزائن بے پایان کا مالک تہا اور سلاطین روزگار
مین برگزیدہ تہا دو بیٹے رکہتا تہا کہ مہر درخشان اونکے چہرۂ رخشان سے روشنی
قرض لیتا تہا اور ماہ تابان اونکی زیبائی رخسار اور تازگی عذار سے میدان سپہر
مین گوے کے مانند غلطان و سرگشتہ تہا حاصل کلام یہ ہے کہ از سر تا پا اگر حسن مجسم
کہیے تو بجا ہے چنانچہ یہ بیت مولف کی اونہین کے حسب حال ہے **بیت** چلو تلوار
رکہ کر دوش پر تو اور چلو صاحب + پری کی سی ہے صورت صاف باتی پر لگانا ہے
ایک کو سہیل کہتے تھے اور دوسرے کو ماہ جبین اور اونکی ماں کا ایران دخت نام تہا
کہ اوسکے رشک رخسار سے عروس آفتاب حجاب مین منہ چہپاتی تہی اور گیسو کے
عنبر بو اوسکی جعد سنبل کو شرم سے پیچ و تاب مین رکہتے تھے پس یہ شعر گویا کہ اوسکے
حرکات کا منبع ہے شعر دوے حق او ہین سنگر ہے یہ طرز گفتگو + ایک عالم جسپہ

مرتا ہے وہ عالم جمال کا+ پادشاہ کو کہ اوس گوہر یکتا کے اور اون دونون فرزندون کی عشق و محبت مین والہ و شیدا تہا اونکے دیدار کے بغیر آرام جان اور سرور دل حاصل نہوتا تہا اور ایک وزیر تہا کہ اوسے بلار کہتے تھے اونکی لغت مین معنی بلار کے یہ ہین یعنی مبارک رو اور وہ وزیر متانت اور عقل مین مشہور تہا اور اوسکی راے صائب ہر مشورے مین بے خطا تہی اور کیاست و کاردانی و فراست و مہربانی ہر حال مین اوسکے اقوال اور افعال سے تراوش کرتے تھے اور یہ بیت گویا کی موافق ہے

بیت ہوا وہ تیرے اشارے سے جو نہ ہونا تہا+ کہلا ہے ناخن ابرو سے عقدۂ تقدیر+

اور دبیر خاص اوسکا کہ کمال نام رکہتا تہا نویسندہ تہا کہ عطارد سپہر اوسکی کمان بیان و تحریر کو نہ کھینچ سکتا تہا اور منشی فلک قدم تسلیم سے اوسکے صنائع کے مدارج نہ پہونچ سکتا تہا زبان کلک لطافت شعار اوسکی مخزن اسرار فصاحت تہی اور اوسکی تحریر خامۂ لطافت آثار مطلع انوار بلاغت تہی جو گوہر معنی کہ رشتۂ فکر مین پروتا تہا وہ انتظام ملک کے واسطے رونق بخش ہوتا تہا اور جو نقد حقائق کہ میزان تدبیر مین تولتا تہا تمام عالم اوسکو پسند کرتا تہا اور ایک پیل سفید رکھتا تہا کہ میدان جنگ مین باد جہان پیما کے مانند دشت پیمائی کرتا تہا یہ قطعہ گویا کا اوسکی شان مین ہے **قطعہ** جو دیکھون جبل فلک رتبہ کو ترے تو کہون + برنگ کوہ یہ اے خسرو جہان بان ہے + نہین ہین دانت یہ فرہاد کے ہین دست دراز+ نہین ہے سونڈہ یہ شیرین کی زلف پیچان ہے+

اور دو فیل سیاہ رنگ تنومند اور عظمت اعضا مین مانند کوہ الوند کے میدان وغا مین گردن کشون کے سر پایمال کرتے تھے یہ قطعہ گویا اونہین کے شان مین شایان ہے **قطعہ** یہ جلد دہے کہ پل مین نظر سے غائب ہو+ اگرچہ ڈیل مین وہ مثل چرخ گردان ہو+ کریگا نفی عدو کی تری یہ ثابت ہے+ کہ دونون دانتون سے اک شکل لا نمایان ہے+ اور دو شتر بختی کوہ کوہان ہامون نورد کہتا تہا کہ ایک شب مین اقلیم کو طے کرتے تھے اور وقت پویا کے گھوڑونسے میدان تیزگامی مین گوی سبقت لیجاتے تھے **بیت** ہامون نورد و کوہ... ... ل بر تحمل گردہ خوش+

تا روز ہر شب بار کش ہر روز تا شب خار کش + اور ایک سمند تہا تندرو تیز گام سیمین سم زرین لگام کہ عنان گردی مین باد جہان پیما سے سبقت لیجاتا تہا اور صبا سے گیتی نورد اوسکے گرد کو نہ پہونچ سکتی تہی یہ قطعہ گویا کہ اوسکے مناسب حال ہے **قطعہ** ہے اسپ فلک سیر ترا غیرت خورشید + ڈانٹے تو اگر اوسکو تو بس ہانکے برابر + جا دے کبہی مشرق کبہی مغرب دو چہلاوا + بجلی سا کبہی گنبد گردان کے برابر + اوڑنے مین اگر کہیے تو وہ رشک پری ہے + خصلت مین جو دیکہو تو ہے انسان کے برابر + اور اگر ایک تیغ کمر تہی کہ طیاری مین جواہر اور لآلی قیمتی سے آراستہ اور پیراستہ تہی اور اوسکے جوہر ذاتی ایسے تہے کہ جیسے صفحۂ الماس پر پاے مور نمودار ہون ویا تختۂ مینا پر مگس نے پر افشانی کی ہے ابری اسے اسواسطے کہتے تہے کہ خون افشانی مین ابر بہار پر ترجیح رکہتی تہی اور چمک مین برق کے مانند چشم اعدا کو خیرہ کرتی تہی **ابیات** تلوار تری روز وغا برق نظر آئے + سر دشمنون کے قطرۂ باران کے برابر + گر کاٹ ساون مین تری تیغ دو دم کا + ہو ملک عدو شہر خموشان کے برابر + ہے دوست کو تلوار تری نوح کی کشتی + اور آب عدو کیلیے طوفان کے برابر + بادشاہ ان سبکو کہ مذکور جنکا ہو چکا بہت عزیز رکہتا تہا اور سلاطین ہفت اقلیم پر ان سب کی سبب سے مباہات کرتا تہا اور اوسکی ولایت مین ایک گروہ براہمہ تہا کہ اونمین سے ایک شخص کو سب برہمنون نے برگزیدہ کرکے اوسکی پیغمبری کے معترف تہے اور وہ راہ حق سے سبکو منحرف کرکے اپنے دین ایجادی کی تعلیم دیتا تہا اور ضلالت اور جہالت مین اوس گروہ کو سرگردان اور گمراہ کر رکہا تہا ہرچند بادشاہ اوسکو اضلال اور اغواے خلائق سے منع کرتا تہا مگر وہ اپنی عادت کو ترک نکرتا تہا آخر بادشاہ نے تعصب دین اور حمیت ملت متین سے ہزار آدمی اونمین سے مع برہمن ابلیس خصلت کے قتل کیے اور گہر اور مال اونکا لوٹ کے زن اور فرزند اونکے اسیر کیے بعد اسکے چار سو برہمن اوس جماعت کے کہ فنون علم مین آراستہ اور انواع دانش سے بہرہ مند اور ظاہر اوس مذہب سے بہی تائب ہوے تہے واسطے تالیف کے ملازم پایۂ سریر اعلے کے تہے اور بہ نفاق اطاعت کرتے تہے اور فرصت انتقام اور موقع کینہ خواہی کو منتظر تہے

قصہ ایک شب بادشاہ سریر عشرت پر استراحت کرتا تھا کہ ناگاہ سات آوازین مہیب
پے در پے خواب مین سنین اوس ہول سے بیدار ہوا اور متفکر تھا کہ یہ کیا چیز تھی اس خیال
مین بار دیگر سو گیا دیکھتا کیا ہے کہ دو مچھلیان سرخ کہ اونکی شعاع سے دیدۂ نظارگیان
خیرہ ہوتے تھے دم سے کھڑے ہین اور مرحبا کہتے ہین بادشاہ دوسرے بار بیدار ہوا اور
اندیشہ دور و دراز مین پڑا تیسرے بار پھر سو گیا دیکھا کہ ایک قاز اور دو بطین رنگین
اور بزرگ کہ اوسکے پیچھے سے اوڑین اور آسکے آگے اوترین اور بادشاہ کو دعا دینا
شروع کیا پھر بادشاہ پر ربودگی غالب آئی اور دیکھا کہ ایک سانپ سبز رنگ کہ اوسپر خال
زرد اور سپید ہین بادشاہ کے پاؤن سے لپٹ گیا بادشاہ اوسکے خوف سے بیدار ہوا
اور یہ تماشا کہ پردۂ خیال سے ملاحظہ کیا اندوہگین تھا اسکے بعد پھر موکل خواب اوسے
گلستان گلشان عالم مثال مین لیگئے اس بار دیکھتا کیا ہے کہ از سر تا پا شاخ مرجان کے
مانند خون مین آلودہ ہے بادشاہ بیدار ہوا اور نہایت مضطر ہو کے چاہا کہ محرمان
حرم سرا کو آواز دے کہ ناگاہ پھر نیند غالب ہوئی تو پھر دیکھتا ہے کہ اشتر سپید راہوار
کہ برق جہندہ کے مانند کوہ گزار اور عمر گرامی کی طرح خوش رفتار ہے اوسپر بادشاہ
سوار ہے اور مشرق کی طرف جاتا ہے اور ہر چند نگاہ کرتا ہے کسی ملازم کو سوا دو
فراش پیادہ کے نہین دیکھتا ہے پھر خواب سے بیدار ہوا اور چھٹی بار پھر سو گیا دیکھا کہ
ایک آگ اوسکے سر پر روشن ہے اور اوسکی روشنی اوسکے اطراف اور جوانب کو گھیرے ہے
اس صورت کے مشاہدے سے ہراسان ہو کے بیدار ہوا ساتوین بار پھر غافل ہو گیا
دیکھا کہ ایک مرغ اوسکے سر پر بیٹھا ہوا پیشانی پر منقار مارتا ہے اس بار بادشاہ نے
خوفناک ہو کر ایسا نعرہ مارا کہ سب ملازم کہ گرد بادشاہ کے خفتہ و بیدار تھے سراسیمہ ہو کر
دوڑے بادشاہ نے سبکو تسکین دی اور کہا کہ خیریت ہے اپنی اپنی جگہ جا کر ٹھہرو اور اس
خواب ہولناک کی ہیبت سے مانند مار دم بریدہ اور عقرب دم مار گزیدہ کے پیچ و تاب کھاتا تھا
اور با خود کہتا تھا کہ کیا نقش گوناگون تھا کہ کلک قدرت نے دکھایا اور یہ کیا لشکر فساد انگیز
تھا کہ پے در پے آیا بیت ہشت نگہ عیدہ آشوب دگر خاست + تا رفتہ بلاے فتنہ

بلائیے دیگر آمد + اس تصور مین تہا کہ یہ صورت واقعہ کی کس سے کہون اور حل اس مشکل
کے کس عالی فہم سے طلب کرون اور محرم اس اسرار کا کسے بناؤن اور نرد اس قضیئے کی
کس سے کہیلون مصرع این درد گرا گویم و درمان زکہ پرسم + القصہ شب بہزار رنج
بسر کے جب کہ عارض صبح روشن شکن زلف شب تار سے درخشندہ ہوا اور نقاب ظلمت
دن کے آگے سے اوٹھایا گیا بادشاہ اوٹھا اور براہمہ کو کہ حلال ہر مشکل اور علم تعبیر مین
کامل جانتا تہا بلایا اور تعجیل کہ بادشاہون کو منع ہے عمل مین لایا یعنی غلبۂ اضطرار مین
بلا تامل تمامی حالات خواب کے جس طرح پر دیکھے تھے اونسے بیان کیے برہمنون نے
واقعات ہولناک سن کے اور اثر خوف و ہراس کا ناصیۂ شاہ پر دیکھکے کہا کہ یہ خواب
بہت سہمگین ہے اور تمام عمر ایسا خواب ہولناک ہمارے کانون نے کبہی نہ سنا تہا اور کوئی
معبر بلا تامل تعبیر اسکی کر نہین سکتا ہے اگر بادشاہ اجازت فرمائے تو ہم غلام بایکدیگر
اتفاق کرکے وہ کتابین کہ فن تعبیر مین اعتبار رکھتے ہین اونسے رجوع کرین اور بہ تامل
تام جو کچہہ کہ دریافت کرین اور وہ تعبیر کہ جسمین شائبہ شبہہ و شک کا نہ ہے اوسے عرض
کرین اور اوسکے دفع ضرر کی راہ ڈہونڈہین بادشاہ نے اجازت دی یہ وہان سے
باہر آئے اور خلوت کی اور خبث ضمیر اور ناپاکی سیرت سے سلسلۂ انتقام کو تحریک
دیکر بایکدیگر کہا کہ اس ظالم جفا کار نے تہوڑے دن ہوے ہین کہ ہمارے قوم کے
ہزار آدمی قتل کیے ہین اور مال و متاع ہمارا تاراج کیا ہے آج سر رشتہ انتقام کا
ہاتہہ آیا ہی کہ اس وسیلے سے کینہ ہمارا حاصل ہوگا اور اب جو اوسنے اس حادثے مین
ہمین اپنا محرم کیا اور ہماری تعبیر اور تقریر پر اعتماد کیا ہے اب فرصت کو فوت نہ کیا چاہیے
اور کینۂ دیرینہ کے لینے مین تاخیر نہ کیجیے کہ پہر ایسا موقع نہ ملیگا **بیت لمؤلفہ**
آتش غم سے جل رہا ہے عدو + آب شمشیر سے بجہائے آب + راہ صواب کی یہ ہے
کہ اس رات مین ہم کلام بے محابا کرین اور نہایت شدید سے اوسے ڈرائین اور کہین
کہ یہ سب خواب مخاطرۂ عظیم پر دلیل ہے کہ ہر ایک اوسمین سے بیم جان کا مقتضی ہی اور
دفع اسکی مضرت کا یہ ہے کہ خواص ارکان دولت اور اعیان حضرت اپنے تصدق کرنے پہ

راضی ہون اور گھوڑا اگر وہ خاصہ بادشاہ کا ہے اور تینون فیل اور دونون شتر اوس
شمشیر گوہر نگار سے قتل کیے جائین اور ان سب کا لہو حوض مین بھرا جائے اور بادشاہ
ایک ساعت اوسمین بیٹھے اور ہم افسون اوسپر دم کرین اور وہ خون بادشاہ کے بدنپر
ملین اور بعد اسکی آب خالص سے بدن بادشاہ کا دہولین اسکے بعد پادشاہ نذر اور
فارغ بیٹھے اگر پادشاہ اسے قبول کرے اور عزیز اور مقرب بادشاہ کے اس حیلے سی
ہلاک ہوجائین اور وہ تنہا رہ جائے تو تہوڑے سے عرصے مین اوسکی بہی ذاتکی
تدبیر کرسکنا آسان ہے ہمارا دل کہ اوسکے خار آزار سے مجروح ہے اس صورت
مین گل مراد ہاتھہ آتا ہے اور دشمن قوی جبکہ ضعیف ہوگیا تہوڑی سی سعی مین
ہلاک ہوسکتا ہے **بیت** دل اگر خار جفا دید امید ست کہ باز + گل امید بچیند ز
گلستان مراد + غرض کہ اس غدر و خیانت سے کفران نعمت پر اتفاق کرکے پادشاہ کی
پاس آئے اور کہا کہ بادشاہ کے عمر دراز ہو تعبیر اس خواب کی سوا ہجوم رنج و بلا اور
محنت و عنا اور کچھہ نہین پائی جاتی ہے اور دفع بلا کے لیے تدبیر از روے علم نجوم صحیح
یون ٹھہرتی ہے جو بادشاہ ہماری بات کہ عین نیک اندیشی اور محض خیر خواہی ہی سمع
رضا سے قبول فرمائے تو جو ہجوم بلا کہ ان خوابون کی تعبیر سے پایا جاتا ہے اور اوسمین
کسی طرح کا شبہہ و شک نہین ہے تو مقرر دفع ہوجائے اور اگر ہمارا عرض پذیرا نہوگی
تو بلاے عظیم کے منتظر اور زوال پادشاہی اور قطع زندگانی کے مترصد رہے پادشاہ
اس بات کے سننے سے ڈرا اور دائرہ حیرت مین پڑکے از خود رفتہ ہوگیا اور بعد
تامل کے پوچھا کہ تفصیل اس اجمال کی بیان کرو برہمنون نے کہا کہ گویم مشکل وگرنگویم
مشکل کیفیت اگر کہتے ہین تو تمام اہل سلطنت آزردہ ہوتے ہین اور اگر نہین کہتے ہین
خدا آزردہ ہوتا ہے اور ہم کور نمکی سے منسوب ہوتے ہین یہ سنکر بادشاہ زیادہ تر
گھبرایا اور مبالغہ کیا کہ جلد تفصیل اسکی بیان کرو آخران مفسدون نے قیل وقال
حد کو پہونچاکے عرض کیا کہ وہ دو ماہی کہ دم پر کھڑے ہین وہ دونون فرزند
بادشاہ کے ہین اور وہ سانپ کہ بادشاہ کے پاؤن مین لپٹ گیا تہا وہ ایران خت

شاہزادی ہے اور وہ دو بطین رنگین دو پیلان سیاہ ہین اور قاز بزرگ پیل سپید
ہے اور شتر راہوار اور سمند خوش رفتار شہریار ہے اور وہ دو فراش پیادہ شتران
بختی ہین اور وہ آتش کہ فرق بادشاہ پر روشن تھی بلار وزیر ہے اور وہ مرغ کہ منقار
پادشاہ کے سر پر مارتا ہے کمال دبیر ہے اور وہ خون کہ جس سے بادشاہ کا بدن آلودہ
ہے اثر ہے شمشیر زرنگار کا کہ فرق بادشاہ پر دشمن لگائینگے اور چہرۂ مبارک کو اوس سے رنگین
کرینگے اور ہمنے تدبیر اس خواب کے دفعہ ضرر کی از روے علم تعبیر کے اسطرح ٹھہرائی
ہے کہ پادشاہ دونون بیٹے اور ایران دخت اور دبیر اور وزیر اور اونٹ اور ہاتھی
اور گھوڑے کو اوسی شمشیر سے ذبح کرکے خون سب کا تھوڑا تھوڑا لیکے ایک ظرف مین
جمع کرین اور شمشیر کو توڑکے ان سب کشتون کے ساتھہ زمین مین دفن کردین اور پھر
اوس خون کو آب دریا مین ملاکے ایک آبزن مین ڈالین اور بادشاہ کو اوسمین بٹھاکے
دعا اور افسون پڑہین اور اوسکے بعد اوسی خون سے بادشاہ کی پیشانی پر طلسم لکھین اور
شانہ اور سینہ پادشاہ کا اوس خونناب سے آلودہ کرکے تین ساعت کے بعد آب دریا سے
سر و تن دہوکے اور خشک کرکے روغن زیت سے چرب کرین اس صورت مین مضرت
کلی دفع ہو جائیگی اور سوا اسکے کوئی چیز فائدہ بخش نہوگی **بیت** در دفع بلائے کہ
نصیب تو مباد + تدبیر ہمین است کہ تقریر فتاد + بادشاہ نے جب کہ یہ بات سنی آتش
حسرت متاع صبر مین شعلہ زن ہوئی اور باد وحشت سے خرمن شکیبائی برباد
ہوگیا کہا کہ اے دشمنان دوست رہا اور اے آدمیان اہرمن خو تمہاری اس تدبیر
سے مرگ بہتر ہے اور اس تقریر سے کہ تشنگی شربت اجل خوشتر یہ گروہ کہ بعضے انمین
میری ذات کے مانند ہین اور بعضون سے مدار ملک و مال اور سبب زینت جاہ و
جلال ہے اگر ان سب کو ہلاک کرون پھر حیات سے مجھے کیا راحت مین تو ان
سب کی راحت و دیدار سے زندہ ہون اگر یہ نہوئے تو خاک میری زندگی پر بقول
مؤلف کے **بیت** مثل حنا ہے غیر کی ہاتھون مری بہار + سرسبز اگرچہ ہون
چمن روزگار مین + مگر تمنے حکایت حضرت سلیمان علیہ السلام اور بنگلے کی نہین سنی

اور حقیقت اونکے جواب و سوال کی تہین نہین پہونچی ہے براہمہ نے التماس کیا
کہ ارشاد ہو **حکایت** کہا ہے کہ حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام
پیغمبر تھے اور بادشاہ بہی تھے عظیم الشان کہ جن و انس اور وحوش و طیور سب
اونکے تابع فرمان تھے اور منشی قضا نے منشور سلطنت کا اونکے نام پریون لکھا تہا
کہ نہ اول ایسا بادشاہ تہا اور نہ بعد اونکے ایسا کوئی ہوگا اور رعد وہا شہرہ روا جا شہر
نمونہ ہے اونکی سیر کا **بیت** فلک بندہ و آفتابش غلام + زمانہ مطیع و جہانش بکام +
ایک روز مقربان ملکوت مین سے ایک فرشتہ نزدیک حضرت سلیمان ع کے قدح پر آب
ہاتھہ مین لیکے حاضر ہوا اور کہا کہ مبدع کل جل شانہ نے مجھے مخیر کیا ہے اور فرمایا ہے
کہ اگر چاہے تو تا قیام قیامت کل نفس ذائقۃ الموت کے شربت پینے سے امین رہے
تو اس جام کو پے لے اور اگر میل اسکا رکہتا ہو کہ گوشۂ زندان ناسوت سے روضۂ
صافی لاہوت کی طرف متوجہ ہو تو بلد قدم اوٹہا یہ سن کے حضرت سلیمان علیہ
السلام نے خیال کیا کہ نقد عمر ایک سرمایہ ہے کہ اوس سے بازار قیامت مین سود
فراوان ہاتھہ آنیوالا ہے اور عرصۂ زندگانی کا ایک کشت ہے کہ اوسمین تخم
دولت دوجہانی اور نہال سعادت جاودانی بویا جاتا ہے اور اوس عالم مین
ایسی دولت بے نفع کا ہاتہہ آنا ممکن نہین ہے پس بہر نوع نشاط حیات منشیون
فنا سے بہتر ہے اسے اختیار کیا چاہیے اور اس عرصۂ دراز مین کہ مہلت عنایت کی ہے
تحصیل رضاے پروردگار مین کوشش کافی کرنی چاہیے عمر اوسکو کہتے ہین کہ خیال
اور افعال خیر مین بسر ہو یہ خیال کیا کہ بلا تامل اختیار کرنا ایسے امر جلیل کا نچاہیے
اللہ تعالے نے مشورے کو امر فرمایا ہے تو چاہیے کہ اکابر جن و انس اور وحوش و طیر
جمع کرکے مشورہ کرون اور سب کی رائین جس بات پر متفق ہون اوسے عمل مین
لاؤن اسکے بعد سبکو جمع کرکے پوچھا کہ اس شربت حیات کے پینے مین تمہاری کیا
صلاح ہے سب نے عرض کیا کہ ضرور پینا چاہیے کہ دوام مین آپکی زندگانی کے
فلاح تمام جہان کی ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ اہل مملکت سے کوئی

حکایت حضرت سلیمان ع

اور عرض کیا کہ راے عالی پر مخفی نہین ہے کہ بندے نے جس روز سے کہ خدام بارگاہ
سپہر احتشام مین شرف انتظام پایا ہے کوئی راز سرکار کا مجھسے مخفی نہین رہا ہے
اور کسی مشورے مین بادشاہ نے میرے بغیر عمل نہین فرمایا ہے کل سے دو بار برہمن
کو بلا کے مشورت کی ہے اور آج بہی خلوت اوڑہے کرکے متفکر اور رنجور بیٹھا ہے اور
تو ملکۂ روزگار اور مونس شہریار ہے اور رعیت اور لشکر سب تیرے عنایت کی امیدوار
ہین اور تجہے اکثر امور مین بادشاہ کا ثانی جانتے ہین مناسب یہہ ہے کہ تو شہریار کے
پاس جا کے صورت حال دریافت فرما تا اوسکے تدارک مین ہم سب مشغول ہون ورنہ
یہ برہمن عذر پیشہ بد اندیشہ ہین مبادا کہ خباثت ذاتی سے کوئی فریب کرکے بادشاہ کو
اوس کام پر تحریص کرین کہ انجام اوسکا حسرت اور ندامت کو پہنچے اور جب کہ بات
ہاتہہ سے جاتی رہتی ہے تو تاسف کچہہ کام نہین آتا ہے **مصرع** علاج واقعہ پیش از
وقوع باید کرد + ایران دخت نے جواب دیا کہ چند روز سے مجہہ مین اور بادشاہ
مین شکر رنجی ہے اوسد سے کنایہ اور اشارے مین گاہ گاہ کچہہ بات ہو جاتی ہے
اسلیے مجہی بہی شرم آتی ہے کہ بادشاہ کی خلوت مین بے طلب چلی جاؤن اور بے محابا
استفسار حال کرون وزیر نے کہا کہ اے ملکۂ جہان اسے ہدیۃ الاحباب کہتے ہین یہ خفگی
نہین ہے بلکہ رسوخ بناے محبت اور موجب ثبات قاعدۂ مودت ہے **بیت لمولفہ**
آپکو ناز چاہیے مجکو نیاز چاہیے + یہہ ہے براے دوستی ناز و نیاز چاہیے + اس محل مین
تکلف کو برطرف رکہا چاہیے کہ بادشاہ فکر عظیم اور اندیشۂ دور و دراز مین پریشان خاطر
ہے اور خدمتگار ایسے محل مین گستاخی نہین کرسکتے ہین اور بغیر تیرے کلید صلاح کے
اور کوئی اس قفل مشکل کو کہول نہین سکتا ہے اور مینے بارہا بادشاہ سے سنا ہے
کہ جب ایران دخت میرے آگے آتی ہے اگرچہ اندوہگین بہی ہوتا ہون تو خوش ہو جاتا
ہون اور اوسکے دیدار ہمایون سے میرا غم اور ملال سب دور ہو جاتا ہے اب تو تشریف
لیجا اور دریافت کر اور کافہ خدام پر منت رکہہ ایران دخت بادشاہ کی پاس
آئی اور کہا **بیت** غمت مباد و گزندت مباد و رنج مباد + کہ راحت دل و آرام

جان و دفع غمی + اسکے بعد عرض کیا کہ موجب فکر اور سبب حیرت کا کیا ہے اگر براہمہ
سے کچھ سنا ہے اور وہ لائق بیان کرنے کے ہے تو خدام کو بھی اوس سے مطلع کیجیے
تا بموجب اوسکے موافقت کرکے شرائط خدمتگزاری سب بجا لائین بادشاہ نے کہا
کہ سوال اوس چیز کا نکیا چاہیے کہ جواب جسکا مورث رنج و ملال ہو لاتسئلوا عن اشیاء
ان تبد لکم تسؤکم یعنے سوال نکرو تم اون چیزون سے کہ اگر ظاہر کیجائین واسطے تمہارے
وہی چیزین تو برائی مین ڈالین تمکو یعنی رنج مین ڈالین بعد ازان ایران دخت نے
کہا کہ یہ رنج اگر سبب متعلقون کے طرف رجوع کرے تو غم نہین ہے کہ سلامتی
ذات مبارک تدارک جمیع آفات کا ہے **مصرعہ** ہزار جان گرامی فدای جان
تو باد + اور اگر عیاذاً باللہ وہ فقط نفس نفیس عالے سے متعلق ہے تو اوسمین
اضطراب فرمانا اور غمناک بیٹھنا نچاہیے **مصرعہ** مرد ثابت قدم آنست کہ از
جا نرود + بلکہ عزیمت مردانہ کے مناسب ہے کہ یہ عزیمت نشان ہے صبر و ثبات
کا کہ عمدہ ثبات سلاطین سے ہے اور جزع اور فزع رنج کو زیادہ کرتا ہے اور بے
صبری دشمن کو خوش وقت اور دوست کو رنجور کرتی ہے اور جو حادثہ آدمی پر آئے
اوسمین مضبوط رسی صبر کی ہاتھ مین لے تو آخرکار چہرۂ مراد پیش نظر آتا ہے اور بہترین
مطالب کا جبھی ہاتھ آتا ہے کہ قضاے الٰہی پر راضی رہے **بیت لمؤلفہ**
صبر ہے آفات مین لازم کہ ہو انجام خوب ہے نہ دنیا مین صبوری کے برابر کام
خوب + بادشاہ کے لائق یہ ہے کہ جو کام حادث ہو طریق اوسکی تلافی کا بکمال
کیاست اور وفور فراست اور نہایت ثبات اور قائم مزاجی سے کرے کہ وہ امر
اوسپر مشتبہ اور پوشیدہ نرہے خصوصاً وہ بات کہ اختیار اوسمین نہو زیادہ تر اوسمین
ثابت قدم رہے اور مضطر نہو بلکہ طبیعت کو خوش رکھے کہ وہ محض فضل پروردگار
پر موقوف ہے پس کریم جو کچھ کرتا ہے خصوص صابرون کے واسطے وہ بہتر ہے ہوتا ہے
اور دوسری خوبی اس امر مین اور ہے کہ انسان اوسمین کسیطرح ملزم نہین ہوتا ہے
اور جسمین کہ کچھ اللہ تعالے نے آدمی کو اختیار بخشا ہے اوسمین خطا کا بھی احتمال ہے

اور خطا الزام و ملال کا باعث ہوتی ہے اگر وہ امر ایسا ہے کہ بجز دعا چارۂ تدبیر سے باہر ہے
تو سب بندگان شاہی بدل و جان دعاے راحت سلطان مین شبانہ روز مصروف
رہینگے اور اگر قابل تدارک کے ہے تو ان بیتون کے موافق عمل فرمایئے **نظم**
ہم گنج داری ہم خدم ہم ملک داری ہم حشم + بیرون نہ از خلوت قدم بر باب جا عالم
زن علم + رخ جانب مقصود کن اندوہ را نابود کن + احباب را خوشنود کن بردار
از دل بار غم + بادشاہ نے کہا کہ جو کچھ براہمہ نے کہا ہے اگر ایک حرف اوسمین سے
گوش کوہ مین کہدون تو اطراف اوسکے مانند طور کے برہم و درہم ہوجائین اور
اگر ایک رمز اوسکے روز روشن پر ظاہر کرون تو مانند شب تیرہ و تار ہوجائے ا ے
ایران دخت اسکی تفتیش مین تو مبالغہ کرتی ہے مگر سنے گی تو تاب نہ لا سکیگی ایران
دخت نے پھر مبالغہ کیا بادشاہ نے اوسکے پاس خاطر سے حال ظاہر کیا کہ مین نے
کل رات یہ خواب ہولناک دیکھے ہین اور اوسکی تاویل اور تعبیر براہمہ سے پوچھی
تہی اون ملعونون نے یہ تعبیر دی کہ تجہہ دلدار اور دونون فرزندان عالی مقدار
اور وزیر صافی ضمیر اور دبیر خوش تحریر اور پیل سفید مرد افگن اور اون دونون
پیلان کوہ پیکر صف شکن اور دونون شتر خارا فرساے خار کن اور
سمند صرصر رفتار کو شمشیر گوہر نگار سے قتل کرکے اور پہر اوس شمشیر کو بہی توڑ ڈالا
چاہیے تب اوس خواب کا ضرر دفع ہو ایران دخت نے جبکہ یہ کلام بادشاہ کا سنا
تو دود اندوہ آتشکدۂ دل سے اوٹھا اور روزن دماغ سے باہر نکل گیا نزدیک تہا
کہ چشمۂ چشم سے قلزم محیط جوش زن ہو لیکن از بس کہ با ست اور بردباری مین
موصوف تہی دل کو تہاما اور کہا **بیت لمؤلفہ** تو رہے باقی بلا سے گو فنا
ہو جائین ہم + سب بلا تیری پڑے ہمپر فدا ہو جائین ہم + بادشاہ کو اس بات سے
اندوہگین ہونا نچاہیے اگر جائین خانہ زادون کی بادشاہ کی ذات پر فدا ہونگے
تو اور کس کام آئینگی اگر ذات بادشاہ کی باقی ہے تو اولاد اور بہی ہونا ممکن
ہے اور خدمتگذار اسباب تجمل کے کم ہونے سے کوئی نقصان سلطنت مین

نہین آتا ہی اور خدا کرے کہ ضرر خواب کا دفع ہوجائے اور بادشاہ کا دل اس رنج
سے فارغ ہو مگر اس طائفۂ غدار پر اعتبار زنہار نہین چاہیے کہ دشمن دوست نما ہین
اور بادشاہ کے نزدیک اگر قتل کرنا اس گروہ کا ضرور ہے ٹھہرے تو بھی بلا تامل اور
بغیر خوب سوچ اور سمجھے ایسے امر دشوار مین جلدی نفرمائیے کہ خونریزی کار دشوار ہی
اور جانوران بیگناہ اور نادر الوجود کی اساس حیات کو منہدم کرنا بلائے بے امان
اور گناہ بے پایان ہے اور اگر نعوذ باللہ بے سوچ اور سمجھے خون ناحق جلدی
مین ہوجائے تو عذاب ابدی پر دال ہے پھر تاسف اور پشیمانی فائدہ نہ بخشیگی
اور حسرت اور افسوس کچھ کام نہ آئیگا کہ مردے کو زندہ کرنا دائرۂ قدرت بشری
سے باہر ہے ان برہمنوں کو کبھی دوست نجانیے اور حکماے دین اسپر متفق ہین کہ
بدگوہر لئیم پیرایۂ راستی اختیار نہین کرتا ہے اور علم و دولت اوسے زیور و فا
سے آراستہ نہین بناتا ہے اگر طوق مرصع کتے کی گردن مین پڑے ناپاکی اوسکی
متغیر نہوگی اور خوک کو اگر ہزار بار آبحیات سے شست و شو کیجیے تو خباثت اوسکی
طہارت سے تبدیل نپائیگی ایسون ہی کے علم کے حق مین یہ اشارہ ہے کمثل الحمار
یحمل اسفارا اور مولوی معنوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین بیت علم گر بر دل زنے
یارے بود + علم گر بر تن زنے مارے بود + اور علم تیغ کے مانند ہے کہ اوس سے
ہر کسی کو مار سکتے ہین وہ لوگ کہ پاک طینت اور پاکیزہ سرشت ہین نفس بد اور شہوت
کو اوسی شمشیر علم سے قتل کرتے ہین اور وہ کہ بے حمیت اور ناپاک سیرت ہین خرد اور
روح کو کہ انسان اوس سے مرتبۂ شرف کو پہونچتا ہے اوسے تیغ سے ذبح کرتے ہین
اور جو آلہ کہ دشمنون کے دفع کے واسطے ہے اوس سے دوستون کو آزار پہونچاتے
ہین ایک محقق کامل نے اسی معنی مین اشعار موزون کیے ہین ابیات بدگہر را
علم و فن آموختن + دادن تیغے بدست راہزن + تیغ دادن در کف زنگے مست
بہ کہ آید علم ناکس را بدست + حیلہ آموزان جگرہا سوختہ + دخلہا و مکرہا آموختہ + ایسے
شہر یاران بر ہمنون کی غرض تعبیر سے یہ ہے کہ فرصت انتقام کی فوت نہو اور بہت

فہم کہ سیاست سلطانی سے انکے دل مین موجود ہین چاہتے ہین کہ اس اصلاح زہرآمیز سے کہ قانون شفا جسکا نام رکہا ہے اوسپر مرہم رکہین یعنی پہلے فرزند کو جو قوت روح اور بجاے ذات شریف کے ہین وہ نظر سے بادشاہ کی خدانخواستہ اوٹہہ جائین تا بادشاہ دل شکستہ اور بے ارادہ ہوجائے اسکے بعد حکما اور وزرا اور امراے شفیق کہ ارکان دولت ہین اور آبادی ملک اور افزونی خزانے کی انکی کفالت اور کوشش سے متعلق ہے ضایع کرین تا بادشاہ کو سراسیمہ اور مضطر دیکہہ کے رعیت دلیر اور لشکری ناامید ہون اسکے بعد اسباب حشم اور خدم اور جہانداری کو مانند اسپ و پیل اور شتر و شمشیر کے برباد کردین تا بادشاہ تنہا بے سروسامان رہجائے جبکہ شہریار کو دل شکستہ اور تنہا کر پائین تو چند روز مین جو داعیہ کہ سالہاے دراز سے مکنون خاطر رکہتے ہین اوسی قوت سے فعل مین لائین آج تک کہ مجبوری سے دم نہین مار سکتے ہین جب کہ امکان قدرت دیکہین آشوب فتنہ برپا کرین اس صورت مین کہ خدا ناکردہ فرزند اور رفیق اور سامان جہانداری باقی نرہے تو دشمنون کو چہار طرف سے برانگیختہ کرین لیکن بادشاہ کو چاہیے کہ دشمنون کے فریب سے کسی حال مین غفلت نکرے نظم دشمن غدار سے ایمن نہو + مار بے آزار سے ایمن نہو + دوستی مین جب وہ قابو پائیگا تب کمال دشمنی دکہلائیگا + اور باینہمہ اگر قول برہمن کا بادشاہ کے نزدیک اولی ہو تو تاخیر نفرمائیے اور اگر توقف مناسب ہے تو ایک تدبیر اور بہی ہے اگر ارشاد ہو تو عرض کرون بادشاہ نے کہا جو کچہہ کہ تو نے بیان کیا میرے بہی اعتقاد مین یہی ہے اور جو کچہہ کہنا ہے اوسے جلد کہہ ایران دخت نے عرض کیا کہ اس کام مین مشورہ کارندون حکیم کا ضرور ہے کہ وہ سالک مسالک اخلاق طریقت اور محرم اسرار حقیقت ہے اور کوہ خضر اسکے گوشہ غار مین منزوی ہے اور پاس انفاس ایکدم فروگذاشت نہین کرتا ہے بلکہ اس شعر پر گویا کہ اوسکا عمل ہے شعر زبان کی بند ہر جانب سے سوزن لعل گہر دل کے + نظر کی بند پردہ اوٹہہ گیا بس سد حائل کا + اگرچہ اصل مین ان برہمن سے نزدیک ہے مگر صدق و صفا اور دیانت و امانت مین بہت دور ہے

مشورہ اوس زاہد کا نہایت مناسب ہے پادشاہ کو یہ بات پسند آئی اور
فی الحال سوار ہوکے کارندون کے پاس آیا اور دیدار حکیم سے کہ مجمع فیوض
نامتناہی تہا مستفیض ہوا حکیم بہی بشرط تعظیم بجالایا اور کہا کہ میرا کلبۂ احزان
مقدم شہریار سے منور ہوا لیکن سبب تکلیف فرمانے کا کیا ہے اور تغیر بشرہ
مبارک پر کس باعث سے ہے اور نشان غم کہ ناصیۂ ہمایون سے پایا جاتا ہے
کون چیز اسکا باعث ہوئی ہے بادشاہ نے کیفیت خواب اور برہمنون کی
تعبیر تفصیل سے بیان کی کارندون نے انگشت تعجب وندان تفکر تاسف سے
کاٹی اور کہا کہ بادشاہ نے غلطی کی جو یہ خواب اس طائفہ غدار سے کہا اور
یہ مکار اہلیت اسکی نہین رکھتے ہین کہ یہ خواب انسے بیان کیا جاتا جہت
یہ ہے کہ نہ عقل رہنما رکھتے ہین اور نہ دیانت برجا اور پادشاہ کو اس
خواب بشارت آمود پر شادی کرنا چاہیے اور اسکے شکرانے مین صدقات
بیکران مستحقون کو دینا لازم ہے اور دلائل سعادت اور شواہد غرت عظمت
تعبیر سے اس خواب کی پیدا اور ہویدا ہین دمبدم اجراے امور خواہش کے
موافق ہونگے اور ساعت بساعت مہم دولت انتظام پائیگی دوران
تابع اور گردون غلام اور ملک داعی اور فلک بکام رہیگا اور مین اسوقت
تعبیر ہر خواب کی بہ تفصیل عرض کرکے کید اون بدسگالون کا دفع کرتا ہون
ع گر بدست تو خدنگ ست مرا ہم سپر یست + اول وہ دو ماہی سرخ کہ دُم پر
کہڑی دیکہی ہین وہ دونون قاصد ہین کہ پادشاہ سراندیپ کی طرف سے
آئینگے اور دو پیل قوی پیکر اور چار سو رطل یاقوت رمانی کہ انار اوسکے رشک
رنگ سے پر خون ہوجائیگا اور جرم آتش اونکی شعاع کی غیرت سے نہانخانہ
سنگ مین منہہ چہپائے وہ پادشاہ کو پیشکش گذرانینگے اور وہ دو بطین
اور ایک قاز کہ پیچہے سے اور اڑکے روبرو پادشاہ کے آئی تہین وہ ایک شتر
اور دو گہوڑے ایسے ہونگے کہ رہ خردش ... تیز ہوش سخت گوش

بلہ فیوض بالضم جمع فیض

کہ بادشاہ دہلی کا بطریق ہدیہ حضرت کو بھیجیگا اور وہ سانپ کہ بادشاہ کے پانون سے لپٹا تھا وہ تلوار ہے ایسی آبدار کہ روز جنگ کسی نرم و سخت پر نہ اٹکیگی اگر خود پر دشمن کے پڑے تو تنگ مرکب سے مانند برق کے گذرجائے اوسیکی مدح مین یہ بیت مولف کی واقع ہے بیت ہے دوست کو تلوار ترے نوح کی کشتی + اور آب عدو کے لیے طوفان ہے کے برابر + وہ بطریق ہدیہ بادشاہ دہلی پیشکش کریگا اور وہ خون کہ بادشاہ نے اپنے جسم مبارک کو اوس سے آلودہ دیکھا ہے وہ خلعت ہے ارغوانی رنگ مکلل بجواہر کہ دار السلطنت غزنین سے بطریق ہدیہ کے جامہ خانہ بادشاہ مین آئیگا اور وہ شتر سپید کہ بادشاہ اوسپر سوار تھا سپید ہاتھی ہے کہ سلطان بیجانگر کا بادشاہ کی خدمت مین بھیجیگا اور بادشاہ اوسپر سواری فرمائیگا اور وہ آگ کہ بادشاہ کے سر پر جلتی تھی وہ تاج ہے کہ سیلان کا بادشاہ ہدیہ بھیجگا اور وہ تاج ایسا ہوگا کہ کنگرہ اوسکے قدر کا کنگرہ قصر مینا رنگ سے برابری کریگا اور اوسکے گوہر فشانی سے ہر مو بادشاہ کے سر کا رشتہ گوہر کے مانند درخشان ہوگا اور وہ جو مرغ کہ بادشاہ کے سر پر منقار مارتا ہے اوسمین تھوڑا سا اندیشہ کراہیت کا ہے لیکن چندان ضرر اوسمین نہین ہے نہایت اوسکی یہ ہے کہ چند روز کے واسطے کسی دوست اور یار مہربان پر اعتراضی ہوگی اور مآل اوسکا صلاح اور فلاح پر انجام پائیگا یہہے تاویل اور تعبیر بادشاہ کے خواب کے کہ سات بار رسول بادشاہون کے درگاہ عالی مین حاضر ہوکے ہدیہ گذرانینگے اور بادشاہ اون ہدیون سے شادکام اور تازہ دل ہوگا اور ثبات دولت اور دوام عمر سے برخورداری پائیگا لیکن لازم یہ ہے کہ شہنشاہ بار دیگر نا اہلون کو اپنا محرم اسرار نکرے اور بدگوہرون سے کبھی مشورہ نفرمائے اور لائق دانشمندی یہ ہے کہ مردم بیباک ناپاک بدگوہر زشت سیرت کے مشورے سے پرہیز کرنا فرض جانے اور اپنے نفس نفیس کو کہ گوہر قیمتی ہے مردم سفلہ طبع دون ہمت لئیم مشرب کے سلک مین

تسلک نہ کرے جبکہ اوس پیر مبارک نفس مسیحا دم نے پادشاہ کے دل مردہ کو حیات تازہ
اور سرمایۂ مردہ کو نشاط بے اندازہ بخشی سجدات شکر ادا کیے اور کہا کہ عنایت یزدانی
میری مددگار تھی کہ اس جناب حکمت مآب مین رہنمونی کی کہ مین بسبب برکت انفاس
متبرکہ کے اس شدائد غم سے رہائی پا کے شادکام ہوا اور یہ اشعار گویا کے شکریہ مین پڑہے
ابیات مین آتش غم سے جل رہا تہا + تن سے مراجی نکل رہا تہا + بہیجا ہے خدا نے
آب رحمت + غم کی ہوئی برطرف حرارت + صد شکر کہ ملگیا مسیحا + مردے کو کیا ہے زندہ گویا +
الحمد للہ دائماً ابداً بعد اسکے پادشاہ بادل شاد مستقر دولت کو آیا اور بعد ساعت روز کے
متواتر رسول ہدیہ اور تحفہ کے ساتھ جس طرح سے کہ حکیم نے کہا تہا پے درپے آنے لگے
ساتوین دن پادشاہ نے دونون بیٹون اور بلار وزیر اور ایران دخت اور دبیر کو
خلوت مین بلایا اور کہا کہ عجب خطا کی مین کہ خواب اپنا دشمنون سے بیان کیا اگر رحمت
الٰہی متوجہ میرے حال پر نہ ہوتی اور ایران دخت راہ تدارک نہ بتاتی تو صلاح ان
ملاعین کی مجھے اور تمام میرے اقربا اور اتباع کو ہلاک کر چکی تہی اور جس سے کہ سعادت
غیبی یاری کرے اوسکو چاہیے کہ مشفقون کے نصیحت کو عزیز رکھے اور ہر کام مین
تامل فرمائے اور احتیاط کو ہاتھ سے نہ دے اور مینے اسکے خلاف عمل کیا تہا مصرعہ
ہر کہ بے تدبیر کارے کرد سامانے نیافت + اسکے بعد فرمایا کہ عزیزون کے خاطر اس واقعہ
سے خالی ملال اور کلال سے نہو گی لازم یہ ہے کہ ہدیہ انپر تقسیم کرون خصوصاً ایران
دخت کہ وہ اس حادثے کی تلافی کی باعث ہوئی تہی اور بلار وزیر نے کہ ایران دخت
کو اس تدارک کے صلاح بتائی ہے مقدم ہین بلار نے کہا کہ غلام اسیواسطے ہوتے ہین
کہ حوادث مین اپنے سینہ کو سپر بلا کرین یہ کوئی بڑا کام ہے مصرع ہر کو سر تو دارد
ہر دو اے سر ندارد + اور خدام کو ولی نعمت پر اپنی جان نثاری کا دعوی رکھتے ہین اگر
ایسے موقع مین وہ توقع بخشش و انعام کی رکہین تو وہ جان نثار نہین ہین مگر ملکہ زمانے
اس حالت مین البتہ بہت سعی کی ہے اگر اس تبرکات مین سے تاج مرصع یا جامہ
پرنقوش سا نہیں [illegible] عنایت فرمائین تو بجا ہی پادشاہ نے

حکم کیا کہ اون دونون چیزون کو حجرۂ خاص مین لیجائین اور پیچھے سے بادشاہ بھی
مع بلار وزیر اوس حجرہ مین تشریف لایا اور حرم بادشاہ مین سے ایک کنیز بزم
افروز نام کہ بادشاہ کی منظور نظر تھی ازبس خوش طلعت کہ خورشید خاوری اوسکی
شرم روسے پردۂ غربی مین چھپتا تھا بادشاہ اوسکا بہت مائل تھا باوجودیکہ ایران
دخت حسن و ملاحت مین فتنۂ جہان اور لطافت مین آشوب زمان تھی تو بھی
بادشاہ بزم افروز کو اوسکے ساتھہ نوبت مین برابری دیتا تھا یعنی ایک شب و روز
ایران دخت کے پاس اور ایک شبانہ روز بزم افروز کے ساتھہ رہتا تھا بادشاہ
نے اوس حجرے مین دونون کو بلا کے کہا کہ پہلے اسمین سے ایکو ایران دخت پسند کرے
اور وہ باقی دوسرا حصہ بزم افروز کا ہے ایران دخت کو میل تاج کی طرف
بہت تھا اوسنے بلار وزیر کی طرف دیکھا یعنی بلار جسکی طرف اشارہ کردے اوسکو
مین لون بلار نے اشارہ طرف جامہ کے کیا کہ بادشاہ کی نظر بلار کے اشارے پر
جا پڑی ایران دخت نے دل مین کہا کہ اگر مین جامہ لیتی ہون تو بادشاہ اس اشارے کو
دیکھہ چکا ہے خدا جانے کیا بدگمانی کرے اسواسطے اوسنے تاج اوٹھا لیا اور بلار بھی
ڈرا اور اوسنے اپنی آنکھہ اوسی طرح کہ جیسے اشارہ کیا تھا کھلی اور کج رکھی تا بادشاہ
اشارے پر مطلع نہو اور اوسکے بعد بادشاہ کی چالیس برس خدمت مین حاضر رہا جب
بادشاہ کے پاس آتا تھا آنکھہ کو کج کرلیتا تھا بادشاہ کو اس اشارے کی بدگمانی نرہے
اگر دونون کی یہ دانشمندی نہ کی ہوتی تو دونون کی جان سترسر برباد جاتی بیت
ہر کس کہ مدار کار بر عقل نہاد ٭ بیشبہ شد از بند بلاہا آزاد ٭ جب کہ ایران دخت
تاج سے سرفرازی پائی اور بزم افروز کی بھی خلعت ارغوانی سے عزت افزائی ہوئی
اسکے بعد بادشاہ ایک رات بزم افروز سے اور ایک شب ایران دخت سے بسر کرتا تھا
ایک دن کہ نوبت ایران دخت کی تھی بادشاہ معمول کے موافق ایران دخت کے
حجرے مین آیا اور ایران دخت بادۂ عالم افروز اور زلف دل آویز تاج مرصع
برسر اور کاسۂ زرین بدست بادشاہ ہاتھہ مین لیے ہوے بادشاہ کے آگے کھڑی تھی

اور پادشاہ اوس کاسے سے جرعہ نوشی فرماتاتھا اور نظارۂ جمال ایران دخت سے دیدہ و دل خوش کر رہا تھا اوسی حالت مین بزم افروز وہی جامۂ ارغوانی پہنے ہوے سامنے سے گذری پادشاہ نے جبکہ اوسکے عذار شگفتہ اور رخسار ماہ وہفتہ پر نگاہ کی کہانے سے ہاتھ کہینچا اور پیمانۂ شوق نے غلبہ کیا کہ بے تحاشا بزم افروز کی طرف متوجہ ہوا اور ایران دخت سے بطور مطایبے کے کہا کہ یہ تاج بزم افروز کے سر کے لائق تھا کہ تو نے اوٹھالیا ایران دخت مارے غیرت کے بیخود ہوگئی اور وہی کاسۂ شیر بادشاہ کے سر پر ڈال دیا کہ ڈاڑہی اور بدن بادشاہ کا آلودہ ہوگیا اور وہ تعبیر کہ حکیم نے کہی تہی ظہور اوسکا متحقق ہوگیا یعنی بادشاہ آتش غضب سے شعلہ بن گیا اور بلار وزیر کو بلا کے یہ احوال بیان کیا اور کہا کہ اس گیسو بریدۂ نادان کو میرے آگے سے لیجا کے گردن مار تا مخلوق جانے کہ جو پادشاہ سے ملے ادبی کرتا ہے اوسکی یہ سزا ہوتی ہے اور مین اس حکم سے ہرگز نہ پہرونگا ناچار بلار ملکہ کو باہر لایا اور اپنے دلمین کہا کہ اس کام مین متابعت بادشاہ کی نہ چاہیے کہ یہ عورت فصاحت و بلاغت مین بے مثل اور کیاست اور فراست مین بے بدل ہے اور پادشاہ بغیر اسکے دیدار کے صبر نکر سکیگا اور اسکے نفس پاک اور راے روشن کے برکت سے کتنے لوگ ورطۂ ہلاکت سے بچے ہین ایسے کام مین ایسی شتابکاری مناسب نہین ہے بہتر یہ ہے کہ تامل کرون ایسا نہو کہ سوال کے وقت جواب مین منفعل ہون بہرکیف دو تین دن توقف کرنا مناسب ہے اگر بادشاہ اس حکم سے پشیمانی کھینچے تو حیات اوسکی اولی ہے اور اگر اسکے قتل پر اصرار اور مبالغہ کرے تو قتل اسکا بعد اسکے بہی دشوار نہوگا مجھے اس تاخیر مین فائدہ کلی موجود ہین اول یہ کہ قائم رہنا ایک شخص کی ذات کا دوسری رضامندی بادشاہ کی کہ اگر اوسکے قتل سے نادم ہوا اور اوسے زندہ پائے تو کتنا خوش ہو تیسرے اس بات کا احسان تمام سلطنت پر ہے کہ ملکہ نے فرزند اور اقربا اور ارکان دولت پادشاہی قتل سے بچالیے ہین احسان ... شامل ... اسکے ... ایران دخت کے ... محرمون سکے ساتھ کہ

بادشاہ کے طرف سے حرم سرا میں خدمت کرتی تہین ایک مکان محفوظ میں چھپا کے کہا اور مبالغہ کیا کہ ملکہ کی تعظیم اور تکریم میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرین اور آپ شمشیر خون آلودہ ہاتھہ مین لیکے اور غمگین صورت بناکے بادشاہ کے روبرو آیا اور کہا کہ مین حکم بادشاہ کا بجالایا اور اوس بے ادب کو سزا کو پہونچایا بادشاہ کی صولت غضب اوسوقت کہ فی الجملہ کم ہوتی تہی سنتے ہی اس بات کے اوسکے جمال باکمال اور حسن و عقل اور صلاح کو جو یاد کیا بہت رنجور ہوا اور اثر ندامت کا ہر چند چاہتا تہا کہ چہرے پر ظاہر نہو تو بھی ہے مگر اپنے دل مین آپکو ملامت کرنا شروع کیا کہ یہ کیا کیا ہیئے کہ حلم اور تانی کو برطرف کیا اور اپنے محبوب دلنواز کو تہوڑی سی خطا پر کہ حق بجانب اوسکے تہا تلف کیا لازم تہا کہ ایسا حکم نکرتا اور آب حلم سے آتش خشم کو بجہاتا جب وزیر نے علامت ندامت کی بادشاہ کے چہرے پر مشاہدہ کی کہا کہ بادشاہ کو غمناک ہونا نچاہیے کہ تیر شست سے نکلا ہوا پہر نہین آتا اور مردہ زندہ نہین ہوتا ہے اندوہ بیفائدہ کرنا جسم کو نزار اور دل کو بیقرار کرتا ہے اور حاصل اس سے دوستون کی اذیت اور دشمنون کے رحمت کی سوا اور کچھہ نہین ہوتا ہے اور جو کوئی سنیگا کہ بادشاہ نے ایسا حکم فرمایا اور اوسکے بعد پشیمان ہوا تو وقار اور ثبات بادشاہی مین بدگمانی کریگا لازم تو یہ تہا کہ بادشاہ اس قضیے مین ملائمت فرماتا اور سختی اور خشونت سے منحرف رہتا تو آج ندامت پیش نہ آتی اگر بادشاہ فرمائے تو مین قصہ بادشاہ یمن کا عرض کرون بادشاہ نے فرمایا کہ بیان کر حکایت وزیر نے عرض کیا کہ ملک یمن میں ایک بادشاہ تہا رائے پیر اور بخت جوان رکہتا تہا دیدہ گردون نے اس سرعت گردش پر مدت سیاحت مین ایسا آفتاب آسمان سلطنت پر نہ دیکہا تہا اور گوش روزگار نے صفت جہانداری مین ایسا جہاندار نہ سنا تہا ابیات بزم مین تہا روے تابان آفتاب + رزم مین دشمن کو تہا تیر شہاب + داد و دہ سے رام تہا سارا جہان + شکر افشان کہا جہان + اور یہ بادشاہ شکار دوست تہا

سرزنش بادشاہ
حکایت بادشاہ یمن

تہا ایکدن شکارگاہ مین مرکب اپنا چپ و راست دوڑایا اور نظر تامل سے
ہر جانب دیکہا مگر وحوش وطیور سے کوئی صید نظر نہ آیا ایک جگہہ استادہ ہوکر متحیر
ہر طرف نگران تہا قضارا ایک خارکش پوست آہو کا نہایت افلاس سے
اوڑہے ہوئے اوس بیابان مین خارکشی سے تعب اوٹہا کے ایک پتھر کو تکیہ کیے
ہوئے بیٹہا تہا بادشاہ دور سے سمجہا کہ یہ آہو ہے ایک خدنگ دل شگاف
اوسپر مارا ابیات شعلۂ تیر سے کہ درآورد حرق + جست بران سوختہ خرمن
چو برق + فتنہ محابا بلائے نکرد + گرد خطائے وخطائے نکرد + القصہ بادشاہ
نے جبکہ تیر مارا اور اوسکے نزدیک پہونچا اوس مسکین کو باسینۂ مجروح اور تن پرخون
دیکہا سخت غمناک ہوا اور ناخن ملامت سے چہرۂ ندامت نوچتا تہا اور اوس
جلدی کرنے سے ہزار خجالت اور حسرت کرتا تہا لیکن خارکش زندہ تہا بادشاہ نے
اوس سے عذر بہت کیا اور مرہم پٹی کے واسطے ہزار دینار زرسرخ اوسے عطا
کیے اور گہر تک پہونچا دیا اور عنان انفعال طرف دار السلطنت کے پہیرے
اور ایک زاہد کے صومعہ مین آیا کہ وہ عفت اور عبادت مین اوس شہر مین مشہور
تہا اور یہ استدعا کی کہ ایسی نصیحت مجہے فرما کہ دنیا مین باعث مزید جاہ اور آخرت
مین شفیع گناہ ہو زاہد نے بطریق کشف وکرامت کے کہا کہ اے بادشاہ وہ خصلت
کہ دولت دنیا اور سعادت عقبیٰ کو جامع ہو یہ ہے کہ غلبۂ غضب کے وقت غصے کو
فرو کرے اور کسی امر مین جلدی نکرے اور جو کام کرے سو حلم اور تامل کے ساتہہ
کرے ابیات کسے کو برفروزد آتش خشم + ندارا زوے طریق خرد مے چشم +
غضب چون نفس توسن رگشند گرم + عنانش درکش آنجا تا شود نرم + بادشاہ نے
کہا جانتا ہون مین کہ چاشنی شربت زہر آمیز بردباری کام عقل مین ذائقہ
تمام رکہتی ہے لیکن غصے کے وقت اپنے نفس پر حاکم نہین ہو سکتا ہون اور
جسوقت کہ آتش غضب مشتعل ہوتی ہے فرو کرنے پر قادر نہین ہوتا ہون زاہد نے
فرمایا کہ مین تین سبقے تجہے لکہے دیتا ہون انکو ہمیشہ ایک معتمد خاص

اخلاص حاضر باش کو سپرد کر اور کہدے کہ جب غصے کی علامت تیری پیشانی پر
مشاہدہ کرے اونمین سے ایک رقعہ تجھے دکہلادے یقین ہے کہ تیرے نفس کو تسکین
ہو جاوے اور اگر اوسپر بہی آتش غضب منطفی نہو تو دوسرا رقعہ دکہلادے اور
اگر اسپر بہی نفس سرکش رام نہو تو تیسرا رقعہ پیش کرے امید خدا سے ہے کہ وہ غصہ تیرا شفقت
اور ملامت سے مبدل ہو جائے بادشاہ اس بات سے خوش ہوا اور زاہد نے تین
رقعے لکہ کے ایک ملازم معتمد شاہی کو سپرد کیے مضمون اون مین پہلے کا یہ تہا کہ اقتدار کے
وقت باگ اختیار کی نفس امارہ کے قبضے مین نہ دے کہ تجھے ورطۂ ہلاکت ابدی مین
ڈالیگا اور دوسرے رقعہ کا مضمون یہ تہا کہ غصے کے وقت زیردستون پر رحم کیا
تاجزا کے وقت وہ بادشاہ کہ جو تجھپر بہی زبردست ہے مہربانی فرمائے بلکہ مضمون
اس حدیث شریف کا یاد رکہ ارحم ترحم یعنی رحم کر کہ تجھپر بہی رحم کیا جائے اور خلاصہ
تیسرے رقعے کا یہ ہی کہ حکم کرنے مین حد شرع سے تجاوز نکر اور کسی حال مین انصاف
سے نہ گذر (نظم) اگرچہ دی ہے خدا نے تجھے جہانداری + مگر نہ کیجیو زنہار مردم آزاری +
نہ ناز کر جو ہے مانند برق خندہ بلب + کرے نہ ابر کے مانند گریہ و زاری + سمجھ لے عاریتی
کارخانۂ عالم + اگر تو دانش و فرہنگ سے نہین عاری + بادشاہ زاہد سے رخصت
ہو کے اپنے مکان مین آیا اور ہمیشہ حلم کو دوست رکہتا تہا اور غصے کے وقت یہ تینون
رقعے اوسے دکہا دیتے تھے اسیواسطے لقب اوس بادشاہ کا ذوالرقاع یعنی صاحب
رقعون کا تہا اور انہین رقعون کے باعث سے ساتھ اس لفظ کے ملقب ہوا تہا
اور ایک بادشاہ کی کنیز تہی نہایت خوبرو و پاکیزہ خو سرو قد ماہ خد یاقوت لب سیمین
غبغب کبک رفتار طوطی گفتار (بیت) ماہ روئے مشک بوئے دل کشے + جان
فزائے دل فریبے مہوشے + نرگس بیمار فریفتہ اوسکے چشم مخمور کی تہی اور دل عقیق
یمانی اوسکے رشک لعل شکر بار سے پر خون تہا اور خوبرویان خطۂ ختا اوسکی چین
زلف مین اسیر اور عشوہ فروشان کشمیر خواہش سلسلۂ جعد پر تاب مین پابزنجیر تھے
(بیت) دیکھے گر خوبرو ختن کے + ماہ جو دیکھے جبین اوس کی آتش کرے +

له ختن نام شہریست از ملک چین و بلاد ترکستان خطا است ۱۲

اور جمال حال اوسکا پاک دامنی سے مشتبہ اور حجلہ نکوئی زیور عفت اور پارسائی سے
مزین تہا بادشاہ کا دل اوسکی شمائل پر اس درجہ مائل تہا کہ ملکہ حرم خاص اور سب
خواصان با اختصاص سے کنارہ کرتا تہا اور عروس بادشاہ کی ہمیشہ بغیرت حسرت سے
خوناب روتی تہی اور واسطے اوسکے دفع کے ہزارون حیلے اوٹہاتی تہی القصہ ایکدن
اپنا غم و غصہ مشاطۂ حرم سرا سے ظاہر کیا اور قتل بادشاہ اور دفع کنیز کے لیے مددگاری
چاہی مشاطہ نے کہا تو اتنا بتا کہ بادشاہ اوسکے کون سے عضو پر زیادہ راغب ہے
ملکہ نے کہا کہ بیشتر مینے خلوت مین دیکہا ہے کہ بادشاہ اوسکے سیب غبغب پر منہہ رکہہ کے
بوسے لیتا ہے اور اوس حال مین یہ شعر گویا کا پڑہتا ہے **بیت لمولفہ** سیب جنت
ہوگیا آنکہو نمین اندراین کا پہل + خلد مین جب مجکو وہ سیب ذقن یاد آگیا + مشاطہ نے
کہا کہ طریق احسان میرے اختیار مین ہے کہ بادشاہ جلد تر اوس سے ہلاک ہو جائیگا
وہ یہہ ہے کہ قدرے زہر ہلاہل مجکو دے کہ اوسکو نیل مین ملاکے اور حجرے مین کنیز کے
جاکے ایک خال اوس نیل سے اوسکے سیب ذقن پر بنادون جب کہ بادشاہ حالت
مستی مین اوسپر منہہ رکہیگا فی الفور ہلاک ہو جائیگا اور تو اس رنج سے فراغت پائیگی
خاتون اس بات سے خوش ہوئی اور زہر ہلاہل اوسے منگادیا مشاطہ نے اوسیطرح
کہ ذکر جسکا ہوچکا نیل کو ملاکے کنیز کے پاس گئی اور حالت آرایش مین اپنی سیاہ کاری
سے خال اوسکے ذقن پر بنا آئی بادشاہ کا ایک غلام تہا کہ حرم سرا مین
محرمیت رکہتا تہا قضارا پس پردہ خاتون اور مشاطہ کے کلام کو سنا تہا اور مشاطہ
کا جانا کنیز کے پاس اور اوسکے زنخدان پر خال کا بنانا دیکہا تہا واجبۂ وفاداری
اور حق گزاری اوسے اسپر لایا کہ کنیز اور بادشاہ کو اس حال سے خبر دے لیکن کسی
طرح فرصت نپائی اور اون تک پہونچ نسکا آخر بادشاہ بستر کنیز پر حالت مستی
مین سو گیا غلام پر شفقت حق شناسی غالب ہوئی آہستہ آہستہ سرہانے کنیز کے
اگر گوشۂ آستین سے اثر نیل کا اوسکے ذقن سے پاک کرنے لگا کہ اسی حالت مین
بادشاہ بیدار ہوا [illegible] غلام نے [illegible] زنخدان کنیز پر [illegible] کیا ہے حرارت حمیت

بادشاہ کو غضب بہر لائی اور تلوار لیکے غلام کے مارنے کا قصد کیا غلام خلوت سے باہر
بہاگا بادشاہ اوسکے پیچھے تلوار کھینچے محل آیا وہی معتمد خاص دروازے پر کہڑا تہا
جبکہ بادشاہ کو غضبناک دیکہا ایک رقعہ بادشاہ کو دکہایا دریاے خشم بادشاہ موج
زنی سے موقوف ہوا دوسرا رقعہ دکہایا اسپر بہی آتش قہر نے تسکین نپائی جبکہ تیسرا
رقعہ دکہایا تو بادشاہ کو ہوش مین آیا اور شربت ناگوار غضب کی گہونٹ پینے لگا
جبکہ اندر کے غضب سے تسکین ہوئی غلام کو بلاکے کہا کہ یہ بےادبی کس راہ سے
تو نے کی سچ بیان کر غلام نے حال ہوبہو بیان کیا بادشاہ نے ملکہ کو بلایا اور اسکی
تفتیش مین مبالغہ کیا ملکہ نے انکار کیا اور کہا کہ غلام جہوٹ کہتا ہے مینے بارہا دیکہا
ہے کہ یہ فاجر بدکار اوس کنیز سے اس افعال کے مانند اکثر کام کیا کرتا تہا اور مین
شرم کے مارے اور اس بیتے سے اسکے ظاہر کرنے مین جرأت نکرتی تہی کہ گمان
ہوگا کہ یہ رشک کے سبب سے تہمت کرتی ہے الحمد للہ کہ بادشاہ نے اپنی آنکہ سے
دیکہ لیا اب اس مفسد کے قتل کرنے مین توقف کرنا سیاست سلطانی کو زیان رکہتا ہے
اور غفلت جبکہ موقع پر واقع ہو تو وہ مراتب حلم سے بہتر ہے **بیت** خار کز بہبر
سوختن بشاید + در گریبان نہی بہ تنگ آید + بادشاہ نے غلام کی طرف دیکہا غلام نے
عرض کیا کہ اے بادشاہ کامران اور باعث امان زمان ممکن ہے کہ ابتک تہوڑا سا نیل
نیل کا مشاطہ کی ڈبیا مین ہو اگر اپنے حضور اسی دم بادشاہ اوسے طلب فرماوے
تو یہ شبہ زائل ہو جائے بادشاہ نے اوسیدم مشاطہ کو مع ڈبیا طلب کیا اور قدرے
نیل کہ اوسمین باقی تہا اوسمین سے ایک کتے کو تہوڑا سا کہلایا بسرا و دہر کہانا اور
اودہر مرنا اوسکا جبکہ حقیقت حال بادشاہ پر منکشف ہوئی ملکہ کو قید اور مشاطہ کو قتل
اور غلام کو آزاد کیا اور سرداری ایک مملکت کی اوس غلام کے سپرد کی اور اوس
بادشاہ نے جو حلم کیا تو مضرت مشاطہ سے بچ رہا اور برکت بردباری سے اوسکی سرکار
سے کچہہ ضرر نہ پہونچا یا اور اتنا بڑا بہید اوسپر ظاہر ہو گیا اور دوست اور دشمن کہل گئے
اور بادشاہ کو کسی کام مین تعجیل نچاہیے کیونکہ
اسواسطے غوض کی بیٹے کہ بادشاہ

نظم للمؤلفہ حکم سلطان برنگ آتش وآب + دم مین کردے خراب عالم کو + حکم
شر مین نہ اضطراب کرے + کہ نہ ہو اضطراب عالم کو + بادشاہ نے کہا کہ مجھسے واقعی
اس حکم مین غصے کے سبب سے خطا ہوئی بارے تجھے ازراہ خیر خواہی یہ لازم تہا
کہ ادسے بجا رکھتا بلکہ یہ بات تجھسے بہت تعجب کی ہوئی کہ ایسے شخص بے نظیر کو ایک ہی
حکم مین ہلاک کیا اور نہ آپ تامل کیا اور نہ مجھسے کچھ کہا وزیر نے عرض کیا کہ بادشاہ کو
ایک عورت کے واسطے اتنی فکر نچاہیے اور لوگ کہ حرم سراے بادشاہی مین ہین
اونکی صحبت سے باز نرہیے **بیت** گر بر سر وقت ناروَن ہست + ور لالہ نماند
یاسمن ہست + بادشاہ کو فحواے کلام وزیر سے ایسا مفہوم ہوا کہ ایران دخت مقرر
قتل ہو گئی آہ سرد دل پر درد سے برلایا اور گرداب اندوہ مین زیادہ مبتلا ہوا
اور یہ اشعار مؤلف کے مکرر پڑہتا تہا **ابیات** بہلا ہو خاک مری زیست جب
جدا ہو جائے + انیس جان ودل آرام ونکتہ دان افسوس + ملایا خاک مین اوس
رشک ماہ تابان کو + زمین پہ گر نہ پڑا کیون یہ آسمان افسوس + اور یہ کہتا تہا
کہ صد افسوس وہ رونق گلزار گل کے مانند تہوڑیسی زندگانی رکہتی تہی اور دریغ ہے
کہ وہ نہال ریاض کامرانی آفت خزان سے جلد بے برگ ونوا ہو گیا پہر منہہ طرف
وزیر کے کیا اور کہا کہ مین سخت اندوہناک ہون ایران دخت کی ہلاکت سے وزیر نے
کہا کہ تین شخص ہمیشہ اسیر اندوہ اور بستۂ بند غم رہتے ہین ایک وہ کہ بدکاری پر ہمیشہ
ہمت مصروف رکہی دوسرے وہ کہ حالت قدرت مین نیک کاری نکرے اور تیسرے وہ کہ بغیر خوب سمجہے
کام کری اور انجام پر نگاہ نکری تو ضرور ندامت کہینچیگا بادشاہ نے کہا کہ ای بلار تو نے خون ایران دخت مین
کیون توقف نکیا پس تیری فہمید باطل نے اوسے ہلاک کیا وزیر نے عرض کیا کہ تین شخص کے فہمید
باطل ہے ایک وہ کہ جامہ سپید پہن کے شبہہ کرے کہ کپڑے میرے سپید رہینگے
دوسرے گازر کہ لباس مکلف پہن کے پانی مین کہڑا ہو کے کپڑے دہووے
اور تیسرے جو سوداگر کہ زن خوبصورت پاوے اور اوسے وطن مین تنہا چہوڑ کے
سفر دور دست اختیار کرے اور بیٹے خزانہ [illegible] کسی نہین کی [illegible]

فرمان بادشاہ کا بجا لایا ہون اس بات مین میری طرف ملامت عائد نہین ہوتی ہے
وہ شخص کہ اوسکی نظر عواقب امور مین محیط ہو اور ایسے موقع پر راے روشن سے
ملاحظہ نکرے اور فکر صائب سے تدبیر نفرمائے اوسکا یہی حال ہوتا ہے **بیت**
مثال شاہ بایستے کہ زروے خرد بودے + دراز روے خرد بودے چنین
ہار و بے نمودے + بادشاہ نے کہا کہ اس بات سے درگذر اور اوسکی فکر کر کہ جسکے
فراق نے مجھے اندوہگین کر رکھا ہے وزیر نے کہا کہ دست تدارک کا اس کام کے
دامن تک نہ پہونچیگا اور اس قضیہ مین پشیمانی کچھہ فائدہ نکریگی اور ایسے موقع
مین جو کوئی کہ خوض کرے اور وہ کام کہ ندامت اوسمین نفع ندے اوسپر عمل کرے
اوسے وہ پہونچتا ہے کہ جو اوس کبوتر کو پہونچا بادشاہ نے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر تھا
حکایت کہا کرتے ہین کہ ایک کبوتر کے جوڑے نے اول تابستان مین کچھہ دانے
زمستان کے واسطے ذخیرہ کیے تھے اور وہ دانے اندک نمی رکھتے تھے جب کہ
گرمی آخر ہوئی اور وہ دانے حرارت سے خشک ہو گئے چونکہ اول مین زیادہ
نظر آتے تھے اب کم نظر آنے لگے اور کبوتر اوس عرصہ مین غائب تھا جب آشیانہ مین
پھر آیا اور اون دانون کو تھوڑا سا پایا اپنی مادہ کو ملامت کیا اور کہا کہ یہ دانے
ہمنے قوت زمستان کے واسطے فراہم کیے تھے جب کہ شدت سرما مین برف باری
کے سبب سے صحرا مین دانہ نرہیگا تو ہم اس سے اپنی اوقات گذاری کرینگے اسوقت
کہ کوہ و دشت مین دانہ بہت ہے تو نے کسواسطے اس ذخیرہ کو کہا ڈالا اور طریق احتیاط
کو ملحوظ نہ کیا تو نے یہ بیت نہین سنی تھی کہ کہا ہے **بیت** کنون کہ برگ نوا ہست
جہد کن + ذخیرہ بنہ از بہر بینوائی خویش + مادہ نے جواب دیا کہ مینے ان
دانون مین سے ایک دانہ بھی نہین کہایا ہے کبوتر جو دانے کم دیکھتا تھا باور نکرتا
تھا اور اوسے مارتا تھا آخرکار وہ تنگ ہو کر چلی گئی جب کہ فصل جاڑون کی آئی
اور برف باری ہونے لگی اور رطوبت در و دیوار مین ظاہر ہونے اور دانے
... کے سبب دانون کے کم ہو گئے ...

خشکی تھی کبوتری نے نہین کہائی تھی بعد اسکے پشیمان ہوکر گریہ وزاری کرتا تھا
اور کہتا تھا کہ جدائی دوست کی بہت سخت چیز ہے فائدہ اس مثل سے یہ ہے کہ مرد عاقل
کام مین شتابی نکرے تا مانند کبوتر کے سوز جدائی مین مبتلا نہو بادشاہ نے کہا کہ اگر تو نے
قول مین جلدی کی تو تو نے فعل مین جلدی کی اور نے مجھے اس رنج مین ڈالا یہ کہا اور
یہ شعر مؤلف کا پڑھا بیت تنگ ہے دلیا غم فرقت سے ہون بس خود بخود ہی مرتا ہون تو
قصناگر گہاٹ مجکو تیغ قاتل کا ✦ وزیر نے کہا کہ تین شخص اپنے آپ کو رنج مین ڈالتے
ہین ایک وہ کہ لڑائی مین اپنی ذلت سے غافل رہے اور جیب وراست کی خبر رکھے
وہ آخر زخم کاری اوٹھاتا ہے دوسرے وہ کہ وارث نہین رکھتا ہے اور مال حرام کا
جمع کرتا ہے وہ مال تاراج حوادث سے برباد ہوتا ہے اور وبال اوسکا اوسکی
گردن پر علی الدوام باقی رہتا ہے تیسرے پیر مرد کہ عورت نوجوان لڑکا تا کو نکاح
مین لاتا ہے اور اوسپر فریفتہ ہوتا ہے اور وہ عورت ہر روز اوسکی موت خدا سے
مانگتی ہے بادشاہ نے کہا کہ اس امر سے نافہمی تیری بہت ثابت ہوتی ہے وزیر نے
کہا کہ نافہمی دو قسم کے لوگون کی حرکات اور سکنات سے ظاہر ہوتی ہے ایک وہ
کہ اپنا مال دوسرے پاس امانت رکھتے ہین اور امتحان اوسکی دیانت کا پہلے نہین
کر لیتے ہین دوسرے وہ کہ اپنے اور دشمن کے قضیے مین احمق کو وکیل اور حکم کرتے
ہین اور مینے اس کام نافہمی نہین کی ہے نہایت یہ ہے کہ متابعت حکم
بادشاہ مین دیر نہین کی ہے بادشاہ نے کہا کہ مجھے ایران دخت کا بہت غم
ہے وزیر نے کہا کہ پانچ عورتون کے واسطے غم کرنا روا ہے ایک وہ کہ اصل کریم
اور ذات شریف اور جمال زیبا اور عفت کامل رکھتی ہو دوسرے وہ کہ دانا اور
بردبار اور مخلص اور یکدل اور یکرو ہو تیسرے وہ کہ ہر کام مین نصیحت کرے اور
خفگی کے وقت بہی مشفق اور شفیق اور انیس رہے چوتھے وہ کہ نیک اور بد اور خیر و شر
مین موافقت اور متابعت کو شعار اپنا کرے پانچوین وہ کہ خجستہ فال اور مبارک
نفس اور اپنے شوہر کے حق مین نیک قدم ہو اور ایران دخت ان سب صفتون سے